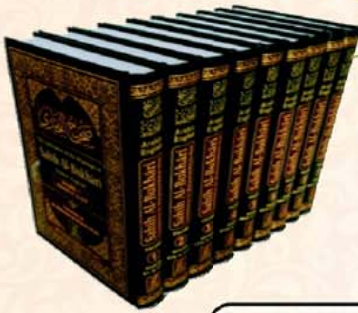


# انوارِ کتبِ حدیث کا تعارف

جلد اول



اس کتاب میں علم حدیث، اصول حدیث، فن اسماء الرجال اور دیگر 104 موضوعات پر متقدمین و متاخرین کی 2000 سے زائد کتابوں کا مختصر تعارف نیز اہمات کتب اور ان کی شروح، حواشی، تعلیقات، اختصارات اور منظومات کا بھی ذکر ہے، ہر نوع پر لکھی گئی عربی کتب کے ساتھ اردو کتب کا بھی تعارف شامل ہے، اردو زبان میں اپنے موضوع پر لکھی گئی ایک منفرد علمی و تحقیقی کاوش

تالیف

مولانا محمد نعمان صاحب  
استاذ حدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

مکتبہ الملتین



## فہرست مضامین (جلد اول)

صفحہ نمبر	مضامین
-----------	--------

۳۹	عرض مؤلف ..... علم حدیث اور اس کی انواع پر لکھی گئی کتابوں کے خطوط اور مطبوعہ مراجع و مصادر
۴۱	۱..... الفہرست (امام ابن ندیم (م: ۳۸۵ھ).....
۴۱	۲..... مفتاح السعادة ومصباح السيادة (امام طاش کبری زادہ (م: ۹۶۸ھ).....
۴۱	۳..... کشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون (حاجی خلیفہ (م: ۱۰۶۷ھ).....
۴۲	۴..... بستان المحمدین (شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (م: ۱۲۳۹ھ).....
۴۲	۵..... الرسالة المستطرفة (امام محمد بن جعفر کتانی (م: ۱۳۲۵ھ).....
۴۳	۶..... إيضاح المكنون (امام اسماعیل پاشا بغدادی (م: ۱۳۹۹ھ).....
۴۳	۷..... هدية العارفين (امام اسماعیل پاشا بغدادی (م: ۱۳۹۹ھ).....
۴۳	۸..... تاريخ الأدب العربي (مستشرق کارل بروکلمان (م: ۱۹۵۶ء).....
۴۴	۹..... تاريخ التراث العربي (استاذ فؤاد سزگین ترکی).....
۴۴	۱۰..... لمحات من تاريخ السنة وعلوم الحديث (شیخ عبد الفتاح ابو غده (م: ۱۴۱۷ھ).....
۴۵	۱۱..... بحوث فی تاریخ السنة المشرفة (دکتر اکرم ضیاء عمری).....
۴۵	۱۲..... تاريخ فنون الحديث (استاذ محمد عبد العزیز خولی).....
	۱۳..... الفهرس الشامل للتراث العربي والإسلامی المخطوط:
	الحديث النبوی الشریف وعلومہ ورجالہ (حضارت اسلامیہ کے تحت
۴۵	علماء کی ایک جماعت).....
	۱۴..... دليل المؤلفات الحديث الشريف المطبوعة (محی الدین عطیہ،
۴۶	صلاح الدین حنفی، محمد خیر رمضان یوسف).....

- ۱۵..... معجم ما طبع من کتب السنة (استاذ مصطفیٰ عمار) ..... ۴۶
- ۱۶..... لمحات فی المكتبة والبحث والمصادر (دکتر محمد عجاج خطیب) ..... ۴۶
- ۱۷..... موسوعة المصادر والمراجع (دکتر عبدالرحمن عطیہ) ..... ۴۶
- ۱۸..... مصادر الدراسات الإسلامية ونظام المكتبات والمعلومات (یوسف بن عبدالرحمن مرعشلی) ..... ۴۶
- ۱۹..... التعریف الوجیز بکتب الحدیث (سید سلمان حسینی ندوی) ..... ۴۷
- ۲۰..... مصادر الحدیث ومراجعہ دراستہ وتعریف (سید عبدالماجد غوری) ..... ۴۷

## ﴿ ۲ ﴾ کتب الصحاح

### صحیح البخاری

- ۴۸..... امام بخاری رحمہ اللہ کی مختصر سوانح ..... ۴۸
- ۵۴..... صحیح بخاری کا سبب تالیف اور مختصر تعارف ..... ۵۴
- امام بخاری رحمہ اللہ کی مطبوعہ تصانیف

- (۱) صحیح البخاری ..... ۵۷
- (۲) التاريخ الكبير ..... ۵۷
- (۳) التاريخ الأوسط ..... ۵۸
- (۴) التاريخ الصغير ..... ۵۹
- (۵) الضعفاء الصغير ..... ۵۹
- (۶) خلق أفعال العباد ..... ۵۹
- (۷) الأدب المفرد ..... ۶۰
- (۸) جزء القراءة خلف الإمام ..... ۶۰
- (۹) جزء رفع اليدين في الصلاة ..... ۶۱

### امام بخاری رحمہ اللہ کی غیر مطبوعہ تصانیف

- (۱) کتاب الواحدان ..... ۶۱

- (۲) أسامی الصحابة..... ۶۱
- (۳) قضايا الصحابة والتابعين..... ۶۱
- (۴) كتاب الهبة..... ۶۱
- (۵) كتاب المبسوط..... ۶۱
- (۶) كتاب الكنى..... ۶۱
- (۷) كتاب الفوائد..... ۶۲
- (۸) كتاب العلل..... ۶۲
- (۹) بر الوالدين..... ۶۲
- (۱۰) الجامع الصغير فى الحديث..... ۶۲
- (۱۱) كتاب الرقاق..... ۶۲
- (۱۲) كتاب الأشربة (۱۳) المسند الكبير (۱۴) التفسير الكبير..... ۶۲
- بخارى شريف كامئل نام..... ۶۲

### ﴿۳﴾ تراجم بخارى پر لکھی گئی کتابیں

- (۱) المتوارى على تراجم أبواب البخارى (امام ناصر الدين اسكندر رافى (م: ۶۸۳ھ) ۶۵
- (۲) ترجمان التراجم (امام محمد بن عمر بن رشيد الفهرى (م: ۷۲۱ھ)..... ۶۵
- (۳) حل الأغراض المبهمة فى الجمع بين الحديث والترجمة (امام محمد بن منصور بن حمامه مغراوى)..... ۶۵
- (۴) تعليق المصابيح على أبواب الجامع الصحيح (امام بدر الدين محمد بن ابوبكر عمر القرشى الخزومى (م: ۸۲۸ھ)..... ۶۵
- (۵) شرح تراجم البخارى (حضرت شاه ولي الله محدث دہلوى (م: ۱۱۷۷ھ)..... ۶۵
- (۶) الأبواب والتراجم (شيخ الهند مولانا محمود حسن (م: ۱۳۳۹ھ)..... ۶۵
- (۷) الأبواب والتراجم لصحيح البخارى (حضرت مولانا محمد زكريا (م: ۱۴۰۲ھ) ۶۶
- صحیح بخارى میں موجود بائیس ثلاثی روایات کی نشاندہی..... ۶۷

صحیح بخاری کی مطبوعہ عربی شروحات ﴿ ۴ ﴾

- ۱..... أعلام الحديث في شرح صحيح البخارى (علامہ خطابی (م: ۳۸۸ھ) ۷۰  
۲..... شرح صحيح البخارى لابن بطلال (علامہ ابن بطلال (م: ۴۴۹ھ)..... ۷۰  
۳..... شواهد التوضيح والتصحيح (امام ابن مالک (م: ۶۷۲ھ)..... ۷۱  
۴..... التلخيص شرح البخارى (امام نووی (م: ۶۷۶ھ)..... ۷۱  
۵..... الكواكب الدرارى في شرح صحيح البخارى (علامہ کرمانی (م: ۷۸۶ھ) ۷۱  
۶..... التنقيح لألفاظ الجامع الصحيح (علامہ بدرالدین زرکشی (م: ۷۹۴ھ) ۷۲  
۷..... فتح البارى لابن رجب (علامہ ابن رجب حنبلی (م: ۷۹۵ھ)..... ۷۳  
۸..... التوضيح لشرح الجامع الصحيح (علامہ ابن الملقن (م: ۸۰۴ھ) ۷۴  
۹..... فتح البارى لابن حجر (حافظ ابن حجر عسقلانی (م: ۸۵۲ھ)..... ۷۵  
۸۳..... ”فتح البارى“ پراہل علم کی خدمات.....  
۸۵..... ۱۰..... عمدة القارى شرح صحيح البخارى (علامہ بدرالدین عینی (م: ۸۵۵ھ)  
۸۸..... ”عمدة القارى“ کی چند اہم خصوصیات.....  
۹۰..... ۱۱..... التوشيح شرح الجامع الصحيح (علامہ جلال الدین سیوطی (م: ۹۱۱ھ)  
۹۱..... ۱۲..... إرشاد السارى بشرح صحيح البخارى (علامہ قسطلانی (م: ۹۲۳ھ)  
۱۳..... ۱۳..... منحة البارى شرح صحيح البخارى (امام ابوتحیی زکریا  
۹۲..... انصارى (م: ۹۲۶ھ).....  
۱۴..... ۱۴..... تيسير القارى شرح صحيح البخارى (علامہ نورالحق بن شیخ عبد  
الحق محدث دہلوی (م: ۱۰۷۳ھ)..... ۹۲  
۱۵..... ۱۵..... عون البارى لحل أدلة البخارى (علامہ نواب صدیق حسن خان (م: ۱۳۰۷ھ)  
۱۶..... ۱۶..... لامع الدرارى على جامع البخارى (علامہ رشید احمد گنگوہی (م: ۱۳۳۲ھ)  
۱۷..... ۱۷..... فيض البارى شرح صحيح البخارى (علامہ انور شاہ کشمیری (م: ۱۳۵۲ھ)

- ۱۸..... کوثر المعانی الدراری فی کشف خبایا صحیح البخاری  
(علامہ محمد خضر بن سید عبداللہ شنفیطی (م: ۱۳۵۴ھ)..... ۹۵
- ۱۹..... الكنز المتواری فی معادن اللامع الدراری و صحیح  
البخاری (شیخ الحدیث مولانا زکریا) (م: ۱۴۰۲ھ)..... ۹۶
- ﴿۵﴾ صحیح بخاری کی معروف غیر مطبوعہ شروحات
- ۱..... النصیحة فی شرح البخاری الصحیحة (امام ابو جعفر اسدی (م: ۴۰۲ھ) ۹۷
- ۲..... شرح السراج (علامہ ابوالزناد قرطبی (م: ۴۲۲ھ)..... ۹۷
- ۳..... شرح المهلب (علامہ مہلب بن احمد ازدی (م: ۴۳۵ھ)..... ۹۷
- ۴..... شرح ابن التین (امام ابو محمد عبدالواحد سفاقی (م: ۶۱۱ھ)..... ۹۷
- ۵..... شرح ابن المنیر (امام زین الدین علی بن محمد اسکندرانی (م: ۶۹۵ھ)..... ۹۷
- ۶..... التلویح شرح الجامع الصحیح (علامہ علاء الدین مغلطائی (م: ۷۲۲ھ) ۹۷
- ۷..... شرح ابن کثیر لصحیح البخاری (حافظ ابن کثیر (م: ۷۷۴ھ) ۹۸
- ۸..... الفیض الجاری (علامہ سراج الدین عمر بن رسلان بلقینی (م: ۸۰۵ھ) ۹۸
- ۹..... منح الباری بالسیح الفسیح الجاری (علامہ مجد الدین فیروز آبادی (م: ۸۱۷ھ) ۹۸
- ۱۰..... اللامع الصیح بشرح الجامع الصحیح (علامہ شمس الدین برملاوی (م: ۸۳۱ھ) ۹۸
- ۱۱..... الکوکب الساری فی شرح صحیح البخاری (علامہ محمد بن  
احمد کفیری (م: ۸۳۱ھ)..... ۹۸
- ۱۲..... مجمع البحرین وجواهر الحبرین (علامہ کرمانی (م: ۷۸۶ھ) ۹۸
- ۱۳..... تلخیص أبی الفتح لمقاصد الفتح (امام ابوالفتح شرف الدین مراغی (م: ۸۵۶ھ) ۹۹
- ۱۴..... الخیر الجاری فی شرح صحیح البخاری (علامہ ابو یوسف  
یعقوب البنانی لاہوری (م: ۱۰۰۳ھ)..... ۹۹
- ۱۵..... ضوء الدراری شرح صحیح البخاری (علامہ غلام علی بلگرامی (م: ۱۲۰۰ھ) ۹۹

۱۶..... زاد المجد الساری بشرح صحیح البخاری (امام ابوعلی محمد

التاوددی (م: ۱۲۰۹ھ)..... ۹۹

### ﴿۶﴾ صحیح بخاری کی اردو شروحات

۱..... انوار الباری شرح صحیح البخاری (مولانا احمد رضا خان بنجوری رحمہ اللہ)..... ۹۹

۲..... فضل الباری شرح صحیح البخاری (علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ)..... ۱۰۰

۳..... ارشاد القاری الی صحیح البخاری (مولانا مفتی رشید احمد رحمہ اللہ)..... ۱۰۱

۴..... ایضاح البخاری (مولانا سید فخر الدین احمد رحمہ اللہ)..... ۱۰۱

۵..... الخیر الجاری فی شرح صحیح البخاری (مولانا صوفی محمد سرور صاحب)..... ۱۰۱

۶..... الخیر الساری فی تشریحات البخاری (مولانا محمد صدیق صاحب)..... ۱۰۲

۷..... تیسیر الباری ترجمہ و تشریح صحیح بخاری (حضرت مولانا وحید الزمان رحمہ اللہ)..... ۱۰۲

۸..... کشف الباری عمانی صحیح البخاری (شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمہ اللہ)..... ۱۰۲

۹..... درس بخاری (مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ)..... ۱۰۴

۱۰..... انعام الباری (مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب)..... ۱۰۴

۱۱..... تحفۃ القاری شرح صحیح البخاری (مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب)..... ۱۰۶

۱۲..... نصر الباری شرح اردو صحیح البخاری (مولانا محمد عثمان غنی صاحب)..... ۱۰۷

۱۳..... تفہیم البخاری شرح صحیح البخاری (مولانا ظہور الباری اعظمی صاحب)..... ۱۰۸

۱۴..... توفیق الباری شرح صحیح بخاری (پروفیسر ڈاکٹر عبد الکبیر محسن صاحب)..... ۱۰۸

۱۵..... الہام الباری فی تقریر صحیح البخاری (حضرت مولانا علاء الدین صاحب)..... ۱۰۸

۱۶..... عنایۃ الباری لطلبة البخاری (مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری)..... ۱۰۸

۱۷..... درس بخاری (مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب)..... ۱۰۹

۱۸..... درس کتاب الاکراہ و کتاب الحیل (مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب)..... ۱۰۹

۱۹..... تشریحات بخاری (حضرت مولانا عبد القادر قاسمی صاحب)..... ۱۰۹

- ۲۰..... تحفۃ القاری (حضرت مولانا یوسف مدنی صاحب) ..... ۱۰۹
- ۲۱..... فیوض البخاری شرح صحیح البخاری (مولانا سید محمود احمد رضوی (م: ۱۴۲۰ھ) ..... ۱۱۰
- ۲۲..... تفضیم البخاری شرح صحیح البخاری (علامہ غلام رسول رضوی (م: ۱۴۲۲ھ) ..... ۱۱۰
- ۲۳..... نزهة القاری شرح صحیح البخاری (مفتی محمد شریف الحق امجدی (م: ۱۴۲۲ھ) ..... ۱۱۱
- ۲۴..... نعمة الباری فی شرح صحیح البخاری (علامہ غلام رسول سعیدی) ..... ۱۱۱
- ۲۵..... مختصر صحیح بخاری (امام زین الدین زبیدی (م: ۸۹۳ھ) ..... ۱۱۲
- ۲۶..... حل صحیح البخاری (حضرت مولانا سید نذیر حسین دہلوی (م: ۱۳۲۰ھ) ..... ۱۱۲
- ۲۷..... الالف المختارة من صحیح البخاری (مولانا عبد السلام محمد ہارون صاحب) ..... ۱۱۲
- صحیح بخاری پر لکھی گئی شروحات کی تعداد ..... ۱۱۲
- صحیح بخاری کے اردو تراجم ..... ۱۱۳

### ﴿ ۷ ﴾ ”صحیح البخاری“ سے متعلق لکھی گئی کتابیں

- ۱..... تسمية من أخرجهم البخاری و مسلم (امام حاکم (م: ۴۰۵ھ) ..... ۱۱۴
- ۲..... تفسیر غریب ما فی الصحیحین البخاری و مسلم (امام محمد بن فتوح ازدی حمیدی (م: ۴۸۸ھ) ..... ۱۱۵
- ۳..... تقييد المہمل وتمييز المشكل (امام ابو علی حسین بن محمد غسانی جیبانی (م: ۴۹۸ھ) ..... ۱۱۵
- ۴..... مشارق الأنوار علی صحاح الآثار (قاضی عیاض مالکی (م: ۵۴۴ھ) ..... ۱۱۵
- ۵..... المعلم بشیوخ البخاری و مسلم (امام ابوبکر محمد بن اسماعیل (م: ۶۳۶ھ) ..... ۱۱۵
- ۶..... شواهد التوضیح والتصحیح لمشکلات الجامع الصحیح (امام ابن مالک (م: ۶۷۲ھ) ..... ۱۱۶
- ۷..... بهجة النفوس وغايتها بمعرفة ما لها وما عليها (امام عبد اللہ بن سعد ازدی (م: ۶۹۹ھ) ..... ۱۱۶



- ٨..... التنقيح لألفاظ الجامع الصحيح (علامه بدرالدين زركشى (م: ٩٢٠هـ) ١١٦
- ٩..... مصابيح الجامع (علامه بدرالدين محمد بن ابى بكر دمايىنى (م: ٨٢٤هـ) ١١٤
- ١٠..... التنقيح فى حديث التسييح (علامه ابن ناصرالدين دمشقى (م: ٨٢٢هـ) ١١٤
- ١١..... تغليق التعليق على صحيح البخارى (حافظ ابن حجر عسقلانى (م: ٨٥٢هـ) ١١٤
- ١٢..... انتقاض الاعتراض فى الرد على العيني فى شرح البخارى (حافظ ابن حجر عسقلانى (م: ٨٥٢هـ) ١١٨
- ١٣..... الرياض المستطابة فى جملة من روى فى الصحيحين من الصحابة (امام عمادالدين يحيى بن ابى بكر عامرى يمانى (م: ٨٩٣هـ) ١١٩
- ١٤..... التجريد الصريح لأحاديث الجامع الصحيح (امام زين الدين ابوالعباس احمد بن احمد شرجى زبيدى (م: ٨٩٣هـ) ١١٩
- ١٥..... كشف الالتباس عما أورده الإمام البخارى على بعض الناس (علامه عبدالغنى ميدانى (م: ١٢٩٨هـ) ١١٩
- ١٦..... نبراس السارى فى أطراف البخارى (علامه عبدالعزيز سيالوى (م: ١٣٥٩هـ) ١٢٠
- ١٧..... هداية البارى إلى ترتيب أحاديث البخارى (علامه عبدالرحيم بن عنبر طهطاوى (م: ١٣٦٥هـ) ١٢٠
- ١٨..... ترتيب أحاديث صحيح الجامع وزيادته على الأبواب الفقهية (شيخ عوفى نعيم شريف) ١٢٠
- ١٩..... دليل القارى إلى مواضع الحديث فى صحيح البخارى (شيخ عبداللہ بن محمد الغنيمان) ١٢٠
- ٢٠..... دليل فهارس البخارى (شيخ مصطفى مصرى) ١٢١
- ٢١..... الإمام البخارى وكتابه الجامع الصحيح (شيخ عبدالحسن بن حمد البدر) ١٢١
- ٢٢..... شرح كتاب التوحيد من صحيح البخارى (شيخ عبداللہ بن محمد الغنيمان) ١٢١
- ٢٣..... منار القارى شرح مختصر صحيح البخارى (شيخ حمزه محمد قاسم) ١٢١

- ۲۴..... منہج الإمام البخاری فی تصحیح الأحادیث وتعلیلها  
(شیخ ابوبکر کانی)..... ۱۲۲
- ۲۵..... الوردۃ الحاضرۃ فی أحادیث تلامیذ الإمام الأعظم وأحادیث  
علماء الأحناف فی الجامع الصحیح للإمام البخاری (حضرت مولانا  
مفتی مفیض الرحمن صاحب)..... ۱۲۲
- ۲۶..... إنعام المنعم الباری بشرح ثلاثیات البخاری (علامہ عبدالصبور  
بن عبدالنواب)..... ۱۲۲
- ۲۷..... درء الدراری فی شرح رباعیات البخاری (علامہ احمد بن محمد)  
۱۲۳
- ۲۸..... إرشاد القاصد إلی ما تكرر فی البخاری بإسناد واحد  
(حضرت مولانا محمد یونس جونپوری صاحب)..... ۱۲۳

### صحیح مسلم

- ۱۲۳..... امام مسلم رحمہ اللہ کی مختصر سوانح
- ۱۲۷..... امام مسلم رحمہ اللہ کی تصانیف
- ۱۲۷..... صحیح مسلم کا مختصر تعارف

### ﴿ ۸ ﴾ ”صحیح مسلم“ کی عربی شروحات

- ۱..... شرح صحیح مسلم (امام محمد بن اسماعیل اصفہانی (م: ۵۲۰ھ)..... ۱۲۹
- ۲..... المفہم فی شرح غریب صحیح مسلم (امام عبدالغافر فارسی (م: ۵۲۹ھ)..... ۱۲۹
- ۳..... شرح صحیح مسلم (امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد اصفہانی (م: ۵۳۵ھ)..... ۱۲۹
- ۴..... المعلم بفوائد مسلم (امام ابو عبد اللہ محمد بن علی مازری (م: ۵۳۶ھ)..... ۱۲۹
- ۵..... إكمال المعلم بفوائد کتاب مسلم (قاضی عیاض مالکی (م: ۵۴۴ھ)..... ۱۳۰
- ۶..... الإعلام بفوائد مسلم (امام احمد بن محمد بن حسن بلنسی (م: ۶۰۱ھ)..... ۱۳۱
- ۷..... اقتباس السراج فی شرح مسلم بن الحجاج (امام ابوالحسن علی بن  
احمد غسانی (م: ۶۰۹ھ)..... ۱۳۲

- ۸..... شرح صحیح مسلم (امام عطاء الدین المعروف ابن السکری (م: ۶۲۴ھ) ۳۲
- ۹..... شرح صحیح مسلم (امام ابوالمعالی محمد بن ایوب (م: ۶۳۵ھ) ۱۳۲
- ۱۰..... المفصح المفهم والموضح الملهم لمعانی صحیح مسلم  
(امام ابو عبد اللہ تحف بن ہشام انصاری (م: ۶۴۶ھ)..... ۱۳۲
- ۱۱..... شرح صحیح مسلم (امام ابوالمنظر المعروف سبط ابن الجوزی (م: ۶۵۴ھ) ۱۳۲
- ۱۲..... المفهم لما أشکل من تلخیص صحیح مسلم (امام ابوالعباس  
احمد بن عمر قرطبی (م: ۶۵۶ھ)..... ۱۳۲
- ۱۳..... المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن الحجاج (امام نووی (م: ۶۷۶ھ) ۱۳۳
- ۱۴..... إكمال إكمال المعلم بفوائد مسلم (امام محمد بن خلفه ابی مالکی (م: ۸۲۸ھ) ۱۳۵
- ۱۵..... مُکَمَّلُ إكمال الإكمال (امام محمد بن یوسف سنوسی (م: ۸۹۲ھ) ۱۳۶
- ۱۶..... الدیاج علی صحیح مسلم بن الحجاج (علامہ سیوطی (م: ۹۱۱ھ) ۱۳۶
- ۱۷..... منہاج الابتہاج بشرح مسلم بن الحجاج (علامہ قسطلانی (م: ۹۲۳ھ) ۱۳۷
- ۱۸..... شرح صحیح مسلم (ملا علی قاری (م: ۱۰۱۴ھ)..... ۱۳۷
- ۱۹..... وَشْيُ الدیاج (علامہ محمد بن محمد بن علی دثقی (م: ۱۲۹۸ھ)..... ۱۳۷
- ۲۰..... السراج الوہاج من کشف مطالب صحیح مسلم بن  
الحجاج (علامہ نواب صدیق حسن خان (م: ۱۳۰۷ھ)..... ۱۳۷
- ۲۱..... الحل المفهم (علامہ رشید احمد گنگوہی (م: ۱۳۳۲ھ)..... ۱۳۸
- ۲۲..... فتح الملهم فی شرح صحیح مسلم (شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد  
عثمانی (م: ۱۳۶۹ھ)..... ۱۳۸
- ۲۳..... مِنَّةُ المنعم فی شرح صحیح مسلم (علامہ صفی الرحمن مبارکپوری (م: ۱۴۲۷ھ) ۱۴۱
- ۲۴..... الکوکب الوہاج والروض البہاج فی شرح صحیح مسلم  
بن الحجاج (علامہ محمد امین بن عبد اللہ حرری شافعی)..... ۱۴۱

## ﴿۹﴾ ”صحیح مسلم“ کی اردو شروحات

- ۱..... نفع المسلم (حضرت مولانا اکرام علی صاحب بھگلپوری) ..... ۱۴۲
- ۲..... شرح صحیح مسلم (علامہ غلام رسول سعیدی) ..... ۱۴۲
- ۳..... درس مسلم (حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب) ..... ۱۴۳
- ۴..... تحفۃ المنعم (حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب) ..... ۱۴۴
- ۵..... شرح صحیح مسلم (حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب) ..... ۱۴۶

## ﴿۱۰﴾ صحیحین کے رجال پر لکھی گئی کتابیں

- ۱..... رجال البخاری و مسلم (امام دارقطنی (م: ۳۸۵ھ) ..... ۱۴۷
- ۲..... رجال صحیح البخاری (امام ابوالنصر احمد بن محمد الکلابازی (م: ۳۹۸ھ) ..... ۱۴۷
- ۳..... الجمع بین رجال الصحیحین (امام ابوالنصر احمد بن محمد الکلابازی (م: ۳۹۸ھ) ..... ۱۴۷
- ۴..... الجمع بین رجال الصحیحین (امام ابو عبد اللہ حاکم (م: ۴۰۵ھ) ..... ۱۴۸
- ۵..... رجال البخاری و مسلم (امام ہبۃ اللہ بن حسن لا لکائی (م: ۴۱۸ھ) ..... ۱۴۸
- ۶..... رجال صحیح مسلم (امام احمد بن علی بن محمد بن ابراہیم المعروف امام ابو بکر بن منجویہ (م: ۴۲۸ھ) ..... ۱۴۸
- ۷..... التعذیل والتجریح لمن خرج له البخاری فی الجامع الصحیح (امام ابوالولید سلیمان بن خلف بن سعد باجی اندلسی (م: ۴۷۴ھ) ..... ۱۴۹
- ۸..... الجمع بین رجال الصحیحین (علامہ ابوالفضل محمد بن طاہر (م: ۵۰۷ھ) ..... ۱۴۹
- کتب مستخرج کی تعریف اور اس کے فوائد ..... ۱۵۰

## ﴿۱۱﴾ ”صحیح البخاری“ پر لکھی گئی مستخرجات

- ۱..... المستخرج علی صحیح البخاری (حافظ ابوبکر احمد بن ابراہیم

- جرجانی (م: ۳۷۱ھ) ..... ۱۵۱
- ۲..... المستخرج علی صحیح البخاری (حافظ ابوالاحمد محمد بن ابی حامد  
عطریفی (م: ۳۷۷ھ) ..... ۱۵۱
- ۳..... المستخرج علی صحیح البخاری (امام ابن ابی ذہل (م: ۳۷۸ھ) ..... ۱۵۱
- ۴..... المستخرج علی صحیح البخاری (حافظ احمد بن موسیٰ مردویہ  
اصہبانی (م: ۴۱۶ھ) ..... ۱۵۱
- ۵..... المستخرج علی صحیح البخاری (حافظ ابو نعیم اصہبانی (م: ۴۳۰ھ) ..... ۱۵۲

### ﴿۱۲﴾ ”صحیح مسلم“ پر لکھی گئی مستخرجات

- ۱..... المستخرج علی صحیح مسلم (حافظ احمد بن سلمہ نیشابوری (م: ۲۸۶ھ) ..... ۱۵۲
- ۲..... المستخرج علی صحیح مسلم (حافظ ابوبکر اسفرائینی نیشابوری (م: ۲۸۶ھ) ..... ۱۵۲
- ۳..... المستخرج علی صحیح مسلم (حافظ ابو جعفر احمد بن حمدان  
نیشابوری (م: ۳۱۱ھ) ..... ۱۵۲
- ۴..... المستخرج علی صحیح مسلم (امام یعقوب بن اسحاق  
اسفرائینی (م: ۳۱۶ھ) ..... ۱۵۲
- ۵..... المستخرج علی صحیح مسلم (حافظ ابو عمران جونی (م: ۳۲۳ھ) ..... ۱۵۳
- ۶..... المستخرج علی صحیح مسلم (حافظ ابو محمد احمد بن محمد بلاذری (م: ۳۳۹ھ) ..... ۱۵۳
- ۷..... المستخرج علی صحیح مسلم (حافظ ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن محمد  
جوزقانی نیشابوری (م: ۳۸۸ھ) ..... ۱۵۳
- ۸..... المستخرج علی صحیح مسلم (امام ابو نعیم اصہبانی (م: ۴۳۰ھ) ..... ۱۵۳

### ﴿۱۳﴾ ”صحیحین“ پر لکھی گئی مستخرجات

- ۱..... المستخرج علی الصحیحین (حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب شیبانی (م: ۳۴۴ھ) ..... ۱۵۳
- ۲..... المستخرج علی الصحیحین (حافظ ابوبکر احمد بن عبدان شیرازی (م: ۳۸۸ھ) ..... ۱۵۴

- ۳..... المستخرج علی الصحيحین (حافظ ابوبکر برقانی (م: ۴۲۵ھ) ..... ۱۵۴
- ۴..... المستخرج علی الصحيحین (حافظ احمد بن علی المعروف ابن منجویہ  
اصہبانی (م: ۴۲۸ھ) ..... ۱۵۴
- ۵..... المستخرج علی الصحيحین (امام ابو نعیم اصفہانی (م: ۴۳۰ھ) ۱۵۴
- ۶..... المستخرج علی الصحيحین (حافظ ابو زر عبد بن احمد ہروی (م: ۴۳۴ھ) ۱۵۴
- ۷..... المستخرج علی الصحيحین (حافظ ابو مسعود مئلی (م: ۴۸۶ھ) ۱۵۴

### ما بقیہ ”کتب الصحاح“

- ۳..... المنتقى لابن الجارود (امام عبد اللہ بن علی بن جارود نيسابوری (م: ۳۰۷ھ) ۱۵۴
- ۴..... صحيح ابن خزيمة (امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزيمه نيسابوری (م: ۳۱۱ھ) ۱۵۵
- ۵..... صحيح ابن عوانة (امام ابو عوانه يعقوب بن اسحاق نيسابوری (م: ۳۱۶ھ) ۱۶۰
- ۶..... المنتقى (امام ابو محمد قاسم بن اصغ اندلسی (م: ۳۴۰ھ) ..... ۱۶۱
- ۷..... صحيح ابن السكك (امام ابو علی سعید بن عثمان سکن بغدادی (م: ۳۵۳ھ) ۱۶۱
- ۸..... صحيح ابن حبان (امام ابو حاتم محمد بن حبان تميمی بستی (م: ۳۵۴ھ) ۱۶۱
- ۹..... الإلزامات والتبع للدارقطني (امام دارقطني (م: ۳۸۵ھ) ..... ۱۶۴
- ۱۰..... الأحاديث المختارة مما ليس في الصحيحين أو أحدهما  
(امام ضياء الدين محمد بن عبد الواحد مقدسی (م: ۶۴۳ھ) ..... ۱۶۴

### ﴿ ۱۴ ﴾ کتب السنن

- ۱..... کتاب الآثار (امام اعظم ابو حنیفہ (م: ۱۵۰ھ) ..... ۱۶۶
- ”کتاب الآثار“ کا طریق تالیف ..... ۱۶۸
- ”کتاب الآثار“ کے چار نسخوں کا تعارف ..... ۱۶۹
- (۱) نسخہ امام زفر بن ہذیل (م: ۱۵۸ھ) ..... ۱۶۹
- (۲) نسخہ امام ابو یوسف (م: ۱۸۲ھ) ..... ۱۷۲

(۳) نسخہ امام محمد بن حسن شیبانی (م: ۱۸۹ھ) ..... ۱۷۲

(۴) نسخہ امام حسن بن زیاد (م: ۲۰۴ھ) ..... ۱۷۴

### ﴿۱۵﴾ ”کتاب الآثار“ کے رجال پر لکھی گئی کتابیں

### ﴿۱۶﴾ ”کتاب الآثار“ کی شروحات

۲..... سنن ابن جریج (امام ابوالولید عبدالملک بن عبدالعزیز مکی (م: ۱۵۱ھ) ۱۷۹

۳..... سنن سعید بن منصور (امام ابو عثمان سعید بن منصور خراسانی (م: ۲۲۷ھ) ۱۷۹

۴..... سنن أبی جعفر (امام محمد بن صباح دولابی (م: ۲۲۷ھ) ..... ۱۸۰

۵..... سنن الدارمی (امام ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی (م: ۲۵۵ھ) ..... ۱۸۰

۶..... سنن ابن ماجہ (امام ابن ماجہ (م: ۲۴۳ھ) ..... ۱۸۲

”سنن ابن ماجہ“ کی چند خصوصیات ..... ۱۸۴

”سنن ابن ماجہ“ کی احادیث کا حکم ..... ۱۸۶

”سنن ابن ماجہ“ کی روایات پر علامہ ابن جوزی کا نقد ..... ۱۸۷

### ﴿۱۷﴾ ”سنن ابن ماجہ“ کی شروح و حواشی

۱..... شرح سنن ابن ماجہ (امام علی بن عبداللہ انصاری (م: ۵۶۷ھ) ..... ۱۸۸

۲..... شرح سنن ابن ماجہ (علامہ موفق الدین عبداللطیف بغدادی (م: ۶۲۹ھ) ۱۸۸

۳..... شرح سنن ابن ماجہ (قاضی سعد الدین عراقی مصری (م: ۷۱۱ھ) ۱۸۸

۴..... شرح سنن ابن ماجہ (علامہ علاء الدین مغلطائی (م: ۷۶۲ھ) ..... ۱۸۸

۵..... ما تمس إليه الحاجة علی سنن ابن ماجہ (علامہ ابن ملقن (م: ۸۰۴ھ) ۱۸۹

۶..... الديباجة فی شرح سنن ابن ماجہ (علامہ کمال الدین دمیری (م: ۸۰۸ھ) ۱۹۰

۷..... مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ (علامہ بوصیری (م: ۸۴۰ھ) ۱۹۰

۸..... شرح سنن ابن ماجہ (علامہ ابراہیم بن محمد المعروف سبط ابن الجلی (م: ۸۴۱ھ) ۱۹۱

۹..... مصباح الزجاجة علی سنن ابن ماجہ (علامہ جلال الدین سیوطی (م: ۹۱۱ھ) ۱۹۱

۱۰..... حاشیة السندی علی سنن ابن ماجہ (امام ابوالحسن نورالدین

- سندھی (م: ۱۱۳۸ھ) ..... ۱۹۱
- ۱۱ ..... إنجاح الحاجة بشرح سنن ابن ماجه (علامہ عبدالغنی مجدی دہلوی (م: ۱۲۹۶ھ) ..... ۱۹۲
- ۱۲ ..... نور مصباح الزجاجة على سنن ابن ماجه (علامہ علی بن سلیمان دینی مالکی (م: ۱۳۰۶ھ) ..... ۱۹۲
- ۱۳ ..... رفع العجاجة عن سنن ابن ماجه (علامہ وحید الزماں (م: ۱۳۳۸ھ) ..... ۱۹۲
- ۱۴ ..... حاشیة على سنن ابن ماجه (علامہ فخر الحسن گنگوہی (م: ۱۳۱۵ھ) ..... ۱۹۲
- ۱۵ ..... مفتاح الحاجة بشرح سنن ابن ماجه (علامہ شیخ محمد علوی (م: ۱۳۶۶ھ) ..... ۱۹۲
- ۱۶ ..... إهداء الديباجة بشرح سنن ابن ماجه (شیخ صفاء الضوی احمد العدوی) ..... ۱۹۲

﴿۱۸﴾ ”سنن ابن ماجه“ کے زوائد پر لکھی گئی کتابیں

﴿۱۹﴾ امام ابن ماجه اور ان کی سنن سے متعلق لکھی گئی کتابیں

- ۷ ..... سنن أبي داود (امام ابو داود سلیمان بن اشعث السجستانی (م: ۲۷۵ھ) ..... ۱۹۵
- سنن أبي داود کی خصوصیات ..... ۱۹۵
- امام ابو داود کے چند اصول و فوائد ..... ۱۹۷

﴿۲۰﴾ ”سنن أبي داود“ کی شروح و حواشی

- ۱ ..... معالم السنن (علامہ خطابی (م: ۳۸۸ھ) ..... ۱۹۸
- ۲ ..... شرح سنن أبي داود (امام محمد بن احمد بن سہل سرخسی (م: ۴۸۳ھ) ..... ۱۹۹
- ۳ ..... نفع الغلل ونفع العلل على أحاديث السنن (امام ابو الحسن علی بن محمد مراکشی فاسی (م: ۶۲۸ھ) ..... ۱۹۹
- ۴ ..... العُدَّ المورود في حواشی سنن أبي داود (حافظ عبد العظیم منذری (م: ۶۵۶ھ) ..... ۱۹۹
- ۵ ..... الإعجاز في شرح سنن أبي داود (امام نووی (م: ۶۷۶ھ) ..... ۱۹۹
- ۶ ..... شرح سنن أبي داود (امام ابو محمد سعد الدین مسعود بن احمد حارثی (م: ۷۱۱ھ) ..... ۲۰۰
- ۷ ..... شرح سنن أبي داود (علامہ علاء الدین مغلطائی (م: ۷۶۲ھ) ..... ۲۰۰



- ٨..... تهذيب السنن شرح سنن أبي داود (علامه ابن قيم (م: ٧٥١هـ) ٢٠٠
- ٩..... شرح سنن أبي داود (علامه قطب الدين ابى بكر بن احمد يمينى (م: ٧٥٢هـ) ٢٠١
- ١٠..... عُجالة العالم من كتاب المعالم (حافظ شهاب الدين احمد بن محمد مقدسى (م: ٧٦٥هـ) ..... ٢٠١
- ١١..... انتحاء السنن واقتفاء السنن (حافظ شهاب الدين احمد بن محمد مقدسى (م: ٧٦٥هـ) ..... ٢٠١
- ١٢..... شرح زوائد السنن (علامه سراج الدين عمر بن رسلان بلقيني مصرى (م: ٨٠٥هـ) ٢٠١
- ١٣..... شرح سنن أبي داود (امام ابو زرعه ولى الدين احمد بن عبد الرحيم عراقى (م: ٨٢٦هـ) ..... ٢٠١
- ١٤..... حاشية على سنن أبي داود (امام برهان الدين المعروف بسبط ابن العجمى (م: ٨٢٠هـ) ..... ٢٠٢
- ١٥..... شرح سنن أبي داود لابن رسلان (امام احمد بن حسين رسلان رملى شافعى (م: ٨٢٣هـ) ..... ٢٠٢
- ١٦..... شرح سنن أبي داود (علامه بدر الدين عيني (م: ٨٥٥هـ) ..... ٢٠٣
- ١٧..... مرقاة الصعود إلى سنن أبي داود (علامه جلال الدين سيوطى (م: ٩١١هـ) ٢٠٢
- ١٨..... فتح الودود على سنن أبي داد (امام ابوالحسن نور الدين سندهى (م: ١١٣٨هـ) ٢٠٥
- ١٩..... التعليقات العزيزية (حضرت شاه عبدالعزیز محدث دہلوی (م: ١٢٣٩هـ) ٢٠٥
- ٢٠..... التعليقات النبھلية (علامه محمد حیات بن ملا محمد ظہور سنہیلی (م: ١٣٠١هـ) ٢٠٥
- ٢١..... درجات مرقاة الصعود إلى سنن أبي داود (امام على بن سليمان دىنى (م: ١٣٠٦هـ) ..... ٢٠٥
- ٢٢..... التعليق المحمود على سنن أبي داود (مولانا فخر الحسن گنگوہی (م: ١٣١٥هـ) ٢٠٦
- ٢٣..... الدر المنضود (علامه رضى احمد گنگوہی (م: ١٣٢٣هـ) ..... ٢٠٦
- ٢٤..... غاية المقصود فى حل سنن أبي داود (علامه شمس الحق عظیم آبادى (م: ١٣٢٩هـ) ..... ٢٠٦

- ۲۵..... عون المعبود شرح سنن أبي داود (علامہ شمس الحق عظیم آبادی (م: ۱۳۲۹ھ) ۲۰۶
- ۲۶..... الهدى المحمود (مولانا وحید الزمان لکھنوی (م: ۱۳۳۸ھ) ..... ۲۰۷
- ۲۷..... بذل المجهود فی شرح سنن أبي داود (علامہ خلیل احمد سہارنپوری (م: ۱۳۴۶ھ) ..... ۲۰۷
- ۲۸..... أمالی علی السنن (علامہ نور شاہ کشمیری (م: ۱۸۵۲ھ) ..... ۲۰۹
- ۲۹..... المنهل العذب المورود شرح سنن أبي داود (علامہ محمود محمد خطاب سبکی مالکی (م: ۱۳۵۲ھ) ..... ۲۰۹
- ۳۰..... فتح الملك المعبود تكملة المنهل العذب المورود (شیخ محمد امین) ۲۱۰
- ۳۱..... الدر المنضود شرح سنن ابن أبي داود (شیخ محمد یاسین فادانی (م: ۱۴۱۰ھ) ۲۱۰
- ۳۲..... أنوار المحمود علی سنن أبي داود (شیخ ابوالعتیق عبدالہادی نجیب آبادی) ۲۱۱
- ۳۳..... تغلیق التعلیق علی سنن الإمام أبي داود (دکتر علی بن ابراہیم عجمی) ۲۱۱
- ۳۴..... زبدة المقصود فی حلّ ما قال أبو داود حضرت مولانا محمد طاہر رحیمی) ۲۱۱
- ۳۵..... الدر المنضود علی سنن ابی داود (حضرت مولانا محمد عاقل صاحب) ۲۱۱
- ”سنن أبي داود“ کا اختصار ..... ۲۱۲
- ”سنن أبي داود“ پر مشہور مستخرجات ..... ۲۱۳
- ”سنن أبي داود“ کی وہ روایات جن پر وضع کا حکم لگایا گیا ہے ..... ۲۱۳
- ۸..... سنن الترمذی (امام محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی (م: ۲۷۹ھ) ..... ۲۱۴
- ”سنن الترمذی“ کی خصوصیات ..... ۲۱۶

### ﴿۲۱﴾ ”سنن الترمذی“ کی شروح و حواشی

- ۱..... شرح جامع الترمذی (امام حسین بن مسعود بغوی (م: ۵۱۶ھ) ..... ۲۱۸
- ۲..... عارضة الأخوذی بشرح سنن الترمذی (امام ابن العربی مالکی (م: ۵۴۳ھ) ۲۱۸
- ۳..... النفع الشّذی فی شرح جامع الترمذی (امام ابن سید الناس شافعی (م: ۷۳۴ھ) ..... ۲۱۹

- ۴..... شرح سنن الترمذی (علامہ ابن رجب حنبلی (م: ۷۹۵ھ)..... ۲۱۹
- ۵..... شرح زوائد الترمذی علی الصحيحین (علامہ ابن ملقن (م: ۸۰۴ھ) ۲۱۹
- ۶..... العرف الشذی علی جامع الترمذی (امام سراج الدین عمر بن رسلان بلقینی (م: ۸۰۵ھ)..... ۲۲۰
- ۷..... تکملة النفع الشذی (علامہ عراقی (م: ۸۰۶ھ)..... ۲۲۰
- ۸..... شرح سنن الترمذی (علامہ عراقی (م: ۸۰۶ھ)..... ۲۲۰
- ۹..... شرح سنن الترمذی (حافظ ابن حجر عسقلانی (م: ۸۵۲ھ)..... ۲۲۱
- ۱۰..... قوت المغتذی علی جامع الترمذی (علامہ سیوطی (م: ۹۱۱ھ) ۲۲۱
- ۱۱..... شرح سنن الترمذی (علامہ محمد طاهر پٹنی (م: ۹۸۶ھ)..... ۲۲۱
- ۱۲..... حاشیة السندی علی سنن الترمذی (امام ابوالحسن محمد بن عبد الہادی سندھی (م: ۱۱۳۸ھ)..... ۲۲۲
- ۱۳..... شرح جامع الترمذی (شیخ سراج احمد سرہندی (م: ۱۲۳۰ھ)..... ۲۲۲
- ۱۴..... نفع قوت المغتذی شرح سنن الترمذی (علامہ علی بن سلیمان دینی (م: ۱۳۰۶ھ)..... ۲۲۲
- ۱۵..... الکوکب الدرّی شرح جامع الترمذی (علامہ رشید احمد گنگوہی (م: ۱۳۲۳ھ) ۲۲۲
- ۱۶..... العرف الشذی شرح سنن الترمذی (علامہ نور شاہ کشمیری (م: ۱۳۵۲ھ) ۲۲۳
- ۱۷..... تحفة الأحوذی شرح جامع الترمذی (حضرت مولانا عبد الرحمن مبارک پوری (م: ۱۳۵۳ھ)..... ۲۲۳
- ۱۸..... شرح جامع الترمذی (علامہ محمد بن طیب سندھی مدنی (م: ۱۳۶۳ھ) ۲۲۴
- ۱۹..... الطیب الشذی شرح الترمذی (مولانا شفاق الرحمن کاندھلوی (م: ۱۳۷۷ھ) ۲۲۴
- ۲۰..... شرح جامع الترمذی (شیخ عبد القادر بن اسماعیل حسنی قادری)..... ۲۲۵
- ۲۱..... شرح الشيخ أحمد شاكر علی جامع الترمذی (علامہ احمد محمد شاكر (م: ۱۳۷۷ھ)..... ۲۲۵

۲۲..... معارف السنن شرح سنن الترمذی (علامہ محمد یوسف بنوری (م: ۱۳۹۷ھ) ۲۲۵

## ﴿۲۲﴾ امام ترمذی اور سنن سے متعلق چند مفید کتب

- ۱..... شرح علل الترمذی (علامہ ابن رجب حنبلی (م: ۷۹۵ھ) ۲۲۶
- ۲..... الباب فی شرح قول الترمذی وفی الباب (حافظ ابن حجر عسقلانی (م: ۸۵۲ھ) ۲۲۸
- ۳..... سؤالات الترمذی للبخاری حول أحادیث فی جامع الترمذی (علامہ یوسف بن محمد الدخیل (م: ۱۲۳۱ھ) ۲۲۹
- ۴..... کشف النقاب عما یقول الترمذی وفی الباب (حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید) ۲۲۹
- ۵..... نزہة الألباب فی قول الترمذی: وفی الباب (دکتور ابوالفضل حسن بن محمد بن حیدر صفانی) ۲۳۰
- ۶..... الإمام الترمذی والموازنه بین جامعہ والصحیحین (علامہ نور الدین عمر) ۲۳۰

## ﴿۲۳﴾ ”سنن ترمذی“ کی اردو شروحات

- ۱..... الورد الشذی (شیخ الہند مولانا محمود الحسن (م: ۱۳۳۹ھ) ۲۳۱
- ۲..... حقائق السنن (شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق حقانی) ۲۳۱
- ۳..... خزائن السنن (امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر) ۲۳۱
- ۴..... معارف الترمذی (حضرت مولانا موسیٰ روحانی بازی) ۲۳۳
- ۵..... مجمع البحرین (افادات حضرت مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ) ۲۳۴
- ۶..... درس ترمذی (افادات شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب) ۲۳۵
- ۷..... انتہاب الممن فی شرح السنن (حضرت مولانا رئیس الدین صاحب) ۲۳۶
- ۸..... تشریحات ترمذی (حضرت مولانا کمال الدین المسترشد صاحب) ۲۳۷

- ۹.....تحفۃ الامعی شرح سنن الترمذی (افادات حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری) ۲۳۷
- ۱۰.....معارف ترمذی اردو شرح جامع ترمذی (حضرت مولانا مفتی محمد طارق صاحب) ۲۳۸
- ۱۰.....سنن النسائی ..... ۲۳۹
- ”سنن النسائی“ کی خصوصیات ..... ۲۴۱

### ﴿۲۴﴾ ”سنن النسائی“ پر لکھی گئی شروح و حواشی

- ۱.....الإمعان فی شرح مصنف النسائی أبی عبد الرحمن (علامہ ابو حسن علی بن عبد اللہ) (م: ۵۶۷ھ) ..... ۲۴۲
- ۲.....شرح سنن النسائی (علامہ ابن الملقن) (م: ۸۰۴ھ) ..... ۲۴۲
- ۳.....زهر الربی علی المجتبی (علامہ جلال الدین سیوطی) (م: ۹۱۱ھ) ..... ۲۴۲
- ۴.....حاشیة السندی علی سنن النسائی (امام ابو حسن محمد بن عبد الہادی سندھی) (م: ۱۱۳۸ھ) ..... ۲۴۳
- ۵.....التقریرات الرائعة (علامہ محمد بن احمد اللہ تھانوی) (م: ۱۲۹۶ھ) ..... ۲۴۳
- ۶.....الفیض السمائی علی سنن النسائی (علامہ رشید احمد گنگوہی) (م: ۱۳۲۳ھ) ..... ۲۴۳
- ۷.....حاشیة السورتی علی سنن النسائی (مولانا وصی احمد سورتی) (م: ۱۳۳۴ھ) ..... ۲۴۴
- ۸.....روض الربی شرح المجتبی (علامہ وحید الزمان لکھنوی) (م: ۱۳۳۸ھ) ..... ۲۴۴
- ۹.....شروق أنوار المنن الكبرى الإلهیة بكشف أسرار السنن الصغرى النسائیة (علامہ محمد مختار بن محمد شنیطی) (م: ۱۴۰۵ھ) ..... ۲۴۴
- ۱۰.....التعلیقات السلفية علی سنن النسائی (امام ابو الطیب عطاء اللہ حنیف) (م: ۱۴۰۹ھ) ..... ۲۴۵
- ۱۱.....ذخيرة العقبی فی شرح المجتبی ..... ۲۴۵

### ﴿۲۵﴾ ”سنن النسائی“ کے رجال پر لکھی گئی کتابیں

- ۱.....تسمية شیوخ أبی عبد الرحمن النسائی (امام ابو محمد عبد اللہ بن

احمد جہنی اندلسی)..... ۲۴۶

۲..... شیوخ النسائی (امام ابوعلی حسین بن محمد جیانی (م: ۴۹۸ھ)..... ۲۴۶

۳..... رجال النسائی (امام ابو محمد عبدالعزیز بن محمد الدورقی (م: ۵۲۴ھ)..... ۲۴۶

۴..... شیوخ النسائی (امام ابو بکر محمد بن اسماعیل بن محمد ازدی (م: ۶۳۶ھ)..... ۲۴۶

### ﴿۲۶﴾ امام نسائی اور سنن سے متعلق لکھی گئی کتابیں

۱..... أطراف سنن النسائی (امام ابن قیس رانی (م: ۵۰۷ھ)..... ۲۴۶

۲..... مختصر سنن النسائی (شیخ مصطفیٰ دیب البغای)..... ۲۴۶

۳..... بغیة الراغب المتمنی فی ختم النسائی رواية ابن السنی

(علامہ سخاوی (م: ۹۰۲ھ)..... ۲۴۶

۴..... القول المعتبر فی ختم النسائی رواية ابن الأحمر (علامہ سخاوی (م: ۹۰۲ھ)..... ۲۴۷

۵..... إسعاد الرائی بأفراد وزوائد النسائی علی الكتب الخمسة

(سید کسروی حسن)..... ۲۴۷

۶..... الرجال الذین تکلم فیہم النسائی بجرح وتعديل (دکتر قاسم علی سعد)

۷..... الأحادیث التي أعلها النسائی بالاختلاف علی الرواة فی

کتابه المجتبی جمعاً وتخریجاً ودراسة (دکتر عمر ایمان ابی بکر)..... ۲۴۷

۸..... الإمام النسائی وکتابه المجتبی (دکتر عمر ایمان ابی بکر)..... ۲۴۷

۹..... المستخرج من مصنفات النسائی فی الجرح والتعديل (شیخ

ابو محمد فالح شبلی)..... ۲۴۷

۱۰..... الرواة الذین ترجم لهم النسائی فی کتابه (الضعفاء والمتروکین)

وأخرج لهم فی سننه جمعاً ودراسة (دکتر عواد خلف)..... ۲۴۷

۱۱..... مقدمة (عمل الیوم واللیلة) (دکتر سعد بن عبد الحمید)..... ۲۴۷

۱۰..... سنن الدار قطنی (امام دار قطنی (م: ۳۸۵ھ)..... ۲۴۸

امام دار قطنی کی دس کتابوں کا مختصر تعارف..... ۲۴۸

روایات کے جرح و تعدیل سے متعلق امام دار قطنی کی آراء پر مشتمل کتابیں..... ۲۴۹

”سنن الدار قطنی“ کا تعارف ..... ۲۵۲

۱۱ ..... السنن الکبری للبیہقی ..... ۲۵۳

## ﴿ ۲۷ ﴾ امام بیہقی کی اکیس کتابوں کا مختصر تعارف

۱ ..... أحکام القرآن ..... ۲۵۴

۲ ..... بیان خطا من أخطأ علی الشافعی ..... ۲۵۴

۳ ..... الاعتقاد والهدایة إلی سبیل الرشاد علی مذهب السلف

وأصحاب الحدیث ..... ۲۵۵

۴ ..... إثبات عذاب القبر ..... ۲۵۵

۵ ..... کتاب البعث والنشور ..... ۲۵۵

۶ ..... الأربعون الصغری ..... ۲۵۵

۷ ..... الزهد الکبیر ..... ۲۵۶

۸ ..... حیاة الأنبیاء بعد وفاتهم ..... ۲۵۶

۹ ..... المدخل إلی السنن الکبری ..... ۲۵۶

۱۰ ..... دلائل النبوة ..... ۲۵۶

۱۱ ..... مناقب الشافعی ..... ۲۵۶

۱۲ ..... الأسماء والصفات ..... ۲۵۷

۱۳ ..... القراءة خلف الإمام ..... ۲۵۷

۱۴ ..... شعب الإيمان ..... ۲۵۷

۱۵ ..... معرفة السنن والآثار ..... ۲۵۷

۱۶ ..... السنن الصغیر ..... ۲۵۷

۱۷ ..... فضائل الأوقات ..... ۲۵۸

۱۸ ..... الدعوات الکبیر ..... ۲۵۸

۱۹ ..... الجامع فی الخاتم ..... ۲۵۸

۲۰ ..... القضاء والقدر ..... ۲۵۹

۲۱ ..... السنن الكبرى ..... ۲۵۹

### ﴿ ۲۸ ﴾ شرح معانی الآثار

- ۲۶۱ ..... امام طحاوی رحمہ اللہ کی مختصر سوانح
- ۲۶۲ ..... امام طحاوی کے فضل و کمال پر اہل علم کی شہادتیں
- ۲۶۶ ..... امام طحاوی رحمہ اللہ کی تصانیف کے اسماء
- ۲۶۶ ..... امام طحاوی رحمہ اللہ کی مطبوعہ تصانیف
- ۲۶۸ ..... ”شرح معانی الآثار“ کا سبب تالیف
- ۲۶۹ ..... اہل علم کی نظر میں ”شرح معانی الآثار“ کا مقام و مرتبہ
- ۲۷۲ ..... ”شرح معانی الآثار“ کی بیس خصوصیات

### ﴿ ۲۹ ﴾ ”شرح معانی الآثار“ کی شروح، حواشی اور تخریجات

- ۱ ..... تلخیص معانی الآثار (علامہ ابن عبدالبر (م: ۴۶۳ھ) ..... ۲۷۵
- ۲ ..... ما تمس إليه الحاجة (جمال الدین منجی (م: ۶۸۶ھ) ..... ۲۷۵
- ۳ ..... تلخیص معانی الآثار (علامہ جمال الدین زلیعی (م: ۷۶۲ھ) ..... ۲۷۵
- ۴ ..... الحاوی فی تخریج احادیث معانی الآثار (علامہ عبدالقادر قرشی (م: ۷۷۵ھ) ..... ۲۷۶
- ۵ ..... إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة (حافظ ابن حجر عسقلانی (م: ۸۵۲ھ) ..... ۲۷۷
- ۶ ..... مبانی الأخبار فی شرح معانی الآثار (علامہ بدر الدین عینی (م: ۸۵۵ھ) ..... ۲۷۷
- ۷ ..... نخب الأفكار فی تنقیح مبانی الأخبار فی شرح معانی الآثار (علامہ بدر الدین عینی (م: ۸۵۵ھ) ..... ۲۷۷
- ۸ ..... معانی الأخبار فی شرح أسامي رجال معانی الآثار (علامہ بدر الدین عینی (م: ۸۵۵ھ) ..... ۲۷۹
- ۹ ..... الإیثار برجال معانی الآثار (علامہ قاسم بن قطلوبغا (م: ۸۷۹ھ) ..... ۲۸۰



- ۱۰..... تصحیح معانی الآثار (علامہ محمد بن محمد باعلی مالکی) ..... ۲۸۰
- ۱۱..... أمانی الأخبار فی شرح معانی الآثار (علامہ محمد یوسف کاندھلوی (م: ۱۳۸۴ھ) ..... ۲۸۰
- ۱۲..... تراجم الأخبار من رجال شرح معانی الآثار (علامہ محمد ایوب مظاہری سہارنپوری (م: ۱۴۰۷ھ) ..... ۲۸۲
- ۱۳..... تصحیح الأغلاط الكتابية الواقعة في النسخ الطحاوية (علامہ محمد ایوب مظاہری سہارنپوری (م: ۱۴۰۷ھ) ..... ۲۸۳
- ۱۴..... مجاني الأثمار شرح معانی الآثار (حضرت مولانا محمد عاشق الہی (م: ۱۴۲۲ھ) ..... ۲۸۳
- ۱۵..... نشر الأزهار علی شرح معانی الآثار (علامہ محمد امین اورکزئی شہید) ..... ۲۸۳
- ۱۶..... ایضاح الطحاوی شرح معانی الآثار (حضرت مولانا شبیر احمد قاسمی صاحب) ..... ۲۸۴

### ﴿ ۳۰ ﴾ کتب الموطآت

- ۲۸۵..... موطأ امام مالک ..... ۲۸۵
- ۲۸۵..... امام مالک رحمہ اللہ کی سوانح ..... ۲۸۵
- ۲۹۱..... امام مالک رحمہ اللہ کی تصانیف ..... ۲۹۱
- ۲۹۲..... امام مالک رحمہ اللہ کے دل میں حدیث کی عظمت ..... ۲۹۲
- ۲۹۳..... امام مالک اکابر اہل علم کی نظر میں ..... ۲۹۳
- ۲۹۴..... امام مالک کے متعلق بشارت نبوی ..... ۲۹۴
- ۲۹۴..... امام مالک کا بادشاہ وقت کے سامنے استغناء ..... ۲۹۴
- ۲۹۵..... امام مالک کی فقہی جلالت شان ..... ۲۹۵
- ۲۹۵..... امام مالک رحمہ اللہ کا فتویٰ میں محتاط طرزِ عمل ..... ۲۹۵
- ۲۹۶..... موطأ کا معنی اور وجہ تسمیہ ..... ۲۹۶
- ۲۹۶..... ”موطأ مالک“ کی اہمیت ..... ۲۹۶
- ۲۹۸..... موطأ کی احادیث کی تعداد ..... ۲۹۸

موطا کے سولہ نسخے..... ۲۹۹

### ﴿ ۳۱ ﴾ ”موطا مالک“ کے سولہ نسخوں کا مختصر تعارف

- ۱..... نسخة محمد بن الحسن الشيباني (امام محمد بن حسن شيباني (م: ۱۸۹ھ) ۳۰۰
- ۲..... نسخة ابن القاسم (امام ابو عبد الله عبد الرحمن بن قاسم مصری (م: ۱۹۱ھ) ۳۰۰
- ۳..... نسخة ابن وهب (ابو محمد عبد الله بن سلمه فہری (م: ۱۹۷ھ) ۳۰۰
- ۴..... نسخة معن بن عيسى (امام معن بن عيسى (م: ۱۹۸ھ) ۳۰۱
- ۵..... نسخة يحيى بن يحيى (يحيى بن يحيى اندلسی (م: ۲۰۴ھ) ۳۰۱
- ۶..... نسخة أبي حذافة السهمي (امام احمد بن اسماعيل سہمی (م: ۲۰۹ھ) ۳۰۱
- ۷..... نسخة محمد بن المبارك الصوري (امام محمد بن مبارك قرشي (م: ۲۱۵ھ) ۳۰۱
- ۸..... نسخة عبد الله بن يوسف (امام عبد الله بن يوسف (م: ۲۱۸ھ) ۳۰۲
- ۹..... نسخة الإمام القعني (امام ابو عبد الرحمن عبد الله بن مسلمہ الحارثی (م: ۲۲۱ھ) ۳۰۲
- ۱۰..... نسخة يحيى بن يحيى التميمي (امام يحيى بن يحيى تميمی حنظلی (م: ۲۲۶ھ) ۳۰۲
- ۱۱..... نسخة سعيد بن عفير (امام سعد بن كثير بن عفير (م: ۲۲۶ھ) ۳۰۲
- ۱۲..... نسخة يحيى بن عبد الله (امام يحيى بن عبد الله بن بكير (م: ۲۳۱ھ) ۳۰۳
- ۱۳..... نسخة مصعب بن عبد الله الزبيري (امام مصعب بن عبد الله بن مصعب بن ثابت (م: ۲۳۶ھ) ۳۰۳
- ۱۴..... نسخة أبي مصعب (امام احمد بن ابی بکر قاسم بن الحارث زہری (م: ۲۴۲ھ) ۳۰۳
- ۱۵..... نسخة سويد بن سعيد..... ۳۰۳
- ۱۶..... نسخة سليمان بن برد..... ۳۰۳
- ”موطأ مالک“ کے ۵۵ روایات کا تذکرہ..... ۳۰۴
- ”موطأ مالک“ کی چند اہم خصوصیات..... ۳۰۶

## ﴿۳۲﴾ ”موطأ مالک“ کی شروحات

- ۱..... التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد (علامہ یوسف بن عبدالبر) (م: ۴۶۳ھ)..... ۳۰۷
- ..... علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کی پندرہ کتابوں کا مختصر تعارف..... ۳۰۸
- ..... ”التمهيد“ کا تعارف..... ۳۱۰
- ۲..... الاستذكار..... ۳۱۱
- ۳..... المنتقى شرح الموطأ (امام ابوالولید سلیمان بن خلف باجی) (م: ۴۷۴ھ)..... ۳۱۲
- ۴..... القبس فی شرح موطأ مالک بن أنس (علامہ ابن العربی مالکی) (م: ۵۴۳ھ)..... ۳۱۳
- ۵..... المسالك فی شرح موطأ مالک (علامہ ابن العربی مالکی) (م: ۵۴۳ھ)..... ۳۱۴
- ۶..... تنوير الحوالک شرح موطأ مالک (علامہ جلال الدین سیوطی) (م: ۹۱۱ھ)..... ۳۱۵
- ۷..... أنوار الكواكب أبهج المسالك بشرح موطأ الإمام مالک أو شرح الزرقانی (علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی) (م: ۱۱۲۲ھ)..... ۳۱۶
- ۸..... المسوی ۹..... المصنفی (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) (م: ۱۱۷۶ھ)..... ۳۱۷
- ..... حضرت شاہ ولی اللہ کی تیس تصانیف کا مختصر تعارف..... ۳۱۸
- ۱۰..... فتح الممالک بتبویب التمهيد لابن عبد البر علی موطأ الإمام مالک (دکٹر مصطفیٰ حمیدہ)..... ۳۲۲
- ۱۱..... أوجز المسالك إلى موطأ مالک (شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی) (م: ۱۴۰۲ھ)..... ۳۲۲

## ﴿۳۳﴾ موطأ الإمام محمد

- ..... امام محمد رحمہ اللہ کی سوانح..... ۳۲۸
- ..... امام محمد کا مقام و مرتبہ اکابر اہل علم کی نظر میں..... ۳۳۰
- ..... موطأ امام محمد میں احادیث کی تعداد..... ۳۳۵
- ..... موطأ امام محمد کی موطأ مالک پر وجوہ ترجیح..... ۳۳۶

موطا امام محمد کا طرزِ تالیف ..... ۳۳۷

### ﴿۳۴﴾ ”موطأ الإمام محمد“ کی شروحات

- ۱..... فتح المغطی شرح کتاب الموطأ (ملا علی قاری) (م: ۱۰۱۴ھ) ..... ۳۴۰
- ملا علی قاری کی مختصر سوانح اور اہل علم کے ہاں آپ کا مقام ..... ۳۴۰
- ملا علی قاری کی اٹھائیس تصانیف کا مختصر تعارف ..... ۳۴۲
- ۱..... ”فتح المغطی“ کا تعارف ..... ۳۵۷
- ۲..... التعليق الممجد علی موطأ الإمام محمد (علامہ عبدالحی لکھنوی) (م: ۱۳۰۴ھ) ..... ۳۵۷
- علامہ عبدالحی لکھنوی کی سوانح اور چھ معروف تصانیف کا تعارف ..... ۳۵۸

### ﴿۳۵﴾ کتب المصنّفات

- ۱..... مصنف عبد الرزاق (امام عبد الرزاق بن ہمام حمیری) (م: ۲۱۱ھ) ..... ۳۶۶
- ۲..... مصنف ابن أبی شیبہ (امام ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ) (م: ۲۳۵ھ) ..... ۳۶۹

### ﴿۳۶﴾ کتب المسانید

- ۱..... مسانید الإمام أبی حنیفة النعمان (امام اعظم ابو حنیفہ) (م: ۱۵۰ھ) ..... ۳۷۳
- مسانید امام اعظم ..... ۳۷۴
- جامع المسانید (امام ابوالمؤید محمد بن محمود الخوارزمی) (م: ۶۵۵ھ) ..... ۳۷۴
- مسانید امام اعظم کے متعلق علامہ شعرانی کی رائے ..... ۳۷۵
- مسانید امام اعظم کا تذکرہ دس اکابر اہل علم کی تحریرات میں ..... ۳۷۶
- انتیس مسانید امام اعظم اور ان کے مصنفین کے اسماء و متونی ..... ۳۸۰
- صاحب ”جامع المسانید“ امام خوارزمی کا تعارف ..... ۳۸۲
- مسانید امام اعظم پر کی گئی محدثین کی خدمات ..... ۳۸۴
- مسند امام اعظم کے متداول نسخے کا تعارف ..... ۳۸۷
- مسند امام اعظم کے اردو میں تراجم و شروحات ..... ۳۸۹

- ۲..... مسند أبی داد الطیالسی (امام ابوداؤد طیالسی (م: ۲۰۴ھ) ..... ۳۸۹
- ۳..... مسند الشافعی (امام محمد بن ادریس شافعی (م: ۲۰۴ھ) ..... ۳۹۱
- ”مسند الشافعی“ کی ترتیب پر اہل علم کی خدمات ..... ۳۹۳
- ”مسند الشافعی“ کے رجال پر لکھی گئی کتابیں ..... ۳۹۴
- ”مسند الشافعی“ کے اطراف پر محدثین کی خدمات ..... ۳۹۵

### ﴿۳۷﴾ ”مسند الشافعی“ پر لکھی گئی شروحات

- (۱) الشافی فی شرح مسند الشافعی لابن الأثیر (امام ابن اثیر جزی (م: ۶۰۶ھ) ..... ۳۹۵
- (۲) شرح مسند الشافعی (علامہ قزوینی (م: ۶۲۳ھ) ..... ۳۹۵
- (۳) شافی العی علی مسند الشافعی (علامہ جلال الدین سیوطی (م: ۹۱۱ھ) ..... ۳۹۶
- (۴) معتمد الألمعی فی حل مسند الشافعی (علامہ محمد عابد السندی (م: ۱۲۵۷ھ) ..... ۳۹۶
- (۵) القول الحسن شرح بدائع المنن (علامہ احمد بن عبد الرحمن الساعاتی (م: ۱۳۷۸ھ) ..... ۳۹۷
- ۴..... مسند الحمیدی (امام حمیدی (م: ۲۱۹ھ) ..... ۳۹۷
- ۵..... مسند إسحاق بن راهویہ (امام إسحاق بن راهویہ (م: ۲۳۸ھ) ..... ۳۹۹
- ۶..... مسند أحمد (امام احمد بن حنبل (م: ۲۴۱ھ) ..... ۴۰۱
- امام احمد رحمہ اللہ کی سوانح ..... ۴۰۱
- امام احمد کا مقام و مرتبہ اہل علم کی نظر میں ..... ۴۰۲
- امام احمد کے حق میں بشارت نبوی ..... ۴۰۴
- امام احمد کا حلقہ درس اور شان استغناء ..... ۴۰۵
- امام احمد کی عبادت و ریاضت اور محبت رسول ..... ۴۰۶
- امام احمد کی مسئلہ خلق قرآن میں استقامت ..... ۴۰۶
- امام احمد کے جنازے میں خلق خدا کا ہجوم ..... ۴۰۷
- امام احمد کی فقہی مسائل میں درجہ بندی ..... ۴۰۸

۲۰۹ ..... "مسند أحمد" کا تعارف

۲۱۰ ..... "مسند أحمد" کی مختلف النوع خدمات

۲۱۳ ..... کیا "مسند أحمد" میں موضوع روایات موجود ہیں؟

۲۱۴ ..... "مسند أحمد" میں موجود ثلاثی روایات

۲۱۵ ..... مسند خلیفہ بن خیاط (امام ابو عمر و خلیفہ بن خیاط (م: ۲۴۰ھ).....

۲۱۵ ..... مسند البزار (امام ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزار (م: ۲۹۲ھ)

۲۱۶ ..... مسند الرویانی (امام ابو بکر محمد بن ہارون رویانی (م: ۳۰۷ھ).....

۲۱۷ ..... مسند أبی یعلی الموصلی (امام ابو یعلی موصلی (م: ۳۰۷ھ).....

۲۱۷ ..... مسند أبی بکر بن عاصم.....

۲۱۷ ..... مسند الحافظ أبی بکر الإسماعیلی.....

۲۱۸ ..... مسند أبی بکر عبد الله بن الزبیر المکی.....

۲۱۸ ..... مسند أبی بکر أحمد بن عمرو البزار البصری.....

۲۱۸ ..... مسند الشامیین (علامہ طبرانی (م: ۳۶۰ھ).....

۲۱۸ ..... مسند الفردوس (امام ابو شجاع شیریہ بن شہر دار دیلمی (م: ۵۰۹ھ)

۲۲۱ ..... جامع المسانید (علامہ ابن جوزی (م: ۵۹۷ھ).....

۲۲۱ ..... جامع المسانید و السنن (حافظ ابن کثیر (م: ۷۷۴ھ).....

۲۲۳ ..... المسند الجامع (شیخ محمود محمد خلیل اور ان کے معاونین).....

﴿ ٣٨ ﴾ كُتِبَ الْمَعْجَمُ

١..... معجم أبي يعلى الموصلى (امام ابو يعلى موصلى (م: ٣٠٧هـ) ..... ٢٢٦

٢..... معجم ابن الأعرابي (امام ابو سعيد احمد بن محمد بن زياد بصرى (م: ٣٢١هـ) ..... ٢٢٦

٣..... المعجم الكبير (امام طبرانى (م: ٣٢٠هـ) ..... ٢٢٧

٤..... المعجم الأوسط (ايضاً) ..... ٢٢٨

۵..... المعجم الصغير (ایضاً) ..... ۲۲۹

۶..... معجم ابن المقرئ (امام ابوبکر محمد بن ابراہیم المعروف ابن المقرئ (م: ۳۸۱ھ) ۲۳۰

### ﴿ ۳۹ ﴾ کتب المستدرکات

۱..... الإلزامات والتتبع (امام دارقطنی (م: ۳۸۵ھ) ..... ۲۳۰

۲..... المستدرک علی الصحیحین (امام حاکم (م: ۴۰۵ھ) ..... ۲۳۲

امام حاکم کی مختصر سوانح اور تصانیف ..... ۲۳۲

مستدرک حاکم کا سبب تالیف ..... ۲۳۳

امام حاکم رحمہ اللہ کا اسلوب ..... ۲۳۵

مستدرک حاکم پر امام ذہبی کی تلخیص کی اہمیت و نوعیت ..... ۲۳۸

امام حاکم کی نقل کردہ روایت کا حکم ..... ۲۳۹

کیا مستدرک میں موضوع روایات ہیں؟ ..... ۲۴۰

مستدرک کی احادیث پر اعتراضات ..... ۲۴۱

مستدرک میں غیر مستند روایات کے درج ہونے کے اسباب ..... ۲۴۲

امام حاکم اور امام ترمذی رحمہما اللہ کی تصحیح میں فرق ..... ۲۴۵

کیا امام حاکم شیعہ تھے؟ ..... ۲۴۶

### ﴿ ۴۰ ﴾ کتب الزوائد

۱..... موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان (علامہ بیہقی (م: ۸۰۷ھ) ۲۴۹

۲..... كشف الأستار عن زوائد البزار (علامہ بیہقی (م: ۸۰۷ھ) ..... ۲۴۹

۳..... غاية المقصد فی زوائد المسند (علامہ بیہقی (م: ۸۰۷ھ) ..... ۲۵۰

۴..... المقصد العلی فی زوائد أبی یعلی الموصلی (علامہ بیہقی (م: ۸۰۷ھ) ۲۵۰

۵..... البدر المنیر فی زوائد المعجم الكبير (علامہ بیہقی (م: ۸۰۷ھ) ۲۵۰

- ٦ ..... مجمع البحرين في زوائد المعجمين (علامة يثشي (م: ٨٠٤ هـ) ٢٥٠
- ٧ ..... مجمع الزوائد ومنبع الفوائد (علامة يثشي (م: ٨٠٤ هـ) ..... ٢٥١
- ٨ ..... مصباح الزجاجاة في زوائد ابن ماجه (علامة بوسيري (م: ٨٢٠ هـ) ٢٥٢
- ٩ ..... فوائد المنتقى لزوائد البيهقي (علامة بوسيري (م: ٨٢٠ هـ) ..... ٢٥٢
- ١٠ ..... إتحاف السادة المهرة الخيرة بزوائد المسانيد العشرة  
(علامة بوسيري (م: ٨٢٠ هـ) ..... ٢٥٢
- ١١ ..... المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية (حافظ ابن حجر (م: ٨٥٢ هـ) ٢٥٣
- ١٢ ..... زوائد سنن الدار قطني (علامة قاسم بن قطلوبغا (م: ٨٤٩ هـ) ٢٥٢
- ١٣ ..... زوائد شعب الإيمان للبيهقي (علامة سيوطي (م: ٩١١ هـ) ..... ٢٥٢
- ١٤ ..... زوائد نواذر الأصول للحكيم الترمذي (علامة سيوطي (م: ٩١١ هـ) ٢٥٢

### ﴿ ٢١ ﴾ كتب علل الحديث

- ١ ..... العلل (امام علي بن عبد الله مدني (م: ٢٣٢ هـ) ..... ٢٥٦
- ٢ ..... العلل ومعرفة الرجال (امام احمد بن حنبل (م: ٢٤١ هـ) ..... ٢٥٦
- ٣ ..... العلل الكبير (امام ترمذي (م: ٢٤٩ هـ) ..... ٢٥٤
- ٤ ..... العلل الصغير (امام ترمذي (م: ٢٤٩ هـ) ..... ٢٥٤
- ٥ ..... العلل (امام ابواسحاق ابراهيم بن ابي طالب نيسابوري (م: ٢٩٥ هـ) ..... ٢٥٨
- ٦ ..... العلل (امام ابوزكريا يحيى بن عبد الرحمن ساجي (م: ٣٠٤ هـ) ..... ٢٥٩
- ٧ ..... العلل (امام ابوبكر احمد بن محمد بن هارون خلّال (م: ٣١١ هـ) ..... ٢٥٩
- ٨ ..... علل الحديث (امام ابن ابي حاتم رازي (م: ٣٢٤ هـ) ..... ٢٥٩
- ٩ ..... العلل الواردة في الأحاديث النبوية (امام دارقطني (م: ٣٨٥ هـ) ٢٦٠
- ١٠ ..... العلل المتناهية في الأحاديث الواهية (علامة ابن جوزي (م: ٥٩٤ هـ) ٢٦١



- ۱..... بیان الوهم والإيهام فی کتاب الأحكام (امام ابن القطان فاسی (م: ۶۲۸ھ) ۴۶۲
- ۲..... الزهر المطلول فی الخبر المعلول (حافظ ابن حجر عسقلانی (م: ۸۵۲ھ) ۴۶۴
- معاصر علماء کی علل حدیث پر لکھی گئی چار مفید کتابیں ..... ۴۶۴
- ۱..... علم علل الحدیث ودوره فی حفظ السنة النبویة (دکتر  
وصی اللہ بن محمد) ..... ۴۶۴
- ۲..... قواعد العلل وقرائن الترجیح (دکتر عادل بن عبد الشکور) ..... ۴۶۴
- ۳..... جهود المحدثین فی بیان علل الحدیث (ابو عمرو علی بن عبد اللہ صباح) ۴۶۴
- ۴..... المیسر فی علم علل الحدیث (مولانا عبد الماجد غوری) ..... ۴۶۴

## ﴿ ۴۲ ﴾ کتب التخریج

- ۱..... نصب الراية فی تخریج أحادیث الهدایة (علامہ زیلعی (م: ۷۶۲ھ) ۴۶۶
- ۲..... تخریج أحادیث الکشاف (علامہ زیلعی (م: ۷۶۲ھ) ..... ۴۶۸
- ۳..... البدر المنیر فی تخریج الأحادیث والآثار الواقعة فی شرح  
الکبیر (علامہ ابن الملقن (م: ۸۰۴ھ) ..... ۴۶۹
- ۴..... المغنی عن حمل الأسفار فی الأسفار فی تخریج ما فی  
الإحیاء من الأخبار (علامہ عراقی (م: ۸۰۶ھ) ..... ۴۷۱
- ۵..... الابتهاج بتخریج أحادیث المنهاج (علامہ عراقی (م: ۸۰۶ھ) ۴۷۲
- ۶..... الدراية فی تخریج أحادیث الهدایة (حافظ ابن حجر (م: ۸۵۲ھ) ۴۷۲
- ۷..... التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعی الکبیر (حافظ  
ابن حجر (م: ۸۵۲ھ) ..... ۴۷۳
- ۸..... نتائج الأفكار فی تخریج أحادیث الأذکار (حافظ ابن حجر (م: ۸۵۲ھ) ۴۷۴

- ٩ ..... هداية الرواة إلى تخريج أحاديث المصابيح والمشكاة  
 (حافظ ابن حجر (م: ٨٥٢هـ) ..... ٢٤٥
- ١٠ ..... منية الألمعى فيما فات من تخريج أحاديث الهداية  
 للزيلعى (علامة قاسم بن قطلوبغا (م: ٨٤٩هـ) ..... ٢٤٤
- ١١ ..... مناهل الصفا فى تخريج أحاديث الشفا (علامة سيوطى (م: ٩١١هـ) ٢٤٨
- ١٢ ..... تخريج شرح العقائد للنسفية (علامة سيوطى (م: ٩١١هـ) ..... ٢٤٨
- ١٣ ..... الفتح السماوى بتخريج أحاديث البيضاوى (علامة عبد  
 الرؤف مناوى (م: ١٠٣١هـ) ..... ٢٤٩
- ١٤ ..... الهداية فى تخريج أحاديث البداية (علامة احمد بن محمد الغمارى (م: ١٣٨٠هـ) ٢٨٣
- ١٥ ..... إرواء الغليل فى تخريج أحاديث منار السبيل (علامة ناصر  
 الدين البانى (م: ١٢٢٠هـ) ..... ٢٨٢
- ١٦ ..... غاية المرام فى تخريج أحاديث الحلال والحرام (علامة  
 ناصر الدين البانى (م: ١٢٢٠هـ) ..... ٢٨٤
- ١٧ ..... تخريج الأحاديث الواردة فى مدونة مالك بن أنس (دكتور  
 طاهر محمد درديرى) ..... ٢٨٤
- ١٨ ..... تخريج أحاديث اللمع (شيخ عبد الله بن محمد صدق حسنى) ..... ٢٨٨
- ١٩ ..... النفيس فى تخريج أحاديث تليس إبليس (شيخ يحيى بن خالد بن توفيق) ٢٨٨
- ٢٠ ..... تخريج الأحاديث المرفوعة المسندة فى كتاب التاريخ  
 الكبير للبخارى (محمد بن عبد الكريم) ..... ٢٨٩
- ٢١ ..... تخريج أحاديث مجموعة الفتاوى لشيخ الإسلام ابن  
 تيمية (شيخ مروان بك) ..... ٢٨٩

- ۲۲..... عجالۃ الراغب المِتمنی فی تخریج کتاب عمل الیوم  
واللیلۃ لابن السنّی (ابو اسامہ سلیم بن عبد الہلالی)..... ۴۹۰
- ۲۳..... تخریج أحادیث الواردة فی کتاب الأموال لأبی عبید (دکتر  
عبد الصمد بکر عابد)..... ۴۹۲
- ۲۴..... تخریج أحادیث أحكام القرآن لابن العربی (محمد مصطفیٰ بلقات) ۴۹۲
- ۲۵..... تحقیق المقال فی تخریج أحادیث فضائل الأعمال (مولانا  
لطیف الرحمن صاحب)..... ۴۹۲

### ﴿۴۳﴾ کتب غریب الحدیث

- ۱..... غریب الحدیث (امام ابو عبید قاسم بن سلام (م: ۲۲۴ھ)..... ۴۹۳
- ۲..... غریب الحدیث (علامہ ابن قتیبہ دینوری (م: ۲۷۶ھ)..... ۴۹۴
- ۳..... غریب الحدیث (امام ابراہیم بن اسحاق الحرّبی (م: ۲۸۵ھ)..... ۴۹۵
- ۴..... غریب الحدیث (علامہ خطابی (م: ۳۸۸ھ)..... ۴۹۶
- ۵..... غریب الحدیث (امام احمد بن محمد الہروی (م: ۴۸۱ھ)..... ۴۹۸
- ۶..... الفائق فی غریب الحدیث (علامہ جلال الدین منشی (م: ۵۳۸ھ) ۴۹۸
- ۷..... مشارق الأنوار علی صحاح الآثار (قاضی عیاض مالکی (م: ۵۴۴ھ) ۴۹۹
- ”مشارق الأنوار“ کے ہم نام ایک دوسری کتاب اور اس کی شروحات..... ۵۰۱
- ۸..... غریب الحدیث (علامہ ابن جوزی (م: ۵۹۷ھ)..... ۵۰۲
- ۹..... النہایۃ فی غریب الحدیث (علامہ ابن الاثیر جزری (م: ۶۰۶ھ) ۵۰۳
- ۱۰..... مجمع بحار الأنوار فی غرائب التنزیل ولطائف الأخبار  
(علامہ محمد طاہر پٹنی (م: ۹۸۶ھ)..... ۵۰۵

## ﴿ ٢٢ ﴾ كتب ناسخ الحديث ومنسوخه

- ١ ..... الناسخ والمنسوخ (امام احمد بن حنبل (م: ٢٢١هـ) ..... ٥٠٨
- ٢ ..... الناسخ والمنسوخ (امام ابو بكر اثرم (م: ٢٦١هـ) ..... ٥٠٩
- ٣ ..... الناسخ والمنسوخ (امام ابو داود (م: ٢٤٥هـ) ..... ٥٠٩
- ٤ ..... الناسخ والمنسوخ (امام ابو الشيخ اصبهاني (م: ٣٦٩هـ) ..... ٥٠٩
- ٥ ..... الناسخ والمنسوخ (حافظ ابو علي اسفرائيني (م: ٣٤٢هـ) ..... ٥٠٩
- ٦ ..... ناسخ الحديث ومنسوخه (علامه ابن شاپين (م: ٣٨٥هـ) ..... ٥٠٩
- ٧ ..... الاعتبار في بيان الناسخ والمنسوخ من الآثار (علامه حازمي (م: ٥٨٢هـ) ..... ٥١٠
- ٨ ..... إعلام العالم بعد رُسوخه بحقائق ناسخ الحديث ومنسوخه  
(علامه ابن جوزي (م: ٥٩٤هـ) ..... ٥١٢
- ٩ ..... إخبار أهل الرسوخ في الفقه والتحديث بمقدار المنسوخ  
من الحديث (علامه ابن جوزي (م: ٥٩٤هـ) ..... ٥١٣
- ١٠ ..... الناسخ والمنسوخ في الحديث (علامه خوارزمي (م: ٦٥٥هـ) ..... ٥١٣
- ١١ ..... رسوخ الأخبار في منسوخ الأخبار (امام ابو اسحاق برهان  
الدين جعبري (م: ٤٣٢هـ) ..... ٥١٣
- ١٢ ..... الناسخ والمنسوخ في الحديث (ملا علي قاري (م: ١٠١٢هـ) ..... ٥١٢
- ١٣ ..... إفادة الشيوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ (علامه نواب صدیق حسن  
خان قنوجي (م: ١٣٠٤هـ) ..... ٥١٢
- ١٤ ..... عدة المنسوخ من الحديث (علامه حسين بن عبد الرحمن يميني) ..... ٥١٥

## ﴿ ٢٥ ﴾ كتب الجوامع

- ١ ..... جامع معمر بن راشد (امام معمر بن راشد (م: ١٥٣هـ) ..... ٥١٦

- ٢..... جامع سفيان الثوري (امام سفيان ثوري (م: ١٦١هـ) ..... ٥١٦
- ٣..... جامع سفيان بن عيينة (امام سفيان بن عيينة (م: ١٩٨هـ) ..... ٥١٧
- ٤..... صحيح البخاري (امام بخاري (م: ٢٥٦هـ) ..... ٥١٧
- ٥..... صحيح مسلم (امام مسلم (م: ٢٦١هـ) ..... ٥١٨
- ٦..... سنن الترمذي (امام ترمذي (م: ٢٧٩هـ) ..... ٥١٨

### ﴿ ٣٦ ﴾ كتب أسباب ورود الحديث

- ١..... أسباب ورود الحديث (علامه سيوطي (م: ٩١١هـ) ..... ٥١٩
- ٢..... البيان والتعريف في أسباب ورود الحديث الشريف (علامه  
ابراهيم بن محمد بن محمد المعروف ابن حمزه حسيني (م: ١١٢٠هـ) ..... ٥١٩
- ٣..... أسباب ورود الحديث: ضوابط ومعاليم (دكتور محمد عصري زين العابدين) ..... ٥٢٠
- ٤..... علم أسباب ورود الحديث وتطبيقاته عند المحدثين  
والأصوليين وجمع طائفة مما لم يصنف من أسباب الحديث (دكتور  
اسعد حلمي) ..... ٥٢٠

## عرض مؤلف

راقم الحروف کو ۱۴۳۵ھ میں درجہ تخصص میں ”شرح عقود رسم المفتی“ کی تدریس کا موقع ملا، پہلی سہ ماہی میں کتاب مکمل ہو گئی، تو تخصص فی الافتاء کے طلباء کرام کی خواہش تھی کہ آخری دو سہ ماہیوں میں کتابوں کا تعارف کرایا جائے، بفضل اللہ کتب تفسیر، کتب حدیث، کتب فقہ، کتب سیرت، کتب تاریخ اور ان کے متعلقات کا قدرے تفصیل سے تعارف کرایا، اس دوران راقم کے نہایت ذی استعداد و باصلاحیت شاگرد رشید مولانا محمد ابراہیم حفظہ اللہ (اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل اور عمر میں برکتیں نصیب فرمائے، آمین) ان دروس کو دورانِ درس لکھتے رہے اور جو باتیں رہ جاتیں اسے ریکارڈنگ کی مدد سے لکھ لیتے، اس طرح انہوں نے نہایت محنت کے ساتھ تقریباً چار سو صفحات پر ”کتب حدیث کا تعارف“ لکھ دیا۔ تخصص فی الافتاء کے طلباء کی خواہش تھی کہ اسے طبع کرایا جائے، تو راقم نے از سر نو اس تقریر کو حتی الامکان تحریر کا جامہ پہنا نا شروع کیا اور انہیں انواع پر تقسیم کیا اور سن ہجری کی ترتیب کے ساتھ ہر نوع پر لکھی گئی کتابوں کا تعارف لکھنا شروع کیا، تقریر کی چھان پھٹک کی گئی تو اس میں تین سو سے بھی کم صفحات باقی رہ گئے، تو اس میں تقریباً (۸۰۰) صفحات کا نہایت عرق ریزی کے ساتھ اضافہ کیا۔

کتاب کے تعارف کے دوران طلباء کے فائدے کے لئے اس مصنف کی دیگر معروف کتب کا بھی ذکر کیا تا کہ ان سے بھی واقفیت ہو جائے، جن کتابوں پر حواشی، تعلیقات، اختصارات یا شروحات لکھی گئی تھیں ان کا بھی قدرے تفصیل سے تعارف ذکر کیا، تعارف میں کتاب کا مکمل نام، مصنف اور اس کی متونی اور اس کے اہم مضامین اور طبع کا ذکر کیا۔ ہر نوع پر لکھی گئی کتابوں میں آغاز سے اب تک جتنی کتابیں راقم کو دستیاب ہوئیں سن ہجری کی ترتیب کے ساتھ سب کا تعارف ذکر کیا۔ ہر نوع پر لکھی گئی عربی کتب کے ساتھ اردو کتب کا بھی ذکر کیا۔

الحمد للہ اس کتاب میں تقریباً تین ہزار سے زائد کتب کا ذکر کیا گیا ہے، ان شاء اللہ  
اس کتاب کے مطالعہ سے کتب حدیث، کتب رجال اور انواع مصنفات حدیث سے  
واقفیت پیدا ہوگی اور ان کتابوں سے استفادہ کی راہیں آسان ہوں گی۔

راقم کی اس سے پہلے تعارف کتب کے سلسلہ میں دو کتابیں طبع ہو چکی ہیں،  
(۱) ”کتب سیرت کا تعارف“ (۲) ”کتب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف“ یہ اس  
موضوع کی تیسری کتاب ہے، اگر زندگی رہی تو ان شاء اللہ اس موضوع کی چوتھی کتاب  
”کتب تفسیر کا تعارف“ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنے دربار میں قبول و مقبول فرمائے اور راقم کے لئے ذخیرہ  
آخرت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

محمد نعمان

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

۲۲ شوال ۱۴۴۰ھ / ۲۶ جون ۲۰۱۹ء

0332-2557675

## ﴿۱﴾ علم حدیث اور اس کی انواع پر لکھی گئی کتابوں کے مخطوطہ

### اور مطبوعہ مراجع و مصادر

#### ۱..... الفہرست

امام محمد ابن اسحاق المعروف ابن ندیم (متوفی ۳۸۵ھ) نے اس میں تمام علوم سے متعلق اہم کتب کا ذکر کیا ہے، مصنف مختصر ترجمہ لکھنے کے بعد صاحب ترجمہ کی کتابوں کے اسماء ذکر کرتے ہیں، اس میں بہت سی کتب حدیث و انواع علوم کا ذکر ہے۔ یہ کتاب معروف مستشرق جوستاف فلوغل کی تحقیق کے ساتھ ”المانیا“ سے طبع ہے۔

#### ۲..... مفتاح السعادة ومصباح السيادة

امام احمد بن مصطفى المعروف طاش کبری زادہ رحمہ اللہ (متوفی ۹۶۸ھ) نے علم لغت، علم تفسیر، علم حدیث، علم اشتقاق، علم صرف، علم نحو، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، علم انشاء، علم تاریخ، علم قوافی، علم طب، علم حیوان، علم سحر، علم کیمیا، علم تعبیر، علم ہیئت اور اس طرح دیگر علوم پر لکھی گئی کتابوں کا مختصر تعارف اس کتاب میں کیا ہے۔ مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے اس فن کا تعارف کراتے ہیں، پھر اس فن پر لکھی گئی کتابوں کا ذکر کرتے ہیں، مصنف کی مختصر سوانح ذکر کرتے ہیں، پھر ان کی تصانیف کے اسماء ذکر کرتے ہیں، پھر اس مطلوبہ فن پر ان کی لکھی گئی کتاب کا تعارف ذکر کرتے ہیں۔ اس طرح اس کتاب میں متعدد علوم و فنون اور ان پر لکھی گئی کتب کا مختصر تعارف ہے۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ”دار الکتب العلمیہ“ سے طبع ہے۔

#### ۳..... کشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون

علامہ مصطفیٰ بن عبد اللہ المعروف حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) کی یہ کتاب ایک انسائیکلو پیڈیا ہے، مصنف نے ہر فن پر لکھی گئی کتابوں کا تعارف اس میں ذکر کیا ہے، فن



کے آغاز سے لے کر مصنف کے دور تک حروفِ تہجی کی ترتیب پر کتابوں کے نام ذکر کئے ہیں، مثلاً ”باب الألف، باب الباء، باب التاء“ وغیرہ۔ کتاب کا نام ذکر کرنے کے بعد مصنف کا نام اور اس کی سن وفات ذکر کرتے ہیں، اگر اس کتاب پر شروح، حواشی، تعلیقات لکھی گئی ہیں تو انہیں بھی ذکر کرتے ہیں، اس کتاب میں تقریباً (۹۵۰۰) تراجم ہیں اور (۱۵۰۰۰) کتب کا ذکر ہے، (۳۰۰) سے زائد علوم و فنون کا اس میں ذکر ہے۔ اس کتاب کا محقق نسخہ وہ ہے جو ترکی کے معروف عالم محمد شرف الدین یالن کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ”وزارة المعارف“ استنبول سے طبع ہے۔ (یاد رہے کہ اس کتاب میں مصنفین کی متوفی میں اکثر تسامحات ہوئے ہیں)۔

## ۴..... بستان المحدثین

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۹ھ) کی یہ کتاب فارسی زبان میں ہے، اس میں مصنف نے کتب حدیث اور اس پر لکھی گئی شروح، حواشی اور تعلیقات کا ذکر کیا ہے۔ مصنفین کتب حدیث کے مختصر احوال بھی ذکر کئے ہیں۔ اس کتاب کا عربی زبان میں ترجمہ دکتور محمد اکرم ندوی نے کیا ہے، اور اس پر نہایت مفید تعلیقات بھی لکھی ہیں، (۲۸۴) صفحات پر مشتمل یہ نسخہ ”دار الغرب الاسلامی“ بیروت سے طبع ہے۔ ”بستان المحدثین“ کا اردو میں ترجمہ مولانا عبدالسمیع رحمہ اللہ نے کیا ہے، یہ ترجمہ ”ایچ ایم سعید“ کراچی سے طبع ہے۔

## ۵..... الرسالة المستطرفة لبيان مشهور كتب السنة المشهورة

علامہ محمد بن جعفر کتابی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۵ھ) نے کتب حدیث، انواع علوم حدیث اور رجال کے تعارف پر یہ بے مثال کتاب تالیف کی، اس کتاب میں تقریباً (۱۴۰۰) کتب انواع حدیث کا ذکر ہے، (۶۰۰) کے قریب محدثین علماء کے مختصر تراجم ہیں، اس کتاب میں مصنف کا نام و نسب، کنیت و لقب، سن وفات اور کتاب کا مختصر تعارف ہے، اگر

اس کتاب پر شروح، حواشی اور تعلیقات لکھی گئی ہیں تو ان کا بھی ذکر کیا ہے۔ انواع علوم حدیث سے واقفیت کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔ اس کتاب کا محقق نسخہ وہ ہے جو ”دار البشائر الإسلامية“ بیروت سے ۱۴۰۶ھ میں طبع ہوا ہے۔

## ۶..... ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون

علامہ اسماعیل پاشا بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۹ھ) کی یہ کتاب ”کشف الظنون“ کا ذیل ہے، حاجی خلیفہ رحمہ اللہ سے جن کتابوں کے اسماء یا مصنفین چھوٹ گئے تھے، یا وہ کتابیں جو ان کے بعد لکھی گئیں اس کتاب میں ان کا ذکر ہے، یہ کتاب دو جلدوں میں محمد شرف الدین یالت کی تحقیق کے ساتھ استنبول سے طبع ہے۔

## ۷..... ہدیۃ العارفین: أسماء المؤلفین و آثار المصنفین

علامہ اسماعیل پاشا بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۹ھ) کی یہ کتاب ”کشف الظنون“ اور ”ایضاح المکنون“ کا ذیل ہے، مصنف نے اس کتاب میں ان دونوں کتابوں سے مصنفین اور ان کی تصانیف کا ذکر کیا ہے۔ مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ حروف تہجی کی ترتیب پر مصنفین کا ذکر کیا ہے، مصنف کا نام و نسب، کنیت و لقب اور سن وفات ذکر کرنے کے بعد ان کی جملہ تصانیف کے نام ذکر کئے ہیں، کسی بھی مصنف کی تصانیف معلوم کرنے کے لئے یہ نہایت مفید کتاب ہے، البتہ انہوں نے کتابوں کا تعارف نہیں کیا ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ”دار احیاء التراث العربی“ سے طبع ہے۔

## ۸..... تاریخ الأدب العربی

مستشرق کارل بروکلمان (متوفی ۱۹۵۶ء) یہ کتاب ”المانیہ“ زبان میں ہے، مصنف غیر مسلم ہیں، انہوں نے اس کتاب میں مختلف علوم اسلامیہ پر لکھی گئی کتابوں کا ذکر کیا ہے، ان کا اسلوب یہ ہے کہ مصنف کا ذکر کرنے کے بعد ان کی تصانیف ذکر کرتے ہیں، اگر وہ کتاب مطبوعہ ہے تو سن طباعت، مکتبہ کا نام ذکر کریں گے کہ یہ کتاب اتنی جلدوں میں فلاں

مکتبہ سے فلاں سن میں طبع ہوئی ہے، اور اگر وہ کتاب مخطوطہ کی صورت میں ہے تو اس کا مخطوطہ کہاں ہے اس کی نشان دہی کرتے ہیں، مخطوطہ کتابوں کی معرفت کے لئے یہ نہایت مفید کتاب ہے۔ اس کتاب کا عربی میں ترجمہ دکتور عبدالحلیم نجار نے کیا ہے، جو مصر سے طبع ہے۔

## ۹..... تاریخ التراث العربی

استاذ فؤاد سزگین ترکی، مصنف کا ابتداء میں ارادہ یہ تھا کہ اس کتاب کو ”تاریخ الأدب العربی“ کا ذیل اور تکملہ بنایا جائے کہ جو کتابیں مستشرق بروکلمان سے رہ گئیں، یا ان کی وفات کے بعد لکھی گئیں ان کا ذکر کیا جائے، اور اس کتاب کو ”المانیہ“ زبان میں بروکلمان کے نہج پر لکھا جائے، لیکن پھر مصنف کا اردہ تبدیل ہوا اور انہوں نے مستقل طور پر اس کو تالیف کیا۔ مصنف نے اس میں خصوصاً مخطوطات کے بارے میں بہت سی جدید معلومات کا اضافہ کیا، مصنف اس میں مخطوطہ کتاب کی تاریخ، اس کے صفحات، اجزاء کی تعداد، اور اس مقام کی نشان دہی جہاں وہ مخطوطہ موجود ہے، جس مکتبہ اور لائبریری میں مخطوطہ ہے رموز کی صورت میں اس جگہ کی نشان دہی بھی کی ہے۔ اب اس کتاب میں بروکلمان کی معلومات کے ساتھ مصنف کا حاصل مطالعہ اور عرق ریزی بھی شامل ہے، یہ کتاب سات جلدوں میں ”المانیہ“ زبان میں ”دار النشر“ بریل سے طبع ہے۔ اس کتاب کا عربی ترجمہ دکتور فہمی ابوالفضل اور دکتور محمود فہمی حجازی نے کیا ہے، اب یہ ترجمہ دس جلدوں میں ”جامعة الإمام محمد بن سعود“ ریاض سے ۱۴۰۳ھ میں طبع ہوا ہے۔ (اس کی پہلی جلد نہایت مفید ہے جو علوم القرآن، حدیث، تاریخ، فقہ، عقائد، توحید اور تصوف پر آغاز سے لے کر ۴۳۰ھ مطبوعہ اور مخطوطہ کتب کے تعارف پر مشتمل ہے)۔

## ۱۰..... لمحات من تاریخ السنة وعلوم الحديث

یہ شیخ عبدالفتاح ابو غندہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کی تالیف ہے، اگرچہ اس کتاب میں زیادہ تر بحث وضع حدیث اور اس کے اسباب و نتائج پر ہے، لیکن اختصار کے ساتھ کتب

حدیث کا بھی جامع تعارف ہے۔ ۳۱۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ”مطبوعات اسلامیہ“ حلب سے طبع ہے۔

## ۱۱..... بحوث فی تاریخ السنة المشرفة

یہ دکتور اکرم ضیاء عمری کی تالیف ہے، اس کتاب پر مصنف کوڈاکٹریٹ کی ڈگری ملی ہے، مصنف نے خلیفہ بن خیاط عصری کی ”کتاب الطبقات“ پر تعلیق و تحقیق کی، یہ کتاب اس پر لکھا گیا ایک مفصل مقدمہ ہے، جس میں انہوں نے ہر نوع پر لکھی گئی کتب کا تعارف ذکر کیا ہے، علم جرح و تعدیل اور اس پر لکھی گئی کتب کا تفصیلی ذکر کیا ہے، یہ کتاب تحقیق و تدقیق کا گنجینہ ہے، علم حدیث کا کوئی طالب علم اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ ۵۰۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ”مکتبۃ العلوم والحکم“ مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

## ۱۲..... تاریخ فنون الحدیث

یہ استاذ محمد عبدالعزیز خولی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے، اس میں مصنف نے ہر دور میں لکھی گئی معروف کتب حدیث کا تعارف ذکر کیا ہے، قرن ثانی، قرن ثالث، قرن رابع، قرن خامس، اسی طرح ہر قرن میں لکھی گئی کتب کا حسن ترتیب کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ۲۳۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ”دار القلم“ بیروت سے طبع ہے۔

## ۱۳..... الفہرس الشامل للتراث العربی والإسلامی

### المخطوط: الحدیث النبوی الشریف وعلومہ ورجالہ

حضارت اسلامیہ کے تحت علماء کی ایک جماعت نے یہ کتاب لکھی ہے، اس کتاب میں کتب حدیث، انواع علوم حدیث اور رجال پر لکھی گئی کتب کے مخطوطات کا مختصر تعارف کیا ہے اور وہ مخطوطہ جہاں موجود ہے اس کی نشان دہی کی ہے۔ تین جلدوں پر مشتمل یہ کتاب ”مؤسسة آل بیت“ اردن سے طبع ہے۔

## ۱۴..... دلیل المؤلفات الحديث الشريف المطبوعة

یہ کتاب محی الدین عطیہ، صلاح الدین حنفی، محمد خیر رمضان یوسف کی تالیف ہے، یہ کتاب نہایت مفید ہے، اس میں مصنفین نے علم حدیث پر لکھی گئی مطبوعہ کتب کے اسماء ذکر کئے ہیں، چاہے وہ کتاب علم روایت پر لکھی گئی ہو یا علم درایت پر۔ اس میں کتاب کا نام، مصنف کا نام، مکتبہ کا نام، کتاب کے صفحات، سن طباعت اور اجزاء ذکر کئے ہیں۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ”دار ابن حزم“ بیروت سے طبع ہے۔

## ۱۵..... معجم ما طبع من كتب السنة

یہ استاذ مصطفیٰ عمار کی تصنیف ہے، اس میں حدیث پر لکھی گئی مطبوعہ کتب کا ذکر ہے، ۳۲۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ”دار البخاری“ مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

## ۱۶..... لمحات في المكتبة والبحث والمصادر

یہ دکتور محمد عجاج خطیب کی تصنیف ہے۔ اس میں مصنف نے ہر موضوع پر لکھی گئی اہم کتب کا تعارف ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب ”مؤسسة الرسالة“ بیروت سے طبع ہے۔

## ۱۷..... موسوعة المصادر والمراجع

یہ دکتور عبد الرحمن عطیہ کی تصنیف ہے، یہ نہایت مفصل کتاب ہے، اس میں مصنف نے علوم الحدیث پر لکھی گئی کتب کا اختصار کے ساتھ جامع تعارف ذکر کیا ہے، مصنف نے علم روایت اور درایت دونوں پہلوؤں پر لکھی گئی کتب کا اس میں ذکر کیا ہے۔ ۵۸۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ”دار الأوزاعی“ بیروت سے طبع ہے۔

## ۱۸..... مصادر الدراسات الإسلامية ونظام المكتبات والمعلومات

یہ دکتور یوسف بن عبد الرحمن مرعشلی کی تصنیف ہے، یہ کتاب بارہ فصلوں پر مشتمل ہے، اس کی پہلی جلد دو فصلوں پر مشتمل ہے:

## الأول فى تعريف مصادر علوم القرآن الكريم

### الثانى فى تعريف مصادر علوم الحديث النبوى

اس كتاب میں اسلامی مکتبوں کے نظم و نسق اور کتب کی ترتیب سے متعلق مفید معلومات ہیں۔ ۲۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ”دار البشائر الإسلامية“ بیروت سے طبع ہے۔

## ۱۹..... التعريف الوجيز بكتب الحديث

یہ شیخ سید سلمان حسینی ندوی کی تالیف ہے، اس کتاب میں نہایت اختصار کے ساتھ علم حدیث اور اس کی انواع پر لکھی گئی کتابوں کے نام ذکر کئے ہیں، طلباء علم حدیث کے لئے اس فن پر لکھی گئی کتابوں سے روشناس ہونے کے لئے ابتداءً اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

## ۲۰..... مصادر الحديث ومراجعہ دراسة وتعريف

یہ سید عبد الماجد غوری کی تصنیف ہے۔ یہ اس موضوع پر نہایت جامع، علمی و تحقیقی کتاب ہے، اس کی پہلی جلد میں (۴۴) موضوعات پر اور دوسری جلد میں (۵۲) موضوعات پر لکھی گئی کتب حدیث اور انواع علوم حدیث کا تعارف ہے، مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ سن ہجری کی ترتیب کے ساتھ اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں کا مختصر مگر جامع تعارف ذکر کرتے ہیں، کتاب کی سن طباعت، محقق کا نام، صفحات و اجزاء اور ناشر کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ”دار ابن کثیر“ دمشق سے طبع ہے۔ راقم نے اپنی اس کاوش میں اس کتاب اور مصنف کی درج ذیل چھ کتابوں سے بہت استفادہ کیا ہے:

(۱) المیسر فی علم الرجال (۲) الوجیز فی تعریف کتب الحدیث

(۳) علم مصطلح الحدیث: نشأته وتطوره وتکامله (۴) علم الرجال:

تعریفه وکتبه (۵) المدخل إلى دراسة علم الجرح والتعديل (۶) علوم

حدیث تاریخ و تعارف

## ﴿ ۲ ﴾ کتب الصحاح

”صحاح“ جمع ہے صحیح کی، صحیح ان احادیث کو کہتے ہیں جن میں مصنف نے اپنی شرائط واستقراء کے مطابق صحیح احادیث کو جمع کیا ہو، عین ممکن ہے اگر کوئی حدیث مصنف نے ذکر کی ہو وہ نفس الامر میں صحیح نہ ہو، لیکن مصنف کی شرائط اور تحقیق کے مطابق وہ روایت صحیح ہو۔

## صحیح البخاری

امام بخاری رحمہ اللہ کی مختصر سوانح

مصنف کا نام: محمد، والد کا نام: اسماعیل، دادا کا نام: ابراہیم، کنیت: ابو عبد اللہ۔  
آپ بخارا کے رہائشی تھے، اس وجہ سے بخارا کی طرف نسبت کر کے آپ کو بخاری کہتے ہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی ولادت ۲ شوال ۱۹۴ ہجری کو ہوئی جبکہ راجح قول کے مطابق آپ کی ولادت ۳ شوال ۱۹۴ھ کو بعد نماز جمعہ ہوئی ہے، آپ کی وفات ۲۵۶ھ میں ہفتہ کی رات میں ہوئی جو عید الفطر کی شب تھی، اس طرح کل عمر ۳۱ دن کم ۶۲ سال ہوئی، عید الفطر کے دن یکم شوال ۲۵۶ھ بعد نماز ظہر مقام خرتنگ میں مدفون ہوئے۔ ❶

امام بخاری رحمہ اللہ کی پیدائش کے کچھ عرصے بعد آنکھوں کی بینائی چلی گئی تھی، پھر والدہ نے کثرت کے ساتھ دعائیں کیں، تو اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ کی بینائی واپس لوٹادی، اس کا سبب یہ بنا کہ والدہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی کثرت دعا کی وجہ سے آپ کے بیٹے کی بینائی لوٹادی ہے:

قد رد الله على ابنك بصره لكثرة دعائك. ❷

ابتداء ہی سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذہانت و فطانت عطا فرمائی تھی، جو بات ایک دفعہ

سنئے وہ آپ کے حیرت انگیز حافظہ میں محفوظ ہو جاتی۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے علم حدیث کے لئے بہت سے اسفار کئے، آپ نے پہلے تمام کتب متداولہ اور مشائخ بخاری کی کتابوں کو محفوظ کیا، پھر سولہ سال کی عمر میں حجاز کا قصد کیا، والدہ اور بھائی احمد بن اسماعیل بھی ساتھ تھے، والدہ اور بھائی حج سے فراغت کے بعد وطن واپس آ گئے اور امام بخاری رحمہ اللہ طلب علم کے لئے مکہ مکرمہ میں ٹھہر گئے، مکہ مکرمہ میں آپ کے اساتذہ ابوالولید احمد بن محمد ازرقی، امام حمیدی، حسان بن حسان بصری، خلاد بن یحییٰ اور ابو عبد الرحمن مقرئ رحمہ اللہ تھے، پھر اٹھارہ سال کی عمر میں مدینہ منورہ کا سفر کیا اور وہاں کے محدثین عبد العزیز اویسی، ایوب بن سلیمان بن بلال اور اسماعیل بن ابی اویس رحمہم اللہ سے استفادہ کیا، پھر آپ بصرہ تشریف لے گئے، وہاں ابو عاصم النبیل، محمد بن عبد اللہ انصاری، بدل بن المحبر، عبد الرحمن بن حماد الشعمش، محمد بن عرعہ، حجاج بن منہال، عبد اللہ بن رجاء غدانی اور عمر بن عاصم کلابی رحمہم اللہ سے احادیث کا سماع کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ حجاز میں چھ سال رہے، بصرہ کا چار دفعہ سفر کیا اور کوفہ و بغداد کے متعلق آپ فرماتے ہیں:

ولا أحصى كم دخلت إلى الكوفة وبغداد مع المحدثين.

الغرض امام بخاری رحمہ اللہ نے تقریباً تمام ممالک اسلامیہ کا سفر کیا اور ایک ہزار اسی

مشائخ سے احادیث کی سماعت کی۔ ①

امام بخاری رحمہ اللہ نے طلب علم کے دوران فاقے بھی کئے اور پتے اور گھاس کھا کر گزارا کیا، بعض اوقات اپنا لباس تک فروخت کر دینے کی نوبت بھی آئی، زندگی کے ایک بڑے حصے میں سالن کا استعمال نہیں کیا، اطباء نے ان کا قارورہ دیکھ کر کہا کہ یہ قارورہ ایسے پادری کا معلوم ہوتا ہے جو سالن استعمال نہیں کرتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے چالیس سال سے سالن استعمال نہیں کیا، اطباء نے ان کا علاج سالن تجویز کیا، تو امام بخاری

① کشف الباری: مقدمة الكتاب، ج ۱ ص ۱۲۷ تا ۱۲۹ / سیر أعلام النبلاء: ترجمة:



رحمہ اللہ نے انکار کر دیا، اور جب علماء و مشائخ نے بہت اصرار کیا تو یہ منظور فرمایا کہ روٹی کے ساتھ شکر استعمال کروں گا۔ ❶

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز حافظہ سے نوازا تھا، آپ کو بچپن میں ستر ہزار احادیث حفظ تھیں، سلیم بن مجاہد ایک دن مشہور محدث محمد بن سلام بیکندی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، امام بیکندی رحمہ اللہ فرمانے لگے اگر کچھ دیر قبل آتے تو ستر ہزار حدیثیں حفظ کرنے والے بچہ کو دیکھ لیتے، سلیم یہ سن کر بچہ کی طلب میں نکلے، ملاقات کر کے پوچھا ستر ہزار احادیث کے حفظ کا آپ کو دعویٰ ہے؟ امام بخاری رحمہ اللہ کہنے لگے:

نعم وأکثر ولا أحيى بحديث من الصحابة والتابعين إلا عرفتک

مولد اکثرهم ووفاتهم ومساكنهم. ❷

جی ہاں! بلکہ اس سے بھی زیادہ مزید یہ کہ جس صحابی اور تابعی کی حدیث آپ کو سناؤں گا ان تمام کی ولادت، وفات اور مساکن کا بھی علم رکھتا ہوں۔

ایک مرتبہ بغداد آئے، محدثین جمع ہوئے، امتحان لیا اس طرح کہ دس آدمیوں نے دس حدیثیں لے کر ان کے سامنے پیش کیں، ان احادیث کے متون اور سندوں کو بدلا گیا، متن ایک حدیث کا اور سند دوسری حدیث کی لگا دی تھی، امام صاحب حدیث سنتے اور کہتے ”لا أعرفه“ (مجھے یہ حدیث معلوم نہیں ہے) خواص امام کی مہارت جان گئے، کہنے لگے امام واقعی امام ہیں، عوام کا خیال ہوا کہ یہ کیسے امام ہیں ان کی جانب سے تو ہر حدیث کے بارے میں ”لا أعرفه“ کا اعلان ہے، جب اپنی دس حدیثیں سنا کر سب فارغ ہو گئے، تو امام پہلے شخص کی جانب یہ کہتے ہوئے متوجہ ہوئے تم نے پہلی حدیث یوں سنائی تھی اور صحیح یوں ہے، سب کے ساتھ ایسا ہی کیا، پہلے ان کی مقلوب حدیث سناتے پھر تصحیح کرتے،

❶ کشف الباری: مقدمة الكتاب، ج ۱ ص ۱۲۹ / هدى الساري: ص ۲۸۱ ❷ سير

أعلام النبلاء: ترجمة: أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم، ج ۱۲ ص ۴۱۷

جب ایک ہی مجلس میں ان سب کی سو مقلوب حدیثیں سنا دیں پھر ان کی تصحیح کی تو مجمع حیران رہ گیا، مجلس تعجب کا نشان تھی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے یہ واقعہ لکھا ہے اور پھر اس پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا:

هنا ينخضع للبخارى، فما العجب من رده الخطأ إلى الصواب فإنه كان حافظ بل العجب من حفظه للخطأ على ترتيب ما ألقوه على من مرة واحدة. ①

یہاں امام بخاری کی امامت تسلیم کرنی پڑتی ہے، تعجب اس بات پر نہیں کہ بخاری نے غلط احادیث کی تصحیح کی، اس لئے کہ وہ تو تھے ہی حافظ، تعجب تو اس پر ہے کہ امام نے ایک ہی دفعہ میں ان کی بیان کردہ ترتیب کے مطابق وہ تمام مقلوب احادیث یاد کر لیں۔

امام حاشد بن اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ اپنی نو جوانی میں حدیث کا سماع کرنے کے لئے ہمارے ساتھ مختلف حلقہ ہائے درس میں حاضر ہوا کرتے تھے لیکن دوسرے طلباء کی طرح لکھتے نہیں تھے، اسی طرح کئی دن گزر گئے، تو ہم نے انہیں ملامت کی، کہنے لگے:

إنكما قد أكثرتما عليّ فأعرضا عليّ ما كتبتما فاخرجا إليّ ما كان عندنا فزاد عليّ خمسة عشر ألف حديث فقرأهما كلها عن ظهر قلب حتى جعلنا نحكم كتبنا من حفظه ثم قال أترون أني أختلف هذرا وأضيع أيامي؟ فعرفنا أنه لا يتقدمه أحد. ②

ترجمہ: آپ لوگوں نے مجھے بہت ملامت کی ہے، اچھا جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ میرے سامنے لائیے، ہم نے اپنی تحریر کردہ احادیث نکالیں جو تعداد میں پندرہ ہزار سے زیادہ تھیں، وہ آپ نے ساری زبانی سنا دیں اور ہم نے ان کے حفظ کے مطابق اپنی کتابوں

① ھدی الساری: ذکر حمل من الأخبار الشاهدة لسعة حفظه وسيلان ذهنه، ص ۲۸۶

② تذكرة الحفاظ: ترجمة: أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، ج ۲ ص ۱۰۵

کی اصلاح کی، پھر فرمانے لگے آپ سمجھتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ بے کار گھوم پھر کر اپنا وقت ضائع کرتا ہوں، اب ہم سمجھتے ہیں کہ ان پر کوئی شخص فوقیت نہیں لے جاسکتا۔

امام محمد بن خمیرویہ کہتے ہیں میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا ہے فرماتے تھے مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں، امام ابن خزمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں آسمان کے نیچے امام بخاری سے زیادہ حدیث جاننے والا کوئی نہیں ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) امام بخاری رحمہ اللہ کے ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ ابو حامد احمد بن حمدون قصار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے سنا کہ امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۱ھ) امام بخاری رحمہ اللہ کی خدمت میں گئے اور پیشانی پر بوسہ دیا پھر فرمایا: آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں آپ کے قدموں کو بوسہ دوں:

وقال أبو حامد أحمد بن حمدون القصار سمعت مسلم بن الحجاج وجاء إلى البخاري فقبل بين عينيه وقال دعني أقبل رجلك. ①

امام محمد بن ابی حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاری سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: خرجت إلى آدم بن أبي إياس فتخلفت عني نفقتي حتى جعلت أتناول الحشيش ولا أخرج بذلك أحدا فلما كان اليوم الثالث أتاني آت لم أعرفه، فناولني صرة دنانير، وقال أنفق على نفسيك. ②

ترجمہ: میں حضرت آدم بن ابی ایاس کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے نکلا، میرا خرچہ پہنچنے میں تاخیر ہوئی، حتیٰ کہ میں گھاس کھانے لگا، اور اس کی کسی کو خبر نہیں دیتا تھا، جب تیسرا دن ہوا تو میرے پاس ایک آنے والا آیا جس کو میں نہیں جانتا تھا، اس نے مجھے دیناروں کی ایک تھیلی دی اور کہا کہ اپنے اوپر خرچ کرو۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا جس طرح حدیث میں مقام تھا اسی طرح عبادت و ریاضت،

① سیر أعلام النبلاء: ترجمة: أبو عبد الله البخاري محمد بن إسماعيل، ج ۱۲ ص ۴۳۶

② سیر أعلام النبلاء: ترجمة: أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، ج ۱۲ ص ۴۴۸

تقویٰ، خوف خدا میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی نماز میں خشوع و خضوع کی یہ کیفیت تھی کہ ایک دن نماز سے فارغ ہو کر پاس والوں سے کہنے لگے میری قمیص میں دیکھو کوئی چیز تو نہیں؟ دیکھا تو زنبور (بھڑ) تھا، سولہ سترہ جگہ پشت پر کاٹا تھا، پوری پیٹھ سوجھ گئی تھی، جب امام سے کہا گیا کہ آپ نے اتنی دیر کاٹنے کا موقع ہی کیوں دیا، پہلی ہی بار نماز چھوڑ دیتے؟ فرمانے لگے ایک سورت شروع کی تھی، میں چاہ رہا تھا کہ وہ پوری کر دوں:

كان محمد بن إسماعيل يصلي ذات يوم فلسعه الزنبور سبع عشرة مرة، فلما قضى صلاته قال: انظروا أيش هذا الذي آذاني في صلاتي؟ فنظروا فإذا الزنبور قد ورمه في سبعة عشر موضعا ولم يقطع صلاته. ①

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ کثرت کے ساتھ تلاوت بھی فرماتے تھے، جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا تو امام بخاری رحمہ اللہ ایک مرتبہ قرآن تو عام تراویح کی جماعت میں ہر رکعت میں بیس بیس آیات پڑھ کر ختم کیا کرتے تھے، پھر خود تنہا آخر شب میں نصف یا ثلث قرآن پڑھتے، اس طرح ہر تیسرے دن ایک قرآن ختم فرماتے تھے، پھر دن بھر بھی تلاوت کرتے رہتے تھے، اور روزانہ افطار کے وقت قرآن کریم ختم فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہر ختم پر دعا قبول ہوتی ہے:

إذا كان أول ليلة من شهر رمضان يجتمع إليه أصحابه فيصلون بهم ويقرأ في كل ركعة عشرين آية وكذلك إلى أن يختم القرآن. وكان يقرأ في السحر ما بين النصف إلى الثلث من القرآن فيختم عند السحر في كل ثلاث ليال، وكان يختم بالنهار في كل يوم ختمة ويكون ختمه عند الإفطار كل ليلة، ويقول: عند كل ختمة دعوة مستجابة. ②

امام بخاری رحمہ اللہ کی حق گوئی اور امراء اور سلاطین سے استغناء بے مثال تھا، حضرت

① تاریخ بغداد: محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، ج ۲ ص ۱۲

② ہدی الساری فی مقدمة فتح الباری: ج ۱ ص ۲۶۶

بکر بن منیر بن خلید بن عسکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خالد بن احمد الذہلی (جو بخارا کے گورنر تھے انہوں) نے امام بخاری رحمہ اللہ کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنی کتاب ”صحیح البخاری“ اور ”التاریخ الكبير“ وغیرہ میرے پاس لے آؤ تا کہ میں آپ سے اس کو سنوں، تو امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کے قاصد کو کہا:

أنا لا أذل العلم ولا أحمله إلى أبواب الناس، فإن كانت لك إلى شيء منه حاجة فاحضر في مسجدی أو فی داری، وإن لم يعجبك هذا فأنت سلطان فامنعني من الجلوس ليكون لي عذر عند الله يوم القيامة، لأنني لأكتم العلم لقول النبي صلى الله عليه وسلم: من سئل عن علم فكتمه ألجم بلجام من نار. ①

ترجمہ: تم جا کر یہ پیغام دے دو کہ میں علم کو ذلیل نہیں کرتا اور نہ ہی میں لوگوں کے دروازوں پر اس کو اٹھا کر لے جاتا ہوں، اگر آپ کو علم کی کچھ حاجت ہے تو آپ میری مسجد میں یا میرے گھر میں تشریف لے آئیں، اور اگر آپ کو یہ بات اچھی نہیں لگتی تو آپ بادشاہ ہیں مجھے مجلس علم منعقد کرنے سے روک دیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن میرا عذر ہو کہ میں نے علم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی وجہ سے نہیں چھپایا تھا کہ آپ کا ارشاد ہے: جس شخص سے علم (دین) کے متعلق سوال کیا گیا اور اس نے اسے چھپایا تو اسے جہنم کی آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

### صحیح بخاری کا سبب تالیف اور مختصر تعارف

صحیح بخاری کی تالیف کے دو اسباب معروف ہیں، پہلا سبب یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور دیکھا کہ میں ہاتھ والا پنکھا مار رہا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے مکھیوں کو ہٹا رہا ہوں، تو امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس خواب کی تعبیر معبرین سے پوچھی، تو انہوں نے کہا کہ آپ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم سے کذب کو دور کرو گے اور صحیح باتوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرو گے:

رأيت النبي صلى الله و كأنى واقف بين يديه وبیدی مروحة أذب عنه فسألت بعض المعبرين عنها فقال لي أنت تذب عنه الكذب فهو الذى حملنى على إخراج الجامع الصحيح. ①

دوسرا سبب یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے استاذ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کی مجلس میں تھے کہ ہمارے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے کہا ”لو جمعتم کتابا مختصر السنن النبى صلى الله عليه وسلم“ تو اس قول کی وجہ سے میرے دل میں اس کتاب کی تالیف کا داعیہ پیدا ہوا۔ ②

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری ۱۶ سال کے عرصے میں لکھی، جب بھی کسی حدیث کو لکھنے کا ارادہ کرتے تو اس سے پہلے غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھتے:

ما وضعت فى كتاب الصحيح حديث إلا اغتسلت قبل ذلك و صليت ركعتين. ③

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح البخاری کو ۱۶ سال کے عرصے میں لکھا:

قال صنف الجامع من ستمائة ألف حديث فى ست عشرة سنة وجعلته حجة فيما بينى وبين الله. ④

امام بخاری نے کتاب کو مسجد حرام میں تصنیف کیا، ہر حدیث لکھنے سے پہلے استخارہ کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور اُس حدیث کو درج کیا جس کی صحت پر یقین تھا:

يقول صنف كتابى فى المسجد الحرام وما أدخلت فيه حديثا حتى

استخرت الله تعالى و صليت ركعتين و تيقنت صحته. ⑤

① كشف الظنون: ج ۱ ص ۲۳۵ ② تاریخ بغداد: ج ۲ ص ۸ / سير أعلام النبلاء: ج ۱۲ ص ۲۰۱ ③ ہدی الساری مقدمة فتح الباری: ص ۶۷۵، قدیمی ④ ہدی الساری: ص ۶۷۵، قدیمی ⑤ ہدی الساری: ص ۶۷۵

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے احادیث پر جو تراجم باندھے ہیں یہ مسجد نبوی میں روضہ رسول کے سامنے بیٹھ کر باندھے ہیں، اور ہر ترجمہ سے پہلے دو رکعات پڑھیں:

إن البخاری حول تراجم جامعہ بین قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومنبرہ وکان یصلی لكل ترجمة رکعتین. ①

علامہ فربری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا کہ محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ کے پاس، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری طرف سے ان کو سلام کہنا:

سمعت الفربری یقول رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقال

لی أین ترید فقلت ارید محمد بن إسماعیل فقال أقرئه منی السلام. ②

ابوزید مروزی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان سو رہا تھا، تو مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ابوزید! کب تک تم کتاب شافعی پڑھتے رہو گے اور میری کتاب نہیں پڑھتے ہو؟ تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کی کتاب کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جامع محمد بن اسماعیل:

سمعت أبا زید المروزی یقول کنت نائما بین الرکن والمقام فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال لی یا أبا زید إلی متی تدرس کتاب الشافعی ولا تدرس کتابی فقلت یا رسول اللہ وما کتابک قال

جامع محمد بن إسماعیل. ③

## امام بخاری رحمہ اللہ کی مطبوعہ تصانیف

### (۱) صحیح البخاری

اس کا تفصیلی تعارف ان شاء اللہ آگے آئے گا۔

### (۲) التاريخ الكبير

امام بخاری رحمہ اللہ نے دو صحابہ سے لے کر اپنے دور تک کے راویان حدیث کے مختصر حالات اس میں ذکر کئے ہیں، اس میں ۳۶۵۲ روایات کا ذکر ہے، یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب پر ہے، سب سے پہلے محمد نام کے راویوں کے حالات ذکر کئے ہیں، تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک سے برکت حاصل ہو جائے، امام بخاری رحمہ اللہ عموماً ہر راوی کا نام، والد کا نام، کنیت اور لقب ذکر کرتے ہیں اور اس راوی کے دو یا تین اساتذہ و تلامذہ کا ذکر کرتے ہیں، اور بعض کی سن و وفات بھی ذکر کرتے ہیں، روایات کے تذکرے کے دوران بعض مواقع پر احادیث بھی ذکر کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ الفاظِ جرح میں ”فیہ نظر“ اور ”سکتوا عنہ“ کے الفاظ ذکر کرتے ہیں، جرح کے الفاظ میں سخت لفظ ”منکر الحدیث“ ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی جب یہ کتاب مکمل ہوئی تو امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ نے یہ کتاب عبد اللہ بن طاہر رحمہ اللہ کو دکھائی اور کہا کیا میں آپ کو جادو نہ دکھاؤں؟ انہوں نے اس کتاب کو دیکھا اور بڑے تعجب کا اظہار کیا اور کہنے لگے ”لست أفہم تصنیفہ“ میں ان کی تصنیف کو نہیں سمجھ سکا۔ ❶

یہ کتاب آٹھ جلدوں میں ”دائرة المعارف“ حیدر آباد دکن سے طبع ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی اس کتاب میں موجود مرفوع روایات کی تخریج دکتور محمد بن عبد الکریم نے ”تخریج الأحادیث المرفوعة المسندة فی کتاب التاريخ الكبير للبخاری“ کے نام سے کی، اس میں کل ۱۸۵۱ احادیث ہیں، انہوں نے نہایت عرق ریزی



کے ساتھ تمام تراجم کے عمیق مطالعہ کے بعد ان احادیث کو تلاش کر کے تخریج کی۔ یہ کتاب ایک جلد میں ”مکتبۃ الرشید“ سے طبع ہے۔

امام ابن ابی حاتم رازی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۷ھ) نے امام بخاری رحمہ اللہ کی اس تاریخ سے ان کے تسامحات اور خطاؤں کو ”بیان خطأ البخاری فی تاریخہ“ کے نام سے یکجا کیا، یہ خطائیں انہوں نے اپنے والد امام ابو حاتم رازی اور امام ابو زرعہ رازی رحمہما اللہ کے حوالے سے نقل کی ہیں، اس میں کل ۷۷۱ خطاؤں کی نشاندہی ہے۔ یہ کتاب ”دائرة المعارف العثمانیہ“ حیدرآباد دکن سے طبع ہے۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) نے ”موضح أوہام الجمع والتفريق“ نامی کتاب لکھی، اس میں ”أوہام البخاری“ کے عنوان کے تحت انہوں نے ۷۴ اوہام بالترتیب ذکر کئے ہیں۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ”دار المعرفة“ بیروت سے طبع ہے۔

### (۳) التاريخ الأوسط

امام بخاری رحمہ اللہ اس کتاب کے آغاز میں لکھتے ہیں:

کتاب مختصر من تاریخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمہاجرین  
والأنصار وطبقات التابعین لهم بإحسان ومن بعدهم ووفاتهم وبعض  
نسبهم وکناهم ومن یرغب فی حدیثہ.

اس مختصر کتاب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ، مہاجرین اور انصار صحابہ، تابعین اور اس کے بعد تبع تابعین کی وفات، بعض کی نسبتوں اور کنیتوں کا ذکر ہے اور ان لوگوں کا ذکر جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے رغبت ہے۔

اس کتاب میں اولاً حضور کی ازواج اور بنات سے متعلق روایات ہیں، پھر آپ کی وفات کا ذکر ہے، پھر ان مہاجرین و انصار صحابہ کا ذکر ہے جن کا حضور کے دور میں انتقال ہوا، پھر وہ صحابہ جن کا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں انتقال ہوا، پھر وہ جن کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں انتقال ہوا، پھر وہ جن کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں

انتقال ہوا، پھر وہ صحابہ جن کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں انتقال ہوا۔ پھر راویان حدیث کا ذکر ہے جن کا پچاس ہجری سے لے کر ساٹھ ہجری تک انتقال ہوا، پھر ساٹھ سے لے کر ستر ہجری تک، پھر ستر ہجری سے لے کر اسی ہجری تک، اسی طرح یہ سلسلہ دو سو چھپن (۲۵۶) ہجری تک چلا ہے۔ اس میں کل (۲۹۹۷) روایات کا تذکرہ ہے۔ اس کتاب میں تراجم ایک سے دو سطروں میں ہیں۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ”دار الوعی“ حلب سے طبع ہے۔

### (۴) التاريخ الصغير

اس کتاب میں نہایت اختصار کے ساتھ حضور، مہاجرین، انصار، تابعین اور تبع تابعین کی تاریخ ہے، اس میں ہر ایک سال کے راویان حدیث کے تراجم الگ الگ ہیں، پھر دوسرے سال کے، پھر تیسرے سال کے الی آخرہ، جبکہ ”التاریخ الأوسط“ میں خلفائے راشدین کے دور کے بعد کے تراجم دس دس سال کے یکجا ہیں، اور اس کتاب میں ہر ایک سال کے الگ الگ ہیں، اور اگر سال میں کوئی اہم واقعہ پیش آیا ہے تو اس کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ”دار المعرفة“ بیروت سے طبع ہے۔

### (۵) الضعفاء الصغير

اس کتاب میں حروفِ تنجی کی ترتیب پر ضعیف راویوں کا نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس میں راوی کا نام، والد کا نام، کنیت، نسبت ذکر کر کے جرح ذکر کی ہے، تراجم نصف سے ایک سطر میں ہیں۔ یہ کتاب ایک جلد میں دار الوعی حلب سے طبع ہے۔

### (۶) خلق أفعال العباد

اس کتاب میں نصوص و آثار کی روشنی میں فرقِ باطلہ کی تردید ہے، خصوصاً معتزلہ اور قدریہ کی جو اللہ تعالیٰ سے قدرت کی نفی کرتے ہیں، اور اس بات کے قائل ہیں کہ بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے، اسی طرح جہمیہ اور معطلہ کی تردید ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات کی نفی کرتے ہیں۔ اسی طرح پر زور الفاظ میں ان لوگوں کی تردید کی جو قرآن کریم کو مخلوق کہتے

ہیں۔ اس میں جہمیہ کے شبہات کی تردید کی ہے، اس میں مرفوع، موقوف اور مقطوع (۲۷۸) روایات و آثار ہیں۔ اس میں تمام روایات صحیح نہیں ہیں بلکہ بعض روایات حسن اور ضعیف بھی ہیں، یہ کتاب ایک جلد میں ”دار المعارف السعدیة“ سے طبع ہے۔

## (۷) الأدب المفرد

اس میں آداب و اخلاق اور معاشرت سے متعلق احادیث ہیں، اس کا نام ”الأدب المفرد“ اس لئے ہے کہ یہ صحیح بخاری میں موجود آداب سے متعلق روایات سے الگ ہے، اس میں کل (۱۳۲۲) احادیث ہیں، اس میں صحیح، حسن اور ضعیف ہر قسم کی روایات ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے ہاں فضائل و مناقب میں ضعیف روایت پر عمل جائز ہے، ورنہ وہ اپنی اس کتاب میں ضعیف روایات کو ذکر نہ کرتے اور ایک دو بھی نہیں بلکہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے ”ضعیف الأدب المفرد“ میں دو سو پندرہ (۲۱۵) روایات کی نشاندہی کی ہے، اب دو ہی صورتیں ہیں، یا تو یہ کہا جائے کہ امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ کو معلوم نہیں تھا اور علامہ البانی رحمہ اللہ اور آج کے اہل حدیث حضرات کو پتہ چلا، یا کہا جائے کہ فضائل میں ان پر عمل جائز ہے اس لئے امام بخاری رحمہ اللہ نے ذکر کیں۔ یہ کتاب ایک جلد میں ”دار البشائر الاسلامیة“ بیروت سے طبع ہے۔

## (۸) جزء القراءة خلف الإمام

اس رسالہ میں امام بخاری رحمہ اللہ نے قراءت خلف الامام کے ثبوت میں احادیث و آثار کو ذکر کیا ہے، مصنف تمام نمازوں میں قراءت خلف الامام کے قائل ہیں، چاہے وہ سری نمازیں ہوں یا جہری، اس لئے صحیح بخاری میں باب قائم کیا ”باب وجوب القراءة للإمام والمأموم فی الصلوات کلھا فی الحضر والسفر وما یجهر فیھا وما ینخف“ اس رسالہ میں کل (۱۸۹) احادیث و آثار ہیں، یہ رسالہ ”المکتبة السلفية“ سے طبع ہے۔

## (۹) جزء رفع الیدین فی الصلاة

اس رسالہ میں امام بخاری رحمہ اللہ نے ”رفع الیدین فی الركوع وعند رفع الرأس عن الركوع“ سے متعلق روایات ذکر کی ہیں، اور ترک رفع یدین کے مستدلات کے جوابات دیئے ہیں، یہ رسالہ ”دار الأرقم“ کویت سے طبع ہے۔

## امام بخاری رحمہ اللہ کی غیر مطبوعہ تصانیف

### (۱) کتاب الوجدان

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کتاب میں ان صحابہ کا تذکرہ کیا ہے جن سے صرف ایک حدیث منقول ہے۔

### (۲) أسامی الصحابة

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کتاب میں صحابہ کرام کے اسماء ذکر کئے ہیں۔

### (۳) قضایا الصحابة والتابعین

امام بخاری رحمہ اللہ نے اٹھارہ سال کی عمر میں یہ کتاب لکھی اور اس میں صحابہ و تابعین کے فیصلے ذکر کئے ہیں۔

### (۴) کتاب الهبة

اس میں ہبہ سے متعلق احادیث و آثار ذکر کئے ہیں۔

### (۵) کتاب المبسوط

اس کتاب کے موضوع کا علم نہیں ہے۔

### (۶) کتاب الکنی

اس کتاب میں روایات کی کنیتوں کا ذکر ہے۔

## (۷) کتاب الفوائد

اس کتاب کا ذکر امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”أبواب المناقب“ میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ان الفاظ میں ذکر کیا ہے ”وسمعت محمد بن إسماعيل يحدث بهذا عن أبي كريب ووضعه في كتاب الفوائد“ لیکن اس کتاب کے موضوع کا صحیح علم نہیں ہو سکا۔

## (۸) کتاب العلل

اس کتاب میں احادیث کی مخفی علتوں کا اور معلول روایات کا ذکر کیا ہے۔

## (۹) بر الوالدین

اس رسالہ میں والدین کی اطاعت سے متعلق روایات ذکر کی ہیں۔

## (۱۰) الجامع الصغير فی الحديث

اس کے موضوع کا علم نہیں ہو سکا۔

## (۱۱) کتاب الرقاق

اس کتاب میں زہد اور دنیا سے بے رغبتی سے متعلق روایات ذکر کی ہیں۔

## (۱۲) کتاب الأشربة (۱۳) المسند الكبير (۱۴) التفسير الكبير

ان میں سے اکثر تصانیف کا تذکرہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ کی تصانیف میں ”ہدی الساری“ (ص ۴۹۱، ۴۹۲) میں کیا ہے۔

## بخاری شریف کا مکمل نام

امام بخاری رحمہ اللہ کی تصانیف میں سب سے مشہور تصنیف بخاری شریف ہے، اس کا مکمل نام ”الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه“ ہے، یہ امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے، جبکہ حافظ ابن حجر

رحمہ اللہ نے اس کا نام ”الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سننہ و آیامہ“ تحریر کیا ہے۔<sup>①</sup>

”جامع“ اس کو آٹھ قسم کے مضامین کی احادیث جمع ہونے کی وجہ سے کہا گیا ہے۔  
مسند: سند متصل کے ساتھ اس میں مرفوع روایات نقل کی گئی ہیں اور جو آثار وغیرہ مذکور ہیں وہ ضمناً و تبعاً ہیں۔

”صحیح“ اس لئے ہے کہ اس میں صحت کا التزام کیا گیا ہے۔  
”مختصر“ اس لئے کہا گیا ہے کہ اس میں تمام صحیح احادیث کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے، خود امام بخاری رحمہ اللہ کا قول ”ما أدخلت فی هذا الكتاب إلا ما صح، وترکت من الصحاح کي لا يطول الكتاب.“<sup>②</sup>

من أمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”یا“ من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ سے آپ کے اقوال مراد ہیں۔  
”سنن“ سے افعال و تقریرات کی طرف اشارہ ہے۔  
”ایام“ سے غزوات اور ان تمام واقعات کی جانب اشارہ ہے جو آپ کے عہد مبارک میں پیش آئے۔

امام بخاری نے بہت سی روایتیں ایسی ذکر کی ہیں جن میں آپ کا قول یا فعل یا تقریر مذکور نہیں، ایسے مقامات میں لوگوں کو اشکال پیش آتا ہے اگر کتاب کا پورا نام پیش نظر ہو تو اشکال نہیں ہوتا۔<sup>③</sup>

صحیح بخاری میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق مکررات سمیت (۷۳۹۷)

احادیث ہیں۔<sup>④</sup>

① تہذیب الأسماء واللغات: ج ۱ ص ۷۳ / ہدی الساری: ص ۸۲ سیر أعلام النبلاء:

ج ۲ ص ۲۰۲ ② ماخوذ از کشف الباری: ج ۱ ص ۱۵۲، ۱۵۵ ③ ہدی الساری: الفصل

صحیح بخاری کا وہ نسخہ جو ”دار طوق النجاة“ سے ۹ جلدوں میں چھپی ہے، اور یہی نسخہ شاملہ میں بھی ہے، اس میں سب سے آخری حدیث پر رقم (۷۵۶۳) ہے، اگر مکررات کو ہٹا دیا جائے تو تقریباً (۴۰۰۰) حدیثیں باقی رہ جاتی ہیں۔ کل کتاب کے عنوانات (۱۶۰) ہیں، اور ابواب کے عنوان (۳۴۵۰) ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے بعض جگہ روایات کو تعلیقاً ذکر کیا ہے، تعلیق کا مطلب یہ ہے کہ روایت کا صرف متن ہو سند ذکر نہ کی جائے، اگر کوئی روایت امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر نہ ہو لیکن آپ کے موضوع یا اس باب سے مناسبت رکھتی تو امام بخاری رحمہ اللہ اس کو تعلیقاً ذکر کرتے ہیں، اس طرح کی روایات کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”تغلیق التعلیق“ میں ذکر کیا ہے، حافظ نے بخاری کی معلق روایات کو سند کے ساتھ ذکر کیا۔

### ﴿۳﴾ تراجم بخاری پر لکھی گئی کتابیں

امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح بخاری کی ایک اہم خصوصیت اس کے تراجم ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ سے پہلے کسی مصنف نے اس قسم کے تراجم قائم نہیں کئے، اور نہ ہی ان کے بعد اس قسم کے تراجم ابواب وجود میں آئے، گویا امام بخاری رحمہ اللہ اس دروازے کے کھولنے والے ہیں اور آپ ہی اس دروازے کو بند کر دینے والے ہیں:

إن المصنف رحمه الله سبّاق غايات، وصاحب آيات في وضع التراجم،  
لم يسبقه به أحد من المتقدمين ولم يستطع أن يحاكيه أحد من المتأخرين،  
فكان هو الفاتح لذلك الباب وصار هو الخاتم. ①

ان تراجم سے متعلق اہل علم کے درمیان مشہور ہے ”فقہ البخاری فی تراجمہ“ امام بخاری رحمہ اللہ نے فقہ میں کوئی مستقل کتاب نہیں لکھی، ان کی فقہی آراء کو معلوم کرنا ہو تو تراجم سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی تفقہ کا اندازہ ان کے تراجم سے ہوتا ہے۔ امام صاحب نے اپنے تراجم میں جس دقت نظر کا مظاہرہ فرمایا ہے اس کو سمجھنے سے

بڑے بڑے اہل علم قاصر ہیں، ان تراجم کی وقعت و اہمیت اور ان میں وارد شدہ احادیث کی ابواب سے مناسبت کے پیش نظر کئی اہل علم نے اس پر مستقل کتابیں لکھیں، جن میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

### (۱) المتواری علی تراجم أبواب البخاری

یہ علامہ ناصر الدین احمد بن محمد بن منیر اسکندرانى رحمہ اللہ (متوفى ۶۸۳ھ) کی تصنیف ہے، یہ کتاب ایک جلد میں دکتور صلاح الدین مقبول احمد کی تحقیق کے ساتھ ”مکتبة المعلى“ کویت سے طبع ہے۔

### (۲) ترجمان التراجم

یہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن رشید الفہری رحمہ اللہ (متوفى ۷۲۱ھ) کی تصنیف ہے۔ ❶

### (۳) حل الأغراض المبهمة فی الجمع بین الحديث والترجمة

یہ فقیہ ابو عبد اللہ محمد بن منصور بن حمامہ مغراوی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے۔ ❷

### (۴) تعليق المصابيح علی أبواب الجامع الصحيح

یہ بدر الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابو بکر عمر القرشی الحزومی الاسکندرانى رحمہ اللہ (متوفى ۸۲۸ھ) کی ہے، مصنف نے اپنی بخاری کی شرح ”المصابيح فی شرح البخاری“ میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

### (۵) شرح تراجم البخاری

یہ شیخ المشائخ مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ (متوفى ۱۱۷۶ھ) کی ہے۔

### (۶) الأبواب و التراجم

یہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمہ اللہ (متوفى ۱۳۳۹ھ) کی آخری تصنیف ہے،



جو مالٹا کی جیل میں آپ نے لکھی، اس میں آپ نے تراجم ابواب سے متعلق پندرہ اصول بیان کئے ہیں، اس میں ”کتاب الایمان“ اور ”کتاب العلم“ کے تراجم کی توضیح ہے۔ ۶۵ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ”جامعہ عربیہ احسن العلوم“ سے شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب مدظلہ کی تقدیم و تعارف کے ساتھ طبع ہے۔

## (۷) الأبواب و التراجم لصحيح البخاری

یہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۲ھ) کی تصنیف ہے، تراجم پر لکھی گئی تمام کتابوں میں یہ سب سے جامع اور مفصل کتاب ہے۔ اس میں حل تراجم کے لئے ستر اصول ذکر کئے ہیں۔ تراجم ابواب کے حل اور ترجمۃ الباب اور حدیث کے درمیان مناسبت پر اس سے مفید کتاب کوئی نہیں۔ اس تصنیف سے ان کی علم حدیث میں جلالتِ شان کا اندازہ ہوتا ہے، یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔ راقم نے اس سے استفادہ کر کے تہذیب و تنقیح، حذف تکرار اور امثلہ میں اصل سے مراجعت کر کے اردو میں پچاس (۵۰) اصول ذکر کئے ہیں، جو راقم کی تالیف ”مقدمہ صحیح بخاری“ میں موجود ہیں۔

(فائدہ) صحیح بخاری کے روات کے اسماء، ان کے اساتذہ و تلامذہ کے مختصر تعارف کے لئے امام احمد بن محمد کلابازی رحمہ اللہ (متوفی ۳۹۸ھ) کی ”أسماء رجال البخاری“ کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

امام ابوالولید سلیمان بن حلف باجی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۴ھ) نے ایک کتاب ”إفہام بما وقع فی البخاری من الأوهام“ کے نام سے لکھی، اس میں صحیح بخاری میں جہاں کہیں امام بخاری رحمہ اللہ سے وہم ہوا ہے انہوں نے ان اوہام کی تشریح کی ہے، اور جہاں کہیں روات کے اسماء ایک جیسے تھے کہ قاری کو پڑھنے میں اختلاط کا اندیشہ تھا تو وہاں نشاندہی کی ہے، اس طرح سند کے اند اسماء، والد اور دادا کے نام میں اگر کوئی اشتباہ تھا تو اس کو بھی دور کیا ہے، یہ کتاب ایک جلد میں طبع ہے۔

علامہ دارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) نے بخاری و مسلم کی بعض روایات پر نقد کیا

تھا کہ ان روایات کی سند یا متن پر کلام ہے، بخاری و مسلم کی جن روایات پر نقد تھا ان کو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”الإلزامات والتبع لدارقطنی“ میں ذکر کیا، یہ کتاب شیخ ابو عبد الرحمن مقل بن ہادی کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”دار الکتب العلمیہ“ سے طبع ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”ہدی الساری مقدمة فتح الباری“ میں بخاری پر تمام نقد کے تفصیلی جوابات دیئے ہیں۔

## صحیح بخاری میں موجود بائیس ثلاثی روایات کی نشاندہی

امام مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۵ھ) سے مروی گیارہ ثلاثی روایات:

- ۱..... صحیح البخاری: کتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي صلى الله عليه وسلم، ۳۳/۱، رقم الحديث: ۱۵۹
- ۲..... صحیح البخاری: کتاب الصلاة، باب قدر كم ينبغي أن تكون بين المصلی والسترة، ۱۰۶/۱، رقم الحديث: ۴۹۷
- ۳..... صحیح البخاری: کتاب الصلاة، باب الصلاة إلى الأستوانة، ۱۰۶/۱، رقم الحديث: ۵۰۲
- ۴..... صحیح البخاری: کتاب مواقيت الصلاة، باب وقت المغرب، ۱۱۷/۱، رقم الحديث: ۵۶۱
- ۵..... صحیح البخاری: کتاب الصوم، باب صيام عاشوراء، ۳/۳، رقم الحديث: ۲۰۰۷
- ۶..... صحیح البخاری: کتاب الحوالات، باب إن أحال دين الميت على رجل جاز، ۹۴/۳، رقم الحديث: ۲۲۸۹
- ۷..... صحیح البخاری: کتاب الجهاد والسير، باب البيعة في الحرب أن لا يفروا، ۵۰/۴، رقم الحديث: ۲۹۶۰

۸..... صحیح البخاری: کتاب المغازی، باب غزوة خیبر، ۵/

۱۳۳، رقم الحدیث: ۲۲۰۶

۹..... صحیح البخاری: کتاب الدیات، باب إذا قتل نفسه خطأ فلا

دية له، ۹/۷، رقم الحدیث: ۶۸۹۱

۱۰..... صحیح البخاری: کتاب الجهاد والسير، باب من رأى

العدو فنادى بأعلى صوته، ۲/۶۶، رقم الحدیث: ۳۰۴۱

۱۱..... صحیح البخاری: کتاب الذبائح والصيد، باب آنية

المجوس والميتة. ۷/۹، رقم الحدیث: ۵۴۹۷

امام ابو عاصم النبیل رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۲ھ) سے مروی چھ ثلاثی روایات:

۱۲..... صحیح البخاری: کتاب الصوم، باب إذا نوى بالنهار صوما،

۳/۲۹، رقم الحدیث: ۱۹۲۴

۱۳..... صحیح البخاری: کتاب الحوالات، باب من تكفل عن ميت

دينه، ۳/۹۶، رقم الحدیث: ۲۲۹۵

۱۴..... صحیح البخاری: کتاب المظالم والغصب، باب هل تكسر

الدنان التي فيها الخمر، ۳/۱۳۶، رقم الحدیث: ۲۴۷۷

۱۵..... صحیح البخاری: کتاب المغازی، باب بعث النبي صلى الله

عليه وسلم أسامة بن زيد، ۵/۱۴۴، رقم الحدیث: ۴۲۷۲

۱۶..... صحیح البخاری: کتاب الأضاحی، باب ما يؤكل من لحوم

الأضاحی، ۷/۱۰۳، رقم الحدیث: ۵۵۶۹

۱۷..... صحیح البخاری: کتاب الأحكام، باب من بايع مرتين،

۹/۷۸، رقم الحدیث: ۷۲۰۸

امام محمد بن عبد اللہ انصاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۵ھ) سے مروی تین ثلاثی روایات:

۱۸ ..... صحیح البخاری: کتاب الصلح، باب الصلح فی الدیۃ، ۳/

۱۸۶، رقم الحدیث: ۲۷۰۳

۱۹ ..... صحیح البخاری: کتاب التفسیر، باب یا ایہا الذین آمنوا

کتب علیکم القصاص، ۶/۲۴، رقم الحدیث: ۴۴۹۹

۲۰ ..... صحیح البخاری: کتاب الدیات، باب السن بالسن، ۸/۹،

رقم الحدیث: ۶۸۹۴

امام خلاد بن یحییٰ (متوفی ۲۱۳ھ) سے مروی ایک ثلاثی روایت:

۲۱ ..... صحیح البخاری: کتاب التوحید، باب وکان عرشہ علی

الماء، ۹/۱۲۵، رقم الحدیث: ۷۴۲۱

امام عصام بن خالد (متوفی ۲۱۴ھ) سے مروی ایک ثلاثی روایت:

۲۲ ..... صحیح البخاری: کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللہ

علیہ وسلم، ۴/۱۸۷، رقم الحدیث: ۳۵۴۶

ان بانیس روایات کا متن اور ترجمہ کے لئے راقم کی تالیف ”امام اعظم ابو حنیفہ کا

محدثانہ مقام“ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶ تا ۱۴۸ کا مطالعہ کریں۔

## ﴿۴﴾ صحیح بخاری کی مطبوعہ عربی شروحات

”شروح“ شرح کی جمع ہے، شرح کہتے ہیں کسی بات کی وضاحت اور تشریح کرنا،

چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں نہایت فصاحت اور بلاغت ہے اس لئے ہر دور میں

محدثین نے اس ضرورت کو محسوس کیا کہ آپ کے کلام مبارک کی عمدہ انداز میں توضیح اور

تشریح کی جائے، چوتھی صدی ہجری سے لے کر اب تک شرح حدیث پر سینکڑوں کتابیں

لکھی جا چکی ہیں، قرآن کریم کے بعد جس کتاب کی سب سے زیادہ خدمت اہل علم نے کی

ہے وہ صحیح بخاری ہے، اس کتاب پر لکھی گئی شروح، حواشی اور تعلیقات کی تعداد سینکڑوں میں

ہے، ان میں سے اکثر غیر مطبوعہ ہیں، مطبوعہ عربی شروح کا سن ہجری کی ترتیب کے مطابق مختصر تعارف درج ذیل ہیں:

## ۱..... أعلام الحديث في شرح صحيح البخاری

امام ابوسلیمان حمد بن محمد ابراہیم المعروف علامہ خطابی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۸ھ) بعض نے اس شرح کا نام ”إعلام المحدث“ اور بعض نے ”الإعلام بشرح ما أشكل في البخاری على الأفهام“ بتلایا ہے، لیکن اس وقت یہ شرح ”أعلام الحديث في شرح صحيح البخاری“ کے نام سے طبع ہے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ نے ”سنن أبي داود“ کی شرح ”معالم السنن“ کے نام سے لکھی ہے۔ مصنف نے شرح بخاری میں زیادہ توجہ غریب الفاظ کی وضاحت پر کی ہے، اس موضوع پر آپ کی مستقل کتاب ”غريب الألفاظ“ کے نام سے تین جلدوں میں طبع ہے۔ بخاری کی یہ شرح مکمل نہیں ہے بلکہ تقریباً ربع کتاب کی ہے، مطبوعہ نسخوں کے مطابق اس میں (۱۲۳۸) احادیث کی شرح ہے۔ یہ صحیح بخاری کی سب سے پہلی شرح ہے، علامہ قسطلانی رحمہ اللہ اس شرح کے متعلق لکھتے ہیں:

بأنه شرح لطيف، فيه نكت لطيفة، ولطائف شريفة. ①

یہ شرح ”إحياء التراث الإسلامي“ جامعہ ام القری مکہ مکرمہ سے چار جلدوں میں طبع ہے۔

## ۲..... شرح صحيح البخاری لابن بطال

امام ابوالحسن علی بن خلف بن عبد الملک المعروف علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (متوفی ۴۴۹ھ) نے اس شرح میں یہ انداز اختیار کیا ہے کہ حدیث کی عام فہم انداز میں مختصر تشریح کی، اس میں فنی اور علمی مباحث کم ہیں، البتہ متعارض فیہ روایات کے درمیان تطبیق، غریب

الفاظ کی تشریح اور حدیث کی عمدہ وضاحت اس میں ہے، انہوں نے تراجم ابواب پر مختصر بحث کی ہے، معانی حدیث کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔ اس شرح میں عموماً ہر کتاب کے شروع میں فقہاء کے مذاہب ذکر کئے ہیں، اور ائمہ تابعین کی آراء و اقوال بھی ذکر کئے ہیں، امام مالک رحمہ اللہ کے اقوال زیادہ تر ”مدونة الكبرى“ سے نقل کئے ہیں، فقہ مالکی کی طرف رجحان نمایاں ہے، بعد کے جملہ شارحین نے اس سے استفادہ کیا ہے، ان کی مطبوعہ تصنیفات میں یہی ایک کتاب ہے۔

یہ شرح ۱۰ جلدوں میں ابو تمیم یاسر بن ابراہیم کی تحقیق کے ساتھ ”مکتبة الرشد“ سے طبع ہے۔

### ۳..... شواہد التوضیح و التصحیح

علامہ محمد بن عبد اللہ بن مالک نحوی المعروف ابن مالک رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۲ھ) حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اس شرح کے متعلق لکھتے ہیں:

وہو شرح لمشکل إعرابه. ①

اس کتاب میں صحیح بخاری کی وہ احادیث جن میں نحوی الفاظ سے ترکیب میں اشکال ہیں ان کے جوابات ذکر کئے ہیں۔ یہ ایک جلد میں ”دار المعرفة“ قاہرہ سے طبع ہے۔

### ۴..... التلخیص شرح البخاری

یہ امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) کی آخری تصانیف میں سے ہے، یہ شرح صرف ”باب بدء الوحي“ اور ”كتاب الإيمان“ کی ہے، ۲۸۰ صفحات پر مشتمل یہ شرح مصر سے ”إرشاد الساری“ کے حاشیہ پر طبع ہے۔

### ۵..... الكواكب الدراری فی شرح صحيح البخاری

علامہ محمد یوسف بن علی بن سعید کرمانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۶ھ) مصنف کی مطبوعہ

کتابیں صرف دو ہیں:

۱..... ”الکواکب الدراری“ ۲..... ”تحقیق الفوائد الغیائیة“

(یہ علم معانی اور بیان کے متعلق ہے)

اس شرح سے حافظ ابن حجر اور علامہ عینی رحمہما اللہ نے استفادہ کیا ہے، مصنف نے اس شرح میں نحوی اعراب اور غریب الفاظ کو پوری طرح حل کیا ہے، روایات کی تعیین، کنیت، القاب اور سنین وفات کی بھی بقدر ضرورت رعایت رکھی ہے۔ راوی کا نام بتلا کر اس کے مختصر احوال بتاتے ہیں، نیز اگر اس کا ہم نام دوسرا راوی ہو تو اس کے درمیان فرق بتلاتے ہیں، حدیث میں موجود ضماائر کے مراجع کی تعیین کرتے ہیں، اسی طرح قائل کی تعیین، اعتراضات کے جوابات، باب اور حدیث کے درمیان مناسبت بیان کرتے ہیں، حدیث کا ایک ایک جز لکھ کر آگے وضاحت کرتے ہیں، حل کتاب، مفاہیم حدیث اور معانی حدیث کے اعتبار سے عمدہ شرح ہے، اختصار کے ساتھ حل کتاب کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ شرح ۲۵ جلدوں میں ”دار احیاء التراث العربی“ سے طبع ہے۔

## ۶..... التنقیح لألفاظ الجامع الصحیح

یہ علامہ بدرالدین زرکشی رحمہ اللہ (متوفی ۹۴۷ھ) کی تصنیف ہے، حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اس شرح کے متعلق لکھتے ہیں:

وهو شرح مختصر فی مجلد، قصد ایضاح غریبه، وإعراب غامضه، وضبط نسب أو اسم یُخشی فیہ التصحیف، منتخبا من الأقوال أصحها، ومن المعانی أوضحها مع إيجاز العبارة. ①

ترجمہ: یہ ایک جلد میں مختصر شرح ہے، اس میں غریب الفاظ کی وضاحت، پوشیدہ اعراب کی توضیح، ضبط نسب اور ایسے اسماء جن میں تصحیف کا اندیشہ ہے اُن کا ضبط، رائج قول کی نشاندہی اور مختصر عبارت کے ساتھ معانی حدیث کی وضاحت کی ہے۔

یہ شرح اب چھ جلدوں میں ”مطبع مصریہ“ قاہرہ سے طبع ہے۔

## ۷..... فتح الباری لابن رجب

علامہ زین الدین عبدالرحمن بن احمد بن رجب المعروف علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۵ھ) موصوف مسلک کے اعتبار سے حنبلی ہیں، ان کی مطبوعہ کتابوں میں معروف کتب درج ذیل ہیں ”ذیل طبقات الحنابلہ، شرح علل الترمذی، جامع العلوم والحکم، تفسیر ابن رجب، القواعد لابن رجب، لطائف المعارف، أحوال القبور، أسباب المغفرة“

اس شرح میں بخاری کی ہر ہر حدیث کی تشریح نہیں ہے بلکہ بعض بعض روایات کی ہے، موصوف غریب الفاظ کے معانی ذکر کرتے ہیں، کہیں کہیں حدیث کے طرق بھی ذکر کرتے ہیں، مشہور مسائل میں ائمہ اربعہ کے اقوال ذکر کرتے ہیں، اس میں تراجم ابواب اور حل کتاب نہیں ہے، البتہ جابجا موضوع اور غیر مستند روایات کی نشاندہی خوب ہے، جیسے ”کتاب الأذان، باب بدء الأذان“ کے تحت شروع میں یہ روایت ”عن ابن عباس قال: الأذان نزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم مع فرض الصلاة“ اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں ”هذا إسناد ساقط لا يصح“ (ج ۵ ص ۱۷۸)

اس طرح یہ روایت:

عن سالم عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم لما أسرى به إلى السماء أوحى الله إليه الأذان، فنزل به فعلمه جبرئيل.

اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں ”وهو موضوع بهذا الإسناد بغير شك وطلحة هذا كذاب مشهور“ (ج ۵ ص ۱۷۹)

اس طرح یہ روایت ”لا ينبغي أن يلقي الشعر إلا وهو طاهر“

اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں ”هذا منكر جدا بل الظاهر أنه موضوع“

(ج ۱ ص ۳۴۶)



اسی طرح یہ روایت:

فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ مَصْعَبَ بْنِ عَمِيرٍ، حَتَّى قَدَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَجَمَعَ عِنْدَ الزَّوَالِ مِنَ الظَّهْرِ، وَأَظْهَرَ ذَلِكَ. وَهَذَا إِسْنَادٌ مُوَضَّوعٌ، وَالْبَاهِلِيُّ هُوَ غُلَامٌ خَلِيلٌ، كَذَابٌ مَشْهُورٌ بِالْكَذِبِ. (ج ۸ ص ۶۵)

اگر کوئی صاحب علم و تحقیق اس شرح سے موضوع اور غیر مستند روایات کو یکجا کر کے مقالہ لکھ دے تو یہ ایک مفید کام ہوگا۔ یہ شرح ”کتاب السہو“ تک ہے، یعنی اس شرح میں ایمان، علم، طہارت اور صلوٰۃ کی مختصر تشریح ہے، اس سے آگے کے ابواب کی شرح نہیں ہے۔ اس کتاب کے محققین نے شرح پر کوئی علمی کام نہیں کیا، ساری توجہ نسخوں کی عبارت پر دی ہے۔ یہ شرح آٹھ اہل علم کی تحقیق کے ساتھ ۹ جلدوں میں ”مکتبۃ الغرباء الأثریۃ“ سے ۱۴۱۷ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ۸..... التوضیح لشرح الجامع الصحیح

علامہ سراج الدین عمر بن علی بن احمد المعروف علامہ ابن الملقن رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۴ھ) موصوف کی تصنیفات میں معروف ”البدر المنیر فی تخریج الأحادیث والآثار الواقعة فی الشرح الكبير“ ہے، اس کتاب کی تلخیص حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعی الكبير“ کے نام سے کی۔ مصنف نے اپنی اس شرح کا آغاز ۶۳ھ میں کیا اور اس کی تکمیل ۸۵ھ میں ہوئی، تقریباً ۲۲ سال کی عرصے میں یہ شرح مکمل ہوئی۔ شرح کے آغاز میں ایک مفید مقدمہ ہے، مصنف فرماتے ہیں کہ میں نے اس شرح میں سند کے دقائق و لطائف، مشکل تراجم کا ضبط، جن روایات کی کنیتوں کا ذکر ہے اُن کے اسماء ذکر کئے ہیں اور جن کے اسماء ہیں اُن کی کنیتوں اور القابات کا ذکر کیا ہے، روایات کے مختصر حالات، معلق روایات کی اسناد، مبہمات کی وضاحت، استنباط مسائل، تراجم ابواب کی وضاحت، نسخ منسوخ کی تعیین اور مذاہب کا

تذکرہ کیا ہے۔ (ج ۲ ص ۹، ۱۰)

مصنف نے ۹۵ صفحات پر مقدمہ لکھا ہے، جس میں سبب تالیف، صحیح بخاری کی احادیث کی تعداد، امام بخاری رحمہ اللہ کے حالات، صحیح کے رجال، متابع اور شواہد کی وضاحت، اصول حدیث کے بعض قواعد بھی ذکر کئے ہیں۔ اس مقدمہ میں ۲۳ فصلیں ہیں۔ مصنف کا انداز یہ ہے کہ غریب الفاظ کی وضاحت، معلق روایات کی اسناد، مختصر تشریح، اور فقہاء کے مذاہب ذکر کرتے ہیں۔ اس شرح میں ہر ہر حدیث کی توضیح نہیں ہے، ابتدائی حصے میں قدرے تفصیل ہے جبکہ بعد کے حصے میں شارح کا کلام نہایت مختصر ہے۔ شرح حدیث سے زیادہ فقہی مباحث پر زور دیا ہے۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”اعتمد

فیہ علی شرح شیخ مغلطائی و القطب وزاد فیہ قليلا“ ①

اس شرح کے شروع میں محقق کا نہایت علمی و تحقیقی مقدمہ ہے، جو ۲۳۸ صفحات پر محیط ہے۔ اس میں تفصیل کے ساتھ امام بخاری رحمہ اللہ کے حالات اور صحیح بخاری پر گفتگو کی ہے، نیز علامہ ابن الملقن رحمہ اللہ کے بھی تفصیلی حالات و تصنیفات کا ذکر کیا ہے، اس میں موصوف کی ۹۱ تصنیفات کا ذکر ہے۔ تعلیق و تحقیق سے کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔ یہ شرح ۳۶ جلدوں میں ”دار النور“ دمشق سوریا سے ۱۴۲۹ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ۹..... فتح الباری لابن حجر

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کو اللہ تعالیٰ نے علم حدیث اور رجال میں تبحر کا درجہ دیا تھا، اس فن میں ان کا مقام اتنا مسلم ہے کہ حافظ ان کے نام کا جزء بن چکا ہے، حافظ نے بخاری کی یہ شرح لکھ کر امت پر جو قرض تھا وہ ادا کر دیا، علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۸ھ) نے ”مقدمة ابن خلدون ص ۳۳۸“ پر کہا تھا کہ بخاری کی شرح امت پر قرض ہے، لیکن جب ”فتح الباری“ پوری ہو گئی تو علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے

کہا تھا کہ میرے استاد نے یہ شرح لکھ کر الحمد للہ بخاری کا حق ادا کر دیا۔ حافظ کی دو کتابیں ”فتح الباری“ اور ”التلخیص الحبیر“ میں اگر کوئی روایت ہو اور اس پر کلام نہ ہو تو بعض محدثین کے ہاں یہ روایت حافظ کے نزدیک کم از کم حسن درجہ کی ضرور ہوتی ہے، اس لئے کہ اگر روایت پر کلام ہوتا تو حافظ ان دونوں کتابوں میں ضرور کرتے، اس لئے کہ انہوں نے ان دو کتابوں میں اس کا التزام کیا ہے۔ تو اندازہ کریں کہ جس کا سکوت دلیل ہے تو اس کا کلام کیوں دلیل نہیں ہوگا:

ما ذکرہ الحافظ من الأحادیث الزائدة فی فتح الباری وسکت عنہ  
فہو صحیح أو حسن عنده کما صرح به فی مقدمته..... وفیہ دلیل علی أن  
سکوت الحافظ فی الفتح عن حدیث حجة و دلیل علی صحته أو حسنه،  
قلت: و کذا سکوت الحافظ عن حدیث فی التلخیص الحبیر دلیل علی  
صحته أو حسنه. ①

حافظ کو علامہ عراقی رحمہ اللہ کی صحبت ملی تھی، علامہ عراقی رحمہ اللہ کا انتقال ۸۰۶ھ میں ہوا، ان کی اور دیگر محدثین کی صحبت سے اللہ تعالیٰ نے حافظ کو علم حدیث میں خوب دسترس دی۔ حافظ کی تصانیف کی وہ فہرست جو ان کے شاگرد علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) نے اپنی کتاب میں جمع کی وہ تقریباً ۲۷۳ بنتی ہے، علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے اپنے استاد کے حالات پر ایک جامع کتاب ”الجواهر والدرر فی ترجمۃ شیخ الإسلام ابن حجر“ لکھی، یہ کتاب تین جلدوں میں ہے، اس کتاب کا پانچواں باب حافظ کی تصنیفات سے متعلق ہے، جس میں حافظ کے چھوٹے بڑے تمام رسائل اور تصنیفات کا ذکر ہے، حافظ کے حالات پر اس سے مدلل اور جامع کتاب نہیں ہے، چونکہ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے حافظ کو بہت قریب سے دیکھا اور جب تک حافظ زندہ رہے اس وقت تک انہوں نے خوب استفادہ کیا، اور اپنے اس کبار استاد کے ساتھ تلمذ کو فخر یہ انداز میں بیان کرتے تھے۔ علامہ سخاوی

رحمہ اللہ نے حافظ کے اساتذہ، تلامذہ کے حالات، حافظ کا بچپن اور جوانی، حافظ کی شخصیت اور تصنیفات کے متعلق اہل علم کی آراء، ان کی کتابوں کی قبولیت اور ان کی تصانیف کا تعارف اور ان کے انتقال پر اہل علم کے اشعار اور مرثیہ نقل کئے ہیں، الغرض کہ حافظ کے متعلق ہر اہم بات کو ذکر کیا ہے۔ بہر حال حافظ نے یہ شرح بڑی محنت اور لگن کے ساتھ لکھی۔ یہ صحیح بخاری کی سب سے مشہور، متداول اور قابل اعتماد شرح ہے، اس کتاب کا مقدمہ شرح سے پہلے لکھا گیا، مقدمہ کا نام ”ہدی الساری“ ہے۔ ۸۱۷ھ سے شرح کی ابتداء ہوئی اور ۸۴۲ھ میں تکمیل ہوئی۔ شرح کی تالیف کا طریقہ یہ تھا کہ جب شرح کا معتد بہ حصہ ہو جاتا تو اس کو محدثین کی ایک جماعت نقل کرتی، پھر ہفتہ میں ایک دن اس پر مباحثہ ہوتا، علامہ ابن خضر پڑھتے اور باقی لوگ اپنے اعتراضات پیش کرتے، حافظ جواب دیتے، اس طرح پچیس سال کی محنت شاقہ سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ ❶

اس شرح کے منظر عام پر آنے کے بعد اس کو ”لا ہجرة بعد الفتح“ کا اعزاز بخشا گیا یعنی معانی حدیث سمجھنے کے لئے فتح الباری کے بعد ہجرت کی ضرورت نہیں ہے۔ جب یہ شرح مکمل ہوئی تو انہوں نے بہت بڑی دعوت کا اہتمام کیا اور ارد گرد کے بڑے کبار علماء کو جمع کیا، دو شعبان ۸۴۲ھ بروز ہفتہ اس دعوت کا اہتمام ہوا اور اس دعوت میں یہ کتاب ۳۰۰ دینار میں فروخت کی گئی:

ولما تم عمل مصنفه وليمة عظيمة، لم يتخلف عنها من وجوه المسلمين إلا نادرا بالمكان المسماة: بالتاج والسبع وجوه في يوم السبت ثانی شعبان سنة ۸۴۲ اثنتین وأربعین وثمانمائة وكان المصروف في الولیمة المذكورة نحو خمسمائة دينار، فطلبه ملوک الأطراف بالاستكتاب، واشترى بنحو ثلثمائة دينار وانتشر فی الآفاق. ❷

علامہ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب شرح مکمل ہوئی تو میرے شیخ قاری کے ساتھ

کرسی پر بیٹھے، اس دن دعوت میں علماء، قضاة، رؤساء، فضلاء اور اہل علم کی اتنی بڑی جماعت تھی جس کی تعداد اللہ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں، علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے مشہور علماء کے نام بھی ذکر کئے ہیں:

وجلس شيخنا المصنف مع القارى على الكرسي، وكان يوما مشهودا لم يعهد أهل العصر مثله بمحضر من العلماء والقضاة والرؤساء والفضلاء وغيرهم ممن لا يحصيهم إلا الله عز وجل. ❶

اس دعوت کا منظر علامہ سخاوی کی زبانی سنئے:

وكان المصروف في الوليمة المذكورة نحو خمسمائة دينار، ولم يترك من أنواع المأكول والمشارب والفواكه والحلوى وما أشبه ذلك شيء، فكان شيئا عجباً. ❷

علامہ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اکثر علماء نے اس بات کی صراحت کی ہے بخاری کی اس طرح شرح نہیں لکھی گئی، علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ اگر یہ شرح دیکھ لیتے تو اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں:

وشرح كثير من العلماء أنه لم يشرح البخاري بنظيره، ولو تأخر ابن خلدون حتى رآه أو بعضه، لقر عينا، حيث يقول وهو متأخر عن شرحي الكرمانى وابن الملقن، وإن لم يسلم قوله: شرح البخاري دین على هذه الأمة. ❸

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس شرح میں حدیث کی فنی حیثیت اور رجال پر گفتگو کرتے ہیں، روایت کے طرق، شواہد اور متابع نقل کرتے ہیں، روایت پر گفتگو کرتے ہیں، مشکل الفاظ کے معانی بتلاتے ہیں، حدیث کی ترجمہ الباب سے مناسبت ذکر کرتے ہیں، مکرر روایات کی

❶ الجواهر والدرر: الباب الخامس، ج ۲ ص ۷۰۳ ❷ الجواهر والدرر: الباب

الخامس، ج ۲ ص ۷۰۴ ❸ الجواهر والدرر: الباب الخامس، ج ۲ ص ۷۰۷

نشانہ ہی کرتے ہیں، متعارض فیہ روایات میں تطبیق بیان کرتے ہیں، معلق روایات کی اسناد ذکر کرتے ہیں، (حافظ نے اس پر مستقل ایک کتاب ”تغلیق التعلیق“ کے نام سے لکھی ہے)۔  
استنباط مسائل اور فقہاء کے مذاہب بیان کرتے ہیں، مبہم روایات کی تفصیل کرتے ہیں، متن اور سند پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات ذکر کرتے ہیں، متقدمین شارحین اور محدثین سے بھی جا بجا استفادہ کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ”ما أوفی بحق البخاری إلا العسقلانی“

حاجی خلیہ رحمہ اللہ اس شرح کے متعلق فرماتے ہیں:

وشهرته وانفراده بما يشتمل عليه من الفوائد الحديشية، والنكات الأدبية، والفرائد الفقهية تغني عن وصفه سيما ❶.

حافظ میں شعر و شاعری کا سلیقہ فطری تھا، فن حدیث کو انہوں نے نہایت محنت سے حاصل کیا اور ساری زندگی اسی مبارک فن کی تعلیم و تعلم میں گزار دی، آپ کو فقہ حدیث اور توجیہ حدیث میں وہ مقام حاصل نہیں تھا جو امام خطابی اور نووی رحمہما اللہ کو تھا، فقہ میں آپ کو فن حدیث کی طرح دسترس نہیں تھی، کسی نے آپ کے بارے میں کیا خوب کہا:

كان شاعراً طبعاً، محدثاً صناعة، فقيهاً تكلفاً ❷.

حافظ کے قلم میں سختی تھی خصوصاً حنفی روایات اور معاصرین کے تراجم میں انہوں نے اعتدال سے کام نہیں لیا، حاجی خلیفہ رحمہ اللہ ”الجواهر والدرر“ کے تعارف میں حافظ کے متعلق فرماتے ہیں:

كان قلم ابن حجر سيئاً في مثالب الناس، ولسانه حسناً، وليته عكس

ليبقى الحسن ❸.

❶ كشف الظنون: ج ۱ ص ۵۴۱ ❷ شذرات الذهب: سنة اثنتين وخمسين

وثمانمائة، ج ۹ ص ۳۶۹ ❸ كشف الظنون: ج ۱ ص ۲۱۸

ترجمہ: ابن حجر کا قلم لوگوں کے عیوب بیان کرنے میں برا تھا، زبان اچھی تھی، کاش معاملہ الٹا ہوتا تا کہ اچھی چیز باقی رہتی۔

حافظ تراجم کے تذکرے میں ہر ایک کو اس کا وہ حق نہیں دیتے تھے جس کا وہ نفس الامر میں مستحق ہوتا تھا، مثالب و عیوب اور طعن و جرح کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے:

إِنَّ فِيهِ مِنْ سَيِّئِ الْخِصَالِ أَنَّهُ لَا يُعَامِلُ أَحَدًا بِمَا يُسْتَحَقُّهُ مِنَ الْإِكْرَامِ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ ①.

ترجمہ: ان میں ایک بری عادت یہ ہے کہ وہ کسی کے ساتھ اکرام کا معاملہ نہیں کرتے جس کا وہ حقیقت میں مستحق ہوتا ہے۔

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ حافظ کے متعلق فرماتے ہیں:

الحافظ ابن حجر، وهو ضَرْفُ الحنفية بما استطاعه حتى أنه جمع مثالب الإمام الطحاوي والطعون فيه، مع أن أبا جعفر الطحاوي إمام عظيم لم يبلغ إلى أحد من أئمة الحديث خبره إلا حضره عنده بمصر وجلس في حلقة أصحابه وتلمذ عليه ②.

ترجمہ: حافظ ابن حجر نے اپنے وسعت کے مطابق حنفیہ کو نقصان پہنچایا، یہاں تک کہ انہوں نے امام طحاوی کے متعلق معائب اور طعن جمع کئے، حالانکہ امام طحاوی ایک جلیل القدر امام ہیں، مصر میں ان کے متعلق ائمہ حدیث میں جس کو بھی ان کی خبر پہنچتی وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتا، ان کے حلقہ اصحاب میں شامل ہوتا اور ان سے تلمذ اختیار کرتا۔

اس شرح کے شروع میں ایک مقدمہ ”هدى السارى فى مقدمة فتح البارى“ کے نام سے ہے، اس مقدمے میں صحیح بخاری پر جملہ اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں، اس میں حافظ نے کل دس فصلیں قائم کی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱..... فی بیان السبب الباعث لأبى عبد الله البخارى على تصنيف  
جامعه الصحيح.

۲..... فی بیان موضوع صحيح البخارى والكشف عن مغزاه فيه  
وتسمية جامعه الصحيح.

۳..... فی بیان تقطيعه للحديث واختصاره وفائدة إعادته له فى  
الأبواب وتكراره.

۴..... فی بیان السبب فى إیراده للأحاديث المتعلقة مرفوعة وموقوفة  
وشرح أحكام ذلك.

۵..... فى سياق الألفاظ الغريبة الواردة فى صحيح البخارى مشروعة  
على ترتيب حروف المعجم.

۶..... فى بيان المؤلف والمختلف من الأسماء والكنى والألقاب  
والأنساب مما وقع فى صحيح البخارى على ترتيب الحروف ممن ذكر  
فيه أو رواية وضبط الأسماء المفردة فيه.

۷..... فى تبين الأسماء المهملة التى يكثر اشتراكها.

۸..... فى سياق الأحاديث التى انتقدها عليه أبو الحسن الدار قطنى  
وغيره من النقاد وإیرادها حديثا حديثا على سياق الكتاب.

۹..... فى سياق أسماء من طعن فيه من رجال هذا الكتاب مرتبا لهم  
على حروف المعجم والجواب عن الاعتراضات موضعا موضعا وتمييز  
من أخرج له منهم فى الأصول أو فى المتابعات والاستشهادات مفصلا  
لذلك جميعه.

۱۰..... فى عد أحاديث الجامع.

اگر راوی کے نام میں کوئی اشتباہ ہے یا ان کے مشابہ کسی اور کا نام ہے تو اس کی



وضاحت کرتے ہیں، اگر راوی ہم نام ہیں تو ان کی وضاحت نام، لقب، کنیت یا علاقہ ان میں سے کسی کے ساتھ کرتے ہیں، عموماً روایت کے جتنے طرق، متابع اور شواہد ہوں تو حدیث کی شرح میں سب ذکر کرتے ہیں، یہ بہت کمال کی بات ہے کہ اُس دور میں جب شاملہ بھی نہیں تھا اور حدیث کی اکثر کتابیں مطبوعہ بھی نہیں تھیں، نسخے بھی بہت کم ہوا کرتے تھے، اور ہاتھ کی لکھی ہوئی کتابیں ہوتیں، اس کے باوجود بھی حافظ نے ہر حدیث کی شرح میں اتنے طرق جمع کئے کہ اگر اس وقت کوئی آدمی شاملہ کی مدد سے بھی اتنے طرق جمع کرنا چاہے تو شاید اتنے جمع نہ کر سکے، نیز ہر طرق پر فنی لحاظ سے گفتگو بھی کرتے ہیں۔

جب روایت میں ”کان رجل“ آئے تو ”رجل“ کی وضاحت دیگر روایات سے کرتے، کوئی روایت بخاری میں کہاں کہاں آئی اس کی وضاحت بھی کرتے، حدیث کی تشریح نہایت عمدہ ہے، اگر کہیں بھی حدیث پر اشتباہ ہو تو اس کتاب کو بنیاد بنایا جائے، البتہ اس میں بلاغت کے نکات کم ہیں، جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ بلاغت کے نکات کیوں نہیں لائے حالانکہ علامہ عینی رحمہ اللہ نے ”عمدة القاری“ میں ذکر کئے ہیں، تو حافظ نے جواب دیا کہ علامہ عینی رحمہ اللہ نے جو نکات ذکر کئے علم بیان اور بدیع کے یہ انہوں نے اپنی طرف سے نہیں لکھے بلکہ علامہ رکن الدین رحمہ اللہ نے جو نقل کئے ہیں اُن سے نقل کیا ہے، جہاں علامہ رکن الدین رحمہ اللہ نے نکات چھوڑ دیئے تو علامہ عینی رحمہ اللہ نے بھی چھوڑ دیئے، اس لئے ”عمدة القاری“ میں ”کتاب الایمان“ اور ”کتاب العلم“ کے بعد بہت کم نکات ملتے ہیں:

وحكى أن بعض الفضلاء ذكر لابن حجر ترجيح شرح العيني بما اشتمل عليه من البديع وغيره، فقال: بديهة هذا شيء نقله من شرح لركن الدين، وقد كنت وقفت عليه قبله، ولكن تركت النقل منه لكونه لم يتم، إنما كتب منه قطعة، وخشيت من تعبي بعد فراغها في الإرسال، ولذا لم

يتكلم العيني بعد تلك القطعة بشيء من ذلك انتهى. ①

(حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی خودنوشت سوانح کے لئے دیکھئے: ”رفع الإصر عن

قضاة مصر: ص ۶۲ تا ۶۴“)

## ”فتح الباری“ پر اہل علم کی خدمات

اس شرح کی اہمیت و قبولیت کے پیش نظر کئی اہل علم نے مختلف مناجح کو سامنے رکھ کر اس پر قلم اٹھایا، شیخ ابوالاشبال صغیر احمد شاغف نے ”فتح الباری“ کی اغلاط، تسامحات اور وہ عبارات جو مصنف سے چھوٹ گئی تھیں اُن کی نشاندہی کی، اور مختلف نسخوں سے موازنہ کر کے تصحیحات بھی کی ہیں، کتاب کا نام ”تحاف القاری بسد بیاضات فتح الباری“ ہے، یہ کتاب ”دار الوطن“ سے ۱۴۲۰ھ میں طبع ہوئی ہے۔

شیخ عبدالمجید نے ”فتح الباری“ میں تفسیر سے متعلق جتنی روایات ہیں ان کو یکجا کر کے ترتیب کے ساتھ ان کی تخریج کی ہے اور روایات کا حکم بھی بیان کیا ہے، موصوف نے ۳۵۴ روایات کی تعلیق و تخریج کی ہے، اس کتاب کا نام ”الروایات التفسیریة فی فتح الباری“ ہے، یہ کتاب تین جلدوں میں ”وقف السلام الخیری“ سے ۱۴۲۶ھ میں طبع ہوئی ہے۔

شیخ نبیل بن منصور بن یعقوب بصرہ نے ”فتح الباری“ میں موجود احادیث و روایات کی تخریج کی ہے، روایات پر کلام اور حکم بھی بیان کیا ہے، بیس سال کے عرصہ میں محنت شاقہ کے ساتھ تمام روایات کو اولاً جمع کیا، پھر ان احادیث کو حروف تہجی کی ترتیب پر اتارا، پھر ہر حدیث کی تخریج کر کے روایت کے دیگر طرق کی نشاندہی کی، نیز حافظ کے اوہام بھی ذکر کئے ہیں، اہل علم کے فائدے کے لئے راقم انہیں نقل کر رہا ہے:

لأوهام التي وقع فيها الحافظ عند ذكره للأحاديث:

۱..... ذكر الحافظ حديث أم سلمة "إِنَّ اللَّهَ لَمْ يجعل شفاء أمتي

فيما حرم عليها " ونسبه لأبي داود، ووهم في ذلك لأن أبا داود لم

يخرج هذا الحديث في كتابه، ولذلك ذكر الحافظ الحديث في

”المطالب العالية“ ونسبه إلى أبي يعلى.

٢..... ذكر الحافظ حديث عائشة: كان خلقه القرآن، يغضب لغضبه، ويرضى لرضاه ونسبه لمسلم، وإنما هو عند مسلم بالفقرة الأولى منه فقط، وأما الحديث بتمامه فهو عند الطبراني في ”الأوسط“ كما بينت ذلك في حرف الكاف.

٣..... ذكر الحافظ حديث كفى بك إثما أن لا تزال مخلصا وقال: أخرجه الطبراني عن أبي أمامة.

ولم أره عند الطبراني من حديث أبي أمامة وإنما هو من حديث ابن عباس، والله تعالى أعلم.

٤..... ذكر الحافظ حديث ”كُفِّنَ عليه الصلاة والسلام في ثوبين وبُرد حبرة“ وقال: أخرجه أبو داود من حديث جابر.

ولم أره من حديث جابر، وإنما هو من حديث ابن عباس وغيره.

٥..... قال الحافظ في مسند أحمد أنه (أى هرقل) كتب من تبوك إلى النبي صلى الله عليه وسلم: إني مسلم، فقال النبي صلى الله عليه وسلم كذب بل هو على نصرانيته.

ولم أره في مسند أحمد، وإنما هو عند ابن حبان في صحيحه (٢٥٠٢)

٦..... ذكر الحافظ حديث ”كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها“ وقال: أخرجه مسلم من حديث بُريدة، وزاد أبو داود والنسائي من حديث أنس ”فإنها تذكرة للآخرة“

ولم أره عندهما من حديث أنس، وإنما أخرجاه من حديث بُريدة، وأما حديث أنس فأخرجه الحاكم وغيره كما سيأتي.

۷..... ذکر الحافظ حدیث أم سلمة أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 كان يتقى سورة الدم ثلاثاً ثم يباشر بعد ذلك، وقال: رواه ابن ماجه.  
 ولم أره عنده، وإنما أخرجه الطبرانی في ”الكبير“ و”الأوسط“  
 والإسماعيلي في ”معجمه“ وغيرهما.

۸..... ذکر الحافظ حدیث حذيفة مرفوعاً شغلونا عن صلاة العصر  
 وقال: أخرجه مسلم.

وليس هو عند مسلم من حدیث حذيفة، وإنما هو عند البزار وابن  
 حبان والطبرانی في ”الأوسط“ وغيرهم .  
 (ج ۱ ص ۵۱)

یہ علمی و تحقیق کاوش ”انیس الساری فی تخريج وتحقیق الأحادیث التي  
 ذكرها الحافظ ابن حجر العسقلانی فی فتح الباری“ کے نام سے گیارہ جلدوں  
 میں ”مؤسسة الرسالة“ بیروت سے ۱۴۲۶ھ میں طبع ہوئی ہے۔  
 امام ابو محمد عبدالسلام بن محمد نے ”فتح الباری“ سے علامہ عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی  
 رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۰ھ) کی معروف کتاب ”عمدة الأحكام من كلام خير الأنام“  
 ماخوذ کر کے اس کی شرح لکھی ہے، کیونکہ یہ کتاب پہلے مطبوعہ نہیں تھی (اب یہ کتاب محمود  
 الارناؤوط کی تحقیق کے ساتھ ”دار الثقافة العربية“ سے طبع ہو چکی ہے) تو انہوں نے فتح  
 الباری سے اس کے اقتباسات نقل کر کے فقہی ترتیب پر مرتب کیا پھر اس کی شرح لکھی،  
 کتاب کا نام ”فتح السلام شرح عمدة الأحكام من فتح الباری“ یہ کتاب ۷  
 جلدوں میں طبع ہے۔

## ۱۰..... عمدة القاری شرح صحيح البخاری

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) مسلک کے اعتبار سے ایک مستند حنفی

عالم ہیں، فقہ، حدیث، اصول فقہ اور علوم عربیت میں اللہ تعالیٰ نے خوب دسترس عطا فرمائی تھی، آپ نویں صدی کے اکابر اہل علم میں شمار ہوتے ہیں، آپ علامہ سخاوی اور علامہ قاسم بن قطلوبغا اور علامہ ابن ہمام رحمہم اللہ کے شیخ ہیں، آپ حافظ کے ہم عصر ہیں، حافظ کی وفات ۸۵۲ھ اور آپ کی وفات ۸۵۵ھ میں ہے یعنی حافظ کے تین سال بعد۔ علامہ عینی رحمہ اللہ حافظ کے شیوخ میں سے ہیں۔

حافظ نے آپ سے صحیح مسلم کی دو اور مسند کی ایک حدیث سماعت کی ہے، اور اپنی تصنیف ”البلدانیات“ میں اس کی تخریج بھی کی ہے۔ حافظ نے ”المجمع المؤسس للمعجم المفہرس“ کے تیسرے طبقہ میں اپنے اساتذہ کے تذکرہ میں آپ کا ذکر بھی کیا ہے۔

عمر میں آپ حافظ سے ۱۲ سال بڑے تھے، علامہ عینی رحمہ اللہ کی مشہور تصانیف میں ”عمدة القاری، مبانى الأخبار شرح معانى الآثار، البناية فى شرح الهداية، شرح سنن أبى داود، رمز الحقائق شرح كنز الدقائق، عقد الجمان فى تاريخ أهل الزمان، تحفة الملوک، الدرر الزاهرة فى شرح البحار الذاخرة“ وغیرہ ہیں، علامہ عینی رحمہ اللہ کا اس شرح میں انداز یہ ہے کہ حدیث کو مکمل نقل کرنے کے بعد حدیث کی شرح میں چند عنوان ذکر کرتے ہیں، پہلے باب اور حدیث میں مناسبت ذکر کرتے ہیں، بعض مقامات پر کئی کئی مناسبتیں بھی ذکر کی ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمۃ الباب میں اگر کوئی آیت نقل کی ہو تو اس آیت کی توضیح کرتے ہیں، پھر اس آیت کو ذکر کرنے کی وجہ اور امام بخاری رحمہ اللہ کا اس سے استدلال ذکر کرتے ہیں۔ حدیث کے تحت ”بیان رجالہ“ کے عنوان میں اس سند میں جتنے راوی موجود ہوں ان کا تذکرہ کرتے ہیں، مثلاً چھ راوی ہیں تو ”الأول، الثانى، الثالث“ کہہ کر ان کا تذکرہ کرتے ہیں، راوی کے نام میں اگر ضبط مشکل یا مشتبہ ہو تو اعراب بتلاتے ہیں۔ راوی کی کنیت، لقب، ان کے مشہور اساتذہ اور تلامذہ اور اہل علم کی ان کے متعلق رائے بھی بتاتے ہیں، عموماً روایات کی سن وفات بھی ذکر کرتے ہیں۔

اس راوی سے صحاح ستہ میں سے کس کس نے روایت نقل کی ہے اس کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اگر اہل علم میں سے کسی نے اس راوی پر کچھ نقد کیا ہو تو وہ بھی نقل کرتے ہیں، ہم معنی روایت کی نسب یا لقب کے ذریعے سے تمیز کرتے ہیں کہ یہ کوئی، بصری یا شامی ہے، پھر عنوان ہوتا ہے ”بیان لطائف إسناده“ اس کے تحت اس سند میں موجود لطائف اور نکات کی طرف اشارہ کرتے ہیں، مثلاً ”إِنْ فِيهِ التَّحْدِيثُ وَالْعِنْعَنَةُ وَالسَّمَاعُ“ اسی طرح ”إِنْ فِيهِ رَوَايَةُ الْأَنْبَاءِ عَنِ الْأَنْبَاءِ“ یا اس کے برعکس ”إِنْ فِيهِ رَوَايَةُ الْأَنْبَاءِ عَنِ الْأَنْبَاءِ“ ایک عنوان اس میں ”بیان تعدد موضعه و من إخراجہ غیرہ“ اس عنوان کے تحت یہ بتاتے ہیں کہ یہ روایت بخاری میں کتنی جگہ کن کن مقامات پر آئی ہے اور اس روایت کو دیگر کن کن محدثین نے اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے، جس راوی نے ذکر کیا ہو اس کا نام بھی بتلاتے ہیں، جیسے ”أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ اسی طرح دیگر صحاح ستہ میں ہو تو اس کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ پھر عنوان ”بیان اللغات“ ہوتا ہے، اس کے تحت حدیث میں موجود مشکل الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں۔ حدیث میں اگر کوئی صیغہ آئے تو اس کی تشریح کرتے ہیں، جیسے ”أَمَرْتُ“ علی صیغۃ المجہول، ”عَصَمَ مِنِّي دِمَائِهِمْ“ اب ”عَصَمَ“ کا معنی بتاتے ہیں ”أَيُّ حَفْظُوا وَحَقَّنُوا وَمَعْنَى الْعَصَمِ فِي اللُّغَةِ الْمَنْعُ“ لفظ کا مادہ بھی بتاتے ہیں، صرفی اعتبار سے صیغوں کی تعلیل ذکر کرتے ہیں، پھر عنوان ”بیان الإعراب“ کے تحت حدیث میں موجود مشکل الفاظ کی ترکیب کرتے ہیں۔

اگر کوئی لفظ مرفوع یا منصوب ہے تو اس کی وجہ بتاتے ہیں جیسے ”أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اب یہاں بتاتے ہیں کہ ”يَشْهَدُوا“ منصوب بأن المقدرة ”دِمَائِهِمْ“ ترکیب میں کیا ہے، ”إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ“ میں

استثناء کی کون سی قسم ہے، پھر عنوان ”بیان المعانی والبیان“ کے تحت حدیث میں موجود بلاغت کے عمدہ نکات، معانی، بدیع اور بیان کے اعتبار سے ذکر کرتے ہیں، اور حدیث پر اس کی تطبیق ذکر کرتے ہیں، پھر عنوان ”بیان استنباط الأحکام“ میں حدیث سے کتنے احکامات مستنبط ہوتے ہیں ان کو ترتیب سے ذکر کرتے ہیں، جیسے حدیث ”أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله“ سے علامہ عینی نے بارہ احکامات مستنبط کئے ہیں، پھر آخری عنوان ”الأسئلة والأجوبة“ کے تحت روایت پر ہونے والے اشکالات و اعتراضات کے جوابات ذکر کرتے ہیں۔ عموماً ابتدائی جلدوں میں ایک ایک روایت پر کئی کئی صفحات پر بحث ہے، جیسے ”أمرت أن أقاتل الناس“ والی حدیث پر بحث صفحہ ۲۸۳ سے لے کر صفحہ ۲۹۴ تک ہے۔ اس شرح کی لکھائی بہت چھوٹی ہے اگر اس کی لکھائی بڑی کر دی جائے تو یہ ۳۵ جلدوں میں آسکتی ہے۔

### ”عمدة القاری“ کی چند اہم خصوصیات

- ۱..... حدیث کے پورے متن کو نقل کرتے ہیں۔
- ۲..... روایات کے انساب کی وضاحت کرتے ہیں۔
- ۳..... راوی کے مختصر حالات ذکر کرتے ہیں۔
- ۴..... لغات، اعراب، معانی، بیان اور بدیع کی وضاحت کرتے ہیں۔
- ۵..... حدیث سے مسائل کا استنباط کرتے ہیں۔
- ۶..... مکرر احادیث کی نشاندہی کرتے ہیں۔
- ۷..... حدیث کی تخریج کرتے ہیں۔
- ۸..... حدیث کی شرح کو متعدد ابحاث میں تقسیم کرتے ہیں۔
- ۹..... حدیث کے معانی و مطالب پر سیر حاصل بحث کرتے ہیں۔
- ۱۰..... تعلیقات کے مآخذ ذکر کرتے ہیں۔
- ۱۱..... آیات کی تفسیر معتبر اہل علم سے کرتے ہیں۔

۱۲..... ہر باب کی دوسرے باب کے ساتھ مناسبت بیان کرتے ہیں۔

۱۳..... اس میں اشکالات اور جوابات ”فتح الباری“ سے زیادہ ہیں۔

۱۴..... اس میں حنفی مکتبہ فکر کی صحیح نہج کے مطابق ترجمانی ہے۔

۱۵..... فقہ حنفیہ کے مفتی بہ اقوال کی نشاندہی کرتے ہیں۔

۱۶..... ائمہ کے مذاہب اور دلائل تفصیلاً ذکر کرتے ہیں۔

۱۷..... ”قال بعض الناس“ پر سیر حاصل بحث کرتے ہیں۔

۱۸..... حنفیہ پر کئے گئے حافظ کے اشکالات کے جوابات دیتے ہیں۔

۱۹..... روایت کے متعدد طرق اور شواہد کا ذکر کرتے ہیں۔

۲۰..... علامہ کوثری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”عمدة القاری“ ”فتح الباری“ سے

ایک ثلث ضخامت میں زائد ہے۔

اس میں ایسی مباحث کا تذکرہ ہے جو قاری کو دیگر شروحات سے مستغنی کر دیتی ہے۔

اگر ”فتح الباری“ کا مقدمہ نہ ہوتا تو ”عمدة القاری“ کو اس پر نمایاں فوقیت ہوتی۔

علامہ عینی رحمہ اللہ نے حافظ کے کئی اوہام پر تنبیہ بھی کی ہے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ نے اس

شرح کو ۸۲۱ھ میں شروع کیا اور ۸۴۷ھ کو مکمل کیا، اس پر تقریباً ۲۶ سال کا عرصہ لگا، مختلف

موانع کی بناء پر علامہ عینی رحمہ اللہ کو اس شرح کا کام کئی مرتبہ روکنا پڑا، ورنہ زیادہ سے زیادہ

اس پر دس سال لگتے۔

علامہ عینی رحمہ اللہ نے اس شرح میں زیادہ استفادہ حافظ کی ”فتح الباری“ سے کیا ہے،

حافظ نے شرح کا آغاز علامہ عینی سے پہلے کیا تھا، برہان بن خضر کے واسطے سے علامہ عینی

نے یہ مسودہ عاریتاً لے کر مطالعہ کیا اور اس سے کافی استفادہ کیا، پھر اپنی شرح میں جا بجا حافظ

پر نقد کیا، اوہام پر تنبیہ کی، تعقبات و اعتراضات کئے، حافظ نے اس کے جواب میں ”انتقاض

الاعتراض فی الرد علی العینی فی شرح البخاری“ کے نام سے کتاب لکھی، یہ

کتاب دو جلدوں میں ”مکتبة الرشید“ سے ۱۴۱۳ھ میں طبع ہوئی ہے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ



کی شرح ۲۵ جلدوں میں ”دار احیاء التراث“ اور ”مکتبہ رشیدیہ“ کوئٹہ سے طبع ہے۔

## ۱۱..... التوشیح شرح الجامع الصحيح

عبدالرحمن بن ابی بکر المعروف علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) آپ نے صحاح ستہ پر مختصر شروح بطور حاشیے کی لکھیں، صحیح بخاری کی شرح ”التوشیح شرح الجامع الصحيح“ صحیح مسلم کی شرح ”الديجاج على صحيح مسلم بن الحجاج“ سنن ترمذی کی شرح ”قوت المغتذی على جامع الترمذی“ سنن ابی داود کی شرح ”مراقبة الصعود إلى سنن أبي داود“ کے نام سے لکھی۔ سنن نسائی کی شرح ”زهر الربی على المجتبى“ اور سنن ابن ماجہ کی شرح ”مصابح الزجاجة شرح سنن ابن ماجه“ کے نام سے لکھی۔ موطا مالک کی شرح ”تنوير الحوالک شرح موطأ مالک“ کے نام سے لکھی، نیز موطا کے رجال پر ”إسعاف المبطأ برجال الموطأ“ لکھی۔ مسند احمد پر نحوی اعتبار سے ”عقود الزبرجد على مسند الإمام أحمد“ اس میں مشکل حدیث کی تراکیب اور نحوی اعتبار سے ہونے والے اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں اور ضمناً غریب الفاظ کی وضاحت بھی کی ہے۔ ذخیرہ حدیث کو ”الجامع الكبير“ کے نام سے جمع کیا پھر اس کا اختصار ”الجامع الصغير“ کے نام سے کیا، اصول حدیث پر ”تدريب الراوی“ اور ”الفیہ“ لکھی۔ کوئی فن ایسا نہیں ہے جس پر آپ کی تصنیفات نہ ہوں۔ آپ کی خود نوشت سوانح اور تصنیفات کے لئے دیکھیں: ①

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں صرف احادیث کو حل کیا ہے، اس اعتبار سے کہ اگر کوئی غریب لفظ آیا تو انہوں نے وضاحت کی ہے، اسی طرح معانی حدیث، ضبط

① حسن المحاضرة فى تاريخ مصر والقاهرة: ذكر من كان بمصر من الأئمة المجتهدين،

الفاظ، اختلاف روایات اور تطبیق بھی ذکر کی ہے۔ مختصر الفاظ میں حدیث کی تشریح کی ہے۔ حدیث سمجھنے کے لئے اگر کسی طرق یا شواہد کی ضرورت پڑتی ہو تو بقدر ضرورت مختصراً اس کو بھی نقل کرتے ہیں، نفس کتاب سمجھنے کے لئے اچھی شرح ہے، لیکن اس میں علمی، فنی اور تحقیقی مباحث نہیں ہیں۔ یہ شرح رضوان جامع کی تحقیق کے ساتھ ۹ جلدوں میں ”مکتبۃ الرشید“ ریاض سے طبع ہوئی ہے۔

## ۱۲..... إرشاد الساری بشرح صحیح البخاری

امام احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک المعروف علامہ قسطلانی رحمہ اللہ (متوفی ۹۲۳ھ) آپ کی تصنیفات میں مطبوعہ کتابیں دو ہیں:

۱..... ”إرشاد الساری“ ۲..... ”المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ“

(اس کتاب کی شرح علامہ زرقانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۲۲ھ) نے ”شرح الزرقانی

علی المواہب اللدنیۃ“ کے نام سے ۱۲ جلدوں میں لکھی)

علامہ قسطلانی رحمہ اللہ نے اس شرح میں ”شرح صحیح البخاری لابن بطل،

الکواکب الدراری، فتح الباری“ اور ”عمدة القاری“ سے استفادہ کیا ہے۔

ان کا اسلوب یہ ہے کہ ترجمۃ الباب کو حل کرتے ہیں، سند میں موجود روایات کے اسماء کا ضبط بتلاتے ہیں، مختصراً ان کے اساتذہ وتلامذہ اور ان کے متعلق اہل علم کی رائے ذکر کرتے ہیں، حدیث کے متعدد طرق نقل کرتے ہیں، اگر کچھ فرق ہو تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں۔ اگر اس حدیث کے مشابہ کوئی اور روایت ہو تو اس کو بھی نقل کرتے ہیں۔ محذوف عبارات نکال کر اس سے حدیث کے معنی کی وضاحت کرتے ہیں، حدیث کی شرح میں اہل علم کے اقوال ذکر کرتے ہیں، روایات میں بظاہر تعارض ہو تو تطبیق کرتے ہیں، حدیث میں مشکل الفاظ ہوں تو ائمہ لغت سے حل کرتے ہیں، ہر حدیث کی شرح عام فہم انداز میں کرتے ہیں۔ اگر کسی کے پاس وقت کم ہو اور ”فتح الباری، عمدة القاری“ اور دیگر حدیث کی اہم مباحث کو یکجا دیکھنا چاہتا ہو تو یہ بہت مفید شرح

ہے، ان دونوں شروح سے فی الجملہ مستغنی کر دیتی ہے۔

علامہ عبدالحی کتانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۸۲ھ) اس شرح کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض شیوخ اس شرح کو جامعیت، افادیت اور اخذ و تکرار کے لحاظ سے تمام شروح پر فضیلت دیتے تھے، یہ مدرس کے لئے ”فتح الباری“ اور دیگر شروح سے مفید ہے:

قلت: وکان بعض شیوخنا یفضلہ علی جمیع الشروح من حیث الجمع وسہولة الأخذ والتکرار والإفادة، وبالجملة فهو للمدرس أحسن وأقرب من فتح الباری فمن دونہ ❶.

### ۱۳..... منحة الباری شرح صحیح البخاری

شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا انصاری رحمہ اللہ (متوفی ۹۲۶ھ) محقق نے اس شرح کے شروع میں ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں مصنف کے تفصیلی حالات اور مصنف کے ۸۹ تصانیف کے نام شمار کئے ہیں، ان کی تصنیفات میں مطبوعہ ”أسنى المطالب فی شرح الروض الطالب“ ”فتح الوهاب بشرح منهج الطلاب“ اور ”منحة الباری“ ہیں۔ اس شرح میں حدیث کی مختصر تشریح کی گئی ہے، معانی اور مفاہیم حدیث کے لئے مفید شرح ہے، اس کی لکھائی بڑی ہے، اگر کمپیوٹرائز کردی جائے تو یہ تین جلدوں میں سما سکتی ہے، یہ شرح سلیمان بن دریع عازمی کی تحقیق کے ساتھ ۱۰ جلدوں میں ”مکتبة الرشد“ سے طبع ہوئی ہے۔

### ۱۴..... تیسیر القاری شرح صحیح البخاری

علامہ نور الحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۷۳ھ) کی یہ شرح چھ جلدوں میں فارسی زبان میں ہے، دارالعلوم کراچی کی لائبریری میں موجود ہے، علامہ نور الحق مشہور محدث شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) کے صاحب زادے ہیں، جس زمانے میں ان کے والد شیخ عبدالحق نے مشکوٰۃ کی دو شرحیں ”لمعات التنقیح“ اور ”أشعة اللمعات“ لکھیں اسی زمانے میں ان کے صاحب زادے علامہ نور الحق رحمہ اللہ

نے بخاری کی یہ شرح لکھی، یہ شرح فارسی زبان میں ہے، فارسی زبان میں اس لئے ہے کہ اس وقت کی رائج اور سرکاری زبان یہی تھی، حل کتاب کے اعتبار سے یہ ایک اچھی شرح ہے، ہر حدیث کو لکھ کر پانچ سے چھ سطروں میں عام فہم انداز میں اس کی تشریح کرتے ہیں، عام فارسی دان آدمی اگر بخاری کی شرح پڑھنا چاہے تو اس کے لئے نہایت مفید ہے۔

## ۱۵..... عون الباری لحل أدلة البخاری

علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) نواب صاحب علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۲ھ) کے ہم عصر ہیں، یہ علامہ ابو العباس احمد بن عبد اللطیف زبیدی رحمہ اللہ (متوفی ۸۹۶ھ) کی ”التجريد“ کی شرح ہے، تجرید میں صحیح بخاری کی مکرر روایات کو حذف کیا گیا ہے، ”عون الباری“ اس تلخیص کی شرح ہے۔ یہ شرح درحقیقت ”فتح الباری“ سے ماخوذ ہے، اس شرح میں الفاظ حدیث کے معانی، مطالب اور حدیث کی عام فہم انداز میں تشریح ہے، فقہی، کلامی، ادبی اور فنی مباحث کا ذکر نہیں ہے، چونکہ متن اور شرح کی لکھائی بڑی ہے، اس لئے ضخامت بڑھ گئی ہے ورنہ کمپیوٹرائزڈ تین جلدوں میں آسکتی ہے۔ یہ نسخہ ۷ جلدوں میں ”دار الرشید“ حلب سے طبع ہے۔

## ۱۶..... لامع الدراری علی جامع البخاری

فقہ العصر علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۲ھ) کے درس بخاری کے افادات کو حضرت مولانا تحسینی کاندھلوی رحمہ اللہ نے ”لامع الدراری“ کے نام سے اور سنن ترمذی کے افادات کو ”الکوکب الدری“ کے نام سے جمع کیا۔ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے علم حدیث اور فقہ میں ایک نمایاں مقام عطا کیا تھا، معانی و مفاہیم حدیث اور تطبیق بین الروایات میں آپ کو ید طولی حاصل تھا، مختصر الفاظ میں حدیث کی تشریح کرتے، حنفی نکتہ نظر کی مدلل وضاحت کرتے، اس شرح کی اہمیت کا اندازہ مفصل شروحات کے دیکھنے کے بعد ہوتا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ نے اس شرح پر ایک مبسوط اور جامع مقدمہ لکھا، یہ مقدمہ ۱۵۲ صفحات پر مشتمل ہے، اس مقدمہ میں

چار فصلیں ہیں:

الفصل الأول فی أحوال الإمام البخاری

الفصل الثانی فی بیان الجامع الصحیح

الفصل الثالث فی بیان التراجم

الفصل الرابع فیما يتعلق بشروح البخاری وغيرها من متعلقات البخاری  
اس مقدمہ میں صحیح بخاری کی ۱۳۲ اشروحات کا تذکرہ کیا ہے، بخاری سے متعلق جملہ  
معلومات کے لئے یہ مقدمہ نہایت مفید ہے۔ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے اس شرح پر  
نہایت علمی و تحقیقی حواشی لکھے، حدیث سے متعلق جملہ مباحث کو باحوالہ یکجا کیا، حضرت کے  
حواشی سے شرح کی افادیت بڑھ گئی، یہ شرح مظاہر العلوم سہارنپور سے ۴ جلدوں میں طبع  
ہوئی ہے، اور پاکستان میں ایچ ایم سعید سے طبع ہوئی ہے۔ اگر کوئی صاحب علم اس شرح کو  
تحقیق و تخریج کے ساتھ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن میں عمدہ طباعت کے ساتھ شائع کرے تو یہ اہل علم  
کے لئے گراں قدر سرمایہ ہوگا۔

۷۱..... فیض الباری شرح صحیح البخاری

یہ امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۲ھ) کے افادات ہیں، امام  
العصر علامہ کشمیری رحمہ اللہ کے یہ افادات ان کے شاگرد علامہ بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ (متوفی  
۱۳۸۵ھ) نے جمع کئے ہیں، اس شرح میں حدیث کی نہایت مفید مباحث ہیں، اس کا بنیادی  
ماخذ ”فتح الباری“ اور ”عمدة القاری“ ہے، اس میں جابجا حدیث پر حضرت کے  
افادات ہیں، مشکل حدیث پر حضرت کی ذاتی توجیہات اور کئی خارجی مباحث کا اس میں  
ذکر ہے، حضرت کے وسعت مطالعہ اور علم حدیث میں تبحر کا اندازہ ان تین کتابوں سے ہوتا  
ہے ”فیض الباری، معارف السنن، انوار الباری“ ان تینوں اشروحات کو پڑھنے سے  
معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تفسیر، حدیث، فقہ اور علوم عربیت میں امامت کا درجہ دیا  
تھا، درس بخاری آپ کی تحقیقات کے بغیر نامکمل ہے۔ حنفیہ کے اکثر دلائل جواب تک پس

پردہ تھے، حضرت کے افادات میں ان کا بھی ذکر ہے، اور کئی مقامات پر ان روایات اور احادیث سے استدلال کیا ہے کہ ان سے پہلے کسی کا اس طرف ذہن نہیں گیا تھا، چونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک بہترین قوت حافظہ آپ کو عطا فرمایا تھا، اس لئے حدیث کی عربی عبارات اور فقہ کی عبارات کے صفحات کے صفحات آپ کو زبانی یاد تھے، حضرت بنوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ درس میں ”فتح القدیر“ کی طویل عبارت زبانی سنائی، استفسار پر بتایا کہ ۲۶ سال پہلے میں نے اس کا مطالعہ کیا تھا۔ ❶

اس شرح کے پڑھنے سے جہاں علم حدیث کے ساتھ ایک عمدہ مناسبت پیدا ہو جاتی ہے، وہیں اس میدان کے نئے دریچے بھی کھلتے ہیں، آپ دیگر شارحین کی طرح صرف ناقل نہیں ہیں بلکہ اس فن میں مجتہدانہ بصیرت رکھتے تھے، ان کی وسعت مطالعہ کے سبب کم وقت میں نہایت عمدہ اور مفید معلومات یکجا دستیاب ہوتی ہیں، شرح پر خرچ اور حواشی کی وجہ سے اس کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے، یہ شرح چھ جلدوں میں ”مکتبہ رشیدیہ“ کوئٹہ سے طبع ہے۔ حضرت شاہ صاحب کی سوانح جلالہ شان، علمی مقام و مرتبہ، وسعت مطالعہ اور آپ کے علمی فوائد و نکات اور آپ کی درس حدیث کی خصوصیات کے لئے ”نقش دوام“، ”ملفوظات محدث کشمیری“ اور ”نوادرات کشمیری“ کا مطالعہ کریں۔

## ۱۸..... کوثر المعانی الدراری فی کشف خبایا صحیح البخاری

علامہ محمد خضر بن سید عبد اللہ <sup>شنقٹی</sup> رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۴ھ) کی اس شرح کے شروع

میں یہ ابحاث ہیں:

”فضیلة الصحابة، ما قيل في محبة الصحابة، عدالة الصحابة، في عدد الصحابة وطبقاتهم“ ”أفضل التابعين“ یہ مباحث ۵۰ صفحات پر مشتمل ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ ”تعریف البخاری، فضائل الجامع الصحیح، مبادئ علم الحديث“ اور دیگر کئی مفید مباحث اس مقدمے میں

موجود ہیں۔

ان کا اسلوب یہ ہے کہ سند میں جتنے راوی ہوں ان کی تعداد بتلا کر ہر ایک کے مختصر حالات، ان کے شیوخ، تلامذہ نیز اس راوی کے بارے میں ائمہ جرح و تعدیل کی آراء ذکر کرتے ہیں، پھر حدیث کی تشریح کرتے ہیں، اس میں انساب اور بلدان کا بھی تذکرہ ہے، اسی طرح ”علی تعلیق المعلقات“ اور ”فی سند من الطائف“ کا بھی ذکر کرتے ہیں، یہ شرح نہایت عمدہ ہے، اس میں حدیث اور فنی مباحث دونوں کا ذکر ہے، حدیث کو اصول حدیث کی روشنی میں حل کیا ہے، جا بجا اصول حدیث کی بھی عمدہ تشریحات ذکر کی ہیں، ان شاء اللہ اس شرح کے پڑھنے سے علم حدیث میں بصیرت پیدا ہوگی۔ یہ شرح ۱۴ جلدوں میں ”مؤسسة الرسالة“ سے طبع ہوئی ہے۔

## ۱۹..... الكنز المتواری فی معادن اللامع الدراری

### وصحیح البخاری

اس شرح میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۲ھ) کے تلامذہ اور خلفاء نے حضرت شیخ الحدیث کے بخاری پر موجود افادات اور مباحث کو یکجا کیا ہے، اس میں ”لامع الدراری“ ”تقریر بخاری“ ”أوجز المسالک، الکوکب الدراری“ اور ”بذل المجہود“ کی مباحث ہیں۔ یعنی حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی تصانیف اور تقاریر سے ان تمام افادات کو جمع کر کے ان کو شرح کے انداز میں مرتب کیا ہے۔ اس کی پہلی جلد میں مقدمہ ہے، جس میں حدیث کی عمدہ معلومات ہیں، جیسے انواع حدیث، امام بخاری کے حالات، پانچ شروح پر تبصرہ، افراد، غرائب، مستخرج، معاجم، کتب الجمع، مسانید، مسلسلات، امالی، اسباب حدیث، الثلائیات، ناسخ و منسوخ، خلاصہ یہ ہے کہ مصنفات فی الحدیث کے تمام انواع کا تفصیلی ذکر ہے۔ اس پہلی جلد کا اور اسی طرح ”تحفة الأحوذی“ کی پہلی جلد جو کہ مقدمہ پر مشتمل ہے، ان دونوں کا مطالعہ اہل علم کے لئے بہت مفید ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس شرح میں حضرت شیخ الحدیث کے تمام افادات عمدہ

اسلوب کے ساتھ یکجا ہیں۔ یہ شرح ۲۰ جلدوں میں ”مؤسسة الرسالة الخليل الإسلامية“ فیصل آباد سے طبع ہے۔

## ﴿۵﴾ صحیح بخاری کی معروف غیر مطبوعہ شروحات

### ۱..... النصيحة في شرح البخاري الصحيحة

یہ امام ابو جعفر احمد بن نصر داودی رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۲ھ) کی تصنیف ہے، یہ ”شرح الداودی“ کے نام سے معروف ہے۔

### ۲..... شرح السراج

یہ علامہ ابوالزناد سراج بن سراج قرطبی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۲ھ) کی تصنیف ہے۔

### ۳..... شرح المهلب

یہ علامہ مہلب بن احمد بن ابی صفرہ ازدی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۵ھ) کی تصنیف ہے۔

### ۴..... شرح ابن التين

یہ امام ابو محمد عبد الواحد بن تین سفاقی رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۱ھ) کی تصنیف ہے، اس شرح کا پورا نام ”المخبر الفصیح فی شرح البخاری الصحیح“ بخاری کے شارحین اکثر ”ابن التین“ کے حوالہ سے اس شرح کا ذکر کرتے ہیں۔

### ۵..... شرح ابن المنير

امام زین الدین علی بن محمد بن منصور اسکندرانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۵ھ) امام ابن المنیر رحمہ اللہ کا تذکرہ شروح بخاری میں کافی آتا ہے۔

### ۶..... التلويح شرح الجامع الصحيح

یہ علامہ علاء الدین مغلطائی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ) کی تصنیف ہے۔ اس کا اختصار علامہ جلال بن احمد یوسف تبریزی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۳ھ) نے ”مختصر



شرح مغلطائی کے نام سے کیا ہے۔

## ۷..... شرح ابن کثیر لصحیح البخاری

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) نے اپنی اس شرح کا ذکر ”البدایۃ والنہایۃ“ میں امام بخاری رحمہ اللہ کے حالات میں ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے:

صاحب الصحیح وقد ذکرنا له ترجمة حافلة في أول شرحنا لصحيحه. ①  
علامہ ابن العما درحمہ اللہ نے اس شرح کا ذکر ”شذرات الذهب“ (۶/۲۳۱) میں اور حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے ”کشف الظنون“ (۱/۱۹) میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”الدرر الكامنة“ (۱/۳۹۹) میں کیا ہے۔

## ۸..... الفيض الجاری

یہ علامہ سراج الدین عمر بن رسلان بلقینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۵ھ) کی تصنیف ہے۔

## ۹..... منح الباری بالسیح الفسیح الجاری

علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ (متوفی ۸۱۷ھ) کی تصنیف ہے۔

## ۱۰..... اللامع الصبیح بشرح الجامع الصحیح

علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الدائم برماوی رحمہ اللہ (متوفی ۸۳۱ھ) کی تصنیف ہے۔

## ۱۱..... الكوكب الساری فی شرح صحیح البخاری

یہ علامہ محمد بن احمد بن موسیٰ کفیری رحمہ اللہ (متوفی ۸۳۱ھ) کی تصنیف ہے۔

## ۱۲..... مجمع البحرین و جواهر الحبرین

یہ علامہ کرمانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۷ھ) کے صاحبزادے علامہ تقی الدین یحییٰ بن

محمد بن یوسف کرمانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۳۳ھ) کی تصنیف ہے۔

### ۱۳..... تلخیص أبی الفتح لمقاصد الفتح

یہ امام ابوالفتح شرف الدین محمد بن ابی بکر بن حسن مراغی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۶ھ) کی تصنیف ہے، انہوں نے ”فتح الباری“ کا اختصار کیا ہے۔

### ۱۴..... الخیر الجاری فی شرح صحیح البخاری

یہ علامہ ابو یوسف یعقوب البنانی لاہوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۰۳ھ) کی تصنیف ہے، جو ”فتح الباری“ ”عمدة القاری“ اور ”إرشاد الساری“ سے ماخوذ ہے۔

### ۱۵..... ضوء الدراری شرح صحیح البخاری

یہ علامہ غلام علی بلگرامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۰۰ھ) کی تصنیف ہے، یہ ”إرشاد الساری“ کی تلخیص ہے جو ”كتاب الزکاة“ تک ہے۔

### ۱۶..... زاد المجد الساری بشرح صحیح البخاری

یہ امام ابوعلی محمد التاودی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۰۹ھ) کی تصنیف ہے جو فارسی زبان میں ہے۔

## ﴿۶﴾ صحیح بخاری کی اردو شروحات

### ۱..... انوار الباری شرح صحیح البخاری

یہ علامہ احمد رضا خان بنجوری رحمہ اللہ کی تصنیف ہے، یہ حضرت شاہ صاحب کے داماد تھے، انہوں نے حضرت شاہ صاحب کے بخاری کے افادات کو اردو زبان میں نہایت محققانہ انداز میں جمع کیا ہے، اس میں جہاں ”فتح الباری“ ”عمدة القاری“ اور ”إرشاد الساری“ کی مباحث ہیں، وہیں جابجا دیگر شارحین حدیث کی بھی عمدہ مباحث کا ذکر ہے، اس شرح کے مطالعے سے حضرت شاہ صاحب کی وسعت علمی اور کثرت مطالعہ کا اندازہ

ہوتا ہے، اس میں کئی مواقع پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے جو حنفیہ پر اعتراضات کئے ہیں، یا شوافع کی طرف سے جو اعتراضات ہوئے ہیں ان کے بھی تفصیلی جوابات ہیں، اختلافی مسائل جیسے رفع یدین، آمین بالجہر، قرأت خلف الامام، طلاق اور تراویح پر نہایت تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔ اس شرح کی پہلی جلد میں مقدمہ ہے، جس میں علم حدیث سے متعلق اور صحیح بخاری سے متعلق بحث ہے، پھر آگے حنفی علماء کے تراجم کا ذکر ہے، حنفی علماء کے حالات عموماً دس سے بارہ سطروں میں ان کی تصانیف کے ساتھ ذکر ہیں، اردو زبان میں حنفی اہل علم کے حالات ”حدائق الحنفیہ“ کے بعد اس کتاب میں ہیں۔ یہ شرح مکمل نہیں ہو سکی بلکہ کتاب الحج تک ہے پھر حضرت کا انتقال ہو گیا، جیسے ”معارف السنن“ ابواب الحج تک ہے، اس کی تکمیل نہ ہو سکی، اگر ان دونوں کی تکمیل ہو جاتی تو دیگر ابواب پر بھی حضرت شاہ صاحب کے افادات ہمارے سامنے آ جاتے، ایمان، علم، طہارت اور صلاۃ کی مباحث نہایت تفصیل کے ساتھ ہیں، اہل علم کے لئے یہ علوم و معارف کا گنجینہ ہے۔

## ۲..... فضل الباری شرح صحیح البخاری

افادات شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۹ھ) حضرت کی تصنیفات میں معروف ”تفسیر عثمانی“ اور ”فتح الملہم“ ہے، اس شرح کو مرتب کرنے والے حضرت مولانا قاضی عبدالرحمن صاحب ہیں، حضرت ڈابھیل میں بخاری پڑھاتے تھے، دورانِ درس آپ کے یہ شاگردان کو جمع کرتے، پھر اصل مراجع سے مراجعت کے بعد دیگر متعدد شروحات کے مطالعہ سے اس میں اضافہ کرتے، اس طرح انہوں نے ایک عمدہ گلدستہ تیار کیا، یہ مکمل بخاری کی شرح نہیں ہے، بلکہ صحیح بخاری کی ابتدائی ابواب ”کتاب الایمان، کتاب العلم اور کتاب الطہارت“ کی شرح ہے، جہاں تک یہ شرح ہے نہایت علمی، تحقیقی اور ٹھوس معلومات پر مشتمل ہے، اس میں ساری فنی مباحث ہیں، اگر یہ شرح مکمل ہو جاتی تو اردو میں بے مثال شرح ہوتی۔ علامہ عثمانی رحمہ اللہ نے مسلم کی شرح ”فتح الملہم“ کے نام سے لکھی ہے، آپ کو رجال حدیث، طرق حدیث، معانی حدیث اور علل پر گہری دسترس

تھی، جس کی زندہ اور جاوید مثال ”فتح الملہم“ ہے، اس میں امام نووی، حافظ ابن حجر، علامہ عینی اور علامہ قسطلانی رحمہم اللہ کی شروحات کی مباحث حسن ترتیب کے ساتھ یکجا ہیں، علمی پختگی کے لئے اس شرح کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔ یہ شرح دورِ حاضر کے افکار اور ضرورت کے مطابق ہے، یہ محققانہ شرح ”ادارہ علوم شرعیہ“ نشر روڈ کراچی سے طبع ہے۔

### ۳..... ارشاد القاری الی صحیح البخاری

یہ حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کے افادات ہیں، شروع کے پچپن صفحات پر نہایت مفید مقدمہ ہے، حجیت حدیث پر سیر حاصل بحث کی ہے، یہ شرح ”کتاب الإیمان“ اور ”کتاب العلم“ تک کی تشریح و توضیح اور اس سے متعلق فقہ، حدیث، تصوف اور کلام کی نہایت گراں قدر مباحث پر مشتمل ہے۔ طویل مباحث کو دلنشین انداز میں اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے، غریب الفاظ کی وضاحت، فقہاء کے مذاہب کو اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے، دلائل اور تراجم ابواب کی اغراض و تطبیق اور عالمانہ مباحث کے تذکرہ میں یہ شرح دیگر شروح پر فائق ہے، یہ شرح ”الحجاز“ کراچی سے طبع ہے۔

### ۴..... ایضاح البخاری

افادات حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحب، یہ نہایت عالمانہ شرح ہے، پہلی جلد ”کتاب الإیمان“ اور ”کتاب العلم“ سے متعلق ہے، اس میں ”مقصد ترجمہ“ کے تحت تراجم کو حل کیا جاتا ہے، تراجم ابواب اور حدیث کے درمیان مناسبت ذکر کرتے ہیں، معلق روایات کی وضاحت کرتے ہیں، الفاظ حدیث کی تشریح کرتے ہیں، فقہاء کے مذاہب و دلائل اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، اس شرح میں اختراعی فوائد و نکات بھی کافی ہیں، طلبہ حدیث کے لئے مفید شرح ہے، یہ شرح ”قدیمی کتب خانہ“ سے طبع ہے۔

### ۵..... الخیر الجاری فی شرح صحیح البخاری

یہ حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہم اللہ (شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور) کی

تصنیف ہے، اس شرح میں علامہ انور شاہ کشمیری، مولانا محمد ادریس کاندھلوی اور مولانا خیر محمد جالندھری رحمہم اللہ کے علوم کا خلاصہ ہے۔ اس میں تراجم ابواب کی اباحت ”تحفة القاری“ مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ کی کتاب سے ماخوذ ہیں۔ ابتداء میں مبادیات و متعلقات حدیث سے متعلق ایک مفید مقدمہ ہے۔ اس شرح میں تراجم ابواب کو اختصار کے ساتھ حل کیا گیا ہے، احادیث کی تشریح بقدر ضرورت ہے، اس میں احادیث کا ترجمہ اور طویل مباحث نہیں ہیں، اور نہ ہی علمی و تحقیقی، فنی و فقہی مباحث کا ذکر ہے۔ یہ شرح ”ادارہ تالیفات اشرفیہ“ ملتان سے طبع ہے۔

## ۶..... الخیر الساری فی تشریحات البخاری

افادات استاذ العلماء حضرت مولانا محمد صدیق صاحب (شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان) یہ شرح ”باب بدء الوحي“ ”کتاب الایمان“ اور ”کتاب العلم“ کی مباحث پر مشتمل ہے، ابتداء میں حدیث اور صحیح بخاری سے متعلق ایک مفید علمی مقدمہ ہے۔ اس شرح میں احادیث کے ترجمہ کے بعد تراجم ابواب کی متعدد اغراض اور عام فہم انداز میں احادیث کی مختصر تشریح ہے، یہ شرح طالبات کے نصاب کے مطابق ہے۔ یہ شرح ”مکتبہ امدادیہ“ ملتان سے طبع ہے۔

## ۷..... تیسیر الباری ترجمہ و تشریح صحیح بخاری

حضرت مولانا وحید الزمان صاحب رحمہ اللہ، اس میں بخاری کی تمام احادیث کا ترجمہ ہے اور بقدر ضرورت حاشیہ میں وضاحت ہے۔ یہ ترجمہ ”نعمانی کتب خانہ“ اردو بازار لاہور سے طبع ہے۔

## ۸..... کشف الباری عمانی صحیح البخاری

یہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان نور اللہ مرقدہ کے افادات ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے نصف صدی سے زائد صحیح بخاری کا درس دیا، قدیم

اور جدید کوئی شرح ایسی نہیں ہے جو آپ کے مطالعے سے نہ گزری ہو، فن حدیث اور رجال میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے مثال دسترس دی، علم حدیث کے ساتھ فنون عربیت میں بھی آپ کو پید طولی حاصل تھا۔ اردو میں اس جیسی مفصل، مدلل اور محققانہ شرح موجود نہیں ہے، اگر کسی کے پاس صرف یہی ایک شرح ہو اور اس کا مطالعہ کرے تو اس کو عربی اردو شروحات سے فی الجملہ مستغنی کر دے گی، اس شرح میں علامہ خطابی، علامہ ابن بطلال، امام نووی، حافظ ابن حجر، علامہ عینی، علامہ جلال الدین سیوطی، علامہ قسطلانی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، علامہ رشید احمد گنگوہی، امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہم اللہ، ان تمام اکابر اہل علم کے حدیث سے متعلق افادات باحوالہ حسن ترتیب کے ساتھ یکجا ہیں۔ جن علماء کرام نے حضرت کے ان افادات کو جمع کیا وہ بھی قابلِ داد ہیں کہ انہوں نے بڑی محنت اور جاں فشانی کے بعد ہر بات کو اصل مرجع سے مراجعت کے بعد لکھا، یہ شرح قدیم و جدید متقدمین و متاخرین تمام علماء کی تحقیقات سے لبریز ہے، اس شرح کی دس وہ خصوصیات جو حضرت شیخ الحدیث مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ نے ”کشف الباری“ پر تبصرے کے دوران بیان کیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱..... مشکل الفاظ کے لغوی معانی کا اور یہ کہ یہ لفظ کس باب سے آتا ہے بیان ہوتا ہے۔

۲..... اگر نحوی ترکیب کی ضرورت ہو تو جملے کی نحوی ترکیب کو ذکر کیا گیا ہے۔

۳..... حدیث کے الفاظ کا مختلف جملوں کی صورت میں سلیس ترجمہ کیا گیا ہے۔

۴..... ترجمۃ الباب کے مقصد کا تحقیقی طریقے سے مفصل بیان کیا گیا ہے اور اس سلسلے

میں علماء کے مختلف اقوال کا تنقیدی تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

۵..... باب کا ماقبل سے ربط و تعلق کے سلسلے میں بھی پوری تحقیق و تنقید کے ساتھ تجزیہ

پیش کیا گیا ہے۔

۶..... مختلف فیہا مسائل میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک اور دوسرے مسالک کی

تنقیح و تحقیق کے بعد ہر ایک کے مستدلالات کا استقصاء اور پھر دلائل پر تحقیقی طریقے سے رد

وقد ح اور احناف کے دلائل کی وضاحت اور ترجیح بیان کی گئی ہے۔

۷..... اگر حدیث میں کوئی تاریخی واقعہ مذکور ہو تو اس کی پوری وضاحت کی گئی ہے۔

۸..... جن احادیث کو تقریر کے ضمن میں بطور استدلال پیش کیا گیا ہے ان کی تخریج کی گئی ہے۔

۹..... تعلیقات بخاری کی تخریج کی گئی ہے۔

۱۰..... سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مختلف اقوال کے نقل کرنے میں حضرت صرف ناقل نہیں ہیں بلکہ ہر قول پر محققانہ اور تنقیدی کلام بھی بوقت ضرورت کیا گیا ہے۔  
حضرت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تدریس کا طویل موقع عنایت فرمایا، اس کتاب میں آپ کی پوری زندگی کی تدریس کا نچوڑ موجود ہے۔ اب تک اس شرح کی ۲۳ جلدیں ”مکتبہ فاروقیہ“ شاہ فیصل کالونی کراچی سے طبع ہو چکی ہیں۔

۹..... درس بخاری

افادات حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ، حضرت کی تصنیفات میں ”شرح مقدمہ مسلم، شیوخ بخاری، عقیدہ ظہور مہدی“ ہیں، آپ کی ترمذی اول کے افادات ”مجمع البحرین“ کے نام سے طبع ہیں۔ بخاری پر آپ کے افادات ”کتاب الایمان، کتاب العلم، کتاب الطہارۃ“ سے متعلق ہیں، اس میں ربط، حدیث اور ترجمۃ الباب کے درمیان مناسبت، مقاصد ابواب اور حدیث پر مربوط انداز میں اختصار کے ساتھ جامع گفتگو ہے۔ ۳۸۰ صفحات پر مشتمل یہ افادات ادارۃ النور کراچی سے ایک جلد میں طبع ہیں۔

۱۰..... انعام الباری

یہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے افادات ہیں۔ آپ حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے قابل فخر فرزند ارجمند ہیں، دارالعلوم میں آپ سے پہلے شیخ الحدیث حضرت مولانا سبحان محمود صاحب رحمہ اللہ تھے، ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ کو حضرت کا انتقال ہوا، ان کے انتقال کے بعد حضرت شیخ الاسلام صاحب

کے ذمہ بخاری کی تدریس کی ذمہ داری آئی، اللہ تعالیٰ نے حضرت کو تفسیر، حدیث، فقہ اور علوم عربیت میں نمایاں مقام عطاء فرمایا ہے۔ آپ کو تینوں زبانوں عربی، اردو، اور انگریزی پر عمدہ عبور حاصل ہے، حضرت کی تصانیف تینوں زبانوں میں موجود ہیں، پاکستان ہی نہیں بلکہ شاید دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جس کی طرف آپ نے سفر کر کے قرآن کریم کی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ نہ کیا ہو، ان کی زندگی کا اکثر حصہ اسفار میں گزرا، حضرت کے تین سفر نامے ”جہان دیدہ، دنیا مرے آگے، سفر در سفر“ عوام و خواص میں مقبول ہیں، ان تینوں سفر ناموں میں جن جن ممالک کے دورے کئے ان کے احوال اور وہاں کے نشیب و فراز اور ضمناً کئی ایک اہل علم کی سوانح بھی ذکر کی ہے۔ علم حدیث اور رجال میں آپ کی مہارت کا صحیح اندازہ ”تکملة فتح الملہم“ سے لگایا جاسکتا ہے، ”تکملہ“ چھ جلدوں میں ہے، اس پر عالم عرب کے محقق شیخ عبدالفتاح ابو غدہ اور علامہ یوسف القرضاوی رحمہما اللہ کی تقاریر بھی ہیں، اس میں رجال اور حدیث کی کوئی بحث بغیر حوالہ کے ذکر نہیں کی۔ آپ کے فقہی مہارت کا اندازہ ”فقہی مقالات“، ”فقہ البیوع“ اور ”فتاویٰ عثمانی“ سے ہوتا ہے۔ صحاح ستہ میں تین کتابوں سے متعلق آپ کے افادات چھپ چکے ہیں، صحیح بخاری پر ”انعام الباری“، صحیح مسلم پر ”تکملہ“ اور سنن ترمذی پر ”درس ترمذی“۔

”انعام الباری“ کو حضرت مولانا محمد انور حسین صاحب متخصص جامعہ دارالعلوم نے کیسٹوں سے جمع کیا، انہوں نے حضرت کے افادات کو عمدہ اسلوب اور حسن ترتیب کے ساتھ تخریج اور تحقیق سے آراستہ کر کے اہل علم کے سامنے پیش کیا۔ اس شرح میں طویل مباحث نہیں ہیں، حدیث حل کرنے کے لئے جتنی بات کی ضرورت تھی اتنی ہی بات کہی ہے، کتاب کے آغاز سے انتہاء تک تشریح اور تفصیل کا ایک ہی انداز ہے، ایسا نہیں ہے کہ شروع میں تفصیل ہو اور آخر میں صرف عبارت ہو، بلکہ شروع سے آخر تک ایک ہی اسلوب ہے، اس میں زیادہ تر مباحث ”فتح الباری، عمدۃ القاری، إرشاد الساری، فیض الباری“ اور ”لامع الدراری“ سے ہیں، حل کتاب کے اعتبار سے اردو زبان



میں نہایت مفید شرح ہے، اس میں جہاں حدیث کی مباحث یکجہاں ملتی ہیں وہیں دورِ حاضر کے نئے پیش آمدہ مسائل کا بھی عمدہ انداز میں حل موجود ہے، اس سے جہاں حدیث میں دسترس ہوتی ہے وہیں فقہ کے ساتھ گہری مناسبت بھی پیدا ہوتی ہے، ایسے لوگ بہت کم پیدا ہوئے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام فنون میں بیک وقت مہارت دی ہو، اور عوام و خواص میں ان کی بے حد مقبولیت ہو، خلاصہ کلام یہ ہے کہ اردو میں یہ شرح بے نظیر ہے، اہل علم کے لئے اس کا مطالعہ مفید ہے۔ اس شرح کی ۷ جلدیں ”مکتبہ الحراء“ کراچی سے طبع ہو چکی ہیں۔

## ۱۱..... تحفۃ القاری شرح صحیح البخاری

افادات حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہ (شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند) ان افادات کو آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا مفتی حسین احمد صاحب پالن پوری مدظلہ نے جمع و ترتیب دیا ہے۔ اس سے پہلے سنن ترمذی پر آپ کے افادات ”تحفۃ اللمعی“ کے نام سے طبع ہیں، آپ نے ”حجة الله البالغة“ کی مفصل و مدلل شرح ”رحمة الله الواسعة“ کے نام سے لکھی۔ نصف صدی سے زائد آپ کا تدریسی تجربہ ہے، تیس سال سے سنن ترمذی اور نو سال سے صحیح بخاری کا درس دے رہے ہیں، اس شرح کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عربی متن اعلام و ترقیم اور اعراب کے ساتھ تصحیح شدہ ہے۔ شرح کے شروع میں تقریباً ۹۰ صفحات میں ایک طویل مقدمہ ہے، جو نایاب معلومات و تحقیقات پر مشتمل ہے، حدیث کی حیثیت و حجیت، حدیث کی ترتیب و تدوین کے تاریخی مراحل، حجازی اور عراقی مکاتب فکر کی تاریخ، جمع قرآن و جمع حدیث کی تاریخ بڑے اچھے انداز میں بیان کی ہے، تقلید کی ضرورت و اہمیت پر اعلیٰ اور استدلالی انداز میں روشنی ڈالی ہے، وحی اور صاحب وحی کے مقام پر علمی گفتگو کی ہے۔

دیگر بھی اہم معرکہ الآراء مسائل پر محققانہ گفتگو کی ہے۔ ایمانیات کے مسائل جو اہل السنۃ والجماعت کے درمیان اختلافی ہیں ان کی ایسی دلنشین وضاحت کی ہے اختلاف کی بنیاد اور وجوہات واضح ہو جاتی ہیں اور قاری یہ محسوس کرتا ہے کہ اہل حق کے درمیان اختلاف

محض لفظی ہے، حقیقی اختلاف فرقِ باطلہ کے ساتھ ہے۔ حدیث کی ترجمۃ الباب کے ساتھ مناسبت اور مقاصد ابواب پر خصوصی توجہ دی ہے، اس شرح کے پڑھنے سے فہم حدیث نصیب ہوتا ہے، تراجم، تعلیقات اور آثار کی خوب وضاحت کی ہے۔ شرح میں اول سے آخر تک یکسانیت ہے، ائمہ سلف، ائمہ مجتہدین اور محدثین کرام کا ذکر انتہائی ادب و عظمت کے ساتھ کرتے ہیں، فقہاء کے مذاہب اور دلائل کی وضاحت میں جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ عام فہم ہونے کے ساتھ انوکھا بھی ہے، موصوف اقوال مختلفہ کی تنقیح اس انداز سے کرتے ہیں کہ ہر امام کا قول حدیث سے قریب نظر آتا ہے۔ تراجم، مقاصد ابواب، فہم حدیث اور حل کتاب کے اعتبار سے بے نظیر ہے۔ ❶

یہ شرح بارہ جلدوں میں ”زمزم پبلشرز“ کراچی سے طبع ہے۔

## ۱۲..... نصر الباری شرح اردو صحیح البخاری

یہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عثمان غنی صاحب مدظلہ کی تصنیف ہے، یہ مکمل صحیح بخاری کی شرح ہے، مصنف کا انداز یہ ہے کہ پہلے حدیث کو اعراب کے ساتھ نقل کرتے ہیں، پھر ترجمہ کے ضمن میں بقدر ضرورت حدیث کی مختصر تشریح کرتے ہیں، حدیث میں موجود مشکل الفاظ کی تحقیق کرتے ہیں، ”مطابقہ للترجمة“ کا عنوان ذکر کر کے حدیث اور ترجمۃ الباب میں مناسبت بیان کرتے ہیں، اگر روایت مختصر ہو تو اس کے تفصیلی طرق کی وضاحت کرتے ہیں، روایت مکرر ہو تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، متعارض فیہ روایت ہو تو اس میں تطبیق ذکر کرتے ہیں۔ یہ شرح اس اعتبار سے مفید ہے کہ یہ ایک متوسط انداز میں لکھی گئی ہے، اس سے طلبہ اور اہل علم استفادہ کر سکتے ہیں، حل کتاب کے لئے مفید ہے، البتہ اس میں علمی، فنی، تحقیقی، فقہی اور رجال پر مباحث کا تذکرہ کم ہے، بخاری کی شارحین حدیث کی جملہ مباحث اس میں یکجا نہیں ہیں، نفس کتاب اور احادیث سمجھنے کے لئے بے حد مفید ہے۔ یہ شرح ۱۳ جلدوں میں ”مکتبۃ الشیخ“ کراچی سے طبع ہے۔

### ۱۳..... تفہیم البخاری شرح صحیح البخاری

یہ حضرت مولانا ظہور الباری اعظمی صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند) کی تالیف ہے، اس میں مکمل عربی متن اعراب کے ساتھ ہے، اور احادیث کا با محاورہ ترجمہ ہے، اور اختصار کے ساتھ حاشیہ میں بقدر ضرورت تشریح ہے، یہ ترجمہ اور مختصر توضیح ”دارالاشاعت“ کراچی سے طبع ہے۔

### ۱۴..... توفیق الباری شرح صحیح بخاری

یہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالکبیر محسن کی تالیف ہے، اس شرح میں ”فتح الباری، إرشاد الساری، فیض الباری“ اور ”الأبواب والتراجم“ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کی مباحث کا خلاصہ جمع کیا گیا ہے۔ یہ شرح اردو زبان میں ہے، مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ روایت ذکر کر کے سند و متن سے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے افادات ذکر کرتے ہیں، اس میں روایت کے طرق، غریب الفاظ کی وضاحت، شرح حدیث، شوافع اور حنفیہ کا نقطہ نظر اور حدیث سے مستنبط فوائد و نکات ذکر ہیں، ترجمہ الباب کی توضیح حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔ بارہ جلدوں میں یہ شرح ”مکتبہ قدوسیہ“ لاہور سے طبع ہے۔

### ۱۵..... الہام الباری فی تقریر صحیح البخاری

یہ حضرت مولانا علاء الدین صاحب مدظلہ (رئیس جامعہ دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان) کے افادات ہیں، اس میں ”باب بدء الوحی“ سے لے کر ”کتاب البیوع“ تک ہر باب کی مختصر مگر جامع تشریح ہے۔ ۶۸۷ صفحات پر مشتمل یہ افادات ”گاباسنز“ اردو بازار کراچی سے طبع ہیں۔

### ۱۶..... عنایۃ الباری لطبۃ البخاری

یہ شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری مدظلہ کی تالیف ہے، اس شرح میں مدار تحقیق ”کشف الباری“ سے، معیار تفقہ ”انعام الباری“ سے، طرز تدریس

”الخیر الساری“ سے، اندازِ تسہیل ”نصر الباری“ سے، اور ربطِ بین الابواب ”دلیل القاری“ سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب ”کتاب الایمان“ اور ”کتاب العلم“ کی مباحث پر مشتمل ہے، یہ شرح تدریسی ضروری مواد پر مشتمل ہے۔ ۴۴۸ صفحات پر مشتمل یہ شرح ”ادارہ تالیفات اشرفیہ“ ملتان سے طبع ہے۔

### ۱۷..... درس بخاری

یہ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ کے افادات ہیں، یہ افادات ”باب بدء الوحی، کتاب الایمان“ اور ”کتاب العلم“ پر مشتمل ہیں۔  
یہ دروس بہت سی حواشی و شروح کا مختصر مگر جامع خلاصہ ہے، دو جلدوں پر مشتمل یہ افادات ”ادارۃ المعارف“ سے طبع ہیں۔

### ۱۸..... درس کتاب الاکراہ و کتاب الحیل

یہ حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب مدظلہ کے افادات ہیں، اس میں صحیح بخاری کی ”کتاب الاکراہ“ اور ”کتاب الحیل“ کو مفصل انداز میں حل کیا گیا ہے، اس میں احناف کے رائج مسلک کی نشاندہی اور اُن پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات اور حیلوں کی شرعی حیثیت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے، ۱۵۲ صفحات پر مشتمل یہ افادات ”ادارہ اسلامیات“ لاہور سے طبع ہیں۔

### ۱۹..... تشریحات بخاری

مرتب حضرت مولانا عبدالقادر قاسمی صاحب، اس شرح میں تین اکابر اہل علم کے افادات کو ہر حدیث کے تحت جمع کیا گیا ہے، (۱) علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ (۲) حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ (۳) حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ۔ یہ شرح ”کتب خانہ مجیدیہ“ ملتان سے طبع ہے۔

### ۲۰..... تحفۃ القاری

یہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف مدنی صاحب مدظلہ کی تصنیف ہے، یہ شرح بنات

کے نصاب کے مطابق ہے، اس میں ”کتاب الایمان اور کتاب العلم“ کی مباحث ہیں، اسلوب یہ ہے کہ مختصر ارجال کا تذکرہ کرتے ہیں، روایت اور باب کے درمیان مناسبت بیان کرتے ہیں، حدیث کی تشریح کرتے ہیں، شرح حدیث میں ”فتح الباری، عمدۃ القاری، إرشاد الساری، فیض الباری“ اور حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے افادات ذکر کرتے ہیں، اردو شروحات میں ”کشف الباری“ سے بہت استفادہ کیا ہے، بہر حال طلبہ اور طالبات کے لئے حل کتاب اور امتحان کے لئے مفید شرح ہے۔ شارحین حدیث کے طویل مباحث اس میں حسن ترتیب کے ساتھ اختصار سے یکجا ہیں، اگر کسی کے پاس تفصیلی وقت نہ ہو تو اس شرح کے مطالعے سے بھی شارحین کی تشریحات سے فی الجملہ واقفیت ہو جائے گی، طالبات کے نصاب کے مطابق ایک عمدہ شرح ہے، اور ان کے مزاج کے موافق بھی ہے۔

## ۲۱..... فیوض البخاری شرح صحیح البخاری

بریلوی مکتبہ فکر کے چار علماء نے صحیح بخاری کی شرح لکھی ہے، یہ شرح مولانا سید محمود احمد رضوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) کی تصنیف ہے، یہ شرح صحیح بخاری کے گیارہ پاروں کی ہے، اس میں ترجمہ، غریب الفاظ کی وضاحت، ائمہ اربعہ کے مستدلات، حدیث سے متعلق احکام و مسائل ذکر کئے ہیں۔ موصوف نے ۳۰ سال کے عرصے میں ۱۰ جلدوں پر مشتمل یہ شرح لکھی ہے۔

## ۲۲..... تفہیم البخاری شرح صحیح البخاری

یہ علامہ غلام رسول رضوی (متوفی ۱۴۲۲ھ) کی تصنیف ہے، اس میں حدیث کا بامحاورہ ترجمہ ہے، ”فتح الباری، عمدۃ القاری، إرشاد الساری“ اور ”الکواکب الدراری“ سے اقتباسات نقل کئے ہیں، متوسط انداز میں شرح حدیث ہے، بقدر ضرورت ائمہ کرام کے مسالک کی وضاحت کر کے حنفی مذہب کے مطابق تشریح کی ہے تاکہ حنفی

مسلك کے مطابق حدیث سمجھنے میں کوئی اشكال نہ رہے، اس لئے اس کا نام ”تفہیم البخاری“ رکھا۔ (ج ۱ ص ۳۴)

دس سال کے عرصے میں موصوف نے یہ شرح لکھی، یہ پوری بخاری کی شرح ہے جو (۱۱) جلدوں پر مشتمل ہے۔

## ۲۳..... نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری

یہ مفتی محمد شریف الحق امجدی (متوفی ۱۴۲۲ھ) کی تصنیف ہے، موصوف نے ۱۶ سال ۸ ماہ کے عرصے میں ایک متوازن شرح لکھی، جس صحابی سے روایت مروی ہے اُس کے مختصر حالات لکھے ہیں، مکرر روایات کی وضاحت صرف پہلی مرتبہ کی ہے، صحاح ستہ سے حاشیے میں اس روایت کی تخریج کی ہے، احکام مستخرجہ کے عنوان کے تحت مسائل و احکام ذکر کئے ہیں، پانچ جلدوں پر مشتمل یہ شرح ”فرید بک اسٹال“ لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

## ۲۴..... نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری

علامہ غلام رسول سعیدی (شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی) موصوف کی تصنیفات میں ”شرح صحیح مسلم، تبیان القرآن“ اور ”تذکرۃ الحمد ثین“ ہے۔ یہ شرح علم و تحقیق کے لحاظ سے مذکورہ بالا تینوں شروحات پر فائق ہے، شرح کے آغاز میں ایک مبسوط علمی مقدمہ ہے، اس شرح میں حدیث کے ساتھ ساتھ سند کا بھی ترجمہ ہے، رجال کا مختصر تعارف، ابواب کے درمیان ربط، ترجمۃ الباب کی وضاحت اور حدیث کے ساتھ مناسبت، تعلیقات کی تخریج، صحیح بخاری کی تمام روایات کی تخریج، شرح حدیث کے حوالہ جات کا التزام، استنباط مسائل، شارحین حدیث کی توضیحات، فقہاء کے مذاہب و دلائل اور فقہ حنفی کی ترجیح ذکر کی ہے، مصنف کے لب و لہجہ میں کچھ شدت ہے، موصوف نے اس میں کئی مباحث و توضیح اپنی شرح مسلم سے نقل کی ہے۔ یہ شرح ۱۶ جلدوں میں ”فرید بک اسٹال“ لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

## ۲۵..... مختصر صحیح بخاری

امام زین الدین احمد بن عبدالمطلب زبیدی رحمہ اللہ (متوفی ۸۹۳ھ) نے بخاری کی مکرر روایات اور اسناد کو حذف کر کے ایک تجرید ترتیب دی، یہ انہی احادیث کا ترجمہ اور مختصر تشریح ہے، یہ ترجمہ مولانا ظہور الباری صاحب کا ہے اور ترتیب مولانا محمد عابد صاحب نے دی ہے، ایک جلد پر مشتمل یہ ترجمہ و مختصر توضیح ”دارالاشاعت“ کراچی سے طبع ہے۔

## ۲۶..... حل صحیح البخاری

حضرت مولانا سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۰ھ) نے اس میں صحیح بخاری کے مشکل مقامات کو حل کیا ہے۔

## ۲۷..... الالف المختارة من صحیح البخاری

مولانا عبد السلام محمد ہارون صاحب نے صحیح بخاری کی ایک ہزار احادیث کا انتخاب کر کے ان کی مختصر شرح لکھی ہے۔

## صحیح بخاری پر لکھی گئی شروحات کی تعداد

صحیح بخاری پر چوتھی صدی ہجری سے شروحات و تعلیقات لکھنے کا آغاز ہوا، سب سے پہلی شرح علامہ خطابی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۸ھ) نے ”أعلام السنن“ لکھی، اس شرح کے متعلق حاجی خلیفہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وهو شرح لطيف فيه نكت لطيفة ولطائف شريفة وسماه أعلام السنن. ①

موصوف نے ابوداؤد کی معروف شرح ”معالم السنن“ بھی لکھی ہے، حاجی خلیفہ

رحمہ اللہ نے صحیح بخاری پر لکھی گئی (۸۲) شروح و حواشی کا تذکرہ کیا ہے، دیکھئے تفصیلاً: ②

شیخ محمد عصام عرار الحسینی نے بخاری پر لکھی گئی (۳۷۵) شروح و حواشی کا تفصیلاً ذکر کیا

ہے، کتاب کا نام ہے ”إتحاف القاری بمعرفة جهود و أعمال العلماء علی

صحیح البخاری “یہ کتاب شروح بخاری پر سب سے مفصل کتاب ہے۔  
شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ نے ”لامع الدراری“ کے مقدمہ میں  
”الفصل الرابع“ کے تحت ترتیب کے ساتھ (۱۳۲) شروح و حواشی کا ذکر کیا ہے، بخاری  
کی چار اہم شروح پر بھی جامع گفتگو کی ہے:

۱.....فتح الباری ۲.....عمدة القاری ۳.....ارشاد الساری

۴.....الکواکب الدراری. دیکھئے تفصیلاً: ❶

محترمہ غزالہ حامد نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لئے ۱۹۶۶ء میں ہندوستان میں ایک  
مقالہ لکھا جو ”شروح بخاری“ کے نام سے طبع ہے، اس میں (۲۰۰) سے زائد شروح و حواشی کا  
ذکر ہے، اس میں مطبوعہ شروحات کا بھی ذکر ہے اور مخطوطات کا بھی۔

حضرت مفتی نظام الدین شہید رحمہ اللہ نے (۹۹) شروح و حواشی کا ذکر کیا ہے، دیکھئے: ❷  
صحیح بخاری کا وہ نسخہ جو مکتبہ بشری سے طبع ہے اس کے مقدمہ میں (۳۷) شروح  
و حواشی کا ذکر ہے۔

حنفی علماء میں علامہ فخر الاسلام بزدوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۸۲ھ) نے ”شرح  
البخاری“ کے نام سے مختصر شرح لکھی ہے۔

امام نجم الدین عمر بن نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۷ھ) نے ”النجاح“ کے نام سے  
حدیث کی روشنی میں حنفی مسائل کی وضاحت کی ہے۔

علامہ علاء الدین مغلطائی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۲ھ) نے ”التلویح“ کے نام سے  
مبسوط شرح لکھی، اس میں غریب الفاظ کی عمدہ وضاحت ہے۔ ❸

صحیح بخاری کے اردو تراجم

۱.....صحیح بخاری مترجم: یہ ترجمہ مرزا حیرت دہلوی کا ہے۔

❶ لامع الدراری: الفصل الرابع، ص ۱۲۶ تا ۱۵۱ ❷ شیوخ بخاری: ص ۸۸ تا ۹۳

❸ کشف الظنون: ج ۲ ص ۴۳۰، ۴۳۱



۲..... تیسیر البخاری: یہ ترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب کا ہے۔

۳..... ترجمہ صحیح بخاری: یہ ترجمہ سید نائب حسین نقوی نے کیا ہے، ترجمہ پر نظر ثانی کی تصدیق مولانا محمد علی صاحب خطیب سنہری مسجد لاہور نے کی ہے، یہ ”غلام علی اینڈ سنز“ سے طبع ہے۔

۴..... ترجمہ صحیح بخاری: مولانا امیر علی صاحب، موصوف نے ہدایہ اور فتاوی عالمگیری کا بھی اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

۵..... ترجمہ صحیح بخاری: قاری عادل خان صاحب، یہ ترجمہ ”قمر سعید پبلشرز“ سے تین جلدوں میں طبع ہے۔

۶..... ترجمہ صحیح بخاری: مولانا عبدالرزاق صاحب، یہ ترجمہ ”ناشران قرآن“ اردو بازار لاہور سے شائع ہوا ہے۔

۷..... تفہیم البخاری اردو شرح صحیح بخاری: یہ حضرت مولانا ظہور الباری اعظمی صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند) کا عام فہم ترجمہ اور بقدر ضرورت تشریح ہے، یہ ترجمہ و تشریح تین جلدوں میں ”دارالاشاعت“ سے طبع ہے۔

۸..... فیض الباری: شیخ محمد ابوالحسن سیالکوٹی صاحب کا ترجمہ ہے، جو پاروں کی ترتیب پر ہے، چونکہ برصغیر میں صحیح بخاری کو پاروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

## ﴿ ۷ ﴾ ”صحیح البخاری“ سے متعلق لکھی گئی کتابیں

### ۱..... تسمیۃ من أخرجهما البخاری و مسلم

یہ امام حاکم رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ) صاحب ”المستدرک“ کی تصنیف ہے، اس کتاب میں حروفِ تہجی کی ترتیب پر بخاری و مسلم کے روایات کے صرف نام ہیں، پہلے متفق علیہ روایات کا ذکر کرتے ہیں پھر وہ جن سے امام بخاری رحمہ اللہ روایت میں متفرد ہیں اور پھر مسلم کے متفرد روایات کے اسماء ذکر کرتے ہیں۔ اس کتاب میں کل (۲۰۹۵) روایات کا

ذکر ہے۔ یہ کتاب دکتور کمال یوسف الحوت کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”مؤسسة الرسالة“ سے طبع ہے۔

## ۲..... تفسیر غریب ما فی الصحیحین البخاری و مسلم

امام محمد بن فتوح بن عبد اللہ از دی حمیدی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۸ھ) نے اس کتاب میں بخاری و مسلم کی صرف غریب روایات کی تشریح کی ہے، صحابہ کرام کی مسانید کی ترتیب پر احادیث ذکر کر کے ان کی تشریح کرتے ہیں، اس کتاب میں کل ۱۹۳ روایات کی توضیح ہے، یہ کتاب دکتورہ زبیدہ کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”مکتبة السنة“ سے طبع ہے۔

## ۳..... تقييد المهمل وتمييز المشكل

امام ابو علی حسین بن محمد غسانی جیبانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۹۸ھ) اس کتاب میں صحیح بخاری کے راویوں کے انساب، قبائل، اور شہروں کا تذکرہ اختصار کے ساتھ کیا ہے، نیز بخاری مسلم کے جن روایات کے درمیان لفظی اشتباہ ہے اس کی وضاحت کی ہے۔ یہ کتاب استاذ محمد ابو الفضل کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”وزارة الأوقاف“ سے شائع ہوئی ہے۔

## ۴..... مشارق الأنوار علی صحاح الآثار

قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۴ھ) نے اس کتاب میں ”صحیح البخاری“ ”صحیح مسلم“ اور ”موطأ مالک“ کے غریب الفاظ کی وضاحت ہے، یہ کتاب حروفِ تنجی کی ترتیب پر ہے، مصنف ہر غریب لفظ کی اختصار کے ساتھ وضاحت کرتے ہیں۔ اس کتاب کا موضوع مندرجہ بالا تین کتابوں کے غریب الفاظ کی تشریح ہے۔ اس کتاب کا اختصار حافظ ابوالاسحاق ابراہیم بن یوسف المعروف ابن قرقول رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۹ھ) نے ”مطالع الأنوار علی صحاح الآثار“ کے نام سے کیا۔

## ۵..... المعلم بشیوخ البخاری و مسلم

امام ابو بکر محمد بن اسماعیل بن خلفون رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۶ھ) نے اس کتاب میں

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کے شیوخ کو حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق ذکر کیا ہے، مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ ہر شیخ کا نام، کنیت، نسبت لکھ کر اس کے مشہور اساتذہ اور تلامذہ کا ذکر کرتے ہیں، ان کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل کے توثیقی اقوال ذکر کرتے ہیں، راوی کی سن وفات بھی ذکر کرتے ہیں، اگر امام بخاری یا امام مسلم رحمہما اللہ ان سے روایت کرنے میں متفرد ہوں تو اس کی بھی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ کتاب شیخ ابو عبد الرحمن عادل بن سعد کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”دار الکتب العلمیہ“ سے طبع ہے۔

## ۶..... شواہد التوضیح والتصحيح لمشكلات الجامع الصحيح

یہ امام ابن مالک رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۲ھ) کی تصنیف ہے، اس کتاب میں صحیح بخاری کے ان مشکل اعراب کے دلائل و شواہد بیان کئے ہیں جو بظاہر مروّجہ نحوی قواعد کے خلاف نظر آتے ہیں، اس طرح کے صحیح بخاری میں اکہتر (۷۱) مقامات ہیں، مصنف نے دلائل و شواہد، امثال و محاورات اور مشہور شعراء کے اشعار سے استشہاد کر کے سیر حاصل جوابات دیئے ہیں، اس کتاب سے موصوف کی حدیث کے ساتھ عقیدت اور علم نحو میں تبحر کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کتاب میں کل (۲۱۸) اشعار ہیں۔ یہ کتاب دکتور طہ محسن کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”مکتبہ ابن تیمیہ“ سے طبع ہوئی ہے۔

## ۷..... بهجة النفوس وغايتها بمعرفة ما لها وما عليها

امام عبد اللہ بن سعد بن ابی جمرہ ازدی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۹ھ) نے صحیح بخاری کی تقریباً سو (۱۰۰) احادیث کا انتخاب کر کے پھر خود اس کی دو جلدوں میں شرح لکھی، یہ کتاب قاہرہ سے طبع ہے۔

## ۸..... التنقيح لألفاظ الجامع الصحيح

علامہ بدر الدین زکشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۴ھ) نے اس کتاب میں مشکل اعراب کی وضاحت اور غریب الفاظ کی تشریح کی ہے۔

## ۹..... مصابیح الجامع

علامہ بدر الدین محمد بن ابی بکر دماینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۷ھ) نے اس کتاب میں تراجم ابواب کی وضاحت، غریب الفاظ کی توضیح اور مشکل ترکیب کا ذکر کیا ہے، ضبط کلمات، الفاظ غریبہ اور نحوی تراکیب کی وضاحت پر زیادہ زور دیا ہے۔ یہ کتاب نور الدین طالب کی تحقیق کے ساتھ ”دار النوادر“ سے دس جلدوں میں طبع ہے۔

## ۱۰..... التنقیح فی حدیث التسیح

علامہ ابن ناصر الدین دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۲ھ) نے اس کتاب میں امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح بخاری کی آخری حدیث ”کلمتان حبیبان إلی الرحمن، خفیفتان علی اللسان، ثقیلتان فی المیزان، سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم“ پر تقریباً سو صفحات میں تفصیلی گفتگو کی ہے، یہ کتاب صرف بخاری کی آخری حدیث کی شرح پر مشتمل ہے، ختم بخاری پڑھانے والوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

## ۱۱..... تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری

یہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی تصنیف ہے، اس کتاب کا موضوع یہ ہے کہ صحیح بخاری میں وہ روایات جن کو امام بخاری رحمہ اللہ نے بغیر سند کے تعلیقاً نقل کیا تو انہوں نے ان تمام روایات کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ بسا اوقات اگر کسی روایت کو جو ان کی شرائط پر نہیں اترتی تو بغیر سند کے تعلیقاً ذکر کرتے ہیں، ایسی روایات عموماً ابواب کے شروع میں آتی ہیں۔ حافظ نے کتاب کا نام ”تغلیق التعلیق“ اس لئے رکھا کہ اس میں معلق روایات کی سندیں بیان کی ہیں، یہ حافظ کا بڑا علمی کارنامہ ہے، اس موضوع پر ان سے پہلے کسی نے مستقل قلم نہیں اٹھایا تھا، اور اس موضوع پر وہی شخص کام کر سکتا تھا جس کو علم حدیث کے پورے ذخیرے پر تبحر حاصل ہو، حافظ نے اصل

کتاب کی ترتیب کے مطابق ان روایات کی اسناد ذکر کریں۔ حافظ نے اپنی اس کتاب میں روایات کو جہاں سند کے ساتھ ذکر کیا ہے وہیں یہ بھی نشاندہی کی ہے کہ یہ حدیث کن کن کتابوں میں آئی ہے، حدیث کو مکمل سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، محشی نے ان تمام حوالوں کو صفحہ اور جلد نمبر کے ساتھ لکھا، جس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی۔ اس کی پہلی جلد میں حافظ کے حالات تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں، حافظ کا نسب، لقب، کنیت، شہرت، اوصاف، فقہی اعتبار سے ان کا مذہب، اساتذہ و تلامذہ اور ان کی تصنیفات کا تفصیلی ذکر ہے۔ بہر حال بخاری پڑھنے پڑھانے والوں کے لئے یہ علمی سوغات سے کم نہیں، اس کتاب سے حافظ کی علم حدیث اور رجال میں تبحر اور جلالتِ شان کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ کتاب ”المکتب الإسلامی“ سے ۵ جلدوں میں طبع ہے۔

## ۱۲..... انتقاض الاعتراض فی الرد علی العینی فی شرح البخاری

یہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی تصنیف ہے، علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے ”عمدة القاری“ میں ”فتح الباری“ پر جو اعتراضات کئے حافظ نے اس کتاب میں ان کے جوابات دیئے ہیں، اس میں لفظ ”ح“ سے اشارہ ہے ”فتح الباری“ کی طرف، اور لفظ ”ع“ سے اشارہ ہے علامہ عینی کی طرف۔ اس شرح میں اسلوب یہ ہے کہ حافظ سب سے پہلے لفظ ”ح“ ڈال کر ”فتح الباری“ سے وہ مقام نقل کرتے ہیں جہاں علامہ عینی نے اعتراض کیا ہے، پھر لفظ ”ع“ ڈال کر علامہ عینی کا اعتراض نقل کرتے ہیں، پھر لفظ ”قلت“ ذکر کر کے اس کا جواب ذکر کرتے ہیں، اس کتاب کے محشی نے ”فتح الباری“ کی جلد اور صفحہ نمبر کی نشاندہی کی ہے، اس طرح ”عمدة القاری“ میں اعتراض کہاں ہوا ہے اس کے صفحہ اور جلد نمبر کی بھی نشاندہی کی ہے۔ کئی اعتراضات کے جوابات حافظ نہیں دے سکے تو وہ جگہ خالی چھوڑ دی، شاید یہ ارادہ تھا کہ آخر میں لکھوں گا لیکن عمر نے وفانہ کی اور انتقال کر گئے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ”مکتبة الرشید“ ریاض سے طبع ہے۔

### ۱۳..... الریاض المستطابة فی جملة من روی فی

#### الصحيحین من الصحابة

امام عماد الدین تکی بن ابی بکر عامری یمانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۹۳ھ) نے اس کتاب میں اُن صحابہ کرام کا ذکر کیا ہے جن سے صحیحین میں روایات منقول ہیں، پہلے اُن صحابہ کا ذکر کیا ہے جن سے بخاری مسلم دونوں کتابوں میں روایات منقول ہیں، پھر وہ صحابہ جن سے صرف بخاری میں روایات ہیں اور پھر وہ صحابہ جن سے صرف مسلم میں روایات منقول ہیں۔

### ۱۴..... التجريد الصريح لأحاديث الجامع الصحيح

یہ امام زین الدین ابوالعباس احمد بن احمد شرجی زبیدی رحمہ اللہ (متوفی ۸۹۳ھ) کی تصنیف ہے، اس کتاب میں صحیح بخاری کی مرفوع روایات کی اسناد اور مکررات کو حذف کر کے احادیث کو بالترتیب یکجا کیا ہے، ہر باب سے متعلق متفرق روایات کو جمع کیا ہے، جس سے احادیث تلاش کرنا آسان ہو گیا ہے، اس کی شرح علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) نے ”عون الباری لحل أدلة البخاری“ کے نام سے لکھی، جو ”دار الرشید“ حلب سے ۵ جلدوں میں طبع ہے۔

### ۱۵..... كشف الالتباس عما أورده الإمام البخاری علی

#### بعض الناس

یہ علامہ عبدالغنی میدانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۹۸ھ) صاحب ”اللباب فی شرح الكتاب“ کی تصنیف ہے، اس کتاب میں امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں ”قَالَ بَعْضُ النَّاسِ“ کہہ کر عموماً احناف پر اعتراضات کئے ہیں، جن کی تعداد ۲۴ ہے، ان اعتراضات کے مدلل جوابات علامہ میدانی رحمہ اللہ نے دیئے ہیں، یہ کتاب سو صفحات پر مشتمل ہے، شیخ عبدالفتاح ابو غده رحمہ اللہ نے حاشیہ میں تمام حوالوں کی تخریج کی ہے، جس

کی وجہ سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔

## ۱۶..... نبراس الساری فی أطراف البخاری

یہ علامہ عبدالعزیز سیالوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۹ھ) کی تصنیف ہے، صحیح بخاری میں ایک موضوع سے متعلق احادیث تلاش کرنا خاصہ دشوار ہے، اس لئے کہ امام بخاری رحمہ اللہ ادنیٰ مناسبت سے بھی روایت کو دیگر ابواب میں ذکر کرتے ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ کی طرح ایک باب کی جملہ احادیث کو ایک ساتھ ذکر نہیں کرتے، اس لئے مصنف نے اس کتاب میں باب سے متعلق دیگر روایات، طرق اور اطراف کو یکجا ذکر کیا ہے، جس سے حدیث تلاش کرنا کافی آسان ہو گیا، اور روایت کا مکمل مفہوم بھی سامنے آ گیا، یہ کتاب ”مطبع کریچی“ دہلی سے ۱۳۵۰ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ۱۷..... ہدایۃ الباری إلی ترتیب أحادیث البخاری

یہ علامہ عبدالرحیم بن عنبر طہطاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۵ھ) کی تصنیف ہے، اس میں صحیح بخاری کی متفرق احادیث کو ابواب کی ترتیب کے مطابق یکجا کیا ہے، ایک موضوع سے متعلق احادیث بالترتیب جمع ہیں۔ یہ کتاب ۲ جلدوں میں ”مطبعة السعادة“ قاہرہ سے طبع ہوئی ہے۔

## ۱۸..... ترتیب أحادیث صحیح الجامع وزیادته علی

### الأبواب الفقهية

شیخ عون بن نعیم شریف نے احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب پر یکجا کیا، اور شیخ علی حسن عبد الحمید نے غریب الفاظ کی توضیح کی ہے، یہ کتاب ۴ جلدوں میں ”مکتبة المعارف“ ریاض سے طبع ہوئی ہے۔

## ۱۹..... دلیل القاری إلی مواضع الحديث فی صحیح البخاری

یہ شیخ عبد اللہ بن محمد الغنیمان کی تصنیف ہے، اس میں صحیح بخاری کی مکرر روایات کی

نشاندہی کی ہے۔ یہ کتاب ”جامعہ اسلامیہ“ مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

## ۲۰..... دلیل فہارس البخاری

شیخ مصطفیٰ مصری نے بخاری کی احادیث کی فہرست ذکر کی ہے، اس کتاب کی بدولت بخاری سے حدیث تلاش کرنا کافی آسان ہو گیا ہے، یہ کتاب ”مطبع صاوی“ مصر سے ۱۳۵۲ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ۲۱..... الإمام البخاری و کتابہ الجامع الصحيح

یہ شیخ عبد المحسن بن حمد البدر کی تصنیف ہے، مصنف نے نہایت تفصیل کے ساتھ امام بخاری رحمہ اللہ کی سوانح ذکر کی ہے اور صحیح بخاری پر ہر جہت سے مفصل گفتگو کی ہے۔ یہ کتاب ”جامعہ اسلامیہ“ مدینہ منورہ سے طبع ہوئی ہے۔

## ۲۲..... شرح کتاب التوحید من صحيح البخاری

شیخ عبد اللہ بن محمد الغنیمان نے امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح بخاری کی سب سے آخری کتاب ”کتاب التوحید“ کی احادیث کی شرح کی ہے، اس میں ترجمۃ الباب اور روایات پر مفصل گفتگو کی ہے، جن فرق باطلہ کی امام بخاری رحمہ اللہ نے تردید کی ہے موصوف نے اُن کی نشاندہی کی ہے۔ اس کتاب میں صحیح بخاری کی آخری حدیث پر بھی نہایت علمی و تحقیقی بحث ہے۔ یہ کتاب ”مکتبۃ الدار“ مدینہ منورہ سے ۲ جلدوں میں طبع ہے۔

## ۲۳..... منار القاری شرح مختصر صحيح البخاری

شیخ حمزہ محمد قاسم نے صحیح بخاری سے بترتیب (۱۲۰۰) احادیث کا انتخاب کر کے متوسط انداز میں ۵ جلدوں میں ان احادیث کی تشریح کی، اسناد حذف کی ہیں، غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے، حدیث کی تخریج، حدیث سے مستنبط لطائف و مسائل ذکر کئے ہیں، اس شرح پر عالم عرب کے عظیم محقق شیخ عبد القادر الارنؤوط نے تقریظ لکھی ہے اور کتاب کی خوب تعریف کی ہے۔ مصنف نے روایات کا انتخاب بہت خوب کیا ہے، اگر اس کتاب کا اردو



ترجمہ ہو جائے تو اہل علم و عوام کے لئے ایک مفید کاوش ہوگی۔ یہ کتاب ۵ جلدوں میں ”مکتبۃ دار البیان“ دمشق سے شائع ہوئی ہے۔

## ۲۴..... منهج الإمام البخاری فی تصحیح الأحادیث

وتعلیلها (من خلال الجامع الصحيح)

شیخ ابوبکر کافی نے اس کتاب میں تین فصلیں قائم کی ہیں:

الفصل الأول: الحديث وعلومه إلى عصر الإمام البخاری

الفصل الثاني: منهج تصحیح الأحادیث عند الإمام البخاری

الفصل الثالث: منهج تعلیل الأحادیث عند الإمام البخاری

یہ مصنف کی ڈاکٹریٹ کا مقالہ ہے جو ”دار ابن حزم“ بیروت سے طبع ہوا ہے۔

## ۲۵..... الوردة الحاضرة فی أحادیث تلامیذ الإمام الأعظم

وأحادیث علماء الأحناف فی الجامع الصحيح للإمام البخاری

حضرت مولانا مفتی مفیض الرحمن صاحب مدظلہ۔ مصنف نے صحیح بخاری میں امام

اعظم رحمہ اللہ کے تلامذہ اور علمائے احناف سے جو احادیث مروی ہیں ان کا ذکر کیا ہے، ان

کی تعداد ایک سو پندرہ ہے، ہر راوی کا نام ذکر کر کے اس کے مختصر حالات ذکر کئے ہیں، پھر

صحیح بخاری میں کن کن ابواب میں اُن سے روایات آئی ہیں ان کا بھی ذکر جلد اور صفحہ نمبر کے

ساتھ کیا ہے، یہ کتاب ”زمزم پبلشرز“ سے ایک جلد میں طبع ہے۔

## ۲۶..... إنعام المنعم الباری بشرح ثلاثیات البخاری

علامہ عبدالصبور بن عبدالنواب رحمہ اللہ نے اس رسالہ میں بخاری کی ثلاثی روایات کی

تشریح کی ہے۔ یہ کتاب ”جامعہ سلفیہ“ بنارس ہندوستان سے طبع ہے۔

## ۲۷..... درء الدراری فی شرح رباعیات البخاری

علامہ احمد بن محمد رحمہ اللہ نے اس کتاب میں صحیح بخاری کی رباعی روایات جمع کر کے اُن کی تشریح کی ہے۔

## ۲۸..... إرشاد القاصد إلی ما تكرر فی البخاری بإسناد واحد

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس جوہنپوری رحمہ اللہ نے اس رسالہ میں اُن (۱۶۸) روایات کو بخاری سے جمع کیا ہے جن کی سند و متن ایک ہے۔ یہ رسالہ ”الیواقیت الغالیة فی تحقیق وتخریج الأحادیث العالیة“ کی تیسری جلد میں ہے۔

## صحیح مسلم

### امام مسلم رحمہ اللہ کی مختصر سوانح

امام مسلم کا نام مسلم بن حجاج بن مسلم بن ورد بن کرشان قشیری نیشاپوری اور کنیت ابو الحسن ہے، لقب حجة الاسلام ہے، آپ کی ولادت کی تاریخ میں تین اقوال ہیں: ۲۰۴، ۲۰۲، ۲۰۶ ہجری، آخری قول ۲۰۶ کی علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ نے ”جامع الأصول“ میں تصریح کی ہے۔ اکثر اہل علم کے قول کے مطابق آپ کی ولادت ۲۰۴ھ میں ہوئی۔ ❶

امام مسلم رحمہ اللہ کی ولادت خراسان کے علاقے کے ایک مشہور شہر نیشاپور میں ہوئی، اس شہر کا بانی شاہ پور بتایا جاتا ہے، شاہ پور جب اس علاقے سے گزرا تو اسے یہ جگہ اچھی لگی، اس نے کہا یہاں شہر بسانا چاہئے، اس کے نام سے منسوب شہر شاہ پور شہرت پذیر ہوا۔ ❷

چودہ سال کی عمر میں باقاعدہ اور باضابطہ مشائخ اور اکابر اساتذہ حدیث سے درس حدیث لینا شروع کر دیا، جیسا کہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے امام مسلم رحمہ اللہ کے باضابطہ سماع حدیث کا آغاز ۲۱۸ھ قرار دیا ہے۔ آپ نے بلخ (شمالی افغانستان) خراسان، رقی، عراق،

❶ وفیات الأعیان: ۵/ ۱۹۵ / جامع الأصول: ۱/ ۱۸۷ / بستان المحدثین: ص ۷۹

❷ محدثین عظام: ص ۷۶

مصر اور حجاز وغیرہ کے کثیر شیوخ سے علم حدیث حاصل کیا، آپ نے اپنے جن اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا ان اساتذہ کے اسماء علامہ مزی رحمہ اللہ نے حروفِ تہجی کے ساتھ ذکر کئے جو تقریباً ۲۲۰ بنتے ہیں۔ ❶

آپ کے مشہور اساتذہ میں امام بخاری، امام احمد بن حنبل، امام زرعمہ، امام عثمان بن ابی شیبہ، امام ذہلی، امام اسحاق بن راہویہ، امام یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی رحمہم اللہ ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ آپ کے جلیل القدر استاد ہیں، خاص طور پر آپ نے علل حدیث میں ان سے بہت استفادہ کیا۔ اس سلسلے میں ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ امام مسلم رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ کے سامنے ایک حدیث اور اس کی سند پڑھنے کے بعد ان سے پوچھا: ”تعرف بهذا الإسناد حديثاً“ امام بخاری رحمہ اللہ نے فوراً جواب دیا ”إلا أنه معلول“ یہ سن کر امام مسلم رحمہ اللہ نے باصرار پوچھا کہ آپ اس کی علت بیان فرمادیں، امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کی علت بھی ذکر فرمائی اور پھر اس حدیث کو غیر معلول سند سے بھی بیان فرمایا، یہ سن کر امام مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا:

ولا يبغضك إلا حاسد، وأشهد أنه ليس في الدنيا مثلك. ❷

ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ امام صاحب نے امام بخاری رحمہ اللہ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور عرض کیا:

دعني أقبل رجلك يا أسناذ الأسناذين وسيد المحدثين وطبيب

الحديث في علله. ❸

آپ نے امام بخاری رحمہ اللہ سے طویل عرصے تک استفادہ کیا، جب امام ذہلی رحمہ اللہ اور امام بخاری رحمہ اللہ کے درمیان خلقِ قرآن کے مسئلے پر اختلاف ہوا تو آپ نے امام بخاری رحمہ اللہ کا ساتھ دیا اور جو حدیثیں امام ذہلی رحمہ اللہ سے حاصل کر کے لکھی تھیں وہ

❶ تہذیب الکمال: ج ۲ ص ۲۹۹ تا ۵۰۲ سیر أعلام النبلاء: ۱۲ / ۴۳۶، ۴۳۷

❷ سیر أعلام النبلاء: ج ۱۲ ص ۴۳۲

تمام احادیث انہیں واپس لوٹا دیں۔ ❶

آپ کے تلامذہ میں حفاظ حدیث اور کبار ائمہ کی ایک کثیر تعداد ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ نے بھی ایک حدیث آپ سے روایت کی ہے۔ ❷

اس کے علاوہ ابو حاتم رازی، احمد بن سلمہ، ابو بکر بن خزیمہ، ابو عوانہ اسفرائینی اور عبد الرحمن بن ابی حاتم رحمہم اللہ وغیرہم جیسے جلیل القدر ائمہ حدیث بھی آپ کے شاگرد ہیں۔ ❸

امام اسحاق بن ابراہیم حنظلی رحمہ اللہ جو آپ کے استاذ ہیں انہوں نے آپ کا ذکر کیا اور آپ کے مستقبل کے بارے میں بطور تعجب فرمایا ”أی رجل کان هذا“ ❹

امام محمد بن بشار رحمہ اللہ جو مشہور حافظ حدیث اور امام مسلم رحمہ اللہ کے ہم عصر ہیں وہ فرماتے ہیں:

حُفَظَ الدُّنْيَا أَرْبَعَةٌ: أَبُو زُرْعَةَ بِالرَّيِّ، وَمُسْلِمٌ بِنِيسَابُورَ، وَعَبْدُ اللَّهِ الدَّارِمِيُّ بِسَمَرْقَنْدَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بِبُخَارَى ❺.

”بستان المحدثین“ میں حضرت شاہ عبد العزیز نے فرمایا کہ امام مسلم رحمہ اللہ کے عجائب میں سے یہ ہے ”إنه ما اغتاب أحدا ولا ضرب ولا شتم“ ❻

امام مسلم رحمہ اللہ کے مسلک کے بارے میں محدثین اور علماء کرام کو دشواری اور مشکل کا سامنا رہا ہے۔

امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وأما مسلم وابن ماجه فلا يعلم مذهبهما. ❷

نیز فرمایا:

- ❶ تاریخ بغداد: ۱۳/۱۰۳/ شذرات الذهب: ۱/۱۴۴ ❷ تہذیب الکمال: ۲۷/۵۰۴
- ❸ مقدمۃ شرح النووی: ص ۱۲/ تہذیب الکمال: ۲۷/۵۰۴، ۵۰۵ ❹ تہذیب الکمال: ۲۷/۵۰۶/ تذکرۃ الحفاظ: ۲/۵۸۹/ مقدمۃ فتح الملہم: ۱/۲۷۹
- ❺ سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۵۶۴ ❻ بستان المحدثین: ص ۲۸۰ ❷ فیض الباری: ۱/۵۸

### وَأَمَّا مُسْلِمٌ فَلَا أَعْلَمُ مَذْهَبَهُ بِالْحَقِيقِ ①

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مسلم رحمہ اللہ نہ مجتہد ہیں اور نہ ہی مقلد بلکہ وہ اہل حدیث کے مذہب پر ہیں۔ ②

علامہ ابراہیم بن شیخ عبداللطیف سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام مسلم رحمہ اللہ مجتہد منتسب الی الشافعی ہیں۔

علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ نے ”جامع الأصول“ میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”التقریب“ میں ان کے مجتہد ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ③

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ کی رائے کے مطابق امام مسلم شافعی مسلک ہیں۔ ④

علامہ ابراہیم سندھی نے ”إتحاف الأكابر“ کے حوالے سے لکھا ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ مالکی مذہب پر ہیں۔ ⑤

آپ کی وفات سن ۲۶۱ میں اتوار کی شام ۲۴ رجب کو خراسان میں ہوئی۔ وفات کا واقعہ عجیب ہے جو آپ کے اشتغال بالحدیث کی عجیب مثال ہے، ایک مجلس میں آپ سے ایک حدیث پوچھی گئی جو آپ کو اس وقت مستحضر نہ تھی، آپ گھر تشریف لائے اور اپنی یادداشتوں اور کتابوں میں اس حدیث کو تلاش کرنے لگے آپ کو بھوک لگی ہوئی تھی، قریب ہی ایک ٹوکری کھجور کی بھری رکھی تھی، آپ ایک ایک کھجور اس میں سے لے کر کھاتے جاتے اور حدیث تلاش کرتے رہے، پوری رات اس انہماک میں گزر گئی صبح ہوئی تو کھجوریں ختم ہو چکی تھیں۔ وہ حدیث تو مل گئی لیکن کثرت سے کھجوریں آپ کی وفات کا سبب بن گئیں، آپ کا مزار خراسان میں مرجع خلألق ہے۔ ⑥

① العرف الشذی علی جامع الترمذی: ص ۲ ② توجیہ النظر إلى أصول الأثر: النوع الثانی والثلاثین، ص ۱۸۵ ③ ما تمس إليه الحاجة: ص ۲۵، ۲۶ ④ ما تمس إليه الحاجة: ص ۲۵ ⑤ ماخوذ من كشف الباری: ج ۱ ص ۱۴۳ ⑥ مرقاة المفاتیح: ۱/ ۶۰ / مقدمة فتح الملهم: ۱/ ۲۸۰ / تاریخ بغداد: ۱۳ / ۱۰۳

## امام مسلم رحمہ اللہ کی تصانیف

آپ کی تصنیفات میں مشہور، مقبول اور محبوب کتاب ”الجامع الصحيح“ ہے، جس کی علمی جلالت قدر اور عظمت شان پر ایک عالم متفق ہے، جسے لفظ ”صحیحین“ کے استعمال میں صحیح بخاری کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ آپ کی تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

- ۲..... المسند الكبير على أسماء الرجال . ۳..... كتاب العلل .
- ۴..... كتاب التمييز . ۵..... كتاب أو هام المحدثين . ۶..... كتاب طبقات التابعين . ۷..... كتاب من ليس له إلا رداء واحد . ۸..... كتاب رواة الاعتبار . ۹..... كتاب المخضرمين . ۱۰..... كتاب أفراد الشاميين .
- ۱۱..... كتاب مشائخ الثوري . ۱۲..... كتاب مشائخ الشعبي .
- ۱۳..... كتاب مشائخ مالک . ۱۴..... كتاب أولاد الصحابة .
- ۱۵..... الجامع الكبير . ۱۶..... كتاب الوجدان . ۱۷..... كتاب

### الأقران. ①

## صحیح مسلم کا مختصر تعارف

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم کو ۱۵ سال کے عرصے میں مکمل کیا، جب یہ کتاب مکمل ہوئی تو انہوں نے امام ابو زرعہ رازی رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کی، امام ابو زرعہ رحمہ اللہ نے پوری کتاب پڑھنے کے بعد بعض مقامات کی نشاندہی کی کہ اس کو ہٹا دیا جائے تو پھر امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کو ہٹا دیا۔ صحیح مسلم کے اندر سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مرفوع روایات ہیں، امام مسلم رحمہ اللہ نے سب روایات کو حسن ترتیب کے ساتھ یکجا کیا

ہے، اس لئے مسلم میں حدیث تلاش کرنا آسان ہے، ہر باب کی حدیث کو ایک جگہ ذکر کیا ہے، روایت کے اس قدر طرق ذکر کئے ہیں کہ تمام طرق کو پڑھنے سے روایت کا صحیح مفہوم سامنے آجاتا ہے، ہر بعد والے طرق سے پہلے کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ اگر کسی موضوع پر صحیح احادیث دیکھنی ہوں تو صحیح مسلم کا مطالعہ کیا جائے، مختصر وقت میں اس باب سے متعلق جملہ روایات سامنے آجاتی ہیں۔ صحیح مسلم پر ابواب امام مسلم رحمہ اللہ نے خود نہیں باندھے بلکہ امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) نے باندھے ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ کی یہ کتاب صحیح بھی ہے اور جامع بھی ہے، جامع اس کو کہتے ہیں جس میں آٹھ ابواب سے متعلق روایات موجود ہوں، بعض لوگوں نے صحیح مسلم کو جامع ہونے سے اس لئے نکالا ہے کہ اس میں تفسیر کی روایات کم ہیں، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ امام مسلم نے جابجا صحیح مسلم میں تفسیر کی روایات ذکر کی ہیں اور ”کتاب التفسیر“ کے عنوان میں بھی چند احادیث نقل کی ہیں، جامع ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس باب کی حدیثیں موجود ہوں، اس کے لئے استیعاب شرط نہیں ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ کی اس کتاب کو صحیح احادیث ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ”مقدمہ“ کی وجہ سے بھی نمایاں مقام حاصل ہے، آپ نے اس مقدمہ میں علم حدیث، حدیث کا مقام اور حدیث کی اسنادی حیثیت ذکر کی ہے، سند کے متعلق محدثین کی آراء، ثقہ، ضعیف اور کذاب روات کا ذکر اور آخر میں حدیث معنعن پر تفصیلی بحث کی ہے، جس میں امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ معاشرت کافی ہے لقاء شرط نہیں ہے۔

(فائدہ) صحیح مسلم پر لکھی گئی شروحات کی تعداد اکہتر ہے، تمام شروحات کے اسماء، تعارف اور ان سے متعلق تفصیلات کے لئے دیکھیں ”الإمام مسلم بن حجاج ومنهجه في الحديث“ ۲/۶۴۳ تا ۶۴۷، اسی طرح ”كشف الظنون“ ۱/۵۵۶ تا ۵۵۹، اسی طرح ”مقدمة فتح الملهم“ ص ۲۷۸، ”فتح المغیث“ ص ۳۰۔

چند معروف شروحات کا تعارف درج ذیل ہے:

## ﴿ ۸ ﴾ ”صحیح مسلم“ کی عربی شروحات

### ۱..... شرح صحیح مسلم

امام محمد بن اسماعیل اصفہانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۲۰ھ) بعض علماء نے اس شرح کی نسبت ان کے بیٹے امام اسماعیل کی طرف کی ہے، یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔

### ۲..... المفہم فی شرح غریب صحیح مسلم

امام عبدالغافر بن اسماعیل فارسی رحمہ اللہ (متوفی ۵۲۹ھ) کی تصنیف ہے، اس میں صحیح مسلم کے غریب الفاظ کی وضاحت ہے۔

### ۳..... شرح صحیح مسلم

یہ امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد اصفہانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۵ھ) کی شرح ہے۔

### ۴..... المعلم بفوائد مسلم

یہ امام ابو عبد اللہ محمد بن علی مازری رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۶ھ) کے درس امالی کا مجموعہ ہے، ان کی یہ درسی تقریر تین جلدوں میں طبع ہے، اس شرح کا اسلوب یہ ہے کہ اس میں انہوں نے مشہور روایات اور وہ روایات جو مشکل ہیں یا جن کا سمجھنا بغیر تفصیل و تشریح کے مشکل ہے، صرف ان روایات کی عام فہم انداز میں تشریح کی ہے، اس میں مسلم کی ہر ہر حدیث کی تشریح نہیں ہے۔ اس میں ”قال الشيخ“ کہہ کر آپ کے درسی افادات کو جمع کیا گیا ہے، اس میں شیخ کے (۱۳۶۳) افادات ہیں، ہر ایک پر رقم موجود ہے، نہایت اختصار کے ساتھ وضاحت ہے، کتاب التفسیر میں شیخ کا صرف ایک جملہ ہے، بعض مکمل ابواب کے تحت کوئی تشریحی جملہ نہیں ہے۔ یہ افادات اب محقق محمد شاذلی کی تحقیق و تعلیق اور تخریج کے ساتھ طبع ہوئے ہیں، محقق نے اس کے شروع میں ۲۷۰ صفحات پر نہایت مبسوط علمی مقدمہ لکھا ہے، جس میں تفصیلی کے ساتھ مصنف کی سوانح اور تصنیفات کا ذکر کیا ہے اور دیگر



شروح کے ساتھ اس کا موازنہ بھی کیا ہے، یہ شرح ۳ جلدوں میں ”دار الغرب الاسلامی“ سے طبع ہوئی ہے۔

## ۵..... اِکمال المعلم بفوائد کتاب مسلم

قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۲ھ) کا شمار مالکیہ کے اکابر اہل علم میں ہوتا ہے، (ان کی تصانیف میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

”الشفاء بتعريف حقوق المصطفى“ یہ کتاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو بڑی مقبولیت سے نوازا، کئی اکابر اہل علم نے اس کی شروحات لکھیں، ان میں مشہور دو شرحیں ہیں ”نسیم الریاض فی شرح الشفاء للقاضی عیاض“ علامہ خفاجی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۹ھ) نے اس شرح میں ”الشفاء“ کی مکمل و مدلل تشریح اور توضیح کی ہے، یہاں تک کہ ضماائر کے مراجع کی بھی تعیین کی ہے، اس شرح میں نہایت علمی اور محققانہ مباحث ہیں، یہ چھ جلدوں میں ”دار الکتب العلمیہ“ سے طبع ہے، ایک شرح ”شرح الشفاء“ ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) کی ہے، یہ دو جلدوں میں طبع ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کی ”الشفاء“ کے بارے میں علماء نے یہاں تک لکھا ہے کہ اس کے اور صحیح بخاری کے پڑھنے کے بعد اگر کوئی دعا کی جائے تو وہ ان شاء اللہ ضرور قبول ہوتی ہے، کئی اہل علم نے اس کو آزمایا بھی ہے۔ ان کی ایک کتاب اصول حدیث پر ہے ”الإلماع إلى معرفة الرواية وتقيد السماع“ ان کی ایک کتاب ”ترتيب المدارك وتقريب المسالك“ ہے جو چار جلدوں میں ہے، اس میں مالکی علماء کے حالات ہیں، خصوصاً امام مالک رحمہ اللہ کے تفصیلی حالات مذکور ہیں۔ اس کے بعد پھر مالکیہ کے حالات پر کتاب ”الديباج المذهب فی معرفة أعيان علماء المذهب“ علامہ ابن فرحون مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۹ھ) نے لکھی۔ نیز قاضی عیاض رحمہ اللہ نے حروف تہجی کی ترتیب سے اپنے شیوخ کے حالات ”الغنية فہرست شیوخ القاضی عیاض“ نامی کتاب میں لکھے

ہیں۔ ان کی ایک اہم تصنیف ”مشارق الأنوار“ ہے، جس میں موطا مالک، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے مشکل اور غریب الفاظ کی وضاحت ہے۔)

”إكمال المعلم“ علامہ مازری رحمہ اللہ کی کتاب ”المعلم“ کا تکرملہ ہے، اس شرح پر تحقیقی کام دکتور یحییٰ اسماعیل نے کیا ہے، قاضی عیاض رحمہ اللہ کا اسلوب یہ ہے کہ حدیث لکھ کر ہر جملہ کی تشریح کرتے ہیں، حدیث کے مشکل الفاظ کے معانی، متعارض فیہ روایت میں تطبیق، فقہاء کے اختلافات کا اختصار کے ذکر، حدیث کی شرح میں جا بجا امام مالک رحمہ اللہ کے اقوال کا ذکر، روایت کے متعدد طرق کی نشاندہی، حل کتاب اور لغات کے اعتبار سے یہ عمدہ شرح ہے۔ الفاظ حدیث کے اعراب بھی بتاتے ہیں، ائمہ لغت کے اقوال سے استشہاد بھی کرتے ہیں، ہر قول کو قائل کی طرف منسوب کرتے ہیں چاہے وہ سند میں ہو یا متن میں، الفاظ کے مادے اور معانی کی وضاحت خوب کرتے ہیں۔ البتہ اس میں تفصیلی مباحث نہیں ہیں، لیکن کتاب پر تحقیق بہت عمدہ ہے، محقق نے قاضی عیاض رحمہ اللہ کی ہر بات کے حوالہ جات مکمل بقید جلد و صفحات نقل کئے ہیں، اس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے، اور حاشیہ میں روایت کی تحقیق اور تخریج بھی ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ حل کتاب، ضبط روایات اور الفاظ غریبہ کی وضاحت کے اعتبار سے عمدہ شرح ہے، یہ نسخہ دکتور یحییٰ اسماعیل کی تحقیق کے ساتھ ۸ جلدوں میں ”دار الوفاء“ سے ۱۴۲۶ھ میں طبع ہوا ہے۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ کی تفصیلی سوانح، خدمات اور تصانیف کے لئے علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن احمد تلمسانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۴۱ھ) کی مفصل کتاب ”أزهار الرياض في أخبار القاضي عياض“ کا مطالعہ کریں، یہ کتاب ”مطبعة لجنة التأليف“ قاہرہ سے ۱۳۵۸ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ۶..... الإعلام بفوائد مسلم

امام احمد بن محمد بن حسن بنسبی رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۱ھ) یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۷..... اقتباس السراج فی شرح مسلم بن الحجاج

امام ابوالحسن علی بن احمد الوادی آشی غسانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۹ھ) یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۸..... شرح صحیح مسلم

امام عماد الدین عبدالرحمن بن عبدالعلی المعروف ابن السکری رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۲ھ) یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۹..... شرح صحیح مسلم

امام ملک ابوالعالی محمد بن ایوب رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۵ھ) یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۱۰..... المفصح المفہم والموضح الملہم لمعانی

### صحیح مسلم

امام ابو عبد اللہ تکی بن ہشام انصاری رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۶ھ) یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۱۱..... شرح صحیح مسلم

امام ابوالمظفر یوسف بن قزغلی المعروف سبط ابن الجوزی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۴ھ) یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۱۲..... المفہم لما أشکل من تلخیص صحیح مسلم

امام ابو العباس احمد بن عمر بن ابراہیم قرطبی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ھ) نے پہلے صحیح مسلم کی تلخیص کی، پھر الفاظ غریبہ کے معانی، اعاریب، توجیہ و تطبیق، مسائل مستنبطہ اور مفید نکات ذکر کئے۔ موصوف نے اس شرح میں قاضی عیاض رحمہ اللہ کی ”اکمال المعلم“ سے استفادہ کیا ہے، حدیث کے مشکل الفاظ کی تشریح، غریب الفاظ کی وضاحت، حدیث کی توضیح میں اہل علم کے اقوال ذکر کئے ہیں، تمام احادیث و روایات کی اسانید و مکررات کو

حذف کیا ہے، نقلِ روایت میں صرف صحابی اور بسا اوقات تابعی کا نام ذکر کرتے ہیں۔ مسائلِ فقہیہ کا استنباط، فقہاء کا طرز استدلال اور مالکی مذہب کے دلائل اور وجہ ترجیح بھی ذکر کرتے ہیں۔ ہر حدیث کی شرح پانچ سے چھ سطروں میں کرتے ہیں، حل کتاب کے اعتبار سے یہ شرح مفید ہے۔ اس کا حاشیہ نہایت مفید ہے، روایات کی تخریج اور حدیث سے متعلق بعض اہم فوائد و نکات اس میں موجود ہیں۔ یہ شرح سات جلدوں میں ”دار ابن کثیر“ دمشق سے طبع ہے۔

### ۱۳..... المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن الحجاج

امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) امام نووی رحمہ اللہ اپنے دور کے ایک بلند پایہ شافعی عالم تھے، (ان کی کئی تصانیف ہیں، جن میں چند معروف درج ذیل ہیں:

”المجموع شرح المہذب“ یہ ۲۶ جلدوں میں ”دار الکتب العلمیہ“ سے طبع ہے، اس میں شوافع کے تقریباً تمام فقہی مسائل اور تفریعات کو حسن ترتیب کے ساتھ ذکر کیا ہے، اگر فقہ شافعی سے متعلق کسی مسئلے کی تحقیق یا شافعی مذہب کی جزئیات تلاش کرنی ہو تو یہ کتاب نہایت مفید ہے، جیسے حنابلہ میں ”المغنی“ مالکیہ میں ”المدوۃ الکبریٰ“ اور حنفیہ میں ”بدائع الصنائع“ ہے، اگر یہ چاروں کتابیں کسی کے زیر مطالعہ ہوں تو اس کو فقہاء کے مذاہب، ادلہ، مسائل، تفریعات اور فقہ میں خوب بصیرت حاصل ہوگی۔ ان کی ایک کتاب ”روضة الطالبین“ ہے، یہ ۱۲ جلدوں میں طبع ہے، اس میں مسائل و جزئیات کا ذکر ہے۔ ان کی ایک کتاب ”تہذیب الأسماء واللغات“ ہے، اس میں انہوں نے مسند میں موجود روایات کے ضبطِ اسماء، ان کے مختصر حالات اور حدیث کے غریب الفاظ کی تشریح کی ہے۔

ان کی ایک کتاب ”الأذکار“ ہے، اس میں انہوں نے ذکر سے متعلق روایات، صحیح

وشام کے اذکار، اور دیگر مسنون ادعیہ ذکر کی ہیں، اس کا مقدمہ بھی نہایت مفید ہے۔ اس کتاب کی احادیث کی تخریج حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے ”تسائج الأفكار فی تخریج أحادیث الأذکار“ کے نام سے دو جلدوں میں کی ہے۔ آپ کی ایک تصنیف ”ریاض الصالحین“ ہے، جو درس نظامی کے نصاب میں شامل ہے، اور اصول حدیث پر آپ کی تصنیف ”التقريب والتيسير“ ہے، اس کی شرح علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے ”تدريب الراوی“ کے نام سے لکھی۔ ”آداب الفتوی والمفتی والمستفتی، التبیان فی آداب حملة القرآن، بستان العارفين“ آپ کی یہ سب کتابیں مطبوعہ ہیں۔) ان کی تمام تصانیف میں زیادہ مقبولیت ”شرح مسلم“ کو حاصل ہوئی، امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر راغبین حضرات کی قلت رغبت، شوق، عزائم اور ہمتوں کے ضعف کا خطرہ لاحق نہ ہوتا تو میں اس شرح کو ۱۰۰ جلدوں سے بھی زائد میں تصنیف کرتا لیکن میں نے متوسط درجہ پر اکتفا کیا، جس کے باعث یہ شرح دو یا تین جلدوں پر مشتمل ہوگی۔ ①

مسلم پر لکھی گئی تمام متداول شروحات میں سب سے عمدہ، محققانہ اور علمی مباحث سے لبریز یہی شرح ہے، اس میں حدیث کے ہر گوشے کی توضیح و تشریح ہے۔ اس میں حدیث کے الفاظ کی وضاحت، مشکل و غریب لفظ کی عام فہم توضیح، روایت کے دیگر طرق کی نشاندہی، تطبیق بین الروایات میں اس قدر دلنشین توضیح کرتے ہیں کہ تعارض بالکل ختم ہو جاتا ہے، اور بسا اوقات ظاہری تعارض کی وجہ بھی ذکر کرتے ہیں۔ حدیث کی سند و متن سے متعلق جو سوال ذہن میں آئے تو اس کا حل اس شرح میں موجود ہوتا ہے۔ فقہاء کے مذاہب نہایت تحقیق کے ساتھ نقل کئے ہیں اور جا بجا ان کے ادلہ بھی ذکر کئے ہیں، نقل مذاہب میں ان کا قول معتبر ہے، موصوف رطب و یابس جمع نہیں کرتے، یہ حاطب اللیل نہیں بلکہ ایک محقق اور مستند عالم ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں علم حدیث میں تبحر دیا تھا وہیں فقہ

میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو بصیرت عطا کی تھی، اس شرح کی ایک اہم خصوصیت احادیث سے مسائل کا استنباط ہے، موصوف مستنبط مسائل ترتیب کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ اگر ان مستنبط مسائل کو یکجا کر کے الگ سے شائع کیا جائے تو یہ ایک بڑی خدمت ہوگی، چونکہ یہ انداز اس سے پہلے اور اس کے بعد بہت کم نظر آتا ہے، حالانکہ حدیث سے اصل مقصود استنباط مسائل، فوائد اور نکات ہے، اگر ان مستنبط مسائل کو اردو زبان میں ترجمہ کر کے لکھ دیا جائے تو یہ حدیث کی ایک مفید خدمت ہوگی، اور اس سے دلوں میں حدیث کی قدر و منزلت خوب بڑھ جائے گی، اور معلوم ہوگا کہ حدیث میں کس قدر مسائل، کس قدر بلاغت کے نکات اور علمی فوائد کا ذکر ہے۔ اس شرح کی عربی بھی نہایت سہل ہے، متوسط طالب علم بھی اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ صحیح مسلم پر ابواب امام نووی رحمہ اللہ نے قائم کئے، تراجم ابواب میں شافعی مسلک کی رعایت رکھی ہے۔ صحیح مسلم کا یہ قرض امت پر اب تک باقی ہے کہ اس کے شایانِ شان ابواب کسی نے اب تک قائم نہیں کئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمام شروحات میں سب سے مفید، مدلل، علمی اور محققانہ شرح یہی ہے۔ یہ شرح دس جلدوں میں ”دار احیاء التراث العربی“ سے طبع ہے۔

## ۱۴..... اِکْمَالُ اِکْمَالِ الْمَعْلَمِ بِفَوَائِدِ مُسْلِمٍ

امام ابو عبد اللہ محمد بن خلفہ اُبی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۸ھ) یہ شرح قاضی عیاض رحمہ اللہ کی ”اِکْمَالِ الْمَعْلَمِ“ کا تکرار ہے، (پہلی ابتدائی شرح ”المعلم“ علامہ مازری رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۶ھ) کی ہے، پھر اس پر تکرار قاضی عیاض رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۴ھ) نے ”اِکْمَالِ الْمَعْلَمِ“ کے نام سے لکھا، پھر اس پر تکرار علمی فوائد، مباحث اور نکات علامہ اُبی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۷ھ) نے ”اِکْمَالِ اِکْمَالِ الْمَعْلَمِ“ کے نام سے لکھے) قاضی عیاض رحمہ اللہ کی شرح میں جو مباحث رہ گئی تھیں انہوں نے اس کو تفصیلاً ذکر کیا، ان کا اسلوب بھی تقریباً قاضی عیاض رحمہ اللہ کی طرح ہے، یہ شرح حل لغات، معانی حدیث کی

وضاحت، مبہم اور مشکل روایات کی تشریح اور فہم حدیث کے لئے نہایت مفید ہے۔

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں چار شراح (امام مازری، قاضی عیاض، امام نووی، امام قرطبی رحمہم اللہ) کی شروحات کی مباحث یکجا ہیں، نیز آپ نے اپنے استاذ امام ابو عبد اللہ محمد بن عرفہ رحمہ اللہ کی گرانقدر معلومات اور افادات بھی ذکر کئے ہیں، موصوف نے اس کتاب میں خاص رموز اختیار کئے ہیں، م: سے مراد امام مازری رحمہ اللہ، ع: سے مراد قاضی عیاض رحمہ اللہ، ط: سے مراد امام قرطبی رحمہ اللہ، د: سے مراد امام محی الدین نووی رحمہ اللہ اور ”شیخ“ سے مراد امام ابن عرفہ رحمہ اللہ ہیں۔ یہ شرح سات جلدوں میں ”مطبوعة السعادة“ مصر سے ۱۳۲۸ھ میں طبع ہوئی ہے۔ ❶

## ۱۵..... مُکَمَّلُ إِکْمَالِ الْإِکْمَالِ

امام ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن عمر بن شعیب سنوسی رحمہ اللہ (متوفی ۸۹۲ھ) یہ شرح ”إِکْمَالُ إِکْمَالِ الْمَعْلَمِ“ علامہ اُبی رحمہ اللہ کی شرح کی تکمیل ہے، اس میں شرح حدیث نہایت اختصار کے ساتھ ہے، ان کا اسلوب یہ ہے کہ الفاظ حدیث کی وضاحت اور مختصر تشریح کرتے ہیں، مفہیم حدیث کی تعیین کرتے ہیں، فہم حدیث کے لئے یہ کتاب مفید ہے، یہ شرح ۳ جلدوں میں ”دار الکتب العلمیة“ سے طبع ہے، یہ اور مذکورہ بالا شرح دونوں ایک ساتھ بھی طبع ہیں۔

## ۱۶..... الدِّیَاجُ عَلٰی صَحِیحِ مُسْلِمِ بْنِ الْحِجَّاجِ

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے اس میں نہایت اختصار کے ساتھ احادیث کی توضیح کی ہے، ان کا اسلوب یہ ہے کہ الفاظ حدیث کی وضاحت کرتے ہیں، ان کی زیادہ توجہ معانی حدیث کی طرف ہے، الفاظ حدیث کی وضاحت دیگر طرق حدیث سے بھی کرتے ہیں، زیادہ استفادہ قاضی عیاض، امام نووی اور علامہ اُبی رحمہم اللہ کی شرح سے کیا ہے، اس میں فنی، فقہی، کلامی اور تفصیلی مباحث نہیں ہیں۔ البتہ ضبط اسماء

والفاظ، اختلاف روایات، مشکل روایات کا اعراب، تطبیق بین الروایہ اور مبہم احادیث کی وضاحت میں یہ نہایت مفید شرح ہے۔ یہ شرح دو جلدوں میں دکتور بدیع اللہ حام کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ”إدارة القرآن والعلوم الإسلامية“ سے طبع ہے۔

## ۷۱..... منهاج الابتهاج بشرح مسلم بن الحجاج

علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رحمہ اللہ (متوفی ۹۲۳ھ) نے بخاری کی شرح ”إرشاد الساری“ کے نام سے لکھی، جس کا تعارف گزر چکا ہے، اسی طرح سیرت پر آپ کی معروف کتاب ”المواہب اللدنیة“ ہے۔ علامہ قسطلانی رحمہ اللہ نے یہ شرح مسلم کے نصف حصہ تک لکھی ہے، جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ ①

## ۸۱..... شرح صحيح مسلم

ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۲ھ) یہ شرح چار جلدوں میں ہے۔ ②

## ۹۱..... وَشْيُ الدِيْباج

علامہ محمد بن محمد بن علی دینی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۹۸ھ) نے علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی صحیح مسلم کی شرح ”الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج“ کی شرح کی تلخیص کی ہے، جو ”وَشْيُ الدِيْباج“ کے نام سے مصر سے طبع ہے۔

## ۲۰..... السراج الوهاج من كشف مطالب صحيح

## مسلم بن الحجاج

علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) نے بخاری کی شرح ”عون الباری لحل أدلة البخاری“ کے نام سے لکھی ہے، جس کا تعارف ماقبل میں گزر چکا ہے۔



علامہ منذری رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ھ) نے ”صحیح مسلم“ کا اختصار کیا ”مختصر صحیح مسلم“ کے نام سے کیا، علامہ منذری رحمہ اللہ نے اس میں مکررات اور اسناد کو حذف کیا، روایت جس صحابی سے مروی ہے صاحب مشکوٰۃ کی طرح صرف اُس کا نام ذکر کیا، موصوف نے اس میں کل (۲۱۷۹) احادیث ذکر کی ہیں، یہ کتاب علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) کی تحقیق کے ساتھ ”المکتب الإسلامی“ بیروت سے طبع ہے۔ حضرت نواب صاحب نے علامہ منذری رحمہ اللہ کی اس تلخیص کی شرح کی ہے، یہ مکمل مسلم کی شرح نہیں ہے جیسا کہ بعض حضرات کو مغالطہ ہوا ہے۔ نواب صاحب نے اس شرح میں زیادہ تر استفادہ امام نووی رحمہ اللہ کی شرح مسلم سے کیا ہے۔ ان کا اسلوب یہ ہے کہ حدیث لکھ کر مشکل الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، حدیث کی مختصر تشریح کرتے ہیں، شرح حدیث میں شارحین کی توضیحات نقل کرتے ہیں، اس شرح میں انہوں نے فقہاء کے اختلافات اور فقہی مباحث کا تذکرہ نہیں کیا، اس میں کلامی، فقہی، فنی اور تحقیقی مباحث کا ذکر بہت کم ہے، البتہ حل کتاب اور فہم حدیث کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ شرح ۱۱ جلدوں میں قطر سے طبع ہے، متن اور شرح کی لکھائی بڑی ہے، کمپیوٹرائز کیا جائے تو چار جلدوں میں باسانی طبع ہو سکتی ہے۔

## ۲۱..... الحل المفہم

یہ شرح محدث جلیل فقیہ النفس علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۲ھ) کے درسی افادات کا مجموعہ ہے، یہ افادات مختصر ہونے کے باوجود نہایت مفید ہیں، بعض مقامات پر حدیث کی بڑی عمدہ تشریح اور توضیح کی گئی ہے، صحیح مسلم پڑھانے والوں کے لئے اس شرح کا مطالعہ مفید ہے۔

## ۲۲..... فتح الملہم فی شرح صحیح مسلم

یہ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۹ھ) کی تالیف ہے، اس کا

تکملہ شیخ الاسلام علامہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ نے لکھا ہے، یہ شرح علامہ عثمانی رحمہ اللہ نے ”کتاب الرضاع“ تک لکھی تھی، آگے شرح کو مکمل نہ کر سکے اور انتقال ہو گیا۔ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی یہ صحیح مسلم پر جامع، مفصل اور محقق شرح ہے، یہ آپ کا ایک علمی، تحقیقی اور تاریخی کارنامہ ہے، اس شرح کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں علم حدیث کے اصول و ضوابط اور اصول حدیث کی مباحث کو دلچسپ انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں امام مسلم رحمہ اللہ کے حالات اور صحیح مسلم کی خصوصیات پر بھی مفید بحث ہے، یہ مقدمہ عالم عرب کے ممتاز محقق شیخ عبدالفتاح ابو غدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کی تحقیق و تدقیق کے ساتھ ”المطبوعات الإسلامية“ حلب سے طبع ہو چکا ہے۔ شرح حدیث میں علامہ عثمانی رحمہ اللہ نے زیادہ استفادہ قاضی عیاض رحمہ اللہ کی شرح ”إكمال المعلم“ اور امام نووی رحمہ اللہ کی ”المنهاج“ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ”فتح الباری“ اور علامہ عینی رحمہ اللہ کی ”عمدة القاری“ اور ملا علی قاری رحمہ اللہ کی ”المراقبة“ اور دیگر ممتاز شارحین کی شروح و تعلیقات سے کیا ہے۔ مصنف نے حدیث میں موجود مشکل الفاظ کی وضاحت، روایت میں تعارض کا حل تطبیق یا ترجیح کی صورت میں، روایت کے دیگر طرق کی نشاندہی، فقہاء کے مذاہب اور ادلہ، خصوصاً فقہ حنفی کے مسائل کا دلائل کے ساتھ تذکرہ، روایات و آثار جو فقہ حنفی کے خلاف ہوں تو احناف کے نقطہ نظر کے مطابق اس کا جواب، مشہور اختلافی مسائل کی بالتفصیل وضاحت، جیسے رفع الیدین، قرأت خلف الامام، آمین بالجہر وغیرہ۔ شرح حدیث میں ان کا اسلوب نہایت علمی اور محققانہ ہے، عموماً بغیر حوالہ کے کسی بات کا ذکر نہیں کرتے، اس میں جا بجا حضرت شاہ صاحب کے افادات بھی ہیں، خصوصاً واقعہ معراج کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے یا نہیں، اس مسئلے میں شاہ صاحب کے تفصیلی افادات کو ذکر کیا ہے، حضرت شاہ صاحب کے بارے میں ایک جملہ بھی ذکر کیا ہے:

والله ما رأيت مثله ولم ير هو مثل نفسه.

اس شرح میں اسرارِ حدیث کی طرف بھی خوب توجہ کی ہے، شریعت کے اسرار و رموز میں امام غزالی، امام ابن عربی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہم اللہ کی تصانیف سے خوب استفادہ کیا ہے، تاہم حضرت اپنی حیات میں اس کو مکمل نہ کر سکے، اس شرح کے طرز و انداز کو سامنے رکھتے ہوئے محدث جلیل فقیہ اعظم شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ نے اس کا تکملہ لکھا، اللہ تعالیٰ نے خداداد ذہانت، محنت، مشقت، شوق مطالعہ و ذوق علم اور سب سے بڑھ کر توفیق خداداد نے ان کو جدید اور قدیم اسلامی امور پر عبور اور علمی تبحر عطا فرمایا ہے۔ اس شرح پر عالم اسلام کے مایہ ناز محقق شیخ عبدالفتاح ابو غدہ نے پیش لفظ لکھ کر اس کتاب کی تحقیقات کو نادر المثل قرار دیا ہے، ”تکملہ فتح الملہم“ کی چند اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

سابقہ محدثین کے طرز پر شرح حدیث کی ہے، غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے۔ مذاہب اربعہ میں اہمات کتب سے استفادہ کیا ہے۔ فقہاء کے مذاہب اور ان کے ادلہ کو ان کی اصل کتابوں سے ذکر کیا ہے۔ دور جدید کے نئے پیش آمدہ مسائل کو عمدہ اسلوب کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ عہد حاضر میں مستشرقین، دہریوں، کمیونسٹوں اور لادین عناصر کی طرف سے جو غلط نظریات اور شبہات پھیلانے گئے ہیں ان کا بھی عمدہ انداز میں تعاقب کیا ہے۔ احادیث کی لغوی، نحوی تحقیق کی گئی ہے۔ صحاح ستہ سے اس روایت کی تخریج بھی کی گئی ہے۔ موضوع سے متعلق دیگر احادیث کا تذکرہ اور متعلقہ مباحث ذکر کی ہیں۔ صحیح مسلم کی مختصر حدیث یا مختصر واقعہ کی دوسری کتابوں سے توضیح اور تکمیل کی ہے۔ احادیث سے جا بجا ضمنی فوائد، روزمرہ کے معمولات اور حدیث سے حاصل ہونے والی ہدایات کی تشریح اور توضیح بھی سہل انداز میں کی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ کے طرز پر چلتے ہوئے حدیث سے مستنبط مسائل کا بھی ذکر کیا ہے۔

اس شرح کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام شروح کی اہم مباحث کو نہایت انضباط و اختصار اور جامعیت کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے، اس شرح میں زمانے کے جدید

مسائل پر محققانہ مباحث ہیں، جو دیگر شروحات میں کہیں دستیاب نہیں ہیں، خصوصاً اقتصادی اور مالیاتی مسائل جو اس زمانے کے پیدا کردہ ہیں ان پر تفصیلی بحث ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے علم و عمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ آمین ثم آمین

## ۲۳..... مِنة المنعم فی شرح صحیح مسلم

علامہ صفی الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۷ھ) صاحب ”الرحیق المختوم“ نے اختصار کے ساتھ غریب الفاظ کی وضاحت اور بقدر ضرورت توضیح و تشریح کی ہے، فہم حدیث اور حل کتاب کے لحاظ سے نہایت مفید شرح ہے۔ یہ شرح چار جلدوں میں ”دار السلام“ ریاض سے طبع ہے۔

## ۲۴..... الکوکب الوہاج والروض البہاج فی شرح

### صحیح مسلم بن الحجاج

علامہ محمد امین بن عبد اللہ حرری شافعی مدظلہ۔ علامہ امین اس وقت جامعہ ام القری میں حدیث اور تفسیر کے مایہ ناز استاد ہیں، انہوں نے قرآن کریم کی تفسیر ”حدائق الروح والریحان“ ۳۲ جلدوں میں لکھی ہے، جو ”دار المنہاج“ سے طبع ہے۔ مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ تمام شروحات سے استفادہ کرتے ہیں، ان کی کوشش ہوتی ہے کہ حدیث کی شرح میں جس قدر شارحین حدیث نے مباحث ذکر کی ہیں ان سب کو انہی الفاظ کے ساتھ یکجا کیا جائے، چونکہ یہ شرح سب سے مؤخر ہے، اس لئے اس میں تمام سابقہ شروح سے استفادہ کیا ہے۔ اس کی پہلی جلد میں مقدمہ مسلم، امام مسلم رحمہ اللہ کے حالات اور صحیح مسلم سے متعلق مباحث کا ذکر ہے۔ اس شرح میں زیادہ تر استفادہ ان اکابر اہل علم کی شروحات سے کیا گیا ہے، قاضی عیاض، امام قرطبی، امام نووی، علامہ ابی مالکی اور علامہ سیوطی رحمہم اللہ وغیرہ، اس شرح میں حدیث کی مباحث کے ساتھ ساتھ فقہاء کے اختلافات اور ادلہ کا بھی

ذکر ہے، اس شرح کی خصوصیت یہ ہے کہ قاری کو بیک وقت تمام شارحین مسلم کی جملہ مباحث ایک کتاب میں ایک حدیث کے تحت یکجا مل جاتی ہیں۔ یہ شرح ۲۶ جلدوں میں ”دار المنہاج“ سے طبع ہے۔

## ﴿۹﴾ ”صحیح مسلم“ کی اردو شروحات

### ۱..... نفع المسلم

یہ حضرت مولانا اکرام علی صاحب بھگلپوری کے درسی افادات ہیں، جیسے مولانا محمد انعام الحق قاسمی صاحب نے بڑی محنت، جانفشانی اور عرق ریزی سے ترتیب دیا ہے، اس کا زیادہ تر ماخذ ”فتح الملہم“ ہے، اختصار کے باوجود ضروری مباحث اس شرح میں موجود ہیں، پانچ جلدوں میں طبع ہے۔

### ۲..... شرح صحیح مسلم

علامہ غلام رسول سعیدی (شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی) یہ شرح سات جلدوں میں ”فرید بک اسٹال“ اردو بازار سے طبع ہے۔ موصوف کا تعلق بریلوی مکتبہ فکر کے ساتھ ہے، اس شرح کا آغاز انہوں نے سن ۱۴۰۰ھ میں کیا اور اس کی تکمیل ۱۴۱۴ھ میں ہوئی، اردو زبان میں یہ صحیح مسلم کی مکمل شرح ہے، مسلکی اعتبار سے مصنف میں قدرے اعتدال ہے، اس شرح کا ماخذ امام نووی رحمہ اللہ کی ”شرح مسلم“ ہے۔ مصنف نے اولاً تمام احادیث پر اعراب لگا کر احادیث کا ترجمہ کیا ہے، اور پھر عمدہ انداز میں حدیث کی شرح کی ہے، اور آخر میں حدیث الباب سے مستنبط فوائد ذکر کئے ہیں، زیادہ تر فوائد امام نووی رحمہ اللہ کی شرح سے نقل کئے ہیں، اس شرح میں لغات، طرق حدیث، تخریج اور حدیث کے مفہیم عمدہ اسلوب کے ساتھ یکجا ہیں، بعض عنوانات کے تحت بڑی علمی مباحث کا ذکر ہے، جیسے عورت کے نصف شہادت کی تحقیق، وہ امور جن میں عورت کی گواہی معتبر ہے، عورت کی شہادت کو نصف شہادت قرار دینے میں حکمتیں اور اس طرح کے دیگر کئی عناوین۔ ترجمہ اور تشریح کے

اعتبار سے یہ شرح مفید ہے۔ بعض مقامات پر تشریح جمہور سے ہٹ کر کی ہے، ابواب کی احادیث کے ترجمے کے بعد مباحث کو پوری شرح و سبب کے ساتھ ذکر کیا ہے، بالخصوص عصر حاضر کے مسائل پر عالمانہ بحث کی ہے، واقعہ معراج پر تفصیلی گفتگو کی ہے، جو اہل علم کے لئے مفید ہے، تاہم متعدد فقہی اور مسلکی مسائل میں مصنف کا موقف ایسا نہیں ہے جس سے اتفاق کیا جاسکے، بہر حال یہ شرح قابل تعریف ہے، اہل علم کے لئے مفید ہے، چونکہ اس سے پہلے اردو زبان میں مسلم کی مکمل شرح نہیں تھی، اردو میں سب سے پہلی اور مفصل شرح یہی ہے، اس شرح پر اچھا تبصرہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ نے کیا ہے:

انہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ مفصل شرح دلنشین انداز میں تحریر فرمائی ہے، ابواب کی احادیث کے ترجمے کے بعد ان سے متعلق مباحث پورے شرح و سبب کے ساتھ ذکر کی ہیں، بالخصوص عصر حاضر کے اہم مسائل پر عالمانہ مباحث تحریر فرمائی ہیں، اگرچہ ان کے اخذ کردہ بعض نتائج سے علمی اختلاف ممکن ہے، ان کا انداز استدلال اور اسلوب بیان معروضی تحقیق کے شایان شان ہے، انہوں نے بعض مسائل میں مولانا احمد رضا خان سے بھی دلائل کے ساتھ اختلاف کیا ہے، بریلوی مسلک سے تعلق کی بناء پر مولود، قیام، عرس، تیجہ، گیارہویں اور چہلم جیسے مسائل کی تائید کی ہے، مگر مخالفین کے حق میں نہ تو ثقیل زبان استعمال کی ہے اور نہ تکفیر کو اپنا شعار بنایا ہے، مثلاً ”علم الغیب“ پر انہوں نے جو رائے قائم کی ہے اگر موصوف کے تمام اہل مسلک اس پر متفق ہو جائیں اور اس سے آگے تجاوز نہ کریں تو اس سنگین مسئلے میں کوئی اختلاف باقی نہ رہے۔ ①

### ۳..... درسِ مسلم

یہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ کے افادات ہیں۔ یہ شرح حضرت کے ”درسِ امالی“ کا فاضلانہ، عالمانہ اور محققانہ مجموعہ ہے، اس کی

تخریج اور تعلیق مولانا اعجاز احمد صدیقی اور مولانا طاہر اقبال صاحب نے کی ہے، اس شرح کے شروع میں حجیت حدیث پر مفید بحث ہے، منکرین حدیث کے نظریات اور ان کے جوابات، منکرین حدیث کے دلائل کا تجزیہ، تدوین حدیث کا تذکرہ، عہد رسالت میں کتابت حدیث، صحیفہ علی، حضرت انس کی تالیفات، صحیفہ عمرو بن حزم، نو مسلم وفود کے لئے صحائف، تبلیغی خطوط، سرکاری وثیقے اور ”الصحيفة الصحيحة لهمام بن منبه“ کا تعارف بھی ہے۔ دوسری تیسری صدی میں تدوین حدیث کا تذکرہ، انواع المصنفات فی علم الحدیث، امام مسلم رحمہ اللہ کے حالات، ان کی تصنیفات اور صحیح مسلم کا تفصیلی ذکر ہے۔ اس شرح میں ”کتاب الایمان“ پر بڑی عمدہ اور مفصل بحث ہے، ہر باب کے تحت تفصیل اور تشریح بیان کی گئی ہے، اس کی پہلی جلد میں ”کتاب الایمان“ کی مباحث ہیں اور دوسری جلد میں دیگر بعض ابواب میں جو مشکل مقامات ہیں ان کی تشریح ہے، یہ شرح مکمل کتاب کی نہیں ہے بلکہ جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں تشریح کی گئی ہے، اس کے حواشی، حوالہ جات، تخریجات اور حاشیہ میں توضیحات لائق صد تحسین ہیں۔ بہر حال مجموعی اعتبار سے یہ شرح علماء و طلباء کے لئے بے حد مفید ہے۔ یہ شرح دو جلدوں میں ”ادارة المعارف“ کراچی سے طبع ہے۔

۴..... تحفۃ الممنعم

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم (استاد الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی) حضرت ایک معروف، مستند، مجاہد، عالم دین ہیں، جہاد کے ساتھ خصوصی شغف اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ حضرت کی چند دیگر تصانیف میں ”علمی خطبات“ اس میں حضرت کی مختلف تقاریر ہیں، جنہیں آپ نے خود جمع کیا ہے، فضائل جہاد، فتوحات روم و فارس، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے میدان میں، اس کتاب میں غزوہ بدر، احد، خندق، فتح مکہ، جنگ موتہ، غزوہ تبوک، غزوہ خیبر اور دیگر تمام غزوات کا نہایت

تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔ اردو زبان میں غزوات کا اس طرح حسن ترتیب کے ساتھ ابتداء سے انتہاء تک جنگ کا پورا نقشہ کسی اور کتاب میں نہیں ہے۔ آپ نے مشکوٰۃ کی معروف شرح ”توضیحات“ کے نام سے آٹھ جلدوں میں لکھی ہے۔ اور مسلم کی شرح ”تحفۃ المنعم“ کے نام سے آٹھ جلدوں میں لکھی۔ اس شرح میں اسلوب یہ ہے کہ اس میں صحیح مسلم کی تمام احادیث کا متن موجود ہے، تمام احادیث پر اعراب، ہر ہر حدیث کا ترجمہ، حدیث میں موجود مشکل الفاظ کا عام فہم انداز میں حل، حدیث کی تشریح، متعارض فیہ روایات کے درمیان تطبیق، فقہاء کے مذاہب، ادلہ اور رائج مذہب کے وجوہ ترجیح اور اہم فقہی مسائل کا دلائل کے ساتھ تذکرہ کیا ہے۔ مشہور اختلافی مسائل کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا ہے، جیسے رفع یدین، آمین بالجہر، قرأت خلف الامام، تراویح، طلاق ثلاثہ وغیرہ، مسلک احناف کی وجہ ترجیحات اور اہم فقہی مسائل بھی جا بجا ذکر کئے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ اس شرح کے متعلق لکھتے ہیں ”تاہم جہادی مزاج، جہادی افتاد طبع کے پیش نظر کہیں کہیں اپنے بزرگوں اور علمائے دیوبند کے مسلک اعتدال کے خلاف تبلیغی جماعت کی اصلاح کی راہ نکال دیتے ہیں، اور ان کی عالمانہ، حکیمانہ، بزرگانہ اور مخلصانہ سرزنش بھی کرتے ہیں۔“ ①

یہ شرح اردو زبان میں صحیح مسلم کی علمائے دیوبند کی طرف سے لکھی جانے والی شروحات میں پہلی مکمل کتاب کی شرح ہے، اس سے پہلے علمائے دیوبند کی طرف سے مکمل کتاب کی شرح نہیں لکھی گئی، یہ اساتذہ اور طلبہ کے لئے مفید ہے، بیک وقت جہاں حل کتاب ہے وہیں فقہاء کے مذاہب، دلائل اور فقہ حنفی کی وجہ ترجیحات بھی ہیں۔ اگر مذاہب، دلائل میں موجود روایات، وجوہ ترجیح، تطبیق اور شارحین حدیث کی تشریحات کو اصل مراجع سے باحوالہ نقل کیا جاتا جیسے ”معارف السنن“ میں حضرت بنوری رحمہ اللہ نے کیا ہے، تو اس شرح کی افادیت مزید بڑھ جاتی۔



## ۵.....شرح صحیح مسلم

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ۔ القاسم اکیڈمی سے اب تک سات جلدیں طبع ہو چکی ہیں، اس کی پہلی اور دوسری جلد صحیح مسلم کے مقدمہ پر مشتمل ہے، تیسری اور چوتھی جلد ”کتاب الایمان“ پانچویں جلد سے آگے ”کتاب الطہارت“ کا ذکر ہے، صحیح مسلم کی اردو شروحات میں اگر یہ شرح مکمل ہو جائے تو یہ سب سے بہترین، مدلل، مبسوط اور محقق شرح ہوگی، اس شرح کا اسلوب نہایت عالمانہ اور محققانہ ہے، عموماً ہر بات باحوالہ ذکر کرتے ہیں، شرح حدیث کا انداز یہ ہے کہ سب سے پہلے متن حدیث کے عربی الفاظ معرب نقل کرتے ہیں، مسلم کی ہر حدیث کا ترجمہ اور ہر حدیث کی شرح کرتے ہیں، حدیث کی سند میں موجود راویوں کے حالات، فقہاء کے مذاہب اور ان کے دلائل کا باحوالہ تذکرہ کرتے ہیں، حدیث سے مستنبط لطائف اور فوائد ذکر کرتے ہیں، حدیث میں موجود غریب الفاظ کی توضیح کرتے ہیں، صحیح مسلم کی جملہ عربی شروحات کی مباحث اس میں یکجا ہیں، خصوصاً قاضی عیاض، امام قرطبی اور امام نووی رحمہم اللہ اور ”فتح الملہم“ کے مباحث کو حسن ترتیب کے ساتھ یکجا کیا ہے، غریب الفاظ کے حل پر خاص توجہ دیتے ہیں۔

موصوف ہر حدیث کے تحت راویان حدیث کا مختصر باحوالہ تذکرہ کرتے ہیں، ہر حدیث کے تحت ”البحر المحيط للشجاج“ سے ”لطائف الاسناد“ نقل کرتے ہیں۔ حدیث سے مستنبط فوائد و مسائل بھی ذکر کرتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس شرح میں بیک وقت جہاں متن حدیث با اعراب میسر آتا ہے وہیں حدیث کی مکمل تشریح و توضیح، راویان حدیث کا تذکرہ، فقہاء کے مذاہب اور دلائل، حدیث سے مستنبط لطائف اور شارحین حدیث کی جملہ مباحث حسن ترتیب اس میں یکجا ہیں، اگر یہ شرح مکمل ہوگئی تو راقم کی رائے کے مطابق صحیح مسلم پر اردو میں لکھی گئی شروحات میں مبسوط، مدلل اور علمی شرح ہوگی، جیسا کہ صحیح بخاری کی شرح ”کشف الباری“ ہے۔

## ﴿ ۱۰ ﴾ صحیحین کے رجال پر لکھی گئی کتابیں

### ۱..... رجال البخاری و مسلم

امام دارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) نے اس میں صرف صحیحین کے روایات کا تذکرہ کیا ہے، اس کتاب کا قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں ۱۲۷ نمبر پر موجود ہے۔ ①

### ۲..... رجال صحیح البخاری

یہ امام ابوالنصر احمد بن محمد الکلابازی رحمہ اللہ (متوفی ۳۹۸ھ) کی تصنیف ہے، اس کتاب میں صحیح بخاری کی روایات کا اختصار کے ساتھ ذکر ہے، دیگر کتب حدیث کے رجال کا تذکرہ اس میں نہیں ہے، اسلوب یہ ہے کہ راوی کا نام و نسب ذکر کرنے کے بعد تین سے چار سطروں میں ان کے حالات ذکر کرتے ہیں، حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق روایات کا تذکرہ ہے، اس میں کل (۱۵۲۵) راویوں کا ذکر ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے اس راوی سے جس باب میں روایت ذکر کی ہے اُس کا بھی تذکرہ کرتے ہیں، عموماً سنینِ وفات بھی بتلاتے ہیں۔ چونکہ یہ اس فن پر ابتدائی کتابوں میں سے ہے اس لئے اس میں جامعیت نہیں ہے، اور بہت سی اہم باتیں ان سے چھوٹ گئی ہیں، اور ایسا عموماً ہوتا ہے جب کوئی مصنف ابتداء میں کسی فن پر لکھنے کا آغاز کرتا ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ”دار المعرفة“ بیروت سے طبع ہے۔

### ۳..... الجمع بین رجال الصحیحین

امام ابوالنصر احمد بن محمد کلابازی رحمہ اللہ (متوفی ۳۹۸ھ) کی تصنیف ہے، انہوں نے صحیح بخاری کے رجال پر الگ سے لکھا، پھر انہی رجال کو اور صحیح مسلم کے رجال کو ملا کر

”الجمع بین رجال الصحیحین“ کے نام سے لکھا، لیکن یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۴..... الجمع بین رجال الصحیحین

یہ امام ابو عبد اللہ حاکم رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ) کی تصنیف ہے، انہوں نے حدیث پر ”المستدرک علی الصحیحین“ اور اصول حدیث پر ”معرفة أنواع علوم الحديث“ لکھی، امام حاکم کی اس کتاب کا تذکرہ ملتا ہے لیکن یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۵..... رجال البخاری و مسلم

یہ امام ہبۃ اللہ بن حسن لا لکائی رحمہ اللہ (متوفی ۴۱۸ھ) کی تالیف ہے، لیکن یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے۔

صحیح بخاری یا صحیح مسلم سے متعلق رجال پر لکھی گئی کتابوں کے لئے تفصیلاً دیکھئے: ①

## ۶..... رجال صحیح مسلم

یہ امام احمد بن علی بن محمد بن ابراہیم المعروف امام ابو بکر بن منجویہ رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) کی تصنیف ہے، اس کتاب میں صرف صحیح مسلم کے رجال کا ذکر ہے، دیگر کتب حدیث کے روایات کا ذکر نہیں ہے، اسلوب یہ ہے کہ راوی کا نام و نسب، کنیت اور لقب ذکر کرتے ہیں، اور بعض روایات کے سن و وفات بھی ذکر کرتے ہیں، راوی کے اساتذہ و تلامذہ کا بھی ذکر کرتے ہیں، اور اس راوی سے کن کن ابواب میں حدیث مروی ہیں ان کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ ان سے روایات صوم، بیع اور صلوة وغیرہ میں مروی ہے۔

اس کتاب میں حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق (۲۲۲۸) روایات کا تذکرہ ہے، اس میں راویوں کو ان کے نام کے اعتبار سے مرتب کیا ہے، پھر کنیت اس کے بعد خواتین کے نام، پھر ان کی کنیت کا ترتیب وار ذکر کیا ہے۔ عموماً راویوں پر کوئی حکم نہیں لگاتے۔ یہ کتاب

عبداللہ لیشی کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ”دار المعرفہ“ سے طبع ہوئی ہے۔

## ۷..... التعديل والتجريح لمن خرج له البخارى فى

### الجامع الصحيح

یہ امام ابو الولید سلیمان بن خلف بن سعد باجی اندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۲ھ) صاحب ”المنتقى شرح الموطأ“ کی تصنیف ہے، اس کتاب میں حروف تہجی کی ترتیب پر (۱۷۴۴) صحیح بخاری کے روایت کا ذکر ہے، ناموں کے بعد کنیتوں کا اور آخر میں خواتین کا ذکر ہے۔ راوی کا نام و نسب، مشہور اساتذہ و تلامذہ، چند ایک ائمہ اسماء الرجال کی ان کے متعلق آراء، امام بخاری رحمہ اللہ نے اس راوی سے جس باب میں روایت نقل کی ہے اس کی نشاندہی، اور بعض راویوں کی سنین وفات بھی ذکر کی ہے، علمائے جرح و تعدیل کے اقوال کی روشنی میں راوی پر حکم بھی لگایا ہے، اس کتاب میں تراجم کہیں مفصل اور کہیں مختصر ہیں۔ بخاری کے رجال پر لکھی گئی کتابوں میں جامعیت و افادیت کے لحاظ سے یہ کتاب سب پر فائق ہے۔ یہ کتاب ابولبابہ حسین کی تحقیق کے ساتھ ۳ جلدوں میں ”دار اللواء للنشر والتوزيع“ ریاض سے طبع ہوئی ہے۔

## ۸..... الجمع بين رجال الصحيحين

یہ علامہ ابو الفضل محمد بن طاہر رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۷ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے اس کتاب میں امام ابو نصر کلابازی رحمہ اللہ کی کتاب ”رجال صحيح البخارى“ اور امام ابن منجويہ رحمہ اللہ کی کتاب ”رجال صحيح مسلم“ سے استفادہ کیا ہے، اور زیادہ تر مواد انہی دو کتابوں سے لیا ہے، اور ان دونوں کے رجال کو یکجا ایک کتاب میں جمع کیا ہے، یہ کتاب پہلی دونوں سے مستغنی کر دیتی ہے، کیونکہ اس میں بیک وقت صحیحین کے رجال کا تذکرہ مل جاتا ہے۔ ان کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے عنوان ”من اسمه اسحاق ممن اتفقا عليه“ یعنی اسحاق نام کے راوی جن سے بخاری اور مسلم دونوں نے روایت نقل کی ہے، پھر

راوی کا نام، والد کا نام، کنیت اور لقب کا ذکر کرتے ہیں، ان کے چند شیوخ اور تلامذہ کا بھی ذکر کرتے ہیں، پانچ سے چھ سطروں میں راوی کا تعارف کراتے ہیں، بعض روایات کا سن وفات بھی بتلاتے ہیں، پھر عنوان ”أفراد البخاری ممن اسمه إسحاق“ یعنی اسحاق نام کے وہ راوی جن سے صرف بخاری میں روایت ہے، لیکن مسلم میں نہیں ہے، اس طرح اسحاق نام کے نور او یوں کا ذکر کیا ہے، پھر عنوان ”أفراد مسلم ممن اسمه إسحاق“ یعنی اسحاق نام کے وہ راوی جن سے صرف صحیح مسلم میں روایت ہے اور بخاری میں نہیں ہے، اس کے تحت پانچ اسحاق نام کے راویوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کا اسلوب پوری کتاب میں یہ ہے کہ پہلے متفق علیہ راویوں کا تذکرہ، پھر اس نام کے راوی سے جو روایات بخاری میں مروی ہیں ان کا ذکر اور پھر مسلم میں۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ”دار الکتب العلمیۃ“ سے طبع ہے۔

## کتب مستخرج کی تعریف اور اس کے فوائد

”مستخرجات“ جمع ہے ”مستخرج“ کی، ”مستخرج“ حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں دوسری کتاب کی احادیث کو اپنی سند سے روایت کیا گیا ہو، جس میں پہلے والے مصنف کا واسطہ نہ آتا ہو، ”مستخرج“ لکھنے کے فوائد درج ذیل ہیں:

۱..... اگر پہلی حدیث میں ابہام یا اجمال تھا تو صاحب مستخرج اپنی سند سے جب روایت نقل کرتے ہیں تو عموماً اس روایت میں تشریح و توضیح ہوتی ہے، تو پہلی کتاب کا ابہام دور ہو جاتا ہے۔

۲..... اس روایت کے متعدد طرق جمع ہو جاتے ہیں۔

۳..... اس روایت کی صحت اور قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

۴..... بسا اوقات صاحب مستخرج کی سند عالی ہوتی ہے۔

۵..... بسا اوقات حدیث کے راوی کے نام میں ابہام ہوتا ہے، جیسے ”حدثنا

محمد“ تو عموماً مستخرج میں اس کی وضاحت آ جاتی ہے۔

۶..... اس راوی کی کنیت یا لقب کا تذکرہ نہیں ہوتا تو صاحب مستخرج کنیت اور لقب

بتا دیتے ہیں۔

۷..... بسا اوقات اصل کتاب میں روایت مختصر ہوتی ہے تو مستخرج کے اندر وہ روایت

تفصیل کے ساتھ آ جاتی ہے۔

۸..... بسا اوقات روایت میں بعض باتوں کا تذکرہ ہوتا ہے اور بعض کو چھوڑ دیا جاتا

ہے تو مستخرج کے اندر عموماً وہ حدیث مکمل آ جاتی ہے اور کبھی اس کے برعکس بھی ہوتا ہے۔

## ﴿۱۱﴾ ”صحیح البخاری“ پر لکھی گئی مستخرجات

### ۱..... المستخرج علی صحیح البخاری

حافظ ابو بکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی جرجانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۱ھ) اس مستخرج کو

”صحیح الإسماعیلی“ بھی کہا جاتا ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ ان کے ترجمہ میں ان کے متعلق لکھتے ہیں:

وابتهرت بحفظ هذا الإمام وجزمت بأن المتأخرين علی ایاس من أن

يلحقوا المتقدمين فی الحفظ والمعرفة. ①

### ۲..... المستخرج علی صحیح البخاری

حافظ ابو احمد محمد بن ابی حامد احمد بن حسین غطریفی رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۷ھ)

### ۳..... المستخرج علی صحیح البخاری

حافظ ابو عبد اللہ محمد بن عباس بن احمد بن محمد عصمی ہروی المعروف ابن ابی ذہل رحمہ اللہ

(متوفی ۳۷۸ھ)

### ۴..... المستخرج علی صحیح البخاری

حافظ احمد بن موسیٰ مردویہ اصہبانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۱۶ھ)



## ۵..... المستخرج علی صحیح البخاری

حافظ ابو نعیم اصبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) صاحب ”حلیۃ الأولیاء“ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ”المعجم المفہر س“ (ص ۴۴) میں اپنی سند کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

## ﴿ ۱۲ ﴾ ”صحیح مسلم“ پر لکھی گئی مستخرجات

### ۱..... المستخرج علی صحیح مسلم

حافظ احمد بن سلمہ نیشابوری رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۶ھ) یہ امام مسلم رحمہ اللہ کے بلخ اور بصرہ کے سفر میں رفیق تھے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ ان کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

وله مستخرج کھیئة صحیح مسلم. ①

### ۲..... المستخرج علی صحیح مسلم

حافظ ابو بکر محمد بن محمد اسفرائینی نیشابوری رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۶ھ)

### ۳..... المستخرج علی صحیح مسلم

حافظ ابو جعفر احمد بن حمدان بن علی نیشابوری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۱ھ)

### ۴..... المستخرج علی صحیح مسلم

امام یعقوب بن اسحاق اسفرائینی (متوفی ۳۱۶ھ) اس موضوع پر سب سے جامع اور متداول یہی کتاب ہے، اسے ”مسند أبي عوانة“ اور ”صحیح أبي عوانة“ بھی کہا جاتا ہے۔ مسلم کی کئی روایات کی تشریح اور توضیح اس کتاب سے ہو جاتی ہے، اسی طرح مسلم کی کسی روایت میں ابہام یا اجمال ہو تو اس کی وضاحت اس کتاب سے ہو جاتی ہے، تعدد طرق کی وجہ سے حدیث کے معنی کی مکمل وضاحت قاری کے سامنے آ جاتی ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ”دار المعرفة“ سے طبع ہے۔

## ۵..... المستخرج علی صحیح مسلم

حافظ ابو عمران جونی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۳ھ) علامہ کتابی رحمہ اللہ نے ”الرسالة المستطرفة“ (ص ۲۶) پر اس کا ذکر کیا ہے۔

## ۶..... المستخرج علی صحیح مسلم

حافظ ابو محمد احمد بن محمد بن ابراہیم بلاذری رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۹ھ) امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کے ترجمہ میں اس کتاب کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

خرج صحيحا على وضع كتاب مسلم. ①

## ۷..... المستخرج علی صحیح مسلم

حافظ ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد جوزقانی نيسابوري رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۸ھ)

## ۸..... المستخرج علی صحیح مسلم

امام ابو نعیم اصہبانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) ”المعجم المؤسس“ (ص ۴۴) پر لکھتے ہیں:

قرأته كله وهو في اثنين وثلاثين جزءا في خمسة أسفار.

یہ کتاب مقبل بن مرثد رعی کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ”جامعة إسلامية“ مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

﴿ ۱۳ ﴾ ”صحیحین“ پر لکھی گئی مستخرجات

## (۱) المستخرج علی الصحیحین

حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب بن یوسف شیبانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۴۴ھ)



## (۲) المستخرج علی الصحیحین

حافظ ابو بکر احمد بن عبدان بن محمد فرج شیرازی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۸ھ)

## (۳) المستخرج علی الصحیحین

حافظ ابو بکر برقانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۵ھ)

## (۴) المستخرج علی الصحیحین

حافظ ابو بکر احمد بن علی بن محمد ابن منجویہ اصفہانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ)

## (۵) المستخرج علی الصحیحین

امام ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) یہ کتاب مطبوعہ ہے، (مصنف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر ”دلائل النبوة“ صحابہ کے حالات پر ”معرفة الصحابة“ اور اولیاء، صلحاء اور صوفیاء کے حالات پر ”حلیۃ الاولیاء“ لکھی ہے، جس میں ہر اہم بات کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔) امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے اس مستخرج میں ہر روایت کو اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، ان کی سند اس وجہ سے طویل ہے کہ ان کے اور حضور کے درمیان تقریباً ۴۰۰ سال کا فاصلہ ہے۔ اس میں کل (۳۵۱۶) روایات ہیں، یہ کتاب چار جلدوں میں محمد حسن اسماعیل کی تحقیق کے ساتھ ”دار الکتب العلمیۃ“ سے طبع ہوئی ہے۔

## (۶) المستخرج علی الصحیحین

حافظ ابو زر عبد بن احمد بن محمد بن عبد اللہ ہروی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۴ھ)

## (۷) المستخرج علی الصحیحین

حافظ ابو مسعود مملیٰ رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۶ھ)

## ۳..... المنتقى لابن الجارود

اس کا پور نام ”المختار من السنن المسندة عن رسول الله صلى الله عليه

وسلم فی الأحکام“ ہے۔ امام ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری رحمہ اللہ (متوفی ۳۰۷ھ) اس کتاب کے متعلق علامہ کتانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ مستخرج علی صحیح ابن خزیمہ کی طرح ہے، اس میں تقریباً ۸۰۰ روایات ہیں، یہ شیخین سے چند روایات میں منفرد ہیں، اس کتاب کی علامہ ابو عمرو اندلسی رحمہ اللہ نے ”المرتقی فی شرح المنتقی“ کے نام سے شرح لکھی ہے:

وهو كالمستخرج على صحيح ابن خزيمة، وأحاديثه تبلغ نحو الثمانمائة، وتبعت فلم ينفرد عن الشيخين منها إلا بيسير، وله شرح يسمى بالمرتقى في شرح المنتقى لأبي عمرو الأندلسي. ①

## ۴..... صحیح ابن خزیمہ

امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ بن مغیرہ بن صالح بن بکر سلمی نیشاپوری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۱ھ) محدثین نے امام ابن خزیمہ کو ”امام الائمہ“ کا لقب دیا ہے، امام ابن خزیمہ ۲۲۳ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے، اور ۳۱۱ھ میں فوت ہوئے، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے بچپن ہی سے سماعت حدیث کیا اور سترہ سال کی عمر میں سماعت حدیث کے لئے سفر کیا، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں کہ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے حدیث کی سماعت کے لئے دنیا کے آفاق کا سفر کیا:

### رحل إلى الآفاق في الحديث وطلب العلم. ②

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے مروہ، نیشاپور، رے، شام، جزیرہ، مصر، واسط، بغداد، بصرہ اور کوفہ میں سماعت حدیث کی ہے، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا شمار جلیل القدر ائمہ حدیث میں ہوتا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے روئے زمین پر سوائے امام خزیمہ کے کوئی اور ایسا آدمی نہیں دیکھا ہے جو علم حدیث کو خوب اچھی طرح جانتا ہو اور حدیث کے الفاظ اور صحیح احادیث اور ان کی زیادات اس طرح جانتا ہو کہ وہ احادیث اس کو

اس طور پر مستحضر ہوں کہ گویا وہ ہر وقت ان کی آنکھوں کے سامنے ہیں:

ما رأيت على وجه الأرض من يحسن صناعة السنن ويحفظ ألفاظها

الصحيح وزياداتها حتى كأن السنن كلها بين عينيه. ❶

امام دارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) فرماتے ہیں کہ امام ابن خزیمہ ثبت تھے، ان کی نظیر نہیں ملتی ہے:

كان ابن خزيمة ثبنا معدوم النظير. ❷

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۷ھ) سے امام خزیمہ رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمانے لگے کہ تمہارا بھلا ہو! ان سے تو ہمارے بارے میں پوچھا جائے گا، ہم سے ان کے بارے میں نہیں پوچھا جاسکتا ہے، وہ تو امام ہیں ان کی پیروی کی جاتی ہے:

ويحكم هو سائل عنا ولا نسأل عنه. وهو إمام يقتدى به. ❸

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے کئی کتابیں تالیف فرمائی جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

۱..... کتاب الكبير. ۲..... صحيح ابن خزيمة ۳..... كتاب التوحيد.

۴..... حديث علي بن حجر السعدي. ۵..... شان الدعاء وتفسير الأدعية

الماثورة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم. ۶..... المسائل. ۷..... فقه

حديث بريرة. ۸..... كتاب القراءة خلف الامام.

اس کے علاوہ خود امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے ”کتاب التوحيد“ میں مختلف

مقامات پر اپنی مزید کتابوں کا ذکر بھی کیا ہے۔

چونکہ صحیحین میں تمام صحاح احادیث کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے، اس لئے ضرورت تھی کہ

جو روایات ان حضرات سے رہ گئی ہیں انہیں جمع کیا جائے، تو سب سے پہلے امام ابن خزیمہ

رحمہ اللہ نے ان احادیث کو جمع کیا، پھر ان کے شاگرد امام ابن حبان رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۴ھ)

❶ طبقات الشافعية الكبرى: ج ۳ ص ۱۱۸ ❷ طبقات الشافعية الكبرى: ج ۳ ص ۱۱۸

❸ طبقات الشافعية الكبرى: ج ۳ ص ۱۱۸

نے ”صحیح ابن حبان“ میں اور پھر ان کے شاگرد امام حاکم رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ) نے ”المستدرک علی الصحیحین“ میں اپنی شرائط اور تحقیق کے مطابق صحیح احادیث کو جمع کیا۔ صحیحین کے بعد صحیح احادیث کی معرفت میں یہ تین کتابیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں کہ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہما اللہ نے صحیح احادیث کا التزام کیا ہے اور ان دونوں حضرات کی کتابیں امام حاکم رحمہ اللہ کی ”المستدرک“ سے بہت بہتر ہیں، اور ان کی اسانید و متون (مستدرک کی بنسبت کلام) سے پاک ہیں۔ بہر حال ان کی روایات پر بھی غور و فکر کی ضرورت ہے۔ صحیح ابن خزیمہ میں بہت سی روایات ایسی ہیں جن پر انہوں نے صحت کا حکم لگایا ہے حالانکہ وہ حسن درجے کا مقام بھی نہیں رکھتیں:

قد التزم ابن خزيمة وابن حبان الصحة وهما خير من المستدرک  
بكثير، وانظف أسانيد ومتونا، وعلى كل حال فلا بد من النظر للتمييز،  
وكم في كتاب ابن خزيمة أيضا من حديث محكوم منه بصحة وهو لا  
يرتقى عن رتبة الحسن. ❶

علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ صحیح ابن خزیمہ صحیح ابن حبان سے روایات کی صحت اور چھان پھٹک میں بڑھ کر ہے، اس لئے کہ وہ سند میں معمولی کلام کی وجہ سے بھی صحت کا حکم لگانے میں توقف کرتے ہیں، مثلاً یہ باب کراہت کے بیان میں ہے اگر یہ روایت صحیح ہو یا اگر یہ روایت ثابت ہو:

صحیح ابن خزيمة أعلى مرتبة من صحيح ابن حبان لشدة تحريه،  
حيث إنه يتوقف في التصحيح لأدنى كلام في الإسناد فيقول مثلاً: باب  
كراهة كذا إن صح الخبر أو إن ثبت كذا. ❷

علامہ سیوطی رحمہ اللہ ان کے درجات قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قد علم مما تقدم أن أصح من صنف في الصحيح ابن خزيمة ثم ابن حبان ثم الحاكم، فينبغي أن يقال: أصحها بعد مسلم ما اتفق عليه الثلاثة ثم ابن خزيمة وابن حبان أو الحاكم، ثم ابن حبان و الحاكم، ثم ابن خزيمة فقط ثم ابن حبان فقط ثم الحاكم فقط إن لم يكن الحديث على شرط أحد الشيخين ولم أر من تعرض لذلك فليتأمل. ❶

صحیح ابن خزیمہ میں اکثر روایات صحیح اور حسن، ہیں، البتہ بعض روایات ضعیف بھی ہیں جیسا کہ تعلق صحیح ابن خزیمہ اور خود صحیح ابن خزیمہ کی اسانید اور متون احادیث سے معلوم ہو جاتا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا اس کتاب میں یہ اسلوب رہا ہے کہ بسا اوقات کسی روایت کو کئی اسانید سے ذکر کرنے کے بعد بتلاتے ہیں کہ حدیث کے مذکورہ الفاظ فلاں راوی کے ہیں، کبھی ایک راوی کو کنیت سے ذکر کرتے ہیں کبھی نام سے، کبھی نسبت سے ذکر کرتے ہیں، کبھی اس راوی کے والد کا نام بھی ذکر کرتے ہیں، نیز کبھی راوی کو اس کے لقب سے ذکر فرماتے ہیں، کبھی ایک حدیث کی ایک سند، کبھی دو سندیں اور کبھی کئی اسانید ذکر کرتے ہیں۔ سند میں راوی کا ذکر ہونے کے بعد اس کی تعیین و تشخیص کے لئے ”یعنی“ کہہ کر اس کو متعین کرتے ہیں کہ یہ فلاں راوی ہے، مطبوعہ صحیح ابن خزیمہ پوری کتاب نہیں ہے بلکہ اصل کتاب کا بعض حصہ ہے، چونکہ محقق کو اتنا ہی حصہ ملا تھا اس لئے انہوں نے اس حصے کو تحقیق کر کے طبع کروایا۔

مطبوعہ صحیح ابن خزیمہ میں چھ کتابیں ہیں ”کتاب الوضوء، کتاب الصلاة، کتاب الإمامة في الصلاة، کتاب الجمعة، کتاب الصوم، کتاب الزكاة“ ساتویں کتاب ”کتاب المناسک“ مکمل نہیں ہے۔

مطبوعہ صحیح ابن خزیمہ میں (۲۱۷۰) اکیس سو ستر ابواب اور (۳۰۷۹) تین ہزار اناسی

احادیث موجود ہیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تراجم ابواب قائم کر کے ان میں اپنا دعویٰ ذکر فرماتے ہیں اور کبھی انہی تراجم ابواب میں احادیث کی توضیح فرماتے ہیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ ایسا بھی کرتے ہیں کہ ایک حدیث کو ذکر کرنے کے بعد دوسری حدیث ذکر کر کے اس دوسری حدیث کے الفاظ سے پہلی حدیث کی تشریح و توضیح فرماتے ہیں۔ جو حدیث غریب ہوتی ہے بسا اوقات اس پر تنبیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے، احادیث کی علتوں کو بھی کبھی بیان فرماتے ہیں، کبھی کبھار راویوں پر بھی تبصرہ کرتے ہیں۔ آیات قرآنیہ کو جگہ جگہ پیش کر کے ان سے مسائل کا استنباط کرتے ہیں، کبھی حدیث کو روایت کرنے کے بعد اس کے بعض الفاظ کی تشریح بھی کرتے ہیں، کبھی اپنی غلطی کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ ❶

اور کبھی اپنی کم فہمی کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ ❷

کئی مقامات پر اصول و قواعد بھی ذکر کئے ہیں۔ مطبوعہ صحیح ابن خزیمہ میں تقریباً ۲۶۵ راویوں سے احادیث مروی ہیں۔ یہ کتاب محمد مصطفیٰ اعظمی کی تحقیق کے ساتھ ۴ جلدوں میں ”المکتب الاسلامی“ بیروت سے طبع ہے، محقق ہر حدیث کا حکم بیان کرتے ہیں۔

علماء کرام نے ”صحیح ابن خزیمہ“ کی مختلف اعتبار سے خدمت کی، علامہ ابن الملقن رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۴ھ) نے امام مزی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۲ھ) کی ”تہذیب الکمال“ کا اختصار کیا اور اس کے ساتھ چھ کتابوں کے رجال کے حالات جمع کئے، تاکہ ایک ہی کتاب میں صحاح ستہ کے روایات کے ساتھ ان درج ذیل معروف چھ کتب کے روایات کے حالات بھی یکجا ہو جائیں، ”(۱) مسند أحمد (۲) صحیح ابن خزیمہ (۳) صحیح ابن حبان (۴) المستدرک للحاکم (۵) سنن الدار قطنی (۶) السنن الکبریٰ للبیہقی“ اور اس کتاب کا نام رکھا ”إكمال تهذيب الكمال“ باوجود تلاش کے مجھے اس کتاب کا مطبوعہ نسخہ نہیں ملا۔ ❸

❶ صحیح ابن خزیمہ: ۱/ ۶۷ صحیح ابن خزیمہ: ۱/ ۶۶ ❷ تدوین السنة

النبویة: نشأته وتطوره من القرن الأول إلى نهاية القرن التاسع الهجري: ص ۷۶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے کتاب لکھی ”إتحاف المہرۃ بالفوائد المبتکرة من أطراف العشرة“ اس میں درج ذیل دس کتابوں کے اطراف جمع کئے ہیں:

- (۱) موطأ مالک (۲) مسند الشافعی (۳) مسند أحمد (۴) سنن الدارمی (۵) صحیح ابن خزيمة (۶) المنتقى لابن الجارود (۷) صحیح ابن حبان (۸) المستخرج لأبی عوانة (۹) المستدرک علی الصحیحین (۱۰) شرح معانی الآثار (۱۱) سنن الدار قطنی.
- ”صحیح ابن خزيمة“ کا مکمل نسخہ چونکہ نہیں ملا، صرف ربع حصہ ملا ہے، اس لئے اسے مستقل شمار نہیں کیا تو بقیہ کتابیں دس رہ گئیں۔

## ۵..... صحیح ابن عوانة

امام ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم نيساپوری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۶ھ) اسفرائین کے رہنے والے تھے، بعد میں نيساپور میں سکونت اختیار کی، علم حدیث کے لئے خراسان، عراق، مصر، شام، حجاز، جزیرہ اور اصفہان کا سفر کیا، علم حدیث میں آپ کے مشہور اساتذہ میں امام مسلم، یونس بن عبد العلی، امام محمد بن یحییٰ ذہلی رحمہ اللہ ہیں۔ فقہ میں امام مزنی اور امام ربیع رحمہما اللہ کے شاگرد تھے۔ ”صحیح ابن عوانة“ آپ کی مشہور تالیف ہے جو صحیح مسلم پر مستخرج ہے، اس میں چونکہ دوسرے طرق اور اسانید کا اضافہ اور متون بھی اضافے کے ساتھ نقل ہیں، جس کی وجہ سے یہ مستخرج ایک مستقل تالیف ہے، اس کتاب کو ”المستخرج علی صحیح مسلم“ بھی کہا جاتا ہے اور ”صحیح ابن عوانة“ بھی کہا جاتا ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کتاب سے انتخاب کر کے ایک مجموعہ ”منتقى الذهبی“ کے نام سے تیار کیا، یہ انتخاب (۲۳۰) احادیث پر مشتمل ہے۔ ①

امام ابو عوانہ رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں (۸۷۱۸) احادیث ذکر کیں۔ اس

کتاب میں تمام احادیث صحیحین کی طرح صحیح نہیں ہیں بلکہ بعض روایات حسن اور بعض ضعیف اور موقوف بھی ہیں جیسا کہ امام ذہبی اور حافظ رحمہما اللہ نے تصریح کی ہے۔  
یہ کتاب ایمن بن عارف دمشقی کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ۵ جلدوں میں ”دار المعرفة“ سے طبع ہوئی ہے۔

## ۶..... المنتقیٰ

امام ابو محمد قاسم بن اصبح اندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۳۴۰ھ) نے اس کتاب کو علامہ ابن جارود رحمہ اللہ کی ”المنتقیٰ“ کے ابواب پر مرتب کیا ہے، اور اپنے شیوخ کی روایات کی بھی تخریج کی ہے، علامہ کتانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وهو على نحو كتاب المنتقى لابن الجارود..... فألفه على أبواب

بأحاديث خرجها عن شيوخه، قال أبو محمد بن حزم: وهو خير انتقاء منه. ①

## ۷..... صحيح ابن السكّن

امام ابو علی سعید بن عثمان بن سعید بن سکّن بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۳ھ) مصنف نے اس کتاب میں احکامات سے متعلق احادیث کو جمع کیا ہے، علامہ کتانی (متوفی ۱۳۴۵ھ) اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

لكنه كتاب محذوف الأسانيد جعله أبوابا في جميع ما يحتاج إليه

من الأحكام ضمنه ما صح عنده من السنن المأثورة. ②

لیکن یہ کتاب عرصہ دراز سے نایاب ہے۔

## ۸..... صحيح ابن حبان

امام ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد تمیمی بستی رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۴ھ) مشہور ائمہ حدیث میں سے ہیں، آپ کی پیدائش ۲۷۰ھ میں ہوئی، آپ ایک مایہ ناز محدث اور رجال



سے گہری واقفیت رکھنے والے عالم تھے، ابتدائی عمر سے تحصیل علم کے شوق میں عراق، حجاز، ماوراء النہر، شام، خراسان اور دیگر کئی علاقوں کی طرف آپ نے اسفار کئے، آپ کے اساتذہ میں مشہور امام نسائی، امام ابویعلیٰ موصلی، امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ ہیں۔ فقہ اور حدیث کا درس امام ابو بکر محمد بن اسحاق رحمہ اللہ سے آپ نے لیا۔ سمرقند میں کافی عرصے آپ قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائز رہے، آپ کی مشہور تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

- ۱..... صحیح ابن حبان. ۲..... کتاب الثقات. ۳..... المجروحین
- من المحدثین. ۴..... علل أوہام أصحاب التورایخ. ۵..... کتاب
- الصحابۃ. ۶..... کتاب التابعین. ۷..... السیرۃ النبویۃ وأخبار الخلفاء.

صحیح ابن حبان کا نام مصنف نے ”کتاب التقاسیم والأنواع“ رکھا تھا، اس کتاب کی ترتیب انہوں نے ایک انوکھے انداز سے رکھی تھی، یہ کتاب نہ فقہی طرز پر تھی، نہ مسانید صحابہ کے طرز پر تھی اور نہ شیوخ کے طرز پر تھی، اور نہ اس میں عام حدیث کی کتابوں کی طرح ابواب باندھے گئے تھے۔ ابن حبان رحمہ اللہ کا اصول یہ ہے کہ اقسام بیان کرتے ہیں، پھر ان اقسام میں انواع کا ذکر کرتے ہیں، مثلاً ”النوع السادس وأربعون من القسم الثاني فی التواہی“ یعنی دوسری قسم کی ۴۶ ویں نوع نواہی سے متعلق ہے، علامہ کتانی رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

وهو المسمى بالتقاسيم والأنواع فی خمس مجلدات وترتيبه مخترع

ليس على الأبواب ولا على المسانيد والكشف منه عسر جدا. ①

متاخرین علماء میں علامہ علاء الدین علی بن بلبان بن عبد اللہ حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۹ھ) نے اس کتاب کو فقہی ابواب کی ترتیب پر احسن انداز میں مرتب کیا، اور اس کا نام رکھا ہے ”الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان“ انہوں نے اسی طرح امام طبرانی

کی ”معجم کبیر“ کو بھی ابواب پر مرتب کیا ہے۔ ②

علامہ کتانی رحمہ اللہ اس کتاب اور مصنف کے متعلق نقل کرتے ہیں:

صحيح ابن خزيمة أعلى من صحيح ابن حبان وصحيح ابن حبان أعلى من الحاكم وهو مقارب للحاكم في التساهل لأنه غير متقيد بالمدلسين بل ربما يخرج للمجهولين لا سيما ومذهبه إدراج الحسن في الصحيح لكن هذا كله اصطلاح له ولا مشاحة فيه. ①

ترجمہ: ”صحیح ابن خزیمہ“ درجہ اور فضیلت میں ”صحیح ابن حبان“ سے بڑھ کر ہے، اور ”صحیح ابن حبان“ ”مستدرک حاکم“ سے بڑھ کر ہے، امام ابن حبان رحمہ اللہ تساہل میں امام حاکم رحمہ اللہ کے قریب ہیں، البتہ امام ابن حبان رحمہ اللہ عادل، ثقہ روایات سے نقل روایات میں پابند نہیں ہیں بلکہ بسا اوقات مجہول روایات سے بھی روایت نقل کرتے ہیں، اس لئے کہ ان کے ہاں حسن صحیح میں داخل ہے اور یہ ان کی اپنی اصطلاح ہے اور اصطلاحات میں مناقشہ نہیں ہوتا۔

موجودہ نسخہ علی بن بلبان رحمہ اللہ کی ابواب کی ترتیب پر مرتب کردہ ہے، اس نسخہ میں ہر روایت کے تحت ”تعلیق الألبانی“ کہہ کہ حدیث پر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے جو حکم لگایا ہے اس کا ذکر کیا ہے، اور ”تعلیق شعيب الأرناؤوط“ کہہ کہ علامہ شعيب الأرناؤوط نے جو حکم لگایا ہے اس کا ذکر کیا ہے۔ ان دونوں کی تعلیقات میں زیادہ اعتماد شعيب الأرناؤوط کی تحقیق پر کرنا چاہئے۔ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کے مزاج میں قدرے تشدد و تعصب تھا، بہت سی صحیح روایات پر بھی انہوں نے ضعف کا حکم لگایا اور کئی روایات پر جمہور اہل علم سے ہٹ کر تحقیق کی ہے، ان کے اقوال میں بھی کئی جگہ تناقض ہے، اس کے لئے ”تناقضات الواضحات الألبانی“ کا مطالعہ کریں۔ علامہ البانی رحمہ اللہ کا تذکرہ ان شاء اللہ آگے آئے گا۔

## ۹..... الإلزامات والتبع للدار قطنی

امام دارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) علامہ کتابی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وهو أيضا كالمستدرک على الصحيحین جمع فيه ما وجدہ علی شرطہما من الأحادیث، وليس بمذکور فی کتابیہما وهو مرتب علی المسانید فی مجلد لطیف. ①

یہ کتاب بھی ”مستدرک علی الصحیحین“ کی طرح ہے، اس میں انہوں نے ان احادیث کو جمع کیا ہے جو شیخین کی شرائط پر ہیں لیکن ان کی کتابوں میں موجود نہیں ہیں، یہ کتاب مسانید کی ترتیب پر ایک جلد میں مرتب ہے۔ نیز اس کتاب میں صحیحین کی روایات پر اشکالات بھی ہیں جن میں سے اکثر کے جوابات حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”ہدی الساری“ اور شرح حدیث کے دوران ”فتح الباری“ میں دے دیئے ہیں۔ یہ کتاب شیخ ابو عبد الرحمن مقبل بن ہادی الوداعی کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”المکتبة السلفية“ مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

## ۱۰..... الأحادیث المختارة مما ليس فی الصحیحین أو

أحدهما

امام ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۳ھ) نے اس کتاب میں صحیحین میں جو روایات موجود نہیں ہیں اور وہ روایات صحیح ہیں ان کا انتخاب کیا ہے۔ منتخب شدہ احادیث کو مسانید کے طرز پر حروف تہجی کے لحاظ سے ذکر کیا ہے، علامہ کتابی لکھتے ہیں:

وهو مرتب علی المسانید علی حروف المعجم، لا علی الأبواب.....

و ذکر ابن تیمیہ و الزرکشی وغیرہما: أن تصحیحه أعلا مزیة من تصحیح

الحاکم، و ذکر الزرکشی فی تخریج الرافعی أن تصحیحه أعلا مزیه من

تصحیح الحاکم، وأنه قریب من تصحیح الترمذی وابن حبان. ❶

ترجمہ: یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب کے مطابق مسانید پر مرتب ہے، ابواب پر مرتب نہیں ہے، علامہ ابن تیمیہ اور علامہ زرکشی رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ ان کی تصحیح امام حاکم رحمہ اللہ کی تصحیح سے بڑھ کر ہے، نیز علامہ زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کی تصحیح امام حاکم رحمہ اللہ کی تصحیح سے بڑھ کر ہے اور امام ترمذی اور امام ابن حبان رحمہما اللہ کے قریب قریب ہے۔

یہ کتاب فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب نہیں ہے بلکہ مسانید صحابہ کی ترتیب پر ہے، اس میں سب سے پہلے انہوں نے عشرہ مبشرہ سے مروی روایات نقل کی ہیں، پھر صحابہ کرام کے اسماء حروفِ معجم کی ترتیب پر مرتب کر کے ان سے روایات نقل کی ہیں۔ مصنف متعدد مصادر سے حدیث صحیح کے طرق نقل کرتے ہیں۔ بقیہ کتب حدیث سے روایت کی تخریج کرتے ہیں، روایت کا حکم بیان کرتے ہیں اور روایت کے علل پر گفتگو کرتے ہیں، اس میں زیادہ تر استفادہ امام دارقطنی رحمہ اللہ کی ”علل الدار قطنی“ سے کرتے ہیں، اگر کوئی روایت موقوف ہو تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق اس کتاب میں احادیث کی کل تعداد تقریباً (۸۰۰۰) ہے، اس کتاب کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے کہ جس سے احتجاج واستدلال درست ہے۔ یہ کتاب استاذ عبد الملک بن عبد اللہ بن دہیش کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ۱۳ جلدوں میں ”دار خضر للطباعة والنشر“ بیروت سے ۱۴۲۰ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ﴿ ۱۲ ﴾ کتب السنن

”سنن“ سنت کی جمع ہے، سنن ان کتب حدیث کو کہا جاتا ہے جن میں روایات

ابواب فقہیہ کی ترتیب کے مطابق ہوں۔ علامہ کتانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ومنها كتب تعرف بالسنن وهي في اصطلاحهم الكتب المرتبة على

### الأبواب الفقهية. ①

سنن کی کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:

### ۱ ..... کتاب الآثار

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۰ھ) لفظ ”اثر“ اور ”سنن“ دونوں کا اطلاق ان ابواب کی روایات پر ہوتا ہے جو فقہی ترتیب پر لکھی جائیں، امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جمہور سلف کے نزدیک حدیث اور اثر میں کوئی فرق نہیں ہے، دونوں کا اطلاق حدیث مرفوعہ، موقوفہ اور مقطوعہ پر ہوتا ہے۔ ②

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے بھی اسی بات کو اختیار کیا ہے۔ ③

(فائدہ) متقدمین کی اصطلاح میں اس کو ”اثر“ کہا گیا جبکہ بعد میں فقہی ابواب کے طرز پر لکھی گئی ان کتابوں کو ”سنن“ کہا جانے لگا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ”کتاب الآثار“ کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا ہے، ”کتاب الآثار“ کا موضوع زیادہ تر احادیث احکام ہے، جن سے مسائل فقہ کا استنباط ہوتا ہے، اس لئے وہ سینکڑوں مختلف ابواب جو صحیحین، سنن اور دیگر کتب میں ہیں وہ کتاب الآثار میں نہیں ہیں، کیونکہ ان ابواب کا تعلق فقہیات کے ساتھ نہیں ہیں، ”کتاب الآثار“ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی مرویات اس عہد کی دیگر تصانیف کی طرح صرف اپنے شہر پر منحصر نہیں بلکہ اس میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، کوفہ، بصرہ غرض یہ کہ اس میں حجاز و عراق دونوں شہروں کی مرویات یکساں موجود ہیں۔ یہ امام اعظم کی خود باضابطہ تصنیف نہیں ہے، بلکہ آپ نے درس کے دوران جو احادیث بتلائی مسائل کے استنباط اور اجتہاد کے لئے تو آپ کے تلامذہ میں سے چار مشہور تلامذہ امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر اور امام حسن بن زیاد رحمہم اللہ نے ان روایات کو یکجا کیا، یہ کتاب فقہی ابواب پر حدیث کی سب سے پہلی مرتب کردہ

کتاب ہے۔ حدیث پر لکھی گئی کتابیں جو اس وقت مطبوعہ ہیں ان مطبوعہ کتابوں میں سے سب سے پہلی کتاب ”کتاب الآثار“ ہے، (صرف ایک صحیفہ، صحیفہ ہمام بن منبہ جو ابھی طبع ہوا ہے، یہ امام ہمام بن منبہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۱ھ) کا ہے، اس صحیفہ میں کل ۱۳۸ روایات ہیں، یہ فقہی ابواب کے طرز پر نہیں ہے بلکہ مختلف ابواب کی وہ روایات ہیں جو حضرت ہمام بن منبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے براہ راست سنی ہیں۔ صحیفہ ہمام بن منبہ کی روایات صحیح مسلم اور مسند احمد بن حنبل میں موجود ہیں۔)

امام ابوحنیفہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کی تدوین کی اور اسے ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا، پھر موطا کی ترتیب میں امام مالک نے انہیں کی پیروی کی، امام ابوحنیفہ سے پہلے کسی نے یہ کام نہیں کیا۔

امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۳ھ) فرماتے ہیں:

إنه أول من دَوَّن علم الشريعة ورتبه أبوابا وكتبها على نحو ما هو عليه

اليوم وتبعه مالک في موطئه. ❶

امام ابوحنیفہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم فقہ کو مدوّن کیا کتب اور ابواب پر جیسا کہ آج موجود ہے، اور امام مالک نے اپنی موطا میں انہیں کی اتباع کی ہے۔

## ”کتاب الآثار“ کا طریق تالیف

”کتاب الآثار“ کا طریق تالیف، تعلیم کتب اور تعلیم روایات کا نہیں بلکہ بذریعہ درس و املائے شیوخ کا ہے، تمام علوم اور مہمات فنون عربیہ کے لئے صدرِ اول میں یہی طریقہ رائج تھا کہ تلامذہ اپنے حفظ اور یادداشت کے لئے اساتذہ کی امالی یا ان کا خلاصہ لکھ لیا کرتے تھے، لیکن آگے چل کر یہ طریقہ اس قدر مقبول ہوا کہ اقسام تصنیف میں سے ایک خاص قسم بن گئی اور خود اساتذہ اور علمائے فن اپنی مرویات بطور تصنیف مرتب کرنے لگے، اس طرح کہ حلقہ درس میں مطالب و مسائل املاء کراتے اور ساتھ ساتھ خود بھی لکھتے جاتے۔ یا پہلے مجموعہ مرتب کر لیتے اور پھر اسی سے املاء کرواتے، حدیث میں یہ طریقہ تمام علوم سے زیادہ رائج اور مقبول ہوا اور محدثین کے ہاں اسے ایک خصوصی مقام حاصل ہوا، چنانچہ محدثین نے سماع من لفظ الشیخ کی دو مختلف صورتوں میں سے ایک قسم املاء کو قرار دیا اور یہ محدثین کی بیان کردہ ان تمام قسموں میں سے جو تحمل حدیث کے لئے مشہور ہیں ایک اعلیٰ قسم ہے، جمہور کے نزدیک یہ قسم تمام اقسام میں سب سے اعلیٰ ہے:

القسم الأول: السماع من لفظ الشیخ، وهو ينقسم إلى إملاء

وتحدیث من غیر إملاء، وسواء كان من حفظه أو من كتابه، وهذا القسم أرفع الأقسام عند الجماهير. ①

## ”کتاب الآثار“ کے چار نسخوں کا تعارف

”کتاب الآثار“ کو امام اعظم رحمہ اللہ سے آپ کے متعدد تلامذہ نے روایت کیا ہے، جس کی وجہ سے اس کے متعدد نسخے پائے جاتے ہیں، ان میں سے ہر ایک نسخہ اس کے راوی کی طرف منسوب ہو گیا ہے، ”کتاب الآثار“ کے ویسے تو کئی نسخے ہیں لیکن ان میں سے چار زیادہ مشہور ہیں:

۱..... نسخہ امام زفر بن ہذیل رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۸ھ)

۲..... نسخہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۲ھ)

۳..... نسخہ امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ)

۴..... نسخہ امام حسن بن زیاد رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ)

### (۱) نسخہ امام زفر بن ہذیل رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۸ھ)

امام زفر امام اعظم رحمہ اللہ کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں، امام زفر رحمہ اللہ سے ”کتاب الآثار“ کی روایت آپ کے مشہور تین تلامذہ نے کی:

۱..... ابو وہب محمد بن مزاحم مروزی۔ ۲..... شداد بن حکیم بلخی۔ ۳..... حکم بن ایوب رحمہم اللہ

پھر امام ابو وہب محمد بن مزاحم رحمہ اللہ سے ”کتاب الآثار“ کو آپ کے دو تلامذہ نے نقل کیا:

۱..... احمد بن بکر بن سیف حصینی رحمہ اللہ۔ ۲..... محمد بن سرتج رحمہ اللہ

احمد بن بکر حصینی رحمہ اللہ کے نقل کردہ نسخہ کا ذکر متعدد محدثین نے کیا ہے، مثلاً حافظ

امیر ابن ماکولا رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۵ھ) امام ابوسعید سمعانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۲ھ) اور

امام یاقوت حموی رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۶ھ) ان تمام حضرات نے ”کتاب الآثار“ کے اس



نسخے کا تذکرہ کیا:

أحمد بن بکر بن سیف أبو بکر الجصینی، ثقة یمیل إلى أهل النظر،  
روى عن أبي وهب عن زفر بن الهذیل عن أبي حنیفة کتاب الآثار. ❶  
علامہ ابن اثیر جزری رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۰ھ) نے بھی اس نسخے کا ذکر کیا ہے:

ینسب إليها أبو بکر أحمد بن بکر بن سیف الجصینی ثقة یروی عن  
أبی وهب عن زفر بن الهذیل عن أبي حنیفة کتاب الآثار. ❷  
علامہ عبد القادر قرشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۵ھ) احمد بن بکر بن سیف ابو بکر الجصینی  
کے ترجمہ میں اس نسخے کا تذکرہ کیا ہے:

یروی عن أبي وهب عن زفر بن الهذیل عن أبي حنیفة کتاب الآثار. ❸  
امام ابو وہب کے دوسرے شاگرد محمد بن سرج رحمہ اللہ کے نقل کردہ نسخے کا تذکرہ امام  
ابن ماکول رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۵ھ) نے کیا ہے:

ومحمد بن سريج یروی عن أبي وهب محمد بن مزاحم نسخة زفر  
بن الهذیل. ❹

امام زفر رحمہ اللہ کے دوسرے شاگرد شداد بن حکیم بلخی رحمہ اللہ کا روایت کردہ نسخہ کا ذکر  
امام ابو یعلیٰ خلیلی رحمہ اللہ (متوفی ۴۴۶ھ) نے کیا ہے:

شدید بن حکیم من قدماء شیوخ بلخ، سمع أبا جعفر الرازی والثوری  
وأقرانهما سمع منه القدماء من شیوخهم، وروی نسخة عن زفر بن الهذیل  
وهو صدوق. ❺

❶ الإكمال فی رفع الارتیاب: حرف الحاء، باب الجصینی، ج ۳ ص ۳۹ / الأنساب:

باب الجیم والصاد، ج ۲ ص ۲۸۲ / معجم البلدان: باب الجیم والصاد، ج ۲ ص ۱۴۱

❷ اللباب فی تهذیب الأنساب: باب الجیم والصاد، ج ۱ ص ۲۸۱

❸ الجواهر المضیة فی الطبقات الحنفیة: ترجمة: أحمد بن بکر، ج ۱ ص ۶۲

❹ تهذیب مستمر الأوهام: حرف سین، سريج، ج ۱ ص ۲۷۲

❺ الإرشاد فی معرفة علماء الحدیث: ترجمة: شداد بن حکیم، ج ۳ ص ۹۳۱

محدث کبیر امام حاکم نیشاپوری رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ) نے بھی امام زفر رحمہ اللہ کے مذکورہ بالا دونوں تلامذہ یعنی امام ابو وہب مروزی رحمہ اللہ اور شداد بن حکیم رحمہ اللہ کے روایت کردہ نسخوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

نسخة لزفر بن الهذيل الجعفي تفرد بها عنه شداد بن حكيم البلخي،  
ونسخة أيضا لزفر بن الهذيل الجعفي تفرد بها أبو وهب محمد بن مزاحم  
المروزي عنه. ①

امام طبرانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۰ھ) نے بھی اس نسخے کی ایک روایت نقل کی ہے۔ ②  
امام زفر کے تیسرے شاگرد حکم بن ایوب رحمہ اللہ کے روایت کردہ نسخہ ”کتاب  
الآثار“ کا ذکر امام ابوالشیخ اصہبانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۹ھ) نے احمد بن رستہ رحمہ اللہ کے  
ترجمہ میں کیا ہے:

أحمد بن رسته بنت محمد بن المغيرة كان عنده السنن عن محمد  
عن الحكم بن أيوب عن زفر عن أبي حنيفة. ③

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے یہاں ”کتاب الآثار“ کو ”السنن“ کے نام سے ذکر کیا  
ہے، اس لئے اس کتاب میں صرف وہی احادیث نقل کی گئی ہیں جن کا تعلق احکام فقہ سے  
ہے، اس لئے اس کو باصطلاح محدثین کتب سنن میں داخل کیا جاتا ہے، امام ابوالشیخ رحمہ اللہ  
نے ترجمہ کے متصل بعد اس نسخے کی دو روایات بھی نقل کی ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ نے اس  
نسخے کی بھی ایک روایت نقل کی ہے۔ ④

امام ابو نعیم اصہبانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) نے اپنی کتاب ”تاریخ أصبهان“

① معرفة علوم الحديث: ذكر النوع الثامن والثلاثين، ص ۱۶۳ ② المعجم الصغير:

باب الحاء، من اسمه الحسن، ج ۱ ص ۲۲۸ / المعجم الأوسط: باب الحاء، من اسمه

الحسن، ج ۳ ص ۳۷۷ ③ طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها: ترجمة: أحمد

بن رسته، ج ۲ ص ۱۵۷ ④ المعجم الصغير: باب الألف، من اسمه أحمد، ج ۱ ص ۱۱۷

میں اس نسخے کی چھ روایات نقل کی ہیں۔ ❶

## (۲) نسخہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۲ھ)

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے کبار تلامذہ میں ایک امام ابو یوسف رحمہ اللہ ہیں، امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے ”کتاب الآثار“ کو ان کے صاحبزادے امام یوسف رحمہ اللہ اور آپ کے شاگرد امام عمرو بن ابی عمرو رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، امام یوسف کے روایت کردہ نسخہ ”کتاب الآثار“ کا ذکر امام عبدالقادر قرشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۵ھ) نے کیا ہے:

وروی کتاب الآثار عن أبيه عن أبي حنيفة وهو مجلد ضخيم. ❷

یہ نسخہ اب مولانا ابوالوفاء افغانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۵ھ) صدر مجلس احیاء المعارف النعمانیہ، حیدرآباد دکن کی تصحیح و تحقیق کے ساتھ چھپ چکا ہے۔

امام عمرو بن ابی عمرو رحمہ اللہ کے روایت کردہ ”کتاب الآثار“ کو علامہ خوارزمی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۵ھ) نے ”جامع المسانید“ میں ”نسخة أبي يوسف“ کے نام سے نقل کیا ہے اور اس نسخہ کی اسناد بھی امام ابو یوسف رحمہ اللہ تک نقل کی ہے۔ ❸

## (۳) نسخہ امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ)

امام محمد رحمہ اللہ امام صاحب کے ممتاز تلامذہ میں سے ہیں، ”کتاب الآثار“ کے تمام نسخوں میں یہ سب سے مشہور متداول اور مقبول ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) اس نسخے کے تعارف میں فرماتے ہیں:

والموجود من حديث أبي حنيفة مفردا إنما هو كتاب الآثار التي

رواها محمد بن الحسن عنه. ❹

❶ تاریخ أصبهان: ترجمة: أحمد بن رسته، ج ۱ ص ۱۲۰، ۱۲۱، ۳۵۰، ۳۷۴، ج ۲ ص ۲۲۲

❷ الجواهر المضیة: ترجمة: يوسف بن يعقوب بن إبراهيم، ج ۲ ص ۲۵۳

❸ جامع المسانید: الباب الثانی، المسند الحادی عشر، ج ۱ ص ۸۳

❹ تعجیل المنفعة: مقدمة، ج ۱ ص ۲۳۹

امام محمد رحمہ اللہ سے اس نسخے کو ان کے کئی تلامذہ نے روایت کیا ہے، مطبوعہ نسخہ امام ابو حفص کبیر رحمہ اللہ اور ابوسلیمان جوزجانی رحمہ اللہ کا روایت کردہ ہے، علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے بھی ”کتاب الآثار“ کے اس نسخے کا ذکر کیا ہے۔ ❶

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) نے ”کتاب الآثار“ کے عنوان کے تحت اس نسخے کا بھی ذکر کیا ہے، اور اس پر لکھی گئی شروحات کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ ❷

علامہ کتانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۵ھ) نے ان الفاظ میں ”کتاب الآثار“ کا ذکر کیا ہے:

و کتاب الآثار لمحمد بن الحسن الشیبانی صاحب أبی حنیفة وأحد رواة الموطأ وهو مرتب على الأبواب الفقهية في مجلدة لطيفة. ❸

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے اس نسخے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

وصله محمد بن الحسن في كتاب الآثار عن أبی حنیفة. ❹

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے بھی امام محمد رحمہ اللہ سے مروی ”کتاب الآثار“ کا ذکر کیا ہے:

رواه محمد بن الحسن في كتاب الآثار. ❺

علامہ عبدالرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۳ھ) نے ”تحفة الأحوذی“ میں متعدد مقامات پر اس نسخے کا حوالہ دیا ہے:

وروی محمد بن الحسن في الآثار عن أبی حنیفة. ❻

❶ تاج التراجم: ترجمة: محمد بن الحسن، ص ۲۸ ❷ كشف الظنون: باب الکاف / کتاب الآثار: ج ۲ ص ۱۳۸۴ ❸ الرسالة المستطرفة: کتب مرتب على الأبواب الفقهية، ص ۲۲۲ فتح الباری: کتاب الإکراه، باب یمین الرجل لصاحبه، ج ۲ ص ۴۵۲ ❹ عمدة القاری: کتاب مواقیت الصلاة، باب جهر الإمام بالتأمين، ج ۶ ص ۵۱ ❺ تحفة الأحوذی: أبواب البيوع، باب ما جاء في السلف في الطعام، ج ۴ ص ۴۴۹، ج ۱ ص ۴۶۸، ج ۳ ص ۲۹۳، ج ۴ ص ۱۱۹، ج ۴ ص ۵۳۹، ج ۵ ص ۵۰۷

## (۴) نسخہ امام حسن بن زیاد رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ)

امام حسن بن زیاد رحمہ اللہ امام اعظم کے جلیل القدر تلامذہ میں سے ہیں، انہوں نے بھی آپ سے ”کتاب الآثار“ روایت کی ہے، امام موصوف سے اس نسخے کو ان کے شاگرد امام محمد بن شجاع ثلجی رحمہ اللہ (جن کو بلخی بھی کہا جاتا ہے) روایت کرتے ہیں، ”کتاب الآثار“ کا یہ نسخہ تمام نسخوں میں سب سے بڑا نسخہ ہے اور اس میں دیگر نسخوں کی بنسبت زیادہ احادیث ہیں۔

علامہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) نے بھی اس نسخہ کی کثرت احادیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

لمحمد بن شجاع الثلجی عن الحسن بن زیاد اللؤلؤی عن أبي حنيفة

روایات كثيرة. ❶

امام حسن بن زیاد رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی مرویات کی تعداد چار ہزار بتلائی ہے، چنانچہ حافظ ابویحییٰ زکریا بن یحییٰ نیشاپوری رحمہ اللہ اپنی سند کے ساتھ امام حسن بن زیاد رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

كان أبو حنيفة يروى أربعة آلاف حديث ألفين لحماة وألفين لسائر

المشيخة. ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس نسخے کا ذکر کیا ہے:

روى عن محمد بن شجاع البلخي عن الحسن بن زیاد اللؤلؤی عن

أبي حنيفة كتاب الآثار. ❸

❶ تاریخ بغداد: ترجمة: الحسن بن زیاد اللؤلؤی، ج ۷ ص ۳۲۸

❷ مناقب أبي حنيفة للموفق: ج ۱ ص ۹۶

❸ لسان الميزان: ترجمة: محمد بن إبراهيم بن حسن، ج ۵ ص ۳۱

## ﴿۱۵﴾ ”کتاب الآثار“ کے رجال پر لکھی گئی کتابیں

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اس کتاب کے رجال پر دو کتابیں لکھی ہیں: ”الإیثار بمعرفة رواة الآثار“ ”تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة“

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ”الإیثار بمعرفة رواة الآثار“ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ بعض ساتھیوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ”کتاب الآثار“ بروایت امام محمد کے رجال پر لکھوں، میں نے ان کی یہ درخواست قبول کی اور حروفِ تہجی کے اعتبار سے رجال کے احوال لکھے، جن اکابر کا تذکرہ ”تہذیب الکمال فی أسماء الرجال“ میں ہے ان کا صرف نام ذکر کیا، کیونکہ ”تہذیب“ میں ہر راوی کے حالات تفصیلاً موجود تھے، اور جن کے حالات نہیں تھے تو اختصار کے ساتھ ان کے حالات اور ان کی تعدیل و توثیق سے متعلق اقوال نقل کر دیئے اور میں نے اس کا نام ”الإیثار بمعرفة رواة الآثار“ رکھا۔ ❶

”الإیثار“ کا یہ نسخہ اب محقق سید کسروی حسن کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”دار الکتب العلمیة“ سے ۱۴۱۳ھ میں طبع ہوا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی دوسری کتاب ”تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة“ ہے، اس کتاب میں انہوں نے ائمہ اربعہ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد رحمہم اللہ کی کتابوں میں جو رجال ہیں صرف ان کے حالات پر لکھے ہیں۔ حافظ نے اس کتاب میں زیادہ تر استفادہ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حمزہ الحسین الدمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۵ھ) کی کتاب ”التذكرة بمعرفة رجال الكتب العشرة“ سے کیا ہے، اس کتاب میں صحاح ستہ اور ائمہ اربعہ کے رجال کے حالات ہیں۔ حافظ نے صحاح ستہ کے رجال پر دو کتابیں لکھیں ”تہذیب التہذیب“، ”تقريب التہذیب“ حافظ نے ”تعجيل المنفعة“ میں ان روایات کے حالات نہیں لکھے ہیں جن کا ذکر کتب ستہ کے رجال میں آچکا تھا، اس کتاب میں صرف ائمہ اربعہ کی کتب کے

ان رجال کا تذکرہ ہے جن کا ذکر کتب ستہ کے رجال میں نہیں تھا۔

علامہ ابو جعفر کتانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۵ھ) صحاح ستہ اور ائمہ اربعہ کی کتابوں کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ دس وہ کتابیں ہیں جن پر دین اسلام کا مدار ہے:

فهذه هي كتب الأئمة الأربعة وبإضافتها إلى الستة الأولى تكمل

الكتب العشرة التي هي أصول الإسلام وعليها مدار الدين. ❶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ”تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة“ کا ذکر ملا کا تب چلیپی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) نے بھی کیا ہے:

تعجيل المنفعة برواية رجال الأئمة الأربعة يعنى: المذاهب. للشيخ شهاب الدين أبى الفضل أحمد بن على بن حجر العسقلانى المتوفى سنة

۸۵۲ اثنتين وخمسين وثمانمائة. ❷

”كتاب الآثار“ کے رجال پر علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے بھی کتاب لکھی ہے، اس کتاب کا ذکر علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) نے کیا ہے:

للذين قاسم الحنفى رجال كل من الطحاوى والموطأ لمحمد بن

الحسن والآثار ومسند أبى حنيفة لابن المقرئ. ❸

علامہ ابو جعفر کتانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۵ھ) نے بھی اس نسخہ کا ذکر کیا ہے:

للشيخ قاسم بن قطلوبغا الحنفى وهو المسمى بالإيثار فى رجال

معانى الآثار. ❹

❶ الرسالة المستطرفة: كتب الأئمة الأربعة، أرباب المذاهب المتبوعة، ص ۱۹

❷ كشف الظنون عن أسامى الكتب والفنون: باب التاء: تعجيل المنفعة:

ج ۱ ص ۸۱۸ ❸ الإعلان بالتوبيخ: كتب رجال الحديث، ص ۱۱۶

❹ الرسالة المستطرفة: كتب فى بيان حال الرواة غير الكتب المتقدمة، ص ۲۰۹

## ﴿ ۱۶ ﴾ ”کتاب الآثار“ کی شروحات

۱..... ملا کا تب چلپی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) نے نقل کیا ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ نے ”کتاب الآثار“ بروایت امام محمد کی شرح لکھی ہے:

کتاب الآثار للإمام محمد بن الحسن وهو مختصر على ترتيب الفقه  
ذكر فيه ما روى عن أبي حنيفة من الآثار وعليه شرح للحافظ الطحاوی  
الحنفي. ①

۲..... شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) نے ”کتاب الآثار“ کے متعلق  
خود امام محمد رحمہ اللہ کی شرح کا حوالہ دیا ہے:

فقد ذكر محمد في شرح الآثار أنه بالخيار إنه شاء فعل وإن شاء لم  
يفعل. ②

۳..... علامہ ابوالفضل محمد خلیل بن احمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۰۶ھ) نے علامہ ابوالفضل  
نور الدین علی بن مروان العمری الموصلی الشافعی رحمہ اللہ کے حالات میں ”کتاب الآثار  
للإمام محمد“ پر ان کی شرح کا ذکر کیا ہے:

وله تألیفات لطيفة منها شرح كتاب الآثار للإمام محمد وشرح الفقه  
الأكر للإمام الأعظم وله على كل فن تعليقات. ③

۴..... مولانا قیام الدین عبدالباری فرنگی محلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۴ھ) کی ایک نادر  
تالیف ”التعليق المختار على كتاب الآثار“ یہ کتاب ”رحیم اکیڈمی“ سے شائع ہوئی  
ہے، اس کتاب میں حنفی مذہب کی تاریخ، کتب حدیث کی اہمیت اور ان کے مراتب  
و درجات، کتاب الآثار کا مقام و مرتبہ، لفظ ”اثر“ کی تحقیق، تعداد احادیث، ”کتاب

① كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون: باب الكاف، كتاب الآثار، ج ۲  
ص ۳۸۴ ② المبسوط: كتاب الصلاة، باب الوضوء والغسل، ج ۱ ص ۸۰ ③ سلك  
الدرر في أعيان القرن الثاني عشر: حرف العين، ترجمة: على العمرى، ج ۳ ص ۲۳۱



الآثار“ میں امام محمد کا انداز بیان واستدلال، بحث جرح وتعدیل، بحث ارسال حدیث وغیرہ کا ذکر ہے۔

۵..... محقق العصر علامہ ابو الوفاء الافغانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۵ھ) صدر احیاء المعارف النعمانیہ حیدرآباد الدکن بالہند نے ”کتاب الآثار“ کی شاندار شرح لکھی ہے، تمام روایات کی تحقیق وتخریج بھی کی ہے، فقہاء کے اختلافات کو بھی نہایت بسط کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

”جامع المسانید“ اور ”کتاب الآثار“ کے دیگر نسخوں کا بھی ذکر کرتے ہیں، دیگر کتب حدیث سے احناف کے دلائل کو باحوالہ ذکر کرتے ہیں، کتاب کے شروع میں ۱۳۹ صفحات پر مشتمل ایک مبسوط مقدمہ ہے، جس میں امام اعظم رحمہ اللہ کا ذکر خیر، امام صاحب کے شیوخ، آپ کے اخلاق، سخاوت، تقویٰ، آپ کی فقہی بصیرت، امام محمد رحمہ اللہ کے حالات، ”کتاب الآثار“ اور اس کے متعدد نسخوں کی نشاندہی، امام صاحب کی مسانید کا ذکر اور اس کے علاوہ یہ نہایت گراں قدر علمی مباحث پر مشتمل ایک عمدہ شرح ہے جو اب ”دار الکتب العلمیہ“ سے طبع ہے۔

۶..... حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن شاہ جہاں پوری رحمہ اللہ نے نہایت تفصیل کے ساتھ ایک مبسوط و محققانہ شرح لکھی ہے، جس کا نام ”قلائد الأزهار علی کتاب الآثار“ ہے جو تین ضخیم جلدوں میں ہے، اس شرح کے متعلق علامہ ابو الوفاء افغانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شرح احسن لم یر مثله.

راقم کی رائے کے مطابق موجودہ ”کتاب الآثار“ کی شروحات اس سے مفصل و مدلل اور محقق شرح نظر سے نہیں گزری، جامعہ دارالعلوم کراچی کی لائبریری میں یہ شرح موجود ہے، کاش کوئی عالم جو فن حدیث، رجال اور فقہ پر دسترس رکھتا ہو، اس شرح پر کام کر کے اس کو تحقیق وتخریج کے ساتھ عمدہ طباعت سے شائع کرے، اس لئے کہ یہ کتاب

نایاب بھی ہے اور نہایت علمی و تحقیقی بھی ہے۔

۷..... شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی ”المختار شرح کتاب الآثار“ ہے، یہ ”کتاب الآثار“ کا اردو ترجمہ اور مختصر شرح ہے۔

۸..... حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمن مدظلہ کی ”الأزهار علی کتاب الآثار“ دو ضخیم جلدوں میں اردو زبان میں مدلل و مفصل شرح ہے، شرح میں تقریباً ۲۵۰ صفحات پر مشتمل علم حدیث سے متعلق نہایت مبسوط مقدمہ ہے، شرح میں حل لغات بھی ہے، تمام اختلافی مسائل کی نہایت مفصل شرح ہے، ہر مسئلے کو عنوان کے تحت دلائل کے ساتھ لکھا ہے، اردو زبان میں ”کتاب الآثار“ کی اس قدر مفصل شرح نظر سے نہیں گزری۔

۹..... حضرت مولانا محمد حسین صدیقی صاحب کی اردو زبان میں ”روضۃ الازہار شرح کتاب الآثار“ کے نام سے مختصر شرح ہے، اس میں مذکورہ اختلافی مسائل کو دلائل کے ساتھ یکجا کیا ہے، جس صحابی یا تابعی سے روایت مروی ہے، باحوالہ اختصار کے ساتھ ان کے حالات بھی لکھے ہیں، حل لغات، مصادر اور مراجع کا بیان بھی ہے، ۲۳۶ صفحات پر مشتمل یہ شرح ”مکتبہ جامعہ بنوریہ“ سے طبع ہے۔

## ۲..... سنن ابن جریر

امام ابوالولید عبدالملک بن عبدالعزیز مکی رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۱ھ) یہ مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۳..... سنن سعید بن منصور

امام ابو عثمان سعید بن منصور خراسانی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۷ھ) اس کتاب میں فقہی ابواب کی ترتیب پر احادیث و آثار نقل کئے ہیں، اس میں مندرجہ ذیل ابواب کے تحت روایات ہیں:

کتاب الفرائض، کتاب الوصایا، کتاب الطلاق، کتاب الجہاد

اس کتاب میں کل (۲۹۷۸) روایات ہیں۔ اس میں مرفوع، موقوف، مقطوع ہر قسم کی روایات ہیں۔ اس میں منقطع، مرسل اور معضل روایات بھی بکثرت ہیں۔ یہ کتاب محقق

العصر مولانا حبیب الرحمن اعظمی رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ ”الدار السلفية“ ہند سے دو جلدوں میں طبع ہے۔

## ۴..... سنن أبی جعفر

امام محمد بن صباح دولابی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۷ھ) یہ سنن مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۵..... سنن الدارمی

امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۵ھ) حدیث کے مشہور ائمہ میں سے ہیں، آپ کے اساتذہ میں امام یزید بن ہارون، امام نظر بن شمیم، امام ابن ماجہ، حیوۃ بن شریح رحمہم اللہ اور آپ کے تلامذہ میں امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام ابو زرعہ رحمہم اللہ ہیں۔ سنن ترمذی میں کئی مقامات پر امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت یا روایات کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ کے ساتھ ساتھ امام دارمی رحمہ اللہ کا فیصلہ بھی نقل کیا ہے۔ سنن دارمی کے اندر کل روایات (۳۵۴۶)، اس میں کل ابواب (۴۰۸) ہیں، اس کتاب میں مرفوع، موقوف، مقطوع، متصل، منقطع، صحیح اور ضعیف ہر قسم کی روایات موجود ہیں، البتہ اس میں منکر، موضوع اور شاذ روایات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

امام دارمی رحمہ اللہ خود کسی متن یا سند پر کلام نہیں کرتے۔ اس کتاب میں بعض روایات کی اسناد بہت عالی ہیں، علامہ کتابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں بخاری سے زیادہ ثلاثی روایات موجود ہیں:

وله أسانيد وثلاثيات، وثلاثياته أكثر من ثلاثيات البخاري. ①

اس کتاب میں احادیث کی طرح صحابہ و تابعین کے آثار و فتاویٰ بھی موجود ہیں۔

علامہ صلاح الدین علائی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۱ھ) کی رائے یہ ہے کہ سنن دارمی میں

ضعیف، شاذ اور منکر روایات کم ہیں اس لئے سنن ابن ماجہ کے بجائے اس کو صحاح ستہ میں

## شمار کرنا بہتر ہے۔ ①

”سنن دارمی“ صحیح روایات میں ابن ماجہ سے بڑھ کر ہے، امام دارمی رحمہ اللہ ان سے زمانے کے لحاظ سے مقدم ہیں، ضعفاء روایات کی تعداد ابن ماجہ کی بہ نسبت اس میں کم ہے، اس لئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا رتبہ ”سنن ابن ماجہ“ سے کم نہیں ہے، اگر اس کتاب کو صحاح کی ان پانچ کتابوں سے ملایا جاتا تو یہ بہت بہتر ہوتا اور (ان چھ کتابوں کو صحاح شمار کیا جاتا):

ليس دون السنة في الرتبة بل لو ضُمَّ إلى الخمسة لكان أمثل من ابن

ماجه فإنه أمثل منه بكثير. ②

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس کتاب کو تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے۔ اس کتاب پر تحقیق و تعلیق شیخ حسین سلیم اسد الدرائی نے کی ہے، ہر روایت پر ”تعلیق المحقق“ کے تحت حکم بیان کرتے ہیں، یہ کتاب ۴ جلدوں میں ”دار المغنی للنشر والتوزیع“ سے ۱۴۱۲ھ میں طبع ہوئی ہے۔

دکتور مرزوق بن ہياس زہرائی نے ایک کتاب لکھی ہے ”القطوف الدانية فيما انفرد به الدارمی عن الثمانية“ اس کتاب میں امام دارمی رحمہ اللہ درج ذیل معروف آٹھ کتابوں میں جن روایات میں منفرد ہیں، ان احادیث کو تعلیق و تحقیق کے ساتھ جمع کیا ہے:

- ۱..... صحیح البخاری ۲..... صحیح مسلم ۳..... سنن أبی داود
- ۴..... سنن الترمذی ۵..... سنن ابن ماجہ ۶..... سنن النسائی ۷..... موطأ
- مالک ۸..... مسند أحمد

امام دارمی رحمہ اللہ کی مفصل سوانح، علم حدیث میں آپ کا مقام و مرتبہ اور ”سنن الدارمی“ کے مفصل تعارف کے لئے دکتور محمد عویضہ کی کتاب ”الإمام الدارمی وجهوده فی الحدیث“ کا مطالعہ کریں۔

## ۶..... سنن ابن ماجہ

آپ کا اسم گرامی محمد، کنیت ابو عبد اللہ، لقب ابن ماجہ اور قزوین میں پیدا ہونے کی وجہ سے قزوینی کہلاتے ہیں، لفظ ماجہ کے بارے میں کافی اختلاف ہے، بعض اہل علم کے ہاں یہ آپ کی والدہ کا نام ہے، بعض حضرات کے ہاں یہ آپ کے والد کا نام ہے، بعض کے ہاں یہ آپ کے دادا کا نام ہے، اور بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ آپ کی والدہ کا لقب ہے۔

امام ابن ماجہ کی پیدائش ۲۰۹ھ بمطابق ۸۲۲ء میں ہوئی، انتقال ۲۷۳ میں ہوا، کل عمر ۶۴ سال بنتی ہے، علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام ابن طاہر مقدسی رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے:

رأيت له تاريخا وفي آخره بخط صاحبه جعفر بن إدريس مات أبو عبد الله لثمان بقين من رمضان سنة ثلاث وسبعين وسمعتة يقول ولدت سنة تسع ومائتين. ①

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے جب شعور کی آنکھیں کھولیں اس وقت قزوین شہر علوم و فنون اسلامیہ کا مرکز تھا، بڑے بڑے اجلہ شیوخ مثلاً علی بن محمد ابوالحسن طنافسی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۳ھ) عمرو بن رافع ابوجز بکلی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۷ھ) اسماعیل بن ابوسہل قزوینی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۷ھ) ہارون بن موسیٰ تمیمی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۸ھ) محمد بن ابی خالد قزوینی رحمہ اللہ وغیرہ جیسے مسند درس و افتاء پر جلوہ افروز تھے۔ ①

ایسے برگزیدہ علماء کی موجودگی میں اور کسی جگہ جانے کی ضرورت نہ تھی، چنانچہ آپ نے قزوین ہی میں ابتدائی تعلیم شروع کر دی، پھر تکمیل علوم کے غرض سے آپ نے بہت سارے بلاد اسلامیہ کے اسفار اختیار کئے اور بہت سارے مشائخ سے علوم و فنون کی تکمیل کی، مثلاً خراسان، عراق، حجاز، مصر، شام، ری، بصرہ، کوفہ، بغداد، مکہ مکرمہ اور دمشق تشریف لے گئے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے شیوخ کی تعداد ۳۰۰ سے زائد ہے، مشہور اساتذہ میں ہارون

بن موسیٰ، امام ابو بکر بن ابی شیبہ، ہشام بن عمارہ، سہل بن اسحاق، عمرو بن رافع، امام ذہلی، محمد بن بشار، محمد بن منشی رحمہم اللہ ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے تلامذہ اور مستفیدین بھی بڑی تعداد میں مختلف بلاد میں تھے، جن میں سے بعض معروف حضرات یہ ہیں: علی بن سعید بن عبد اللہ عسکری، ابراہیم بن دینار الجرجسی، احمد بن ابراہیم القزوی، سلیمان بن یزید قزوینی، محمد بن عیسیٰ صفار، اسحاق بن محمد قزوینی، ابو الطیب احمد بن روح شعرانی، ابو الحسن علی بن ابراہیم، ابو عمرو احمد بن محمد بن حکیم المدنی وغیرہم۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کا مسلک متعین طور پر معلوم نہ ہو سکا۔  
امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق آپ شافعی مسلک کے تھے:  
وأما الإمام ابن ماجه القزوينی فلعلة شافعی. ①

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے فضل و کمال، جلالتِ شان اور حفظِ حدیث کا اعتراف ہر دور کے مشائخ اور شیوخِ حدیث نے کیا ہے۔ علامہ ابن خلکان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:  
كان إماما في الحديث، عارفا بعلومه وجميع ما يتعلق به. ②  
امام ابو یعلیٰ خلیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ابن ماجه ثقة كبير، متفق عليه، محتج به، له معرفة وحفظ. ③  
امام ابن ماجہ بہت قابلِ اعتماد ہیں، ان کی جلالتِ قدر پر سب کا اتفاق ہے، ان کا قول حجت ہے، معرفت و حفظ میں بلند مقام ہے۔

تفصیلی حالات کے لئے دیکھیں: ④

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے مشہور تصانیف میں مندرجہ ذیل تین کتابیں ہیں:

التفسير، التاريخ، السنن.

① معارف السنن: ج ۱ ص ۸۳ ② وفيات الأعيان: ج ۲ ص ۲۷۹

③ تذكرة الحفاظ: ج ۲ ص ۱۵۵ ④ سير أعلام النبلاء: ج ۱۳ ص ۲۷۷ تا ۲۸۱

امام ابو زرہ رازی رحمہ اللہ سنن ابن ماجہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں آگئی تو حدیث کی موجودہ تصانیف یا ان میں سے اکثر معطل ہو کر رہ جائیں گی:

أظن إن وقع هذا في أيدي الناس تعطلت هذه الجوامع أو أكثرها ❶.

”سنن ابن ماجہ“ کی چند خصوصیات

سنن ابن ماجہ میں حسن ترتیب ہے اور اس کی احادیث میں تکرار نہیں ہے، جیسے بخاری میں جا بجا روایات مکرر ہیں۔ سنن ابن ماجہ کی ترتیب اور تبویب فقہی مسائل کے اعتبار سے ہے۔ اس کتاب میں پانچ ثلاثیات ہیں جیسا کہ بخاری میں بائیس ثلاثیات ہیں۔ حدیث کے ساتھ ساتھ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے مختلف شہروں کی مخصوص روایات کی بھی نشاندہی کی ہے، احادیث کے ذیل میں بعض ایسے واقعات کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں جس سے اس عہد کے مسلمانوں کا اس سے تعلق کا پتہ چلتا ہے۔

سنن ابن ماجہ میں (۳۲) کتابیں ہیں، (۱۵۱۵) ابواب ہیں اور (۴۳۴۱) احادیث ہیں۔ سنن ابن ماجہ کو کتب خمسہ کے ساتھ سب سے پہلے جس نے شامل کر کے ”صحاح ستہ“ کو مکمل کیا وہ علامہ ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۷ھ) ہیں، آپ نے ”أطراف الكتب الستة“ لکھی، جس میں صحاح ستہ کے اطراف ذکر کئے، اسی طرح آپ نے ”شروط الأئمة الستة“ بھی لکھی۔ پھر علامہ عبد الغنی مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۰ھ) پھر علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ) ہیں کہ آپ نے سنن ثلاثہ کے ساتھ ابن ماجہ کے اطراف بھی لکھے، اس طرح بعد میں آنے والوں نے بھی ”ابن ماجہ“ کو ”صحاح ستہ“ میں شامل کیا:

وهذا يشير إلى أن إضافة سنن ابن ماجه إلى الخمسة إنما كان في

أول المائة السادسة ولا يؤثر في ذلك عن القدماء شيء ❷.

❶ تذكرة الحفاظ: ج ۲ ص ۱۵۵ ❷ سنن ابن ماجہ: مقدمة لشيخ الأرئووط، ص ۲۶

امام نابلسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قد اختلف في السادس فعند المشاركة: هو كتاب السنن لأبي عبد  
الله محمد بن ماجد القزويني، وعند المغاربة: كتاب الموطأ للإمام مالك  
بن أنس الأصبحي. ①

صحاب ستہ میں چھٹی کتاب کے متعلق اختلاف ہے، اہل مشارقہ نے امام ابن ماجہ  
قزوینی کی ”سنن ابن ماجہ“ کو اور اہل مغاربہ نے امام مالک کی ”موطأ مالک“ کو  
شمار کیا ہے۔ بعض علماء نے صحاح ستہ میں چھٹی کتاب ”سنن الدارمی“ کو شمار کیا ہے،  
علامہ صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ينبغي أن يجعل (مسند الدارمي) سادسا للخمسة بدلا من ابن ماجه،  
فإنه قليل الرجال الضعفاء، نادر الحديث المنكرة والشاذة، وإن كان فيه  
أحاديث مرسله وموقوفة فهو مع ذلك أولى من سنن ابن ماجه. ②

مناسب یہ ہے کہ پانچ کتابوں کے ساتھ چھٹی کتاب ”سنن الدارمی“ کو ”سنن  
ابن ماجہ“ کی جگہ شامل کیا جائے، اس لئے کہ اس میں ضعیف روایات کی تعداد کم اور منکر  
اور شاذ روایات کی تعداد کم ہے، اگرچہ اس میں مرسل اور موقوف روایات ہیں لیکن اس کے  
باوجود یہ سنن ابن ماجہ سے بہتر ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بعض اہل علم نے صحاح ستہ میں چھٹی کتاب ”موطأ مالک“ کو  
شمار کیا، اس کتاب کی صحت، قوت رجال اور مصنف کے تقدم زمانہ کی وجہ سے۔ اور بعض  
نے ”سنن الدارمی“ کو شمار کیا، اس لئے کہ اس میں ”سنن ابن ماجہ“ کی بہ نسبت اس  
کی احادیث کی صحت، قوت رجال، کثرت فوائد اور مصنف کے تقدم زمانہ کی وجہ سے ہے۔  
اور بعض نے ”سنن ابن ماجہ“ کو شمار کیا اس کتاب کے موضوعات، ابواب کی ترتیب اور  
کثرت زوائد کی وجہ سے (یعنی وہ روایات جو صرف اس کتاب میں ہیں اور دیگر کتب خمسہ



میں نہیں ہیں) علامہ سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إن غالب المتأخرين على أن ابن ماجه سادس الستة.

## ”سنن ابن ماجہ“ کی احادیث کا حکم

کئی ایک علماء نے اس کتاب کی بعض روایات پر نقد کیا ہے، امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں کہ ”سنن ابن ماجہ“ کی وہ احادیث جن سے استدلال نہیں کیا جاتا وہ بہت سی ہیں، ان کی تعداد تقریباً ایک ہزار کے قریب ہے، اس میں بعض روایات سنن کے درجہ سے کم ہیں، اس میں منکر روایات بھی ہیں اور کچھ موضوعات بھی ہیں:

وأما الحديث التي لا تقوم بها الحجة فكثيرة، لعلها نحو الألف.....

ثم قال: وإنما غصّ من رتبة سننه ما في الكتاب من المناكير وقليل من

### الموضوعات. ①

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جن روایات میں امام ابن ماجہ منفرد ہوں وہ ضعیف ہوتی ہیں، حافظ فرماتے ہیں کہ میری تتبع، جستجو اور تحقیق کے مطابق یہ بات علی الاطلاق درست نہیں ہے، البتہ اس میں بہت سی روایات منکر ہیں:

وقال ابن حجر: بلغني أن المزي كان يقول: مما انفرد يعني ابن

ماجه بخبر فيه ضعف، ثم قال ابن حجر: وليس ذلك على إطلاقها

باستقراء، وبالجملة ففيه أحاديث كثيرة منكورة. ②

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

كتاب ابن ماجه تفرد فيه بإخراج أحاديث عن رجال متهمين

### بالكذب وسرقة الأحاديث. ③

① سير أعلام النبلاء: ج ۱۳ ص ۲۷۸، ۲۷۹ ② ما تمس إليه الحاجة: ص ۱۲۲،

۱۷۶ ③ ما تمس إليه الحاجة: ص ۱۲۲، ۱۷۶

## ”سنن ابن ماجہ“ کی روایات پر علامہ ابن جوزی کا نقد

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کی اس کتاب میں موضوع روایات ہیں یا نہیں؟ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی کتاب ”الموضوعات“ جس میں انہوں نے سنن ابن ماجہ کی چونتیس (۳۴) روایات پر کلام کیا ہے۔ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں صحیح مسلم کی ایک روایت، صحیح بخاری کی ایک روایت جو احمد بن شاکر کے نسخہ میں ہے، مسند احمد کی ۳۸ احادیث، سنن ابی داؤد کی نو احادیث، سنن ترمذی کی تیس احادیث، سنن نسائی کی دس احادیث، سنن ابن ماجہ کی چونتیس احادیث اور مستدرک حاکم کی ساٹھ روایات پر کلام کیا ہے اور ان میں سے اکثر روایات کو موضوع شمار کیا ہے۔ ❶

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کے مزاج میں تشدد کی وجہ سے انہوں نے بہت سی صحیح، حسن اور ضعیف روایات کو بھی موضوع روایات میں شمار کیا، اس لئے بعد میں اکابر اہل علم نے ان کی تردید کی ہے، علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے دو کتابیں لکھیں، ”القول الحسن فی الذب عن السنن“ اس کتاب میں علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ ان چار کتابوں کی روایات پر علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے جو کلام کیا تو علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ان کے جوابات دیئے ہیں، اور ان کے متعدد طرق اور سند پر بحث کر کے بتایا کہ یہ روایت موضوع نہیں ہے۔

دوسری کتاب ”التعقبات علی الموضوعات“ یہ کتاب ابن جوزی رحمہ اللہ کی ”الموضوعات“ کے تعقب میں لکھی گئی ہے، علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے جن روایات پر کلام کیا ہے حالانکہ وہ روایات محدثین کے ہاں صحیح یا حسن درجہ کی تھیں یا زیادہ سے زیادہ ضعیف تھیں لیکن موضوع نہیں تھیں تو ان تمام روایات کی نشاندہی کر کے اُس پر مفید گفتگو کی ہے۔ اس طرح مسند احمد کی جن روایات پر علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے وضع کا حکم لگایا تو

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی تردید میں ایک رسالہ ”القول المُسَدَّد فی الذب عن

مسند أحمد“ کے نام سے لکھا اور اس میں ان تمام روایات کے جوابات دیئے ہیں۔  
سنن ابن ماجہ کا سب سے مفید نسخہ وہ ہے جو علامہ شعیب الارنؤوط کی تحقیق کے ساتھ ۵  
جلدوں میں ”دار الرسالة العالمية“ سے ۱۴۳۰ھ میں طبع ہوا ہے۔

## ﴿ ۱۷ ﴾ ”سنن ابن ماجہ“ کی شروح و حواشی

### ۱..... شرح سنن ابن ماجہ

امام علی بن عبد اللہ بن نعمت انصاری رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۷ھ) کی اس شرح کا ذکر  
علامہ اسماعیل پاشا بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۹ھ) نے ”ایضاح المکنون“ ”باب  
السنن“ کے تحت (ج ۴ ص ۲۸) پر کیا ہے۔

### ۲..... شرح سنن ابن ماجہ

علامہ موفق الدین عبد اللطیف بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۹ھ)

### ۳..... شرح سنن ابن ماجہ

قاضی سعد الدین سعود بن احمد عراقی مصری رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۱ھ) ❶  
یہ تینوں شروحات غیر مطبوعہ ہیں۔

### ۴..... شرح سنن ابن ماجہ

علامہ ابو عبد اللہ علاء الدین مغلطائی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ) نہایت مستند اور محقق  
حنفی عالم تھے، علم حدیث اور رجال میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نمایاں مقام عطا کیا تھا، (ان کی  
رجال پر مشہور کتاب ”إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال“ ہے جو بارہ  
جلدوں میں طبع ہے، یہ کتاب امام مزی رحمہ اللہ (۷۴۲ھ) کی کتاب ”تهذيب الكمال  
في أسماء الرجال“ کا تاملہ ہے، ”تهذيب الكمال“ ”مؤسسة الرسالة“ سے ۳۵

جلدوں میں طبع ہے، اور یہ تکملہ بارہ جلدوں میں، تو مکمل کتاب ۴۷ جلدوں میں ہوگئی۔ علامہ مغلطائی رحمہ اللہ نے ”إكمال التهذيب“ میں ان رجال کا تذکرہ کیا جو امام مزی رحمہ اللہ سے رہ گئے تھے، یا ان کے احوال انہوں نے مختصر لکھے تھے، تو انہوں نے تفصیل کے ساتھ انہیں ذکر کیا اور ان کے تسامحات کی نشاندہی بھی کی ہے۔ ان کی اس کے علاوہ تین کتابیں معروف ہیں، (۱) إصلاح مقدمة ابن الصلاح (۲) الدر المنظوم من كلام المصطفى المعصوم صلى الله عليه وسلم (۳) الإشارة إلى سيرة المصطفى وتاريخ من بعده من الخلفاء۔ یہ سب کتابیں مطبوعہ ہیں۔) علامہ مغلطائی رحمہ اللہ کی ابن ماجہ پر یہ شرح اس اعتبار سے نہایت مفید ہے کہ ابن ماجہ پر تفصیلاً کوئی مطبوعہ شرح نہیں ہے۔ شارح سب سے پہلے متن حدیث کو لکھتے ہیں، روایت کی تخریج کرتے ہیں، روایات پر کلام کرتے ہیں، روایات کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال ذکر کرتے ہیں، اس میں زیادہ تر مباحث کا تعلق اسناد اور روایات سے۔ مختصراً حدیث کی تشریح کرتے ہیں، چونکہ ایک حنفی عالم کی شرح ہے اس لئے بسا اوقات حنفی مسلک اور اس کے دلائل کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔

یہ شرح مکمل کتاب کی نہیں ہے بلکہ ”كتاب الطهارة“ اور ”كتاب الصلاة“ کی ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ علمائے احناف کو حدیث نہیں آتی وہ اس کتاب کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اسناد، طرق، علل اور رجال پر موصوف کو کیسا ملکہ حاصل تھا۔ یہ کتاب ۵ جلدوں میں کامل عویضہ کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ مکتبہ ”نزار مصطفى الباز“ سے ۱۴۱۹ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ۵..... ما تمس إليه الحاجة على سنن ابن ماجه

علامہ سراج الدین عمر بن علی بن ملقن رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۴ھ) نے ذی القعدہ ۸۰۰ھ میں اس شرح کا آغاز کیا اور شوال ۸۰۱ھ میں اس سے فارغ ہوئے، اس میں انہوں نے صرف ان احادیث کی تشریح کی ہے جو صحیحین، سنن ابوداؤد، سنن ترمذی اور سنن نسائی

میں نہیں ہیں، یہ آٹھ جلدوں میں ہے۔ ❶

## ۶..... الدیبا جة فی شرح سنن ابن ماجه

علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۸ھ) یہ شرح پانچ جلدوں میں ہے، علامہ دمیری رحمہ اللہ وہ ہیں جنہوں نے مشہور و معروف کتاب ”حیاء الحيوان“ لکھی ہے، مسلک کے اعتبار سے شافعی عالم تھے، ان کی معروف کتابوں میں ”الديبا جة“ ”حیاء الحيوان“ اور فقہ شافعی پر امام نووی رحمہ اللہ کی کتاب ”المنهاج“ کی شرح ”النجم الوهاج فی شرح المنهاج“ ہے جو دس جلدوں میں طبع ہے۔ شرح سنن ابن ماجہ میں ان کا انداز امام نووی رحمہ اللہ کی شرح مسلم کی طرح ہے۔ اس کا مخطوطہ محمد آباد طونک ہند میں رقم ۳۳۲ کے تحت ہے۔ ❷

## ۷..... مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه

علامہ احمد بن ابی بکر بوسیری رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۰ھ) کی اس کتاب کا تذکرہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں کیا ہے:

وَأَلَّفَ تصانیف حسنة منها زوائد سنن ابن ماجه على الكتب الخمسة. ❸  
مصنف نے اس کتاب میں کل (۱۵۵۱) روایات نقل کی ہیں، ہر روایت کو سند کے ساتھ ذکر کر کے اُس کا حکم بیان کرتے ہیں اور وہ روایت دیگر کن محدثین نے اپنی اپنی کتب میں ذکر کی ہیں ان کا تذکرہ کرتے ہیں، سند میں موجود متکلم فیہ روایات کا جرحاً و تعدیلاً تذکرہ ہے اور اس روایت کے دیگر طرق کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ کتاب اس لحاظ سے نہایت مفید ہے کہ اس میں ہر روایت کا حکم اور سبب حکم موجود ہے۔ یہ کتاب دکتور محمد منشی کشناوی کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں ”دار العربیة“ بیروت سے طبع ہے۔

❶ کشف الظنون: ج ۲ ص ۱۰۰۴ ❷ سنن ابن ماجہ: مقدمة المحقق، ص ۳۱

❸ طبقات الحفاظ: رقم: ۱۱۸۸، ص ۵۵۱

## ۸..... شرح سنن ابن ماجہ

علامہ ابراہیم بن محمد بن خلیل المعروف سبط ابن العجمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۱ھ) نے ایک مختصر شرح لکھی، اس میں بعض روایات کی تشریح کی ہے، ابن ماجہ کی ہر ہر حدیث کی شرح نہیں ہے۔

## ۹..... مصباح الزجاجة علی سنن ابن ماجہ

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) یہ ابن ماجہ پر بطور حاشیہ کے طبع ہے، جو اہل علم کے درمیان کافی مقبول ہے، اس میں انہوں نے مختصر انداز میں روایت کی وضاحت کی ہے، غریب الفاظ کے معانی، بیانِ اعراب، تطبیق اور فہم حدیث کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس میں ابن ماجہ کی ہر ہر روایت کی نہیں بلکہ جہاں ضرورت سمجھی وہاں حدیث کی شرح کی ہے، حل کتاب کے لئے یہ اور علامہ سندھی رحمہ اللہ کا حاشیہ نہایت مفید ہیں، جو ہند و پاک کے ”سنن ابن ماجہ“ کے نسخوں پر بطور حاشیہ کے طبع ہیں۔

## ۱۰..... حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجہ

امام ابو الحسن نور الدین محمد بن عبد الہادی سندھی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۸ھ) علامہ سندھی اور علامہ سیوطی رحمہما اللہ ان دونوں حضرات نے مکمل صحاح ستہ پر حواشی لکھے ہیں، جو عموماً اصل کتاب کے ساتھ طبع ہیں اور الگ بھی مطبوعہ ہیں۔ علامہ سندھی رحمہ اللہ کے اس حاشیے میں ہر روایت کے تحت علامہ البانی رحمہ اللہ کے حکم کا بھی ذکر ہے۔ مصنف نے متن حدیث کو مختصر انداز میں حل کیا ہے، روایت اگر مشکل ہو تو عام فہم انداز میں مختصر تشریح کی ہے، اور اگر متعارض فیہ ہو تو اس کی تطبیق ذکر کی ہے۔ اس میں ضبط الفاظ اور بیانِ اعراب کا بھی خاص اہتمام ہے۔ یہ حاشیہ دو جلدوں میں الگ سے ”دار الجیل“ بیروت سے طبع ہے۔

## ۱۱..... إنجاح الحاجة بشرح سنن ابن ماجه

علامہ عبد الغنی مجددی دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۹۶ھ) کی ایک مختصر مگر جامع شرح ہے، جو ابن ماجہ کے ساتھ حاشیہ کی صورت میں طبع ہے۔

## ۱۲..... نور مصباح الزجاجة على سنن ابن ماجه

علامہ علی بن سلیمان دہلی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۶ھ) نے علامہ سیوطی رحمہ اللہ کے حاشیہ کا اختصار کیا ہے۔ یہ حاشیہ ”مطبع الوہیۃ“ مصر سے ایک جلد میں طبع ہے۔

## ۱۳..... رفع العجاجة عن سنن ابن ماجه

علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۸ھ) یہ اردو زبان میں ترجمہ اور مختصر تشریح ہے۔

## ۱۴..... حاشیة على سنن ابن ماجه

علامہ فخر الحسن گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۱۵ھ) اس میں انہوں نے علامہ سیوطی رحمہ اللہ اور شیخ عبد الغنی دہلوی رحمہ اللہ کی شروحات کو سامنے رکھ کر اضافات کے ساتھ حاشیہ لکھا ہے۔ جو ہندو پاک کے ”سنن ابن ماجہ“ کے نسخوں پر طبع ہے۔

## ۱۵..... مفتاح الحاجة بشرح سنن ابن ماجه

علامہ شیخ محمد علوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۶ھ) یہ سنن ابن ماجہ پر مختصر حاشیہ ہے، جو ”اصح المطابع“ لکھنؤ سے طبع ہے۔

## ۱۶..... إهداء الديباجة بشرح سنن ابن ماجه

شیخ صفاء الضوی احمد العدوی، اس شرح میں متقدمین، متاخرین محدثین کی تشریحات کی روشنی میں احادیث کی مختصر تشریح کی ہے، ہر قول کو اس کے قائل کی طرف منسوب کیا ہے،

ضبطِ اسماء وکلمات، غریب الفاظ کی وضاحت اور فوائد و نکات کو خصوصیت سے بیان کیا ہے، یہ مکمل کتاب کی شرح ہے، جو چار جلدوں میں مکتبہ ”دار الیقین“ بحرین سے طبع ہے۔

## ﴿ ۱۸ ﴾ ”سنن ابن ماجہ“ کے زوائد پر لکھی گئی کتابیں

اس سے مراد وہ احادیث جو صرف ”سنن ابن ماجہ“ میں ہیں اور دیگر کتب خمسہ میں نہیں ہیں ان کی نشاندہی کی گئی ہے اور اس کا حکم بیان کیا گیا ہے اور دیگر کتب حدیث سے اس کی تخریج کی گئی ہے، اس طرح کی کتابوں میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

(۱) زوائد ابن ماجہ علی الكتب الخمسة

علامہ ابن حجر پیشی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۷ھ)

(۲) مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ

امام احمد بن ابی بکر بوسیری رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۰ھ)

(۳) ما تمسّٰ إلیہ الحاجة علی سنن ابن ماجہ

علامہ ابن الملقن رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۴ھ) اس کتاب میں انہوں نے صرف زوائد

پر مشتمل احادیث کی شرح کی ہے۔



## ﴿ ۱۹ ﴾ امام ابن ماجہ اور ان کی سنن سے متعلق لکھی گئی کتابیں

علامہ ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے ایک کتاب ”المجرد فی أسماء رجال سنن ابن ماجہ“ لکھی، اس کتاب میں ابن ماجہ کے ان روایات کا ذکر کیا گیا ہے جن سے صحیحین میں کوئی روایت مروی نہیں ہے۔ محقق العصر علامہ عبدالرشید نعمانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۲ھ) نے ”امام ابن ماجہ اور علم حدیث“ کے نام سے اردو زبان میں ایک نہایت علمی و تحقیقی کتاب لکھی ہے، اس کتاب میں علم حدیث اور خصوصاً امام ابن ماجہ اور ان کی سنن پر تفصیلی مباحث ہیں۔ اس میں ہر اہم بات باحوالہ ذکر کی ہے، اس کتاب کا معیار تحقیق بہت بلند ہے، اردو زبان میں شاید کوئی کتاب ایسی ہو جو اس کتاب کے محققانہ معیار کا مقابلہ کر سکے، اہل علم حضرات کے لئے اس کا نہایت مطالعہ مفید ہے، اس کتاب کے مطالعے سے جہاں علمی فائدہ ہوگا وہیں مصنف کی وسعت علم، رجال اور حدیث کے ساتھ مناسبت اور فن اسماء الرجال میں گہرائی کا بھی اندازہ ہوگا، اس کتاب کا عربی ترجمہ عالم عرب کے مشہور محقق عالم شیخ عبدالفتاح ابو غندہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) نے اپنی تحقیق سے ”الإمام ابن ماجہ و کتابہ السنن“ کے نام سے کیا، حدیث پڑھنے پڑھانے والوں کے لئے یہ نہایت مفید کتاب ہے۔ علامہ عبدالرشید نعمانی رحمہ اللہ نے ابن ماجہ کے لئے بطور مقدمہ کے ایک کتاب عربی میں تصنیف کی ہے، جس کا نام ”ما تمس إليه الحاجة لمن يطالع سنن ابن ماجہ“ ہے، یہ کتاب ”قدیمی کتب خانہ“ سے سنن ابن ماجہ کے نسخے کے ساتھ طبع ہے، اس میں امام ابن ماجہ کے مختصر احوال اور سنن ابن ماجہ کی وہ روایات جن کو علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوع قرار دیا ہے ان کے جوابات دیئے ہیں، اور اس کے علاوہ بھی نہایت گراں قدر علمی و تحقیقی معلومات پر مشتمل ہے۔ ایک کتاب ”ما یلیق من حل اللغات و شرح المشکلات“ ہے، یہ علامہ فخر الحسن گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۱۵ھ) کی تصنیف ہے، جس میں ”سنن ابن ماجہ“ کی لغات اور مشکل مقامات کا حل ہے۔

(فائدہ) اردو زبان میں مکمل ”سنن ابن ماجہ“ کی کوئی تفصیلی شرح نہیں ہے، اگر کوئی صاحب علم اردو زبان میں اس کتاب کی مفصل شرح لکھے تو یہ طلباء حدیث کے لئے نہایت مفید ہوگی۔

## ۷..... سنن أبی داود

امام ابو داود سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الازدی السجستانی رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۵ھ) آپ سجتان کے رہنے والے تھے، اس وجہ سے آپ کو سجتانی کہا جاتا ہے، علم حدیث کے حصول کے لئے آپ نے عراق، خراسان، مصر، شام، حجاز، جزیرہ اور دیگر کئی ممالک کے اسفار کئے۔

ان کی سنن اور دیگر کتابوں کو دیکھ کر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے اندازے کے مطابق ان کے شیوخ کی تعداد ۳۰۰ سے زائد ہے۔ ❶

آپ کے مشہور اساتذہ میں امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، امام ابو ثور، یحییٰ بن معین، امام ابو بکر بن ابی شیبہ اور امام قتیبہ بن سعید رحمہم اللہ شامل ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں مشہور امام ترمذی، امام نسائی، امام ابو عبید محمد بن علی، امام ابو الحسن علی بن حسن رحمہم اللہ وغیرہم ہیں۔ امام ابو داود رحمہ اللہ رائج قول کے مطابق حنبلی مسلک کے تھے، سنن ابی داود کے تراجم پر غور کرنے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے، علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے حوالے سے ان کو حنبلی قرار دیا ہے۔ ❷

امام ابو داود رحمہ اللہ کی مشہور تصانیف میں ”سنن أبی داود، کتاب المراسیل، کتاب النسخ والمنسوخ، کتاب الزهد، البعث والنشور، رسالة أبی داود إلى أهل مكة“ قابل ذکر ہیں۔

## سنن ابی داود کی خصوصیات

۱..... امام ابو داود رحمہ اللہ نے ایک سند میں مختلف اسانید کو بیان کیا ہے، اور بسا

اوقات ایک متن میں مختلف متون کو جمع کرتے ہیں۔

۲..... ہر حدیث کے الفاظ کا اختلاف ذکر کرتے ہیں۔

۳..... اس کتاب میں ایک حدیث ثلاثی ہے جیسا کہ بخاری میں ۲۲ ہیں، اور ابن ماجہ میں پانچ ہیں۔

۴..... اس کتاب میں ۶۰۰ مراسیل روایات ہیں، جمہور اہل علم کے ہاں مرسل حدیث حجت ہے۔

۵..... دو یا تین احادیث کو ایک باب میں ذکر کرتے ہیں، اس سے مقصود اہم بات کو سمجھنا ہوتا ہے یا کسی خاص نقطہ نظر کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

۶..... کبھی عنوان اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ عنوان کے الفاظ میں ان کی مراد کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے، جس سے مقصود احادیث سے ثابت شدہ احکام کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

۷..... امام ابو داؤد رحمہ اللہ سے جو اصطلاحات منقول ہیں ان میں لفظ ”صالح“ کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں، اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ نیک ہے، البتہ احتجاج اور استدلال کے قابل نہیں ہے۔ اس کتاب میں امام ابو داؤد رحمہ اللہ کے اقوال بھی اہمیت کے حامل ہیں، جس میں سند و متن پر گفتگو ہوتی ہے۔

۸..... امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں آداب سے متعلق احادیث کو بسط سے ذکر کیا ہے۔

۹..... اس کتاب میں احادیث احکام نہایت کثرت کے ساتھ ہیں، یہاں تک کہ امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجتہد کے لئے یہ احادیث کافی ہیں۔ ①

۱۰..... اس کتاب کی احادیث کا انتخاب پانچ لاکھ احادیث سے کیا گیا ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ اپنی اس کتاب کے متعلق تفصیلات، جرح و تعدیل سے متعلق اپنا

اسلوب، اصطلاحات، شرائط، طرزِ تالیف اور ”قال أبو داود“ کے متعلق معلومات اپنے اس رسالہ میں ذکر کی ہیں جو آپ نے اہل مکہ کی طرف لکھا، رسالہ کا نام ہے ”رسالة الإمام أبي داود السجستاني إلى أهل مكة في وصف سننه“ یہ رسالہ ”ثلاث رسائل في علم مصطلح الحديث“ میں شیخ عبدالفتاح ابو غده رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کی تعلیقات کے ساتھ طبع ہے، اس رسالہ میں موجود آپ کے چند اصول و فوائد درج ذیل ہیں۔

### امام ابو داود کے چند اصول و فوائد

۱..... وما كان في كتابي من حديث فيه وهن شديد فقد بيّنته.

میری اس کتاب میں اگر کسی حدیث میں ضعفِ شدید ہوگا تو میں اس کی وضاحت کر دوں گا۔

۲..... وما لم أذكر فيه شيئاً فهو صالح وبعضها أصح من بعض.

جس روایت پر میں کوئی کلام ذکر نہ کروں تو وہ صالح درجہ کی ہوتی ہے اور بعض روایات دیگر بعض سے اصح ہوتی ہیں۔

۳..... أن يكون قد رُوي من وجهين صحيحين، فأحدهما أقدم إسناداً

والآخر صاحبه أقوم في الحفظ ربما كتبت ذلك.

کبھی کوئی روایت دو صحیح طرق سے منقول ہوتی ہے اُن میں سے ایک سند کے لحاظ سے مقدم ہوتا ہے اور دوسرا روایت کے حفظ کے لحاظ سے مقدم ہوتا ہے تو میں دونوں کو لکھتا ہوں۔

۴..... وإن من الأحاديث في كتاب السنن ما ليس بمتصل، وهو

مرسل ومدلس وهو إذا لم توجد الصحاح.

اس کتاب میں بعض احادیث متصل نہیں ہیں، وہ مرسل یا مدلس ہیں، ایسی روایات اس وقت ذکر کی جاتی ہیں جبکہ صحیح روایات موجود نہ ہوں۔

۵..... وليس في كتاب السنن الذي صنفه عن رجل متروك

الحديث شيء.

میں نے اپنی اس کتاب میں کسی ایسے راوی سے روایت نقل نہیں کی جو متروک ہو۔

۶..... وإذا كان فيه حديث منكر بينت أنه منكر.

جب کسی حدیث میں کوئی (راوی یا سند) منکر ہو تو میں اس کی وضاحت کرتا ہوں کہ

یہ منکر ہے۔

۷..... والأحاديث التي وضعها في كتاب السنن أكثرها مشاهير.

میں اپنی اس کتاب میں جو احادیث نقل کرتا ہوں وہ اکثر مشہور ہیں۔

شیخ عبدالفتاح ابو غندہ رحمہ اللہ مشاہیر کی وضاحت کرتے ہوئے اس رسالہ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ اس سے مراد وہ ”مشاہیر“ نہیں ہیں جو محدثین یا فقہاء کے ہاں ہے، بلکہ اس سے مراد وہ مشہور حدیث ہے جو محدثین، فقہاء اور اصحابِ فتویٰ کے ہاں رائج اور معمول بہا ہے اگرچہ وہ روایت فی نفسہ خبر واحد ہو۔

۸..... وإذا أعدت الحديث في الباب من وجهين أو ثلاثة فإنما هو

من زيادة كلام فيه وربما فيه كلمة زائدة على الأحاديث. ①

جب میں کسی ایک حدیث کا ایک باب میں یا دو تین طرق سے اعادہ کروں تو یہ اس لئے ہوتا ہے کہ کسی ایک طرق میں وضاحت زیادہ ہوتی ہے، یا کسی ایک طرق میں کوئی ایک آدھ کلمہ زائد ہوتا ہے (تو میں اسے نقل کرتا ہوں، اس لئے کہ وہ محدثین کے ہاں مستقل حدیث شمار ہوتی ہے)۔

## ﴿ ۲۰ ﴾ ”سنن أبي داود“ کی شروح و حواشی

۱..... معالم السنن

امام ابوسلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم المعروف علامہ خطابی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۸ھ)

① رسالة الإمام أبي داود إلى أهل مكة: ص ۳۰، ۳۳، ۳۵، ۴۵، ۴۶، ۴۷

علامہ خطابی کی تصنیفات میں ’اصلاح غلط المحدثین، غریب الحدیث، بیان إعجاز القرآن‘ اور یہ شرح ہے، آپ علم فقہ، حدیث، ادب اور لغت میں امامت کے درجہ پر فائز تھے، اپنے زمانے میں علم و ادب، رجال اور حدیث میں ان کو نمایاں مقام حاصل تھا، امام خطابی رحمہ اللہ نے اس شرح میں حدیث کے مشکل الفاظ کی تشریح اور روایت کی عام فہم انداز میں توضیح اور مسائل فقہیہ کے استنباط پر توجہ دی ہے، شریعت کے مقاصد اور اسرار و حکم بھی بعض مقامات پر ذکر کئے ہیں، سنن ابی داود کی شروحات میں فقہی نہج پر یہ شرح مفید ہے، یہ شرح چار جلدوں میں ’المطبعة العلمية‘ حلب سے ۱۳۵۱ھ میں طبع ہوئی ہے۔ اس شرح کا اختصار امام احمد بن محمد مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۵ھ) نے ’عجالة العالم من کتاب المعالم‘ کے نام سے کیا ہے۔

## ۲..... شرح سنن أبي داود

امام محمد بن احمد بن سہل سرہسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۳..... نفع الغلل ونفع العلل على أحاديث السنن

امام ابوالحسن علی بن محمد بن عبد الملک مراکشی فاسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۸ھ) یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۴..... العُدُّ المورود في حواشي سنن أبي داود

حافظ عبد العظیم قوی منذری رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ھ) اس شرح کا ذکر دکتور فؤاد سزگین نے ’تاریخ التراث العربی‘ (ج ۱ ص ۲۳۶) پر کیا ہے۔

## ۵..... الإعجاز في شرح سنن أبي داود

شارح مسلم امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) ایک جلد میں ’دار الأثرية‘ سے طبع ہے، یہ شرح عرصہ دراز سے نایاب تھی، حال ہی میں منظر عام پر آئی ہے، یہ ۴۰۳ صفحات پر مشتمل ہے، یہ صرف ’کتاب الطهارة‘ کی شرح ہے، دیگر ابواب کی شرح نہیں ہے،

امام نووی رحمہ اللہ کا ارادہ مکمل کرنے کا تھا، شاید زندگی نے وفا نہیں کی، اس لئے وہ اس کی تکمیل نہ کر سکے، البتہ یہ بات یقینی ہے کہ یہ امام نووی رحمہ اللہ ہی کی شرح ہے، امام سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) نے ایک کتاب امام نووی رحمہ اللہ کی سوانح پر ترجمہ شیخ الإسلام للإمام النووي کے صفحہ ۱۲ پر امام نووی کی تصانیف میں اس شرح کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے امام نووی کے حالات پر ایک کتاب ”المنهاج السوی فی ترجمة الإمام النووي“ کے صفحہ ۶۴ پر امام نووی رحمہ اللہ کی تصانیف میں اس کا شمار کیا ہے، اس لئے درست بات یہ ہے کہ امام نووی رحمہ اللہ کی تصانیف ہے، لیکن تکمیل نہ ہو سکی جیسے بخاری کی شرح شروع کی تھی لیکن اس کی تکمیل نہ ہو سکی تھی۔ امام نووی رحمہ اللہ کی صحاح ستہ میں صرف ایک کتاب کی مکمل شرح ہے، وہ ”شرح صحیح مسلم“ ہے، جس کا تذکرہ صحیح مسلم کی شروحات میں گزر چکا ہے۔

## ۶..... شرح سنن أبی داود

امام ابو محمد سعد الدین مسعود بن احمد حارثی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۷۷ھ) یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۷..... شرح سنن أبی داود

علامہ علاء الدین مغلطائی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ) یہ شرح مصنف نے شروع کی

تھی لیکن تکمیل نہ کر سکے۔ ❶

## ۸..... تهذيب السنن شرح سنن أبی داود

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) ”المکتبۃ الأثریۃ“ نے تین کتابوں کو یکجا

کر کے شائع کیا ہے ”معالم السنن، مختصر السنن، تہذیب السنن“ ان تین

کتابوں کو چار ضخیم جلدوں میں یکجا شائع کیا ہے، اس میں سب سے پہلے ”معالم السنن“

پھر ”مختصر السنن“ اس کے بعد ”تہذیب السنن“ ہے۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کی یہ

شرح علامہ منذری رحمہ اللہ کی مختصر السنن پر گویا استدراک ہے، یہ شرح مکمل کتاب کی نہیں ہے، بلکہ چیدہ چیدہ ابواب کی ہے، بعض مقامات پر بڑی تفصیلی مباحث ہیں جیسے بر بضاعہ کا مسئلہ، اس پر تفصیلی بحث کی ہے، اسی طرح حدیث قلنتین پر بھی، اسی طرح دیگر ”کتاب الطہارۃ“ اور ”کتاب الصلاۃ“ کے اہم اختلافی مباحث پر بڑی مفید مباحث ہیں، اگر یہ پوری کتاب کی شرح ہوتی تو یہ سنن ابی داؤد کی شروحات میں ممتاز شرح ہوتی۔

## ۹..... شرح سنن أبی داؤد

علامہ قطب الدین ابی بکر بن احمد بن دعین یمنی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۲ھ) نے آخری عمر میں چار ضخیم جلدوں میں لکھی۔ ①

## ۱۰..... عُجالة العالم من کتاب المعالم

حافظ شہاب الدین احمد بن محمد بن ابراہیم مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۵ھ) یہ علامہ خطابی رحمہ اللہ کی ”معالم السنن“ کا اختصار ہے۔

## ۱۱..... انتحاء السنن واقتفاء السنن

حافظ شہاب الدین احمد بن محمد بن ابراہیم مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۵ھ) ②

## ۱۲..... شرح زوائد السنن

علامہ سراج الدین عمر بن رسلان بن نصیر بلقینی مصری رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۵ھ) اس میں صرف ان احادیث کی شرح ہے جو صحیحین کے علاوہ ہیں، یہ شرح دو جلدوں میں ہے۔ اس شرح کا مخطوطہ ”المکتبة المحمودية“ مدینہ منورہ میں ہے۔ ③

## ۱۳..... شرح سنن أبی داؤد

امام ابو زرعہ ولی الدین احمد بن عبد الرحیم بن حسن رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۶ھ) یہ علامہ

① کشف الظنون: ج ۲ ص ۱۰۰۵ ② کشف الظنون: ج ۲ ص ۱۰۰۵

③ تاریخ التراث العربی: ج ۱ ص ۲۹۳



عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) کے صاحب زادے ہیں، علامہ عراقی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے استاد ہیں، علامہ عراقی سے جب پوچھا گیا کہ آپ کے بعد آپ کا نائب کون ہوگا؟ تو علامہ عراقی نے جواب میں کہا کہ حافظ ابن حجر، پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون ہوگا؟ کہا میرا بیٹا ابوزرعمہ اور پھر علامہ بیہمی رحمہم اللہ۔<sup>①</sup>

پھر اسی طرح ہوا۔ یہ شرح نہایت مبسوط اور مفصل ہے، مگر اس کی تکمیل نہ ہو سکی، یہ شرح ”باب سجود السہو“ تک سات جلدوں میں ہے، ایک مستقل جلد میں صیام، حج اور جہاد کے ابواب کی شرح ہے، اگر یہ شرح مکمل ہو جاتی تو چالیس سے زائد جلدوں میں ہوتی: وَشَرَحَ الشَّيْخُ وَلِيُّ الدِّينِ الْعِرَاقِيُّ شَرْحَ عَلَيْهِ مَبْسُوطَ جَدِّهِ كَتَبَ مِنْهُ مَنْ أَوَّلَهُ إِلَى سُجُودِ السَّهْوِ فِي سَبْعِ مَجْلَدَاتٍ وَكَتَبَ مَجْلَدًا فِيهِ الصِّيَامُ وَالْحَجُّ وَالْجِهَادُ وَلَوْ كَمُلَ لَجَاءَ فِي أَكْثَرِ مِنْ أَرْبَعِينَ مَجْلَدًا<sup>②</sup>.

## ۱۴..... حاشیہ علی سنن أبی داود

امام برہان الدین ابراہیم بن محمد المعروف سبط ابن النجی رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۰ھ) یہ حاشیہ غیر مطبوعہ ہے۔

## ۱۵..... شرح سنن أبی داود لابن رسلان

امام احمد بن حسین بن حسن بن علی بن یوسف بن علی بن رسلان شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۴ھ) علامہ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ”سنن ابی داود“ کی شرح لکھی ہے جو گیارہ جلدوں میں ہے:

لہ شرح لسنن أبی داود، وهو فی أحد عشر مجلداً. ③

اس شرح کے متعلق مولانا محمد عاقل صاحب فرماتے ہیں:

ایک شرح شہاب بن رسلان نے بھی لکھی ہے جو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا شاگرد ہے،

① طبقات الحفاظ: ص ۵۵۲ ② الحطة فی ذکر الصحاح الستة: ص ۲۱۷

③ الضوء اللامع: ج ۱ ص ۲۸۵

ان کی یہ شرح ”شرح ابن رسلان“ کے نام سے مشہور، سنا ہے کہ یہ شرح کافی مبسوط آٹھ جلدوں میں ہے، لیکن اس کا کامل نسخہ دستیاب نہیں ہے، اس کی متفرق جلدیں بعض حضرات کے پاس محفوظ ہیں، اس کے دو جزء حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ حجاز مقدس سے اپنے اہتمام سے نقل کرا کر یہاں لائے تھے، جو مظاہر علوم کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں۔ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ اس شرح کی بہت تعریف فرماتے تھے، اور حضرت نے اس کے موجود اجزاء سے اپنی تالیفات میں کافی استفادہ فرمایا ہے۔ ❶

”سنن ابی داؤد“ کی مکمل اور مفصل شرح ہے، جو اب بیس جلدوں میں طبع ہے۔ اس شرح میں نسخوں کا اختلاف، غریب الفاظ کی وضاحت، ضبط اسماء و کلمات، صحت و ضعف کے لحاظ سے حدیث کا حکم، بقدر ضرورت روایت کے حالات، فقہاء کے مذاہب اور دلائل، خصوصاً فقہ شافعی کے مستدلالات اور وجہ ترجیحات، حدیث سے مستنبط فوائد و نکات ذکر کرتے ہیں۔ اس شرح میں حدیثی مباحث بہ نسبت فقہی مباحث و معلومات کے کم ہیں، فقہی اقوال، مذاہب، دلائل، استدلال اور فقہ شافعی کی وجہ ترجیح کے لحاظ سے یہ شرح ممتاز ہے۔ یہ شرح عرصہ دراز سے نایاب تھی، اب یہ شرح دکتور خالد رباط کے زیر سرپرستی علماء کی ایک جماعت کی شب و روز محنت اور تعلیق و تحقیق کے ساتھ بیس (۲۰) جلدوں میں ”دار الفلاح للبحث العلمی“ مصر سے ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۰۱۶ء میں طبع ہوئی ہے۔

## ۱۶..... شرح سنن أبی داؤد

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) کو اللہ تعالیٰ نے علم تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور دیگر علوم عربیت میں ایک نمایاں مقام عطا کیا تھا، علم حدیث اور رجال میں ان کے علمی مقام کا اندازہ بخاری کی شرح اور طحاوی کی شرح سے لگایا جاسکتا ہے۔ یہ شرح بھی عرصہ دراز سے نایاب تھی اب چھپ چکی ہے، اس شرح کا آغاز ”کتاب الطہارۃ“ ”باب الرخصة فی ذلک“ سے ہے اور اختتام ”کتاب الزکاة“ ”باب فی

الشح“ ہے۔ مصنف حدیث لکھنے سے پہلے رمز ”ص“ لکھتے ہیں اور شرح شروع کرنے سے پہلے ”ش“ لکھتے ہیں، ترجمۃ الباب کی وضاحت کرتے ہیں، بسا اوقات نہایت تفصیل سے اس کی تشریح کرتے ہیں، جیسے ”باب: کیف التکشف عند الحاجة“ میں۔ پھر سند کے ہر ہر راوی کے اختصار کے ساتھ حالات ذکر کرتے ہیں، حالات میں راوی کا نام و نسب، اس کے معروف اساتذہ و تلامذہ، جرح و تعدیل میں اس کی حیثیت اور اصحابِ سنن میں کن کن حضرات نے اس سے روایت نقل کی ہے اس کی نشاندہی کرتے ہیں، اور اگر صحابی کا ترجمہ ہو تو ان کی مرویات کی تعداد، متفق علیہ اور منفرد روایات کی تعداد ذکر کرتے ہیں، پھر احادیث کے الفاظ کی تشریح کرتے ہیں، شرح حدیث میں اُس روایت کے دیگر طرق و شواہد سے اس کی وضاحت کرتے ہیں، ضبطِ اسماء و کلمات کا اہتمام کرتے ہیں، دیگر کتب حدیث سے روایت کی تخریج کرتے ہیں، احادیثِ احکام کی شرح تفصیل سے کرتے ہیں، اس میں فقہاء کے مذاہب ذکر کرتے ہیں، ابتداء میں شرح حدیث قدرے مفصل ہے اور آخر میں اختصار ہے، اس شرح میں اعراب اور بلاغات کے نکات و فوائد شرح بخاری و شرح طحاوی کی بہ نسبت بہت کم ہیں۔

اگر یہ شرح مکمل ہوتی تو ”سنن ابی داود“ کی شروحات میں اس کا نمایاں مقام ہوتا۔ اس پر محقق شیخ ابوالمنذر خالد بن ابراہیم مصری نے تحقیق کی ہے، اس کی چھٹی جلد صفحہ ۴۵۶ پر ہے:

وهذا آخر ما عثرنا عليه مما كتبه المصنف وبه ينتهي الكتاب.

علامہ عینی رحمہ اللہ کو اس شرح پر نظر ثانی کا موقع نہیں ملا، اس لئے رجال اور شرح حدیث میں کچھ تسامحات پائے جاتے ہیں، محقق نے زیادہ زور نسخوں سے موازنہ اور تصحیح پر دیا ہے۔ یہ شرح سات جلدوں میں ”ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ“ کراچی سے طبع ہے، آخری جلد فہرست پر مشتمل ہے۔

## ۷۱..... مرقاة الصعود إلى سنن أبي داود

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے اس میں سنن ابی داود پر لکھی گئی

اہم شروح سے استفادہ کیا ہے، خصوصاً ”معالم السنن للخطابی“ سے، لیکن یہ نہایت مختصر ہے، اس میں تفصیلی مباحث نہیں ہیں، اور نہ ہی اختلافی مسائل کا ذکر ہے، جہاں مصنف نے ضرورت محسوس کی وہاں مختصر تشریح کی ہے، اس میں ہر ہر حدیث کی شرح نہیں ہے، یہ حل لغات، بیان اعراب اور فہم حدیث کے لئے مفید ہے۔ یہ ہندوپاک کے نسخوں میں بطور حاشیہ کے طبع ہے۔

## ۱۸..... فتح الودود علی سنن أبي داد

امام ابوالحسن نور الدین بن عبدالہادی سندھی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۸ھ) مصنف کو اللہ تعالیٰ نے علم تفسیر، حدیث، فقہ اور علوم عربیت میں تبحر کا درجہ دیا تھا، موصوف نے بطور خاص علم حدیث کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا، علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی طرح انہوں نے بھی مکمل صحاح ستہ پر حواشی لکھے، ان کا یہ حاشیہ الگ سے ”مکتبۃ لینۃ“ مصر سے پانچ جلدوں میں طبع ہے۔ حل کتاب کے اعتبار سے یہ نہایت عمدہ حاشیہ ہے، اس میں محذوف الفاظ کی نشاندہی، مشکل الفاظ کے معانی، ضبط روایات و کلمات، بیان اعراب اور توضیح حدیث میں نہایت مفید ہے۔ مختصر وقت میں متن حدیث کے حل کے لئے نہایت کارآمد ہے۔

## ۱۹..... التعليقات العزیزية

سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۹ھ) نے متعدد نسخوں کا موازنہ کر کے ایک نسخہ تیار کیا اور اس پر مختصر حواشی لکھے۔ یہ حاشیہ مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۲۰..... التعليقات النبھلية

علامہ محمد حیات بن ملا محمد ظہور سنہلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۱ھ) یہ حاشیہ غیر مطبوعہ ہے۔

## ۲۱..... درجات مرقاة الصعود إلى سنن أبي داود

امام علی بن سلیمان دہلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۶ھ) یہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی ”مرقاۃ الصعود“ کا اختصار ہے، جو قاہرہ سے ۱۲۹۸ھ میں طبع ہوا ہے۔

## ۲۲..... التعليق المحمود علی سنن أبي داود

مولانا فخر الحسن گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۱۵ھ) کی تصنیفات میں صرف دو حواشی ہیں، ایک سنن ابن ماجہ پر ”ما یلیق من حل اللغات وشرح المشکلات“ کے نام سے اور ایک سنن ابی داود پر ”التعلیق المحمود“ کے نام سے، حل کتاب کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔

## ۲۳..... الدر المنضود

یہ علامہ رضی احمد گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۳ھ) کے افادات ہیں، جنہیں آپ کے شاگرد مولانا تحسینی کاندھلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۲ھ) نے جمع کیا ہے، یہ عربی زبان میں ہے ”إنه لم يترك شیئاً من غوامض سنن أبي داود إلا وكشفه“ یہ افادات غیر مطبوعہ ہیں۔

## ۲۴..... غایة المقصود فی حل سنن أبي داود

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۹ھ) کی یہ مفید شرح سنن ابی داود ”کتاب الجنائز“ کے ”باب الدعاء للمیت إذا وُضع فی قبره“ تک ہے، اس کی پہلی جلد مصنف کی حیات میں طبع ہوئی تھی، بقیہ جلدیں طبع نہیں ہوئیں، اس کے شروع میں ”تحفة الأحوذی“ کی طرح نہایت علمی و تحقیقی مقدمہ ہے جس میں امام ابو داود رحمہ اللہ اور ان کی سنن پر ہر پہلو سے گفتگو کی ہے۔ اس شرح کا مخطوطہ تین جلدوں میں خدا بخش لاہوری میں موجود ہے۔ اس کی پہلی جلد ”مطبع انصاری“ دہلی سے ۱۴۱۷ھ میں طبع ہے۔

## ۲۵..... عون المعبود شرح سنن أبي داود

یہ علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ کی مذکورہ بالا شرح کی تلخیص ہے، یہ مکمل کتاب کی شرح ہے، جو مصنف نے سات سال میں مکمل کی۔ اس شرح میں متن پر خصوصی توجہ دی ہے، اس کا متن تقریباً اغلاط سے محفوظ ہے، اس شرح میں موصوف نے زیادہ تر استفادہ ”معالم

السنن، شرح مسلم للنووی، فتح الباری، اور امام منذری رحمہ اللہ کی تلخیص سے کیا ہے۔ اس شرح میں حل لغات، ضبط روات و کلمات اور احادیث کی عام فہم تشریح ہے۔ موصوف نے تخریج حدیث عموماً امام منذری رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کی ہے، فہم حدیث کے لئے مفید شرح ہے۔

شارح نے ”قال أبو داود“ کو عموماً حل نہیں کیا، اور بعض مقامات پر حل کیا ہے لیکن کچھ تسامحات ہوئے ہیں، احناف کے خلاف اس میں جوبل ولجہ اختیار کیا گیا ہے وہ جارحانہ ہے، جو اہل علم کی شایان شان نہیں ہے، بعض مقامات پر علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کی شرح سے بھی استفادہ کرتے ہیں، بہر حال مکمل کتاب کی شرح ہونے کے اعتبار سے یہ شرح مفید ہے جیسا کہ سنن ترمذی کی مکمل شرح ”تحفة الأحمودی“ ہے۔ اس نسخے میں حاشیے میں علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کی ”تہذیب سنن أبی داود“ بھی طبع ہے، اور اس میں روایات پر علامہ البانی رحمہ اللہ کا حکم بھی ہے، یہ شرح ۱۴ جلدوں میں ”دار الکتب العلمیة“ سے طبع ہے۔ مصنف کی تفصیلی سوانح کے لئے استاذ محمد عزیز شمس کی کتاب ”حیة الشیخ شمس الحق و أعمالہ“ کا مطالعہ کریں۔

## ۲۶..... الہدی المحمود

مولانا وحید الزمان لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۸ھ) یہ ”سنن ابی داود“ کا اردو ترجمہ اور مختصر حواشی ہیں۔

## ۲۷..... بذل المجہود فی شرح سنن أبی داود

محدث کبیر علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۶ھ) اس شرح کی تبویب و تبییض اور کافی حد تک معاونت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۲ھ) نے کی ہے، مقدمہ بذل میں اس کی صراحت موجود ہے، حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَأَعَانَنِي عَلَيْهِ بَعْضُ أَصْحَابِي خُصُوصًا مِنْهُمْ عَزِيزِي وَقِرَّةَ عَيْنِي  
وَقَلْبِي الْحَاجَّ الْحَافِظَ الْمَوْلَى مُحَمَّدَ زَكْرِيَّا ابْنَ مَوْلَانَا الْحَافِظَ الْمَوْلَى  
مُحَمَّدَ يَحْيَى الْكَانْدَهْلَوِي. ①

دس سال کے عرصے میں محنتِ شاقہ کے بعد یہ شرح بارہ شعبان ۱۳۴۵ھ کو مدینۃ  
الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں روضہ اطہر کے سامنے تکمیل کو پہنچی۔

اس شرح کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱..... مختلف نسخوں سے موازنہ کر کے متن کی تنقیح کا خوب اہتمام کیا ہے۔

۲..... جن احادیث کی شرح میں شرح کا اختلاف تھا اس کے درمیان معتدل فیصلہ  
بیان کیا اور کہیں تطبیق اور ترجیح کے ذریعے بھی اختلاف کو ختم کیا۔

۳..... اس میں مذکورہ اکثر مباحث متقدمین محدثین کے کلام سے ماخوذ ہیں، شرح  
احادیث میں زیادہ اعتماد اکابر کے فہم پر کیا ہے۔

۴..... راوی حدیث کا پہلی بار تذکرہ آجائے تو اس کے بقدر ضرورت احوال بیان  
کئے ہیں۔

۵..... ترجمۃ الباب اور روایت کے درمیان دقتِ فہم اور نہایت غور و فکر سے کام لیا ہے۔

۶..... ”قال أبو داود“ کو ہر مقام پر بڑے عمدہ انداز میں حل کیا ہے۔

۷..... اگر کسی مقام پر ترجمۃ الباب کی حدیث سے بظاہر مناسبت نہیں تھی تو اس کی  
توضیح کی ہے۔

۸..... جن روایات کو امام ابو داود رحمہ اللہ نے اختصار سے ذکر کیا اور وہ روایت ان کو

مکمل دستیاب ہوئی تو انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

۹..... امام ابو داود رحمہ اللہ نے جن روایات کو معلق اور مرسل ذکر کیا ہے تو ان روایات

کی متصل سند ذکر کی ہے۔

۱۰..... ”عون المعبود“ کے مصنف سے اگر کہیں تسامح ہوا ہے تو اس کی نشاندہی

کی ہے۔

۱۱..... فقہاء مجتہدین بالخصوص ائمہ اربعہ کے مذاہب اور بقدر ضرورت دلائل ذکر کئے ہیں۔

۱۲..... مسلک احناف کی مدلل وضاحت ذکر کی ہے۔

۱۳..... مشہور اختلافی مسائل کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

بہر حال سنن ابی داؤد کی مطبوعہ کامل شروحات میں راقم کی رائے کے مطابق اس سے جامع، مبسوط اور مدلل شرح موجود نہیں ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ کی انتھک محنت اور آپ کے تعلیق و حواشی سے شرح کی افادیت دوچند ہو گئی ہے۔

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے علم حدیث، رجال اور متن حدیث کے ساتھ مناسبت میں تبحر عطا فرمایا تھا، حدیث کے ساتھ مناسبت، تعلق اور خدمت کی وجہ سے مطلق جب بھی ”شیخ الحدیث“ کہا جاتا ہے تو مراد آپ ہوتے ہیں۔ بخاری کی شرح ”لامع الدراری“ ترمذی کی شرح ”الکوکب الدری“ ابوداؤد کی شرح ”بذل المجہود“ پر آپ کے حواشی موجود ہیں۔ موطا مالک کی مبسوط، مدلل، علمی اور تحقیقی شرح ”أوجز المسالک“ آپ ہی کی تصنیف کردہ ہے۔ صحیح بخاری پر اردو زبان میں آپ کے افادات دو جلدوں میں ”تقریر بخاری“ کے نام سے طبع ہیں، اسی طرح شمائل ترمذی کی شرح بھی مطبوعہ ہے۔

## ۲۸..... أمالی علی السنن

امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۲ھ) یہ ابتدائے کتاب سے نصف کتاب تک آپ کے درسی افادات ہیں۔ یہ امالی مطبوعہ نہیں ہیں۔

## ۲۹..... المنہل العذب المورود شرح سنن أبی داود

علامہ محمود محمد خطاب سبکی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۲ھ) یہ شرح ۱۰ جلدوں میں ”کتاب المناسک“ کے ”باب التلبید“ تک ہے، یہ مکمل کتاب کی شرح نہیں ہے۔



موصوف نے شرح کے شروع میں ایک مفید مقدمہ لکھا ہے، جس میں مبادی علم حدیث، امام ابو داود رحمہ اللہ کی سوانح اور ان کی سنن پر مفصل گفتگو کی ہے۔ مصنف اولاً ترجمۃ الباب کی وضاحت کرتے ہیں، پھر ”رجال الحدیث“ کا عنوان قائم کر کے راوی کے مشہور اساتذہ وتلامذہ اور ان کے متعلق اہل علم کی آراء نقل کرتے ہیں اور عموماً سن وفات بھی ذکر کرتے ہیں، پھر ”معنی الحدیث“ کا عنوان قائم کر کے احادیث کی تشریح کرتے ہیں، پھر ”فقہ الحدیث“ کا عنوان قائم کر کے احادیث سے مستنبط فوائد و نکات ذکر کرتے ہیں، پھر ”من أخرج هذا الحدیث أيضاً“ کا عنوان قائم کر کے حدیث کی تخریج کرتے ہیں اور روایت پر حکم بھی بیان کرتے ہیں۔

اگر یہ شرح اس نہج پر مکمل ہو جاتی تو ”عمدة القاری“ کی طرح یہ ایک مفصل شرح ہوتی۔ یہ شرح امین محمود محمد خطاب کی تحقیق کے ساتھ ۱۰ جلدوں میں ”مطبع الاستقامة“ قاہرہ سے ۱۳۵۱ھ میں طبع ہوئی ہے۔

### ۳۰..... فتح الملک المعبود تکملة المنهل العذب المورود

یہ مندرجہ بالا شرح کا تکملہ ہے، جو موصوف کے فرزند شیخ محمد امین (سابقہ استاذ جامعہ ازہر) نے اپنے والد کی شرح پر لکھا، اس میں ”کتاب المناسک“ کے مابقیہ ابواب سے آغاز کر کے ”کتاب الطلاق“ تک چار جلدیں لکھیں جو طبع ہیں۔ شرح اور تکملہ سے سنن ابی داود کی تقریباً نصف حدیثوں کی شرح مکمل ہو گئی ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ کسی صاحب علم و تحقیق کو توفیق دے تو مصنف کے نہج کے مطابق مابقیہ کا تکملہ لکھ کر سب کو یکجا شائع کرے تو یہ اہل علم کے لئے ایک گراں قدر علمی سرمایہ ہوگا۔

### ۳۱..... الدر المنضود شرح سنن ابن أبي داود

شیخ محمد یاسین فادانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۰ھ) یہ شرح بیس جلدوں میں مخطوطہ کی

صورت میں ہے۔ ①



① تشنیف الأسماع: ص ۱۱

## ۳۲..... أنوار المحمود علی سنن أبي داود

یہ شیخ ابوالعتیق عبدالہادی نجیب آبادی کی تالیف ہے۔ اس شرح میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن، علامہ خلیل احمد سہارنپوری، علامہ انور شاہ کشمیری، علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہم اللہ کے ”سنن ابی داود“ سے متعلق افادات یکجا ہیں، یہ دو جلدوں میں ”مکتبہ زمزم“ سے طبع ہے، یہ پوری کتاب کی شرح نہیں ہے، بلکہ اس میں چیدہ چیدہ مقامات کی تشریح ہے، لیکن اس میں بہت سے تسامحات اور اغلاط ہیں۔

## ۳۳..... تغلیق التعلیق علی سنن الإمام أبي داود

دکتور علی بن ابراہیم بن مسعود عجبین نے اس کتاب میں ”قال أبو داود“ کی تشریح کی ہے، روایات کی تخریج کی ہے، اور وہ احادیث جن کی طرف امام ابو داود رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے انہیں ذکر کر کے اُس کا حکم بیان کیا ہے۔ یہ کتاب ”مکتبۃ الرشید“ ریاض سے ۱۴۲۲ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ۳۴..... زبدة المقصود فی حلّ ما قال أبو داود

شیخ محمد طاہر رحیمی رحمہ اللہ، اس کتاب میں صرف ”قال أبو داود“ کی تشریح کی ہے۔

## ۳۵..... الدر المنضو علی سنن أبي داود

حضرت مولانا محمد عاقل صاحب (صدر المدرسین مظاہر العلوم، تلمیذ رشید شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ) اردو زبان میں لکھی گئی شروحات میں حل کتاب کے لئے یہ سب سے مفید شرح ہے، لیکن اس میں متن حدیث اور ترجمہ نہیں ہے، اگر متن حدیث اور ترجمہ بھی ہوتا تو طلبہ کے لئے اس میں زیادہ فائدہ ہوتا، اس لئے کہ یہ انحطاط کا دور ہے۔ یہ شرح درحقیقت ”بذل المجہود“ کے مضامین اور مباحث کی اردو زبان میں ترتیب و تہذیب اور تلخیص ہے، مصنف نے ”بذل المجہود“ کے ساتھ ”أوجز المسالك، اللامع الدراری“ اور ”الکوکب الدرّی“ سے بھی استفادہ کیا ہے۔ حضرت گنگوہی

اور حضرت شیخ الحدیث رحمہما اللہ کے افادات کے ساتھ ساتھ علامہ خطابی، علامہ سیوطی اور علامہ سندھی رحمہم اللہ کے حواشی سے بھی استفادہ کیا ہے۔ اس کے شروع میں ایک مفید مقدمہ ہے، جس میں علم حدیث، امام ابو داود کے حالات اور سنن ابی داود سے متعلق مباحث کا تذکرہ ہے۔ شرح میں ان کا اسلوب یہ ہے کہ باب کا عنوان قائم کر کے باب اور روایت کے درمیان مناسبت ذکر کرتے ہیں، اگر کسی روایت میں غریب لفظ آئے تو اس کی وضاحت کرتے ہیں، اگر روایات میں تعارض ہو تو ان میں تطبیق یا ترجیح دیتے ہیں، ائمہ اربعہ کے مذاہب اور ان کے دلائل کا تذکرہ اور مسلک احناف کی وجہ ترجیحات ذکر کرتے ہیں۔ اس شرح کی عمدہ خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ”قال أبو داود“ کو نہایت بیدار مغزی اور محنت کے ساتھ حل کیا ہے۔ امام ابو داود رحمہ اللہ نے اگر کسی روایت یا سند پر کلام کیا ہے تو اس کی وضاحت بھی کی ہے۔ بہر حال یہ ایک مفید شرح ہے، اس کے مطالعہ کے بعد بذل کی مباحث کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ شرح چھ جلدوں میں ”مکتبۃ الشیخ“ سے طبع ہے۔

### ”سنن أبی داود“ کا اختصار

علامہ عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ المعروف امام منذری رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ھ) مصنف کی معروف کتاب ”الترغیب والترہیب“ ہے، علامہ منذری رحمہ اللہ نے صحیح مسلم کا اختصار کیا، جس کی شرح علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) نے ”السراج الوہاج“ کے نام سے لکھی۔ نیز آپ نے ”سنن أبی داود“ کا اختصار کیا، اس کا نام ”مختصر السنن“ رکھا، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) نے امام منذری رحمہ اللہ کے اس کتاب کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

كان الإمام العلامة الحافظ زکی الدین أبو محمد العظیم المنذری قد أحسن فی اختصاره وتهذيبه وعز أحادیثه وإيضاح علله وتقريبه فأحسن حتى لم يكدر يدع للإحسان موضعاً وسبق حتى جاء من خلفه له تبعاً.

ترجمہ: حافظ منذری نے ”سنن ابو داود“ کے اختصار و تہذیب، احادیث کی تخریج اور

روایات میں موجود علتوں کی توضیح و تقریب کو نہایت حسن و خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اس سے بہتر کام کی تقریباً کوئی گنجائش نہیں چھوڑی، وہ اپنے اس کام میں سبقت لے گئے، بعد کے لوگ اس امر میں ان کے تابع ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ نے سند حذف کر کے صرف صحابی کا نام ذکر کیا ہے، اور کتب صحاح ستہ سے روایت کی تخریج کی ہے، سند و متن پر کلام کیا ہے، ان کا سکوت بھی امام ابو داؤد رحمہ اللہ کے سکوت کی طرح اہل علم کے ہاں حجت ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ ”معالم السنن“ سے مختصر احادیث کی شرح بھی نقل کرتے ہیں۔ امام منذری رحمہ اللہ کی یہ تلخیص ”معالم السنن“ کے ساتھ ”دار المعرفة“ بیروت سے طبع ہوئی ہے۔

## ”سنن أبي داود“ پر مشہور مستخرجات

۱..... المستخرج على سنن أبي داود: امام محمد بن عبد المالك بن ائمن بن فرج رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۰ھ)

۲..... المستخرج على سنن أبي داود: امام ابی محمد قاسم بن اصغ بیانی مالکی (متوفی ۴۳۰ھ) انہوں نے اپنی اس مستخرج کی تلخیص ”المجتبیٰ“ کے نام سے کی ہے، اس میں (۲۴۹۰) روایات نقل کی ہیں۔

۳..... المستخرج على سنن أبي داود: امام ابی بکر احمد بن علی بن محمد بن ابراہیم اصفہانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ)

”سنن أبي داود“ کی وہ روایات جن پر وضع کا حکم لگایا گیا ہے

سنن ابو داؤد کی جن نور روایات پر علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے وضع کا حکم لگایا ہے وہ یہ ہیں:

۱..... حدیث صلاة التسيح

۲..... حدیث أبي بن عمارة في عدم توقيت المسح

۳..... حدیث معاذ بن جبل في جمع التقديم في السفر

۴..... حدیث للسائل حق وإن جاء على فرس

۵..... حدیث لا تمنع يد لامس أخرجه المصنف في كتاب النكاح

۶..... حدیث من سئل عن علم فكتمه ألجم بلجام من نار

۷..... حدیث لا تقطعوا اللحم بالسكين

۸..... القدريّة مجوس هذا الأمة

۹..... المؤمن غر كريم والمنافق خب لئيم. ①

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ان روایات کے جوابات ”القول الحسن في الذب عن السنن“ اور ”التعقبات على الموضوعات“ میں دیئے ہیں۔

۸..... سنن الترمذی

امام محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ ترمذی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۹ھ) آپ شہر ترمذ میں پیدا ہوئے، اس کی طرف منسوب کر کے آپ کو ترمذی کہا جاتا ہے۔ ”ترمذ“ دریائے جیحون کے کنارے واقع خراسان کا مشہور شہر ہے۔ آپ کی پیدائش ۲۰۹ھ میں ہوئی اور وفات ۲۷۹ھ میں ہوئی، تو کل عمر ۷۰ سال ہوئی۔

علم حدیث کے ساتھ آپ کو ابتداء ہی سے شغف اور تعلق تھا، اسی وجہ سے کئی شہروں کے اسفار کئے اور اکابر اہل علم سے اس فن میں استفادہ کیا، علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”طاف البلاد وسمع خلقا من الخراسانيين والعراقيين والحجازيين“ کہ آپ نے بہت سے علاقوں اور ملکوں کے سفر کئے اور کتنے ہی خراسانی، عراقی اور حجازی علمائے کرام اور مشائخ عظام سے علم حدیث کا سماع اور تحصیل کی۔ ②

آپ کے مشہور اساتذہ میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داود، امام دارمی، امام اسماعیل بن موسیٰ، امام ابراہیم بن ہروی، امام محمود بن غیلان اور امام سفیان بن وکیع رحمہم اللہ جیسے جہاں علم اور ائمہ فن شامل ہیں۔ آپ نے بالخصوص امام بخاری رحمہ اللہ سے بہت

استفادہ کیا ہے، امام بخاری رحمہ اللہ بھی آپ کے علم و فضل کے قائل تھے، اور کہا کرتے تھے کہ انہوں نے مجھ سے اتنا استفادہ نہیں کیا جتنا میں نے ان سے کیا، یعنی ان کی وجہ سے میں خوب تیاری اور محنت کر کے آتا تھا:

ما انتفعت بک أكثر مما انتفعت بی.

تم نے مجھ سے جتنا علمی نفع اٹھایا اس سے کہیں زیادہ میں نے تم سے علمی فائدہ حاصل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کو یہ شرف و عظمت بھی حاصل ہے کہ خود ان کے شیخ و استاد امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ان سے بعض احادیث کا سماع کیا ہے، یہ ان کے لئے قابل صد افتخار بات ہے، چنانچہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی جامع ترمذی میں دو احادیث کے متعلق صراحت فرمائی ہے کہ یہ دونوں روایات امام بخاری رحمہ اللہ نے مجھ سے سنی ہیں، تو گویا (روایت الاکابر عن الاصاغر) کے قبیل سے یہ واقع ہوا، وہ دور روایات یہ ہیں:

۱..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي: يا علي لا يحل لأحد يجنب في هذا المسجد غیری و غیرک. قال الترمذی: سمع منی محمد بن إسماعیل هذا الحديث. ①

۲..... دوسری روایت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی جو اس آیت کریمہ ”وَمَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا“ کی تفسیر میں ہے:

”قال: اللينة النخلة“ اس کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سمع منی محمد بن إسماعیل هذا الحديث. ②

① سنن الترمذی: أبواب المناقب علی بن أبی طالب، ج ۲ ص ۲۱۴، رقم الحديث:

② ۳۷۲۷ سنن الترمذی: أبواب تفسیر القرآن، تفسیر سورة الحشر، ج ۲ ص ۱۶۳،

امام ترمذی رحمہ اللہ کی چند اہم تصانیف درج ذیل ہیں:

سنن الترمذی، کتاب العلل، کتاب الزہد، الشمائل النبویہ، کتاب  
الأسماء والکنی، الرباعیات فی الحدیث، کتاب الآثار الموقوفہ، کتاب  
الجرح والتعديل، کتاب التاریخ.

## ”سنن الترمذی“ کی خصوصیات

امام ترمذی رحمہ اللہ خود اپنی اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں:  
من کان عنده هذا الكتاب الجامع فكأن عنده نبی يتكلم.  
جس کے گھر میں یہ کتاب ہو وہ یوں سمجھے کہ اس کے گھر میں نبی کلام کر رہا ہے۔  
اس کتاب میں بعض ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو کسی اور کتاب میں نہیں۔  
۱..... یہ بیک وقت جامع بھی ہے اور سنن بھی ہے، جامع اس کو کہتے ہیں کہ جس میں  
آٹھ مضامین کی روایات ہوں، اور سنن اس کو کہتے ہیں جو فقہی ترتیب کے مطابق ہو۔  
۲..... اس کتاب میں احادیث کا تکرار نہیں۔

۳..... امام ترمذی ہر حدیث کے بعد اس حدیث کا درجہ بھی بتلاتے ہیں کہ یہ صحیح، حسن  
یا غریب ہے۔

۴..... سند میں موجود ضعیف روایات کی نشاندہی کرتے ہیں۔

۵..... اگر سند کے درمیان انقطاع ہو، راوی اور مروی عنہ کے درمیان ملاقات یا  
سماع ثابت نہ ہو تو اس کی بھی نشاندہی کرتے ہیں۔

۶..... اگر حدیث طویل ہو تو امام ترمذی رحمہ اللہ جتنی بات باب کے ساتھ مناسبت  
رکھتی ہو اتنی ہی بات کو ذکر کرتے ہیں، پوری روایت ذکر نہیں کرتے، اور اس کی طرف اشارہ  
”وفی الحدیث قصة“ سے کرتے ہیں، یعنی یہ کہ واقعہ پورا موجود ہے لیکن میں نے  
اختصار کیا ہے۔

۷..... امام ترمذی رحمہ اللہ مشتبہ راویوں کا تعارف بھی کراتے ہیں، جو راوی نام

سے مشہور ہو اس کی کنیت ذکر کرتے ہیں اور جس کی کنیت مشہور ہو تو نام بتاتے ہیں۔ اگر دور راوی ہم نام اور ہم کنیت ہوں تو ان کے درمیان تمیز اور فرق ذکر کرتے ہیں تاکہ اشتباہ باقی نہ رہے۔

۸..... سنن ترمذی کے ابواب عام فہم اور سہل ہے، ہر آدمی باسانی سمجھ سکتا ہے، صحیح بخاری کی طرح دقیق ابواب نہیں ہیں۔

۹..... امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں تمام فقہاء کے بنیادی دلائل کو جمع کیا ہے، اور ہر مسئلے کے لئے الگ الگ باب قائم کئے ہیں۔

۱۰..... امام ترمذی رحمہ اللہ عموماً فقہاء کے مذاہب بیان کرتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ کتاب حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ کا بھی ایک عمدہ ذخیرہ ہے۔

۱۱..... امام ترمذی رحمہ اللہ حدیث ذکر کرنے کے بعد اگر وہ روایت دیگر طرق سے مروی ہے تو ”وفی الباب“ کہہ کہ اس کا تذکرہ کرتے ہیں، اس طرح آدمی کو بیک وقت حدیث بھی معلوم ہو جاتی ہے اور اس مضمون کی روایت دیگر جن صحابہ سے مروی ہے ان کا بھی علم ہو جاتا ہے۔

۱۲..... امام ترمذی رحمہ اللہ اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی علت یا اضطراب ہو تو اس کی بھی مکمل وضاحت کرتے ہیں۔

۱۳..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری اس کتاب میں کوئی ایسی حدیث نہیں ہے جس پر کسی ناکسی فقیہ کا عمل نہ ہو، یعنی تمام روایات معمول بہا ہیں سوائے دو احادیث کے، ایک بغیر عذر کے جمع بین الصلا تین اور دوسری شارب خمر کے قتل کی، لیکن حنفیہ کے عمل بالحدیث کا اندازہ کیجئے کہ ان کے ہاں ان دونوں روایات پر بھی عمل ہے، وہ اس طرح کہ جمع بین الصلا تین کو جمع صوری پر محمول کرتے ہیں، اور شارب خمر کے قتل کو سیاست پر محمول کرتے ہیں۔



## ﴿ ۲۱ ﴾ ”سنن الترمذی“ کی شروح و حواشی

### ۱..... شرح جامع الترمذی

امام حسین بن مسعود بن محمد بغوی رحمہ اللہ (متوفی ۵۱۶ھ) اس شرح کا ایک جز ”المکتبة المحمودية“ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی مخطوطات میں رقم ۳۵ کے تحت موجود ہے۔

### ۲..... عارضة الأحوذی بشرح سنن الترمذی

قاضی ابو بکر محمد بن عبد اللہ اشبیلی المعروف امام ابن العربی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۳ھ) مصنف مسلک کے اعتبار سے ایک مستند مالکی عالم ہیں، (آپ کی مشہور تصانیف میں ”أحكام القرآن، العواصم من القواصم، القبس فی شرح موطأ ابن أنس“ ہیں، ان کی معروف یہ چار کتابیں ہیں، جن کی وجہ سے اہل علم میں ان کو شہرت ملی۔) اس شرح میں امام ابن العربی رحمہ اللہ کا اسلوب یہ ہے کہ متن حدیث کو نقل کرنے کے بعد الفاظ حدیث میں کوئی مشکل لفظ آجائے تو اس کی وضاحت کرتے ہیں، عام فہم انداز میں حدیث کی تشریح کرتے ہیں، متعارض فیہ روایات میں تطبیق و ترجیح ذکر کر دیتے ہیں، فقہائے کرام کے درمیان اختلافی مسائل کو اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، اس شرح میں ہر حدیث کی تشریح نہیں ہے، بلکہ جہاں مصنف نے ضروری سمجھا ان احادیث کی تشریح کی۔ متن حدیث کے حل کے لئے اور مفاہیم حدیث کو سمجھنے کے لئے مفید شرح ہے، البتہ اس میں فقہ مالکی سے متعلق مسائل و فوائد کا تذکرہ زیادہ ہے۔ موصوف ایک جلیل القدر محدث و فقیہ تھے اور معتدل علماء میں سے تھے، ان کی یہ شرح علمی فوائد پر مشتمل ہے، بعد میں لکھنے والے ترمذی کے شارحین کے لئے یہ ماخذ ہے، ”فتح الباری“ میں بھی اس کے بکثرت حوالے موجود ہیں، یہ مکمل ترمذی کی شرح ہے۔ یہ شرح چار جلدوں میں شیخ ہشام بخاری کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ”دار إحياء التراث“ سے طبع ہے۔

### ۳..... النفع الشّذی فی شرح جامع الترمذی

امام ابو الفتح محمد بن محمد بن سید الناس شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۰ھ) (مصنف کی تصنیفات میں ”عیون الأثر فی فنون المغازی والشمائل والسير“ اور اس کا اختصار ”نور العیون، بشری اللیب فی ذکر الحیب“ معروف ہیں۔) موصوف کی یہ شرح ”کتاب الطہارۃ“ کے ابتدائی سات ابواب سے متعلق ہے۔ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں ”ولو اقتصر علی فن الحدیث لکان تاماً“ اس شرح کا تکملہ علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) نے لکھا۔ ❶

یہ شرح الدکتور احمد معبد عبدالکریم کی تعلیق و تحقیق اور تقدیم کے ساتھ طبع ہے، مقدمہ میں تفصیل کے ساتھ علامہ ابن سید الناس رحمہ اللہ کی سوانح، تصنیفات اور اس شرح کا ذکر ہے۔ یہ شرح ”دار العاصمۃ“ ریاض سے دو جلدوں میں ۱۴۰۹ھ میں طبع ہوئی ہے۔

### ۴..... شرح سنن الترمذی

علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۵ھ) نے ترمذی کی مفصل شرح لکھی، اس میں ”وفی الباب“ کی روایات کو تفصیلاً ذکر کیا، اور روایات پر جرحاً و تعدیلاً کلام کیا، فقہاء کے مذاہب و دلائل ذکر کئے اور حدیث سے مستنبط فوائد و نکات ذکر کئے۔ ❷

اس شرح کا ذکر حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے بھی ترمذی کی شروحات میں کیا ہے، دیکھئے: ❸  
علامہ ابن رجب رحمہ اللہ نے امام ترمذی رحمہ اللہ کی ”العلل الصغیر“ کی مستقل شرح لکھی ہے، جو ”شرح علل الترمذی“ کے نام سے دو جلدوں میں ”مکتبۃ المنار“ اردن سے طبع ہے۔

### ۵..... شرح زوائد الترمذی علی الصحیحین

علامہ سراج الدین عمر بن علی بن احمد المعروف ابن ملقن رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۴ھ)

❶ کشف الظنون: ج ۱ ص ۵۵۹ ❷ شرح علل الترمذی لابن رجب: دکتور ہمام

عبد الرحیم سعید، ج ۱ ص ۲۷۸، ۲۷۹ ❸ کشف الظنون: ج ۱ ص ۵۵۹

صرف ان احادیث کی تشریح ہے جو ترمذی میں صحیحین کے علاوہ ہیں۔ یہ شرح مطبوعہ

نہیں ہے۔ ❶

## ۶..... العرف الشذی علی جامع الترمذی

امام سراج الدین عمر بن رسلان بلقینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۵ھ) یہ مشہور شافعی عالم ہیں، یہ حافظ کے استاد ہیں، یہ شرح بھی نامکمل ہے، حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اس شرح کے متعلق لکھتے ہیں ”کتب منه قطعة ولم یکمله“ ❷

علامہ ابن فہد شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۱ھ) ان کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

وشرحان علی الترمذی أحدهما صناعة والآخر فقه. ❸

## ۷..... تکملة النفع الشذی

علامہ زین الدین عبدالرحیم بن حسین عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) یہ علامہ ابن سید الناس رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۴ھ) کی ”النفع الشذی“ کا تکملہ ہے، علامہ ابن فہد شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۱ھ) ”لحظ الألفاظ“ (ص ۱۵۱) میں لکھتے ہیں:

وما لم یکمله ”تکملة شرح جامع الترمذی“ لابن سید الناس وہی

من باب ما جاء أن الأرض كلها مسجد إلا المقبرة والحمام.

اس تکملہ کا ایک جز اس کو ریال میں ۷۲ اوراق میں ہے۔

## ۸..... شرح سنن الترمذی

علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) یہ مصنف کی ”تکملة النفع الشذی“ کے علاوہ ایک مستقل شرح ہے، جو ۱۳ جلدوں پر مشتمل ہے، اس کی طرف اشارہ ”لحظ الألفاظ“ (ص ۱۵۱) میں ہے، استاذ فؤاد سزگین بھی لکھتے ہیں کہ علامہ عراقی رحمہ اللہ کی دو شروحات

ہیں، ایک ”تکملة لشرح ابن سيد الناس“ اور دوسری ”شرح سنن الترمذی“ ہے۔ اس کی ساتویں جلد مکتبہ ”فیض اللہ“ ترکی میں موجود ہے۔ ❶

## ۹..... شرح سنن الترمذی

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اپنی اس شرح کا ذکر ”فتح الباری“ میں ”باب البول عند سباطة قوم“ کے تحت ان الفاظ میں کیا ہے:

ولم يثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم في النهي عنه شيء كما بينته في أوائل شرح الترمذی. ❷

لیکن حافظ کی یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۱۰..... قوت المغتذی علی جامع الترمذی

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے مکمل صحاح ستہ پر حواشی لکھے، یہ شرح ضبط کلمات، بیان اعراب، غریب الفاظ کی وضاحت اور فہم حدیث کے لئے نہایت مفید ہے۔ ان کی یہ شرح ہندوستانی اور پاکستانی نسخوں میں ترمذی کے حاشیہ پر طبع ہے۔

## ۱۱..... شرح سنن الترمذی

علامہ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ (متوفی ۹۸۶ھ) مصنف علامہ علی متقی ہندی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۵ھ) صاحب ”کنز العمال“ کے ہم عصر ہیں، (آپ کی مشہور تصانیف تین ہیں:

۱..... ”مجمع بحار الأنوار فی غرائب التنزیل ولطائف الأخبار“ اس میں قرآن کریم اور احادیث کے غریب الفاظ کی وضاحت ہے۔

۲..... ”تذكرة الموضوعات“ اس میں موضوع روایات کا ذکر ہے۔

۳..... ”المغنی فی ضبط أسماء الرجال“ اس میں روایات حدیث کے ضبط

اسماء کا ذکر ہے۔) موصوف نے اپنی اس شرح کا ذکر ”مجمع بحار الأنوار“ میں ”اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخَبْثِ وَالْخَبَائِثِ“ کی تشریح میں کیا ہے، یہ شرح نایاب ہے۔ (ج ۲ ص ۴)

## ۱۲..... حاشیۃ السندی علی سنن الترمذی

امام ابوالحسن محمد بن عبدالہادی سندھی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۸ھ) نے علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی طرح مکمل صحاح ستہ پر حواشی لکھے، حل کتاب کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔ ان کا یہ حاشیہ بھی ہندوستانی، پاکستانی نسخوں میں ترمذی کے ساتھ حاشیہ پر طبع ہے۔

## ۱۳..... شرح جامع الترمذی

شیخ سراج احمد سرہندی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۰ھ) یہ مختصر شرح ۱۲۹۹ھ میں کانپور ہند سے طبع ہوا۔

## ۱۴..... نفع قوت المغتذی شرح سنن الترمذی

علامہ علی بن سلیمان دہلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۶ھ) یہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی ”قوت المغتذی“ کا اختصار ہے۔

## ۱۵..... الکوکب الدرّی شرح جامع الترمذی

افادات علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۳ھ) ان افادات کو حضرت شیخ الحدیث کے والد مولانا تحسینی کاندھلوی رحمہ اللہ نے جمع کیا ہے، مولانا تحسینی نے حضرت گنگوہی کے بخاری کے افادات کو ”الامع الدرّی“ کے نام سے جمع کیا۔ ان دونوں افادات پر مولانا تحسینی کاندھلوی کے قابل فخر، علم حدیث اور رجال سے گہری مناسبت رکھنے والے اور شارحین حدیث کی توضیح اور تشریح کو اچھی طرح سمجھنے والے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ نے ان پر تعلیقات و حواشی لکھے، ان کے علمی و تحقیقی حواشی کی بدولت ان دونوں کتابوں کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔ بلاشبہ حل ترمذی کے نقطہ نظر

سے یہ کتاب اگرچہ مختصر ہے مگر اس میں تسلی بخش تشریحات ہیں، اس کا صحیح اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب مطبوعات دیکھنے کے بعد اس کو دیکھا جائے (جیسا کہ تفاسیر میں مطبوعات دیکھنے کے بعد ”بیان القرآن“ دیکھنے سے افادیت سامنے آتی ہے)۔ یہ شرح ”ایچ ایم سعید“ کراچی سے طبع ہے۔

## ۱۶..... العرف الشذی شرح سنن الترمذی

افادات امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۲ھ) شاہ صاحب کے ان افادات کو آپ کے شاگرد مولانا چراغ محمد صاحب نے درس میں ضبط کیا ہے، حضرت کے درسی افادات کو دوران درس عربی میں ضبط کرنے کا عظیم کارنامہ آپ نے دیا، لیکن اس میں ضبط کے اعتبار سے کافی اغلاط رہ گئیں، شاہ صاحب اس پر نظر ثانی نہ کر سکے۔ اس سے شاہ صاحب کے علوم، وسعت مطالعہ اور تبحر کا اندازہ نہیں ہوتا، نظر ثانی نہ ہونے کی وجہ سے کئی باتیں قابل اصلاح رہ گئی ہیں، جن پر علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ ”تحفة الأحوذی“ میں نقد کیا۔ یہ شرح اب شیخ محمود شاہ کی تحقیق کے ساتھ ۵ جلدوں میں ”دار احیاء التراث العربی“ سے ۱۴۲۵ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ۱۷..... تحفة الأحوذی شرح جامع الترمذی

محدث کبیر حضرت مولانا عبدالرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۳ھ) یہ اہل حدیث مکتبہ فکر کے نامور اور بلند پایہ عالم دین ہیں، سنن ترمذی پر لکھی گئی شروحات میں یہ شرح جامع سمجھی جاتی ہے، اس شرح کے شروع میں ایک ضخیم جلد میں اس کا مقدمہ ہے، جس میں علم حدیث، تدوین حدیث، منکرین حدیث کے استدلالات و جوابات، حدیث کا مقام و مرتبہ اور انواع المصنفات فی الحدیث کا تفصیلی ذکر ہے۔ فن اسماء الرجال اور رجال پر لکھی گئی کتابوں کا بھی انہوں نے عمدہ انداز میں تذکرہ کیا ہے۔ اسی طرح سنن ترمذی اور امام ترمذی رحمہ اللہ کی سوانح، اس کتاب کی خصوصیات، اور اس پر لکھی گئی شروحات و حواشی کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ راقم کی رائے کے مطابق ہر حدیث کے طالب علم کو اس مقدمے کا مطالعہ

بالاستیعاب ضرور کرنا چاہئے۔ اس شرح میں مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ متن حدیث لکھنے کے بعد اس حدیث کی تخریج کرتے ہیں کہ یہ روایت کن کن کتابوں میں آئی ہے، حدیث کی سند میں موجود روایات کا تعارف کراتے ہیں، روایات کے اسماء کا ضبط بتلاتے ہیں، امام ترمذی رحمہ اللہ ”وفی الباب“ کہہ کر جن روایات کا ذکر کرتے ہیں یہ عموماً ان کو بھی ذکر کرتے ہیں، اور جن کی طرف امام ترمذی رحمہ اللہ نے اشارہ نہیں کیا اسے بھی ذکر کرتے ہیں، مصنف نے سند و متن کے مشکلات کے حل میں نہایت عرق ریزی سے کام لیا ہے، علماء کے مذاہب میں جو اقوال امام ترمذی رحمہ اللہ سے چھوٹ گئے تھے انہیں بھی ذکر کیا، فقہاء کے مذاہب و دلائل ذکر کر کے اپنی تحقیق کے مطابق رائج قول کی تعیین بھی کی ہے، حدیث کے حکم میں نہایت بیدار مغزی سے کام لیا ہے، ابتدائی جلدوں میں ہر بحث کا حق ادا کیا ہے لیکن یہ اسلوب آخر تک برقرار نہیں رہا، بلکہ آخر میں صرف صحیحین سے تخریج اور حکم حدیث میں امام ترمذی رحمہ اللہ کے قول پر اعتماد کیا ہے۔

یہ مکمل کتاب کی شرح ہے، ترمذی پر لکھی گئی شروحات میں یہ جامع، مکمل اور مدلل شرح ہے، البتہ مزاج میں کچھ تشدد تھا، اس لئے بسا اوقات اعتدال سے تجاوز کر جاتے ہیں، حنفیہ کے خلاف تعصب کو اگر اس شرح سے نکال دیا جائے تو حل کتاب کے اعتبار سے مفید شرح ہے۔ علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ ”العرف الشذی“ کی ضبط کے اعتبار سے جو اغلاط رہ گئی ہیں ان کی نشاندہی کرتے ہیں لیکن اس میں انداز مصلحانہ نہیں ہے بلکہ متعصبانہ اور جارحانہ ہے۔ یہ شرح ۱۰ جلدوں میں ”دار الکتب العلمیہ“ سے طبع ہے۔

## ۱۸..... شرح جامع الترمذی

علامہ محمد بن طیب سندھی مدنی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۳ھ) اس شرح کا مخطوطہ ”مکتبہ عارف حکمت“ میں موجود ہے۔

## ۱۹..... الطیب الشذی شرح الترمذی

مولانا اشفاق الرحمن کاندھلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۷ھ) یہ شرح ایک جلد میں دہلی سے طبع ہے۔

## ۲۰..... شرح جامع الترمذی

شیخ عبدالقادر بن اسماعیل حسنی قادری رحمہ اللہ، اس شرح کا نسخہ ”دار الکتب المصریہ“ میں موجود ہے۔

## ۲۱..... شرح الشيخ أحمد شاكر على جامع الترمذی

علامہ احمد محمد شاكر رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۷ھ) یہ مکمل کتاب کی شرح نہیں ہے بلکہ اس میں صرف (۶۱۶) احادیث کی شرح ہے، یہ دو جلدوں میں ہے، علم حدیث اور رجال میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلند مقام عطا کیا تھا، لیکن اس شرح میں تخریج اور نقد میں بعض مقامات پر تسامحات ہوئے ہیں۔

## ۲۲..... معارف السنن شرح سنن الترمذی

محدث العصر علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۷ھ) نے امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۲ھ) کے افادات کو جمع کیا ہے، ”معارف السنن، فیض الباری“ ”انوار الباری“ ”مجموعۃ رسائل کشمیری“ سے حضرت شاہ صاحب کے علوم کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت بنوری نے ”العرف الشذی“ کو درست کرنے اور اس کے تدارک کے طور پر یہ لکھنا شروع کیا تھا، لیکن جب اس پر کام کا آغاز کیا تو یہ ایک مستقل مفصل اور مدلل شرح کی صورت میں سامنے آیا۔ اس شرح کے شروع میں ایک مفید مقدمہ ہے، حضرت بنوری نے حضرت شاہ صاحب کے افادات کو ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی تحقیق اور وسعت مطالعہ سے بھی بے شمار علمی اور تحقیقی مباحث کا اس میں اضافہ کیا ہے۔ عربی ادب میں اللہ تعالیٰ نے حضرت بنوری کو ایک نمایاں مقام عطا کیا تھا، جس کا اندازہ اس ”معارف السنن، نفحة العنبر فی حياة إمام العصر الشيخ الأنور“ اور ”یتیمۃ البیان“ کے مطالعہ سے ہوتا ہے، حضرت فرماتے ہیں کہ اس شرح کی تصنیف کے دوران



میں نے تقریباً دو لاکھ صفحات کا مطالعہ کیا ہے، اس شرح کے اندر سب سے عمدہ خوبی یہ ہے کہ اس میں ہر بات کو باحوالہ ذکر کیا گیا ہے۔ فقہائے کرام کے مذاہب، مسائل اور دلائل کو ان کی اصل کتابوں سے ذکر کیا ہے، عموماً شوافع کے مذاہب وغیرہ کو ”المجموع شرح المہذب“ سے، حنابلہ کے ”المغنی“ سے اور مالکیہ کے ”المدونۃ الکبریٰ“ سے اور حنفیہ کا مذہب اور دلائل بھی محققین علمائے احناف سے نقل کئے ہیں۔ حدیث کی مباحث میں متقدمین شارحین کے ساتھ ساتھ متاخرین شارحین سے بھی استفادہ کیا ہے، خصوصاً مشہور اختلافی مسائل مثلاً رفع یدین، آمین بالجہر اور قرأت خلف الامام وغیرہ کو نہایت مفصل و مدلل انداز میں ذکر کیا ہے، حدیثی، فقہی اور اصولی مباحث بسط کے ساتھ لکھی ہیں، مشکل مقام کا حل اور مغلق عبارات کی توضیح عمدہ انداز میں کی ہے۔ احناف کے ادلہ پر ہونے والے اشکالات کے جوابات اور ٹھوس دلائل کے ساتھ ان کی وجہ ترجیح ذکر کی ہے۔ جابجا لغوی، صرفی، نحوی اور اصولی مباحث ذکر کی ہیں۔ حدیث سے مستنبط فوائد اور بلاغت نکات کے بھی ذکر کئے ہیں۔ ہندو پاک میں آپ کی فصیح و بلیغ اور ادبی عربی کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ یہ صرف ایک شرح نہیں بلکہ متقدمین، متاخرین کے علوم و افادات کی روشنی میں روایت و درایت کا ایک گنجینہ ہے۔ یہ شرح ابواب الحج تک ہے، اگر یہ شرح مکمل ہو جاتی تو ترمذی پر لکھی گئی تمام شروحات میں یہ سب پر فائق ہوتی۔ کاش کوئی صاحب علم و تحقیق اسی نہج پر اس کا تاملہ لکھے۔ یہ شرح چھ جلدوں میں ادارہ مجلس تحقیقات اسلامی بنوری ٹاؤن سے طبع ہے۔

## ﴿ ۲۲ ﴾ امام ترمذی اور سنن سے متعلق چند مفید کتب

### ۱..... شرح علل الترمذی

علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۵ھ) مسلک کے اعتبار سے ایک مستند حنبلی عالم گزرے ہیں، (آپ کی تصانیف میں بخاری کی شرح ”فتح الباری، جامع العلوم والحکم فی شرح خمسین حدیثاً من الجوامع الکلم“ اس میں انہوں نے آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ۵۰ جوامع الکلم ارشادات کو تشریح کے ساتھ ذکر کیا ہے، اسی طرح ”ذیل طبقات الحنابلہ، القواعد، أحوال القبور، لطائف المعارف“ (امام ترمذی رحمہ اللہ نے علل پر دو کتابیں لکھیں ”العلل الصغیر، العلل الکبیر“ ”العلل الصغیر“ اس وقت پاکستانی ہندوستانی نسخوں میں سنن ترمذی کے بعد اور شمال ترمذی سے پہلے ہے، تقریباً یہ ۲۶ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں اصول حدیث، محدثین ائمہ جرح و تعدیل، ضعیف اور متکلم فیہ، مختلف فیہ روایات، حدیث مرسل کی حجیت، مشہور کذاب راویوں کا ذکر اور امام ترمذی رحمہ اللہ کی اصلاح ”حسن“ اور ”غریب“ کی وضاحت، غریب کے تین معانی، امثلہ اور دیگر کئی اہم مباحث پر یہ رسالہ مشتمل ہے۔ (مدارس میں سنن ترمذی سے پہلے اس کو پڑھانا چاہئے اور بعد میں اصل کتاب پڑھانی چاہئے، اگر یہ رسالہ پہلے پڑھا دیا جائے تو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ کے اصطلاحات سے بھی واقفیت ہو جائے گی، اور متقدمین کے فن اصول حدیث سے بھی، اور ضعیف، متکلم فیہا اور غیر مستند اور کذاب راویوں کی روایات سے بھی واقفیت ہو جائے گی، اور امام ترمذی رحمہ اللہ کے اس کتاب کے منہج کا بھی پتہ چل جائے گا، دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سعید احمد پالنپوری صاحب مدظلہ کے سنن ترمذی پر افادات ”تحفۃ اللمعی“ کے نام سے آٹھ جلدوں میں طبع ہیں، حضرت کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے ”کتاب العلل“ پڑھاتے ہیں بعد میں سنن ترمذی، اردو زبان میں ”کتاب العلل“ پر اس سے اچھی تشریح اور توضیح نہیں کی گئی جیسے حضرت نے کی ہے۔ حضرت پالنپوری صاحب نے مقدمہ مسلم پر ”فیض المنعم“ اور امام ترمذی رحمہ اللہ کی اس ”کتاب العلل“ کو جو حل کیا ہے، اس پر حضرت بڑے مبارکباد کے مستحق ہیں، اور اہل علم کے لئے یہ ایک نایاب تحفہ ہے، اگر اس ”کتاب العلل“ کی تشریحات کو مقدمہ مسلم کی طرح الگ سے طبع کیا جائے تو صرف مقدمہ سمجھنے والوں پر مکمل شرح خریدنے کا بوجھ نہیں پڑے گا۔) علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ نے اس ”کتاب العلل“ کی تشریح دو جلدوں میں کی ہے، عربی زبان میں اس کتاب کی اس سے اچھی شرح

موجود نہیں ہے، ان کا اسلوب یہ ہے کہ امام ترمذی رحمہ اللہ کی ہر ہر بحث کو نقل کر کے عام فہم انداز میں اس کی تشریح کرتے ہیں، اگر روایات پر کلام ہو تو دیگر اہل علم کی آراء نقل کرتے ہیں، ائمہ جرح و تعدیل کے حالات کو قدرے تفصیل سے ذکر کرتے ہیں، اور پھر ”کتاب العلل“ میں موجود تمام مباحث کو بڑے جامع اور مفصل انداز میں لکھتے ہیں، یہ اہل علم کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ اس شرح کے شروع میں ۳۵۰ صفحات پر مشتمل ایک مبسوط علمی مقدمہ ہے، جس میں تفصیل کے ساتھ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ کی سوانح اور آپ کی مطبوعہ ۴۶ کتب و رسائل کا ذکر ہے۔ یہ کتاب دکتور ہمام عبدالرحیم کی تحقیق کے ساتھ ۲ جلدوں میں ”مکتبة المنار“ سے ۱۴۰۷ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ۲..... الباب فی شرح قول الترمذی وفی الباب

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اس کتاب میں ان احادیث کی تخریج کی ہے جن کی طرف امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”وفی الباب“ کہہ کر اشارہ کیا ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ کی عادت یہ ہے کہ وہ حدیث نقل کرنے کے بعد ”وفی الباب“ کہہ کہ ان صحابہ کے اسماء ذکر کرتے ہیں جن سے اس مضمون کی روایت منقول ہوتی ہے۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ حافظ نے شروع سے چھ کرا سے لکھے تھے، لیکن شرح کی تکمیل نہ ہو سکی، اگر یہ شرح مکمل ہو جاتی تو ایک ضخیم جلد میں ہوتی، اس کا نام ”العجاب فی تخریج ما یقول فیہ الترمذی: وفی الباب“ ہے:

تخریج ما یقول فیہ الترمذی وفی الباب، کتب من أوله قَدَر سِتَّةِ کرا ریس، لو کَمَلَ لَجاء فی مجلد ضخم، سماه: العجاب فی تخریج ما یقول فیہ الترمذی وفی الباب ①۔

یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے۔

### ۳..... سوالات الترمذی للبخاری حول أحادیث فی

#### جامع الترمذی

علامہ یوسف بن محمد الدخیل رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۳۱ھ) نے اس میں ان سوالات کا تذکرہ کیا ہے جو حدیث و رجال سے متعلق ہیں، جو امام ترمذی رحمہ اللہ نے سنن میں امام بخاری رحمہ اللہ سے کئے اور انہوں نے ان کے جوابات دیئے، یعنی اس کتاب میں امام ترمذی رحمہ اللہ کے سوالات اور امام بخاری رحمہ اللہ کے جوابات کا ذکر ہے۔ مصنف نے بڑی محنت کے ساتھ سنن ترمذی کا بالاستیعاب حرفاً حرفاً مطالعہ کر کے ان تمام سوالات اور جوابات کو یکجا کیا ہے، یہ کتاب اس اعتبار سے مفید ہے کہ اس میں روایت اور رجال سے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ کی آراء یکجا مل جاتی ہیں۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ”عمادۃ البحث العلمی“ مدینہ منورہ سے ۱۴۲۲ھ میں طبع ہوئی ہے۔

### ۴..... کشف النقاب عما یقول الترمذی وفی الباب

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ۔ محدث العصر علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ نے جب سنن ترمذی کی شرح ”معارف السنن“ کا آغاز کیا تو انہوں نے سند اور متن حدیث سے متعلق تشریحات اور مباحث کو جمع کیا، حضرت بنوری رحمہ اللہ نے حضرت مولانا حبیب اللہ مختار رحمہ اللہ سے فرمایا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ ”وفی الباب“ کہہ کر جن روایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں تم اصل مراجع سے ان کی تخریج کرو، تو حضرت بنوری کے حکم کی تعمیل میں انہوں نے اس موضوع پر کام کا آغاز کیا، اور نہایت محققانہ انداز میں اس موضوع کا حق ادا کیا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”وفی الباب“ میں جن کی طرف اشارہ کیا تھا ان صحابہ کی روایات کو اصل مراجع سے تلاش کیا، یہ نہایت مشکل اور کٹھن کام تھا، کیونکہ اس وقت شاملہ اور جدید آلات نہیں تھے، محض اپنی محنت، تحقیق، جستجو اور

لکن سے ان روایات کو اصل مراجع سے تلاش کر کے لکھا، چونکہ یہ کام ایک فرد کے لئے کافی مشکل تھا اس لئے تکمیل نہ ہو سکی، اگر اسی نہج پر کام کیا جائے تو تقریباً چھ جلدوں کا کام اب بھی باقی ہے، اگر اللہ تعالیٰ کسی صاحب علم کو توفیق دے تو وہ ”معارف السنن“ اور ”کشف النقاب“ کا تکملہ لکھے تو یہ بہت بڑی خدمت ہوگی، اگر ان دونوں کتابوں کی تکمیل ہو جائے تو ترمذی پر ہر اعتبار سے جامع اور مفصل کام منظر عام پر آ جائے گا۔ یہ چھ جلدیں ”ادارہ تحقیقات مجلس اسلامی“ بنوری ٹاؤن سے طبع ہیں۔

## ۵..... نزہۃ الألباب فی قول الترمذی: وفی الباب

دکتور ابو الفضل حسن بن محمد بن حیدر صغانی نے مکمل سنن ترمذی کی ”وفی الباب“ کی روایت کی تخریج کی ہے، اس کتاب میں موصوف نے کل (۴۱۰۴) احادیث کی تخریج کی ہے، موصوف کا اسلوب یہ ہے کہ ”وفی الباب“ میں امام ترمذی رحمہ اللہ نے جتنے صحابہ کا نام ذکر کیا ہے ترتیب وار سب سے روایت تخریج کرتے ہیں۔ روایت پر کلام کرتے ہیں، روایات سے متعلق ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔ روایت کی تخریج میں ایک دو نہیں بلکہ متعدد حوالے نقل کرتے ہیں۔ اس کتاب کا علمی و تحقیقی معیار نہایت بلند ہے۔ اس موضوع پر اس کتاب کے بعد کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں رہی۔ یہ کتاب ۶ جلدوں میں ”دار ابن الجوزی“ سے ۱۴۲۶ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ۶..... الإمام الترمذی و الموازنہ بین جامعہ و الصحیحین

محقق العصر علامہ نور الدین عمر مدظلہ۔ اس کتاب میں موصوف نے سنن ترمذی اور صحیحین کے درمیان موازنہ کیا ہے، یہ کتاب اس اعتبار سے مفید ہے کہ اس میں ترمذی کی روایات کا موازنہ کرنے کے بعد اس کی صحت اور جامعیت کو بیان کیا ہے اور سنن ترمذی کے متعلق دیگر نہایت مفید مباحث اور معلومات کو بھی ذکر کیا ہے۔

## ﴿۲۳﴾ ”سنن ترمذی“ کی اردو شروحات

### ۱.....الورد الشذی

یہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۹ھ) کے سنن ترمذی پر افادات ہیں، یہ نہایت مختصر ہیں، اس میں چیدہ چیدہ مقامات کی تشریح ہے۔

### ۲.....حقائق السنن

افادات شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ (حضرت دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی و مہتمم تھے، آپ نے اس ادارے کی بنیاد ڈالی اور انہی کے علوم و فنون، فیض و برکات اور اخلاص سے یہ ادارہ آج بھی قائم و دائم ہے، ہر سال اس سے فارغ ہونے والوں کی تعداد ۱۰۰۰ سے زائد ہوتی ہے) سنن ترمذی پڑھاتے وقت جو مباحث حضرت نے ذکر کیں ان کو آپ کے تلامذہ نے جمع کیا، پھر ان کو مرتب انداز میں حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ نے یکجا کیا، اس کے شروع میں ایک نہایت مفید علمی مقدمہ ہے۔ اس شرح میں ”کتاب الطہارۃ“ اور ”کتاب الصلوۃ“ کی احادیث کی نہایت مفصل اور مدلل تشریح ہے، روایات کی توضیحات اقرب الی الفہم ہیں، فقہاء کے درمیان اختلاف اور ان کے دلائل اور مسلک احناف کی وجہ ترجیحات کا بھی ذکر ہے، یہ شرح مکمل نہیں ہے، اور نہ ہر ہر حدیث کی شرح ہے بلکہ جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں تشریح نقل کی گئی ہے، اہل علم کے لئے یہ ایک علمی سوغات سے کم نہیں ہے، اس کا مطالعہ مفید ہے۔

### ۳.....خزائن السنن

محقق العصر امام اہل سنت شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ۔ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے علم تفسیر، حدیث، فقہ، علوم عربیت اور فرق باطلہ پر تبحر کا درجہ عطا فرمایا تھا، (راقم کی رائے کے مطابق علمائے دیوبند میں حضرت شاہ صاحب کے

بعد آپ کثیر المطالعہ شخص تھے۔ آپ کو نہ صرف حدیث اور رجال سے گہری مناسبت تھی بلکہ فرق باطلہ پر بھی آپ گہری نظر رکھتے تھے، جن موضوعات پر حضرت نے لکھا ہے اس پر کما حقہ حق ادا کیا ہے، ان کی ہر تصنیف نہایت محققانہ ہے، مسئلہ علم غیب پر نہایت مفصل اور مدلل کتاب ”ازالۃ الریب عن عقیدۃ علم الغیب“ مسئلہ حاضر ناظر پر ”آنکھوں کی ٹھنڈک“ حیاتِ انبیاء پر ”تسکین الصدور باحوال الموتی والقبور“ سماعِ موتی پر کتاب ”سماعِ موتی“ منکرین حدیث کے خلاف ”انکار حدیث کے نتائج“ اور ”ایک اسلام بجواب دو اسلام“ مسئلہ تقلید پر ”الکلام المفید“ مسئلہ قرأت خلف الامام پر ”احسن الکلام“ (قرأت خلف الامام پر اس جیسی جامع، محقق اور مدلل کتاب موجود نہیں ہے، اس کی نظیر نہ اردو میں ہے اور نہ عربی میں، اس سے حضرت کی علمیت علم وفنون میں عمق اور وسعتِ مطالعہ کا انداز ہوتا ہے) اسی طرح ”طائفہ منصورہ“ اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر ”مقام ابی حنیفہ“ بھی آپ کی تصانیف ہیں۔

حضرت کی مطبوعہ کتب و رسائل کی تعداد تقریباً ۴۹ ہے، جو ”مکتبہ صفدریہ“ گوجرانوالہ سے طبع ہیں، اہل علم حضرات کو ان کی اور مولانا محمد نافع رحمہ اللہ اور علامہ خالد محمود مانچسٹر کی جملہ تصانیف کا مطالعہ کرنا چاہئے) ”خزائن السنن“ یہ حضرت کے سنن ترمذی پر افادات ہیں، حضرت کے صاحبزادے مولانا عبدالقدوس قارن صاحب نے ان کو جمع کیا ہے، اس کے شروع میں علم حدیث سے متعلق نہایت مفید مقدمہ ہے، ”کتاب الطہارۃ“ اور ”کتاب الصلوۃ“ کی روایات پر بڑے مفصل انداز میں تشریحات ہیں، فقہائے کرام کے اختلاف اور دلائل کو بڑی تحقیق کے ساتھ نقل کیا ہے، جو روایات نقل کی گئی ہیں وہ باحوالہ ہیں، مشہور اختلافی مسائل کو مختصر مگر جامع انداز میں حل کیا ہے، یہ شرح نہ صرف سنن ترمذی پڑھانے والوں کے لئے مفید ہے، بلکہ مکمل صحاح ستہ میں کسی بھی کتاب میں ”کتاب الطہارۃ“ یا ”کتاب الصلوۃ“ پڑھانے والے کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے، اس سے جہاں رجال حدیث سے مناسبت پیدا ہوگی وہیں متقدمین متاخرین شارحین حدیث کی تشریح اور تفصیل بھی سامنے آئے گی، اہل علم اور طلبہ سے درخواست ہے کہ یہ شرح

ضرور مطالعہ میں رکھیں۔

## ۴..... معارف الترمذی

افادات شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ۔ اس میں سنن ترمذی کی جلد اول کی مباحث کا ذکر ہے، خصوصاً ”کتاب الطہارۃ، کتاب الصلاۃ“ اور ”کتاب الزکاة“ کا، اس شرح میں شارحین حدیث کی اہم مباحث حسن ترتیب کے ساتھ یکجا ہیں، اس میں موقع محل کی مناسبت سے فقہاء کے مذاہب اور دلائل کا بھی تذکرہ ہے، شرح کی افادیت اور استیناد کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ حضرت کے افادات ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو کبھی علم کے ساتھ علم وہی اور علم لدنی عطا کیا تھا، (موصوف نے ان موضوعات پر قلم اٹھایا جن پر ان سے پہلے اس طرح کا علمی و تحقیقی کام نہیں ہوا تھا۔ حضرت کے مشہور تصانیف درج ذیل ہیں:

## حضرت مولانا موسیٰ روحانی بازی کی چھ معروف تصانیف

(۱) ”فتح اللہ بخصائص اسم اللہ“ یہ دو جلدوں میں ہے، اس میں لفظ ”اللہ“ کے متعلق تمام مباحث کو بڑے جامع اور مفصل انداز میں ذکر کیا ہے، اس موضوع پر اس سے بہترین کتاب نظر سے نہیں گزری۔

(۲) ”فتح الصمد فی نظم أسماء الأسد“ اس میں شیر کے چھ سو سے زائد اسماء کو نظم کی صورت میں ذکر کیا ہے۔

(۳) ”فتح العلیم بحل الاشکال العظیم فی حدیث کما صلیت علی ابراہیم“ اس کتاب کا موضوع یہ ہے کہ درود ابراہیمی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں بھیجنے کو تشبیہ دی گئی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ فن بلاغت میں اصول یہ ہے کہ مشبہ بہ کا مقام مشبہ سے زیادہ ہوتا ہے، تو یہاں بظاہر لگتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے، تو حضرت نے اس کے ۱۹۱ جوابات ذکر کئے ہیں۔ اب تک دنیا میں کوئی ایسا اعتراف اور سوال نہیں کہ اہل علم میں سے کسی نے اس کے



۱۹۱ جوابات دیئے ہوں، اس کتاب کے پڑھنے سے حضرت کے علم لدنی و علم وہبی ہونے کا اندازہ ہوتا ہے، اس کے اکثر جوابات اختراعی ہیں، جن کا تذکرہ سابقہ کتب میں نہیں ملتا۔

(۴) ”مقدمہ شرح البیضاوی“ اس میں موصوف نے بیضاوی کے اندر جن ناموں کا تذکرہ آیا ہے ان کے احوال، جن جگہوں کا ذکر آیا ہے ان کا تذکرہ، جن شعراء کا ذکر آیا ہے ان کے حالات، جن اہل علم کا تذکرہ آیا ہے ان کی سوانح، غرض یہ ہے کہ بیضاوی میں جس کا بھی تذکرہ آیا ہے تو اس مقدمے میں اس کا باحوالہ تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے، حضرت کا ارادہ یہ تھا کہ بیضاوی کی مفصل شرح ”أزهار التسهيل في شرح أنوار التنزيل“ کے نام سے ۵۰ جلدوں میں لکھی جائے، شاید کچھ کام بھی حضرت نے کیا ہے اگرچہ وہ مطبوعہ نہیں، اگر یہ شرح مکمل ہو جاتی تو موصوف کے علمی و تحقیقی ذوق کے پیش نظر عربی اردو زبان میں اس کی کوئی نظیر نہ ہوتی۔

(۵) ”النجم السعد في مباحث أما بعد“ اس کتاب میں حضرت نے لفظ ”أما بعد“ کے متعلق صر فی، نحوی، تاریخی اور علوم عربیت کے اعتبار سے گفتگو کی ہے۔

(۶) ”بغية الكامل السامی شرح المحصول والحاصل لملا جامی“ یہ کتاب ”شرح جامی“ کی دقیق بحث ”حاصل محصول“ اور دیگر نحوی فوائد پر مشتمل ہے۔

اس کے علاوہ مصنف کی دیگر تصانیف کے لئے اس کتاب کے آخر میں ”فہرست مؤلفات الروحانی البازی“ کا مطالعہ کریں۔

## ۵.....مجمع البحرین

افادات حضرت مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ / استاذ الحدیث حضرت مولانا محمد زبیب صاحب مدظلہ۔ اس میں سنن ترمذی جلد اول اور جلد دوم کی مباحث ہیں، جلد اول کے افادات حضرت مفتی شامزئی شہید رحمہ اللہ کے اور جلد ثانی کے افادات حضرت مولانا محمد زبیب صاحب مدظلہ کے ہیں۔ حضرت شامزئی رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے علم حدیث، رجال، فقہ اور دیگر علوم عربیت میں ایک نمایاں مقام عطا فرمایا تھا، آپ کی زندگی کا اکثر حصہ

حدیث اور فقہ کی خدمت میں گزرا، عمر کے آخری حصہ میں آپ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث رہے ہیں، آپ کی تصانیف میں مشہور ”شیوخ بخاری، شرح مقدمہ مسلم، عقیدہ ظہور مہدی“ وغیرہ ہیں، ”شیوخ بخاری“ اس مقالے پر آپ کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملی ہے، اس مقالے میں حضرت نے امام بخاری رحمہ اللہ کے شیوخ کا تذکرہ کیا ہے، اور ہر ہر شیخ کے تذکرہ میں متعدد کتب رجال کے حوالے ذکر کئے ہیں، اس کتاب سے حضرت کے علمی مقام کا اندازہ ہوتا ہے، البتہ اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے کہ اگر امام بخاری رحمہ اللہ کے ان شیوخ کے تفصیلی حالات ذکر کر دیئے جائیں تو یہ اہل علم کے لئے بہت مفید کاوش ہوگی۔ حضرت کا اسلوب اس شرح میں یہ ہے کہ پہلے باب اور روایت کے درمیان مناسبت ذکر کرتے ہیں، پھر اجمالاً بتاتے ہیں کہ حدیث میں مثلاً پانچ باتیں ہیں پھر اس کی تفصیل بیان کرتے ہیں، اجمال کے بعد تفصیل یہ اوقع فی الذہن ہوتی ہے، فقہائے کرام کے مذاہب اور دلائل کو اختصار کے ساتھ اور مسلک احناف کی وجہ ترجیحات بھی ذکر کرتے ہیں، تو اس میں مختصر وقت میں منضبط انداز میں شروح ترمذی کی اہم مباحث یکجا مل جاتی ہیں، حل کتاب اور تدریس کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

اس شرح کے دوسرے حصے میں مولانا محمد زبیر صاحب مدظلہ کے افادات ہیں، اس میں ان مباحث کا ذکر ہے جو حدیث سمجھنے کے لئے ضروری ہیں، مشکل احادیث کی عام فہم انداز میں توضیح و تشریح اور بقدر ضرورت فقہاء کے مذاہب و دلائل ہیں۔ ترمذی جلد ثانی پر اردو زبان میں ”انتہاب الممن“ المعروف ”دروس ترمذی“ اچھی شرح ہے، البتہ حل امتحان اور اہم مباحث کے لئے یہ بھی کارآمد ہے۔

## ۶..... درس ترمذی

افادات شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ۔ علوم و فنون اور تحقیق و تدقیق میں آپ کا مقام اہل علم کے ہاں مسلم ہے، یہ حضرت کے سنن ترمذی پر

افادات ہیں، جن کو درس کے دوران آپ کے تلامذہ نے یکجا کیا، پھر ان کو ترتیب جدید، تخریج و تحقیق کے ساتھ استاد الحدیث حضرت مولانا رشید احمد سیفی رحمہ اللہ نے جمع کیا، اس شرح کے شروع میں نہایت علمی مقدمہ ہے، جس میں علم حدیث سے متعلق تمام اہم ابحاث کو حسن ترتیب کے ساتھ یکجا کیا گیا ہے، اس میں انواع المصنفات فی الحدیث کا تعارف بھی ہے، اسی طرح کتب حدیث کے طبقات کا تذکرہ، علم حدیث کے کثیر التصانیف مصنفین کا تذکرہ، احادیث کی تصحیح و تضعیف سے متعلق آٹھ اہم قواعد، اصحاب حدیث اور اصحاب رائے کا ذکر، تقلید مطلق اور تقلید شخصی کا ذکر، امام ترمذی رحمہ اللہ اور سنن ترمذی کے متعلق اہم مباحث کا ذکر ہے۔ اس شرح میں ضبط کلمات و اسماء، غریب الفاظ کی وضاحت، شرح حدیث اور فقہاء کے مذاہب و دلائل اور مسلک احناف کی وجہ ترجیحات کا ذکر ہے، انداز نہایت معتدلانہ ہے، مزاج میں کوئی تعصب اور تشدد نہیں، خصوصاً اختلافی مسائل کو بڑے حسن اسلوبی کے ساتھ ذکر کیا ہے، موصوف کے جملہ افادات کی تخریج حواشی میں موجود ہے، جس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے، درس ترمذی میں زیادہ تر مباحث ”معارف السنن، فیض الباری، فتح الباری، الکوکب الدری“ اور ”تحفة الأحوذی“ سے ہیں، اس میں حدیث اور رجال کے ساتھ ساتھ فقہ پر بھی نہایت عمدہ ابحاث ہیں اور دورِ جدید کے نئے مسائل کا تذکرہ بھی جا بجا ہے، عربی زبان میں ”معارف السنن“ اور اردو زبان میں ”درس ترمذی“ علمی اور تحقیقی شرحیں ہیں، اس سے جہاں علم میں اضافہ ہوگا، وہاں حدیث اور رجال کے ساتھ شارحین حدیث کی مباحث سے بھی انسان مطلع ہوگا۔

..... انتہاب الممن فی شرح السنن المعروف دروس ترمذی

حضرت مولانا رئیس الدین صاحب (شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور) یہ ترمذی جلد ثانی کی مفصل شرح ہے، اس میں زیر بحث احادیث کا مکمل اعراب کے ساتھ عربی متن، آسان اردو ترجمہ، الفاظ حدیث کی تشریح، حدیث سے مستنبط مسائل و فوائد، رجال حدیث کے مختصر حالات اور ہر حدیث سے متعلق امام ترمذی رحمہ اللہ کے اقوال کی تشریح و توضیح کی

ہے۔ لیکن یہ مکمل جلد ثانی کی شرح نہیں بلکہ ”أبواب الزهد“ میں ”باب ما جاء في حفظ اللسان“ تک کی شرح ہے۔ دو جلدوں پر مشتمل یہ شرح ”ادارہ تالیفات اشرفیہ“ ملتان سے طبع ہے۔

## ۸..... تشریحاتِ ترمذی

استاذ الحدیث حضرت مولانا کمال الدین المسترشد صاحب مدظلہ۔ موصوف کو اللہ تعالیٰ نے علم حدیث، تفسیر، فقہ، فلکیات اور جغرافیہ میں ایک نمایاں مقام عطا فرمایا ہے، (آپ کی تصانیف میں ”نقش قدم، راہ معرفت، قیاس اور تقلید کی حقیقت اور شرعی حیثیت، الزاد الیسیر فی علوم التفسیر، کمال ہدایت، ڈیجیٹل تصاویر کا شرعی حکم، تجدید پسندوں کے افکار کا جائزہ“ ہیں) اس شرح میں اسلوب یہ ہے کہ روایات کا ترجمہ، احادیث میں موجود مشکل الفاظ کی تشریح، متن حدیث کی عام فہم انداز میں توضیح، سند و متن کے مغلق مقامات کا حل، امام ترمذی رحمہ اللہ نے جو روایات یا روایات پر کلام کیا ہے اس کی عام فہم انداز میں تشریح، فقہائے کرام کے مذاہب، دلائل اور مسلک احناف کی وجہ ترجیحات، جغرافیات کے لحاظ سے اماکن کی نشاندہی اور جدید اہم فقہی مسائل و مباحث کو جا بجا ذکر کیا ہے۔ اس میں زیادہ تر استفادہ ”عارضۃ الأحوذی، معارف السنن، تحفة الأحوذی، الکوکب الدرّی“ اور ”درس ترمذی“ سے کیا ہے۔ اگر اس میں متن حدیث کو اعراب کے ساتھ ذکر کیا جاتا اور محدثین اور شارحین کے اقوال اور فقہاء کے مذاہب اور دلائل کا تذکرہ باحوالہ اصل مراجع و مآخذ سے کیا جاتا تو اس شرح کی افادیت بہت بڑھ جاتی۔ ترمذی جلد ثانی کی مباحث اور حل کتاب کے لئے اردو زبان میں یہ سب سے مفید شرح ہے۔

## ۹..... تحفۃ اللمعی شرح سنن الترمذی

افادات حضرت اقدس مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہ (شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند) اس شرح کے آغاز میں ایک علمی و تحقیقی مقدمہ ہے، اس شرح کے شروع میں کتاب سے پہلے ”کتاب العلل“ کی تشریح و توضیح ہے، اور اس کو سولہ ابحاث پر تقسیم

کر کے ہر بحث کو الگ الگ تہذیب و تنقیح کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس شرح میں تمام احادیث کو ترقیمات کے ساتھ ذکر کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کہاں سے بات شروع ہوئی اور کہاں ختم ہوئی، عبارت کی تقطیع کی ہے تاکہ فہم میں آسانی ہو، تمام احادیث کا با محاورہ ترجمہ کیا ہے، غریب الفاظ کی وضاحت، متن کی عام فہم تشریح، فقہاء کے مذاہب و دلائل اور مدارک اجتہاد یعنی اختلاف کی وجہ ذکر کی ہے اور اعتدال کے ساتھ رائج قول کی وجہ ترجیح اور مرجوح قول کے دلائل کے جوابات دیئے ہیں، جابجا شریعت کے مسائل و احکام کے اسرار و حکم ذکر کئے ہیں، معلل روایات کی خوب وضاحت کی ہے، مشہور روایان حدیث کے جابجا مختصر احوال ذکر کئے ہیں، دورِ حاضر کے نئے پیش آمدہ مسائل اور فرق باطلہ اور رسوم کی تردید بھی کرتے ہیں، یہ مکمل کتاب کی شرح ہے، شروع سے آخر تک ایک ہی اسلوب ہے، حل کتاب اور فہم حدیث کے لئے نہایت مفید ہے، یہ ایسی شرح ہے جس سے عوام و خواص سب مستفید ہو سکتے ہیں، نہ اتنی طوالت ہے کہ اکتاہٹ ہو اور نہ اس قدر اختصار کہ بات سمجھنا دشوار ہو بلکہ متوسط انداز میں ایک عالمانہ شرح ہے۔ یہ شرح آٹھ جلدوں میں ”زمزم پبلشرز“ سے طبع ہے۔

## ۱۰..... معارف ترمذی اردو شرح جامع ترمذی

حضرت مولانا مفتی محمد طارق صاحب (استاذ حدیث جامعہ فریدیہ اسلام آباد) نے ترمذی جلد ثانی کی جامع اور مکمل شرح لکھی ہے، حدیث کی شرح میں ان کا اسلوب یہ ہے کہ سب سے پہلے بغیر سند کے حدیث کا متن اعراب کے ساتھ ذکر کر کے اس کا سلیس اور معنی خیز ترجمہ ذکر کرتے ہیں، اس کے بعد حدیث کے مشکل کلمات کی لغوی تحقیق کر کے پھر مختلف عنوانات کے ساتھ حدیث کی شرح کرتے ہیں، حدیث میں مذکورہ مسائل میں اگر ائمہ کے درمیان اختلاف ہو تو اختصار اور جامعیت کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کو دلائل کے ساتھ بیان کرتے ہیں، قول رائج کی وجہ ترجیح ذکر کرنے کے ساتھ مرجوح قول کے دلائل کے جوابات بھی ذکر کرتے ہیں، شرح کا اسلوب سہل اور مدرسانہ ہے، اختصار اور جامعیت

دونوں کا خیال رکھا گیا ہے، متعلقہ ابواب کی احادیث کی شرح میں کوئی تشنگی نہیں چھوڑی، اس اعتبار سے یہ ایک مفید شرح ہے۔ ❶

## ۱۰..... سنن النسائی

امام نسائی رحمہ اللہ کی پیدائش ۲۱۵ھ میں اور وفات ۳۰۳ھ میں ہوئی، کل عمر تقریباً ۸۸ سال تھی، امام نسائی کا نام احمد، کنیت ابو عبد الرحمن، والد کا نام شعیب اور نسائی کے نام سے شہرت رکھتے ہیں، آپ کی پیدائش خراسان کے شہر نساء میں ہوئی، اس لئے آپ کو نسائی کہا جاتا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے بہت سے شہروں جیسے خراسان، عراق، حجاز، جزیرہ، شام، مصر وغیرہ کے سفر کئے اور ان شیوخ سے علم حاصل کیا۔

امام نسائی کے شیوخ و اساتذہ کا دائرہ بہت وسیع ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سمع من خلائق لا يحصون يأتي أكثرهم في هذا الكتاب. ❷

کہ آپ نے بے شمار مخلوق سے حدیث کا سماع کیا ہے جن کا شمار مشکل ہے۔

آپ کے مشہور اساتذہ میں اسحاق پر راہویہ، قتیبہ بن سعید، محمد بن بشار، محمد بن ثنی، یحییٰ بن موسیٰ، محمود بن غیلان، محمد بن نصر مروزی، ہشام بن عمار، علی بن حجر رحمہم اللہ وغیرہم ہیں۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ بھی آپ کے استاد ہیں۔

آپ کے مشہور تلامذہ میں امام ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق، حسن بن رشیق عسکری، ابو القاسم طبرانی، محمد بن قاسم اندلسی، امام ابو جعفر، امام نسائی کے صاحبزادے عبد الکریم، محمد بن معاویہ، علی بن جعفر طحاوی رحمہم اللہ ہیں۔ ان حضرات نے آپ کی کتاب ”السنن“ کی روایت بھی کی ہے۔ ❸

تمام ائمہ حدیث اور صاحبان علم و کمال امام نسائی رحمہ اللہ کے علمی مقام و مرتبہ کا

❶ تبصرہ ماہنامہ وفاق المدارس محرم الحرام ۱۴۳۱ھ ❷ تہذیب التہذیب: ج ۱ ص ۳۷

❸ تہذیب التہذیب: ج ۱ ص ۳۷

اعتراف کرتے ہیں، دیکھئے تفصیلاً: ①

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كان من بحور العلم مع الفهم والإتقان والبصر ونقد الرجال وحسن

التأليف. ②

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے ”الإنصاف“ میں اور علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے ”أبجد العلوم“ میں امام نسائی رحمہ اللہ کو شافعی قرار دیا ہے۔ البتہ امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی تحقیق اس کے برعکس ہے، شاہ صاحب فرماتے ہیں:

والإمام أبو داود والإمام أبو عبد الرحمن النسائي حنبلان،

فالمشهور أنهما شافعيان، والحق عند شيخنا أنهما حنبلان. ③

امام نسائی رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے علم حدیث، رجال، علل حدیث، حدیث کی صحت و سقم اور رجال کی معرفت اور تمیز میں نمایاں مقام دیا تھا، آپ کا شمار علم حدیث کے اہم نقاد میں ہوتا ہے، علم حدیث کے ساتھ آپ کو دوسرے علوم و فنون میں بھی کمال حاصل تھا، خاص کر علم قرأت اور تفسیر، فقہی مسائل کے استنباط میں بھی آپ کو نمایاں مقام حاصل تھا۔

آپ کی مشہور تصانیف میں ”السنن الكبرى، السنن الصغرى، خصائص على، مسند على، فضائل الصحابة، كاب الجرح والتعديل، عمل اليوم واليلة“ (یہ سنن کبریٰ کا ایک حصہ ہے جو ابھی ڈاکٹر فاروق حماد کی تحقیق سے الگ سے چھپ چکا ہے) آپ کی ان تصانیف میں سب سے نمایاں مقام ”السنن الصغرى“ کو حاصل ہے، جو صحاح ستہ میں شامل ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے پہلے ”السنن الكبرى“ لکھی اور جب یہ مکمل ہو گئی تو آپ نے امیر رملہ کی خدمت میں پیش کی، انہوں نے پوچھا کہ کیا اس میں بیان کردہ ساری احادیث صحیح ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ اس میں

① تہذیب التہذیب: ج ۱ ص ۳۷، ۳۸ ② سیر أعلام النبلاء: ج ۱۲ ص ۱۲۷

③ معارف السنن: ج ۱ ص ۸۳

صحیح اور حسن دونوں قسموں کی احادیث موجود ہیں۔ امیر نے کہا کہ اس سے میرے لئے ان احادیث کا انتخاب کریں جو بالکل صحیح ہوں، امام نسائی رحمہ اللہ نے امیر رملہ کی فرمائش پر صحیح احادیث کا انتخاب کر کے ایک مجموعہ تیار کیا جس کا نام ”المجتبیٰ“ رکھا، جس کا معنی ”منتخب کیا ہوا“ آگے چل کر یہی انتخاب ”السنن الصغریٰ“ یا ”سنن النسائی“ کے نام سے معروف ہوا۔ ❶

## ”سنن النسائی“ کی خصوصیات

۱..... امام نسائی رحمہ اللہ عموماً ہر حدیث کو الگ الگ ابواب میں بیان کرتے ہیں تاکہ اس سے مختلف مسائل کا استنباط ہو جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا اسلوب ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ کی طرح احادیث کے مختلف طرق کو اختلاف الفاظ کے ساتھ ایک جگہ ذکر کرتے ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کی طرح احادیث پر فنی نقطہ نظر سے بحث بھی کرتے ہیں۔

۲..... راوی کا نام و نسب کا تعارف اور امام ابوداؤد رحمہ اللہ کی طرح احکام کی احادیث پر خصوصی توجہ دیتے ہیں۔

۳..... حدیث کی علت پر تنبیہ کرتے ہیں اور کہیں کہیں اپنی رائے بھی بتاتے ہیں۔

۴..... کسی موضوع پر اگر صحیح، حسن حدیث نہ ملے تو کم درجے کی حدیث نقل کرتے ہیں، اگر روایت میں ضعف ہو تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں۔

۵..... کہیں کہیں مشکل الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، اگر متن یا سند میں کوئی شبہ یا اشکال ہو تو بعض مقامات پر اس کو بھی حل کرتے ہیں۔

۶..... امام نسائی رحمہ اللہ ابواب اس طرح باندھتے ہیں کہ نسخ منسوخ اور اولیٰ غیر اولیٰ کی پہچان ہو جاتی ہے، جیسے ”باب رفع الیدین“ پہلے ہے، اور ”باب ترک ذلک“ بعد میں ہے، تو ان کے اس صنیع سے پتہ چلا کہ ترک رائج ہے۔

۷..... امام نسائی رحمہ اللہ کی شرائط اگرچہ بعض حضرات کے مطابق امام بخاری اور



مسلم رحمہما اللہ سے بھی سخت ہے، لیکن اس کے باوجود ان کی اس کتاب میں ضعیف احادیث کی بھی کافی مقدار موجود ہے۔ ملا چلپی رحمہ اللہ امام نسائی رحمہ اللہ کی شرائط کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ان کی شرائط امام مسلم رحمہ اللہ کے شرائط سے بھی سخت ہیں:

للسنائی شرط فی الرجال أشد من شرط مسلم. ①

## ﴿۲۴﴾ ”سنن النسائی“ پر لکھی گئی شروح و حواشی

سنن نسائی پر لکھی گئی شروحات اور حواشی کی تعداد صحاح ستہ کی دیگر کتابوں کے مقابلے میں کم ہے، صحاح ستہ میں سنن کی چار کتابوں میں زیادہ تر شروح اور حواشی ترمذی اور ابوداؤد کے لکھے گئے ہیں، ابن ماجہ اور نسائی کے کم ہیں، خصوصاً نسائی کی شروح اور حواشی قلیل مقدار میں ہیں، جن حضرات نے ان پر قلم اٹھایا ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱..... الإمعان فی شرح مصنف النسائی أبی عبد الرحمن  
علامہ ابو حسن علی بن عبد اللہ رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۷ھ) یہ نسائی پر لکھی گئی پہلی شرح ہے، یہ غیر مطبوعہ ہے۔

## ۲..... شرح سنن النسائی

علامہ سراج الدین عمر بن علی بن محمد المعروف ابن الملقن رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۴ھ)  
اس شرح میں انہوں نے اُن احادیث کی تشریح کی ہے جو صحیح بخاری و مسلم، سنن ابی داؤد و سنن ترمذی میں نہیں ہیں۔ یہ بھی مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۳..... زهر الربی علی المجتبی

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) یہ سنن نسائی پر حاشیہ ہے، جس میں ضبط اسماء، غریب الفاظ کی توضیح، معانی حدیث اور احکام و آداب پر مشتمل احادیث کی مختصر تشریح ہے، یہ حاشیہ اصل کتاب کے ساتھ ہندوستانی اور پاکستانی نسخوں پر طبع ہے۔ اس

حاشیہ کا اختصار علامہ علی بن سلیمان دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۶ھ) نے ”عرف زہر الربی“ کے نام سے کیا ہے۔

## ۴..... حاشیۃ السندی علی سنن النسائی

امام ابو حسن محمد بن عبد الہادی سندھی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۸ھ) یہ حاشیہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ کے حاشیہ سے مفصل ہے، اس میں متن کے مشکل مقامات کا حل، غریب الفاظ کی توضیح، متعارض فیہ روایات میں تطبیق اور مشکل احادیث کی تشریح ہے، روایت میں نحوی اعتبار سے اگر کوئی اشکال ہو تو اس کو بھی حل کرتے ہیں، ضبطِ روایات اور کلمات کا اہتمام کرتے ہیں، ان کا یہ حاشیہ بھی اصل کتاب کے ساتھ طبع ہے۔

## ۵..... التقريرات الرائعة

علامہ محمد بن احمد اللہ تھانوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۹۶ھ) یہ سنن نسائی پر حاشیہ ہے، جو ہندوپاک میں اصل نسخہ کے ساتھ طبع ہے۔

## ۶..... الفيض السمائي علی سنن النسائی

یہ علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۳ھ) کے افادات ہیں، جنہیں اضافات کے ساتھ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۲ھ) نے جمع کیا ہے، اس میں بہت سے ابواب کی تشریح نہیں تھی تو حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے شاگرد رشید مولانا محمد عاقل صاحب نے ان ابواب کی شرح کی اور نہایت عرق ریزی کے ساتھ درج ذیل امور کا اہتمام کر کے اس کی افادیت دوچند کر دی:

(۱) نسخوں کا موازنہ کر کے درست الفاظ ذکر کئے، (۲) ترجمۃ الباب اور روایت کے درمیان مطابقت ذکر کی، (۳) بقدرِ ضرورت روایات کے تراجم ذکر کئے، (۴) غریب الفاظ کی وضاحت کی، (۵) غامض، مشکل اور مبہم مقامات کی وضاحت کی، (۶) ائمہ اربعہ کے مذاہب اور دلائل ذکر کئے۔ یہ شرح ہندوپاک میں طبع ہے۔

## ۷..... حاشیۃ السورتی علی سنن النسائی

مولانا وصی احمد سورتی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۲ھ) یہ سنن نسائی پر حاشیہ ہے، جو اصل نسخہ کے ساتھ طبع ہے۔

(فائدہ) سنن نسائی پر اردو زبان میں اب تک کوئی مفصل اور محقق شرح نہیں لکھی گئی، اگر اہل علم میں سے کوئی اس پر کام کرنا چاہے تو ان شاء اللہ یہ کام اس لئے آسان ہوگا کہ اکثر روایات وہی ہیں جو صحیحین اور دیگر سنن کی کتابوں میں موجود ہیں، صحیحین اور سنن کی شروحات مطبوعہ ہیں، اگر ان کو سامنے رکھ کر ان پر کام کا آغاز کیا جائے تو ان شاء اللہ ایک نہایت علمی شرح منظر عام پر آجائے گی۔ اردو زبان میں اس پر کوئی مکمل شرح موجود نہیں ہے، بعض شروح ہیں لیکن وہ صرف چند ابواب پر مشتمل ہیں، اللہ تعالیٰ اگر کسی صاحب علم و قلم کو توفیق دے تو وہ اس پر شرح کا آغاز کرے۔

امام نسائی رحمہ اللہ کی مفصل سوانح اور ”سنن النسائی“ کے متعلق تفصیلات کے لئے دکتور محمد بن محمد جمیل نورشانی کی کتاب ”المدخل إلى سنن الإمام النسائی“ کا مطالعہ کریں۔

## ۸..... روض الربی شرح المجتبی

علامہ وحید الزمان لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۸ھ) نے سنن نسائی کا اردو زبان میں ترجمہ اور مختصر حواشی لکھے ہیں۔

## ۹..... شروق أنوار المنن الكبرى الإلهية بكشف أسرار

### السنن الصغرى النسائية

علامہ محمد مختار بن محمد بن احمد شنیطی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۰۵ھ) مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ روایت نقل کر کے ”رواہ“ کا عنوان قائم کر کے مختصر احوال ذکر کرتے ہیں، پھر ”التخریج“ کا عنوان قائم کر کے روایت کی تخریج کرتے ہیں، پھر ”الأحكام

والفوائد“ کا عنوان قائم کر کے حدیث سے مستنبط احکام و فوائد بیان کرتے ہیں۔ پھر ”ومن مسائل الباب“ کے عنوان کے تحت فقہاء کرام کی آراء ذکر کرتے ہیں۔ سنن نسائی کی شروح میں یہ ایک مفید شرح ہے، لیکن یہ مکمل نہیں ہے، بلکہ ”كتاب الافتاح“ ”باب القول الذي يفتح به الصلاة“ تک ہے۔ یہ شرح چھ جلدوں میں ”مكتبة الحميضی“ سے ۱۴۲۵ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ۱۰..... التعليقات السلفية على سنن النسائي

امام ابو الطیب عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۹ھ) اس میں مصنف نے سابقہ شروح و حواشی کی تعلیقات کو اضافہ کے ساتھ جمع کیا ہے، اس میں ضبط اسماء و کلمات، غریب الفاظ کی وضاحت، مجمل اور مبہم روایات کی تشریح، متکلم فیہ اور ضعیف روایات کے تراجم اور حدیث کا حکم بیان کیا ہے۔ یہ شرح شیخ ابو الشبال احمد شاغف اور احمد مجتبیٰ سلفی کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ پانچ جلدوں میں ”المكتبة السلفية“ لاہور سے ۱۴۲۲ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ۱۱..... ذخيرة العقبي في شرح المجتبي

علامہ محمد بن علی بن آدم بن موسیٰ اشوبی الولوی رحمہ اللہ، سنن نسائی کی شروحات میں یہ سب سے مفصل اور مکمل شرح ہے، یہ پوری کتاب کی شرح ہے، مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ روایت نقل کر کے عنوان قائم کرتے ہیں ”رجال الإسناد“ پھر سند میں جتنے راوی ہیں سب کے مختصر تراجم ذکر کرتے ہیں، پھر ”لطائف هذا الإسناد“ کے تحت سند کے فوائد و نکات ذکر کرتے ہیں، پھر ”شرح الحديث“ کے عنوان کے تحت حدیث کی تشریح کرتے ہیں، پھر حدیث کا حکم بیان کر کے تخریج کرتے ہیں، پھر ”مسائل تتعلق بهذا الحديث“ کے عنوان کے تحت نمبر وار حدیث سے متعلق مسائل، لطائف اور فوائد ذکر کرتے ہیں، جس طرح بخاری کی شرح ”فتح الباری“ اور مسلم کی شرح ”شرح النووی“ ہے اسی طرح یہ نسائی کی شرح ہے۔ اگر کوئی اردو زبان میں شرح لکھے اور اسے

ماخذ بنائے تو یہ ایک علمی شرح ہوگی۔ یہ شرح (۴۲) جلدوں میں ”دار المعراج الدولية للنشر“ سے طبع ہے۔

## ﴿۲۵﴾ ”سنن النسائی“ کے رجال پر لکھی گئی کتابیں

۱..... تسمية شیوخ أبی عبد الرحمن النسائی

امام ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن اسد جہنی اندلسی رحمہ اللہ

۲..... شیوخ النسائی

امام ابو علی حسین بن محمد جیانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۹۸ھ)

۳..... رجال النسائی

امام ابو محمد عبد العزیز بن محمد الدورقی رحمہ اللہ (متوفی ۵۲۴ھ)

۴..... شیوخ النسائی

امام ابو بکر محمد بن اسماعیل بن محمد بن خلفون ازدی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۶ھ)

راقم کی معلومات کے مطابق اس میں کوئی کتاب مطبوعہ نہیں ہے۔

## ﴿۲۶﴾ امام نسائی اور سنن سے متعلق لکھی گئی کتابیں

۱..... أطراف سنن النسائی

امام محمد بن طاہر بن علی المعروف ابن قیسرانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۷ھ)

۲..... مختصر سنن النسائی

شیخ مصطفیٰ دیب البغای

۳..... بغية الراغب المتمنى في ختم النسائی رواية ابن السنی

علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ)

## ٢..... القول المعتبر في ختم النسائي رواية ابن الأحمر

علامة سخاوى رحمه الله (متوفى ٩٠٢ هـ)

## ٥..... إسعاد الرائي بأفراد وزوائد النسائي على الكتب الخمسة

سيد كسروى حسن

## ٦..... الرجال الذين تكلم فيهم النسائي بجرح وتعديل

دكتور قاسم على سعد

## ٧..... الأحاديث التي أعلاها النسائي بالاختلاف على

الرواة في كتابه المجتبى جمعا وتخريجا ودراسة

دكتور عمر إيمان ابى بكر

## ٨..... الإمام النسائي و كتابه المجتبى

دكتور عمر إيمان ابى بكر

## ٩..... المستخرج من مصنفات النسائي فى الجرح والتعديل

شيخ ابو محمد فالح شبل

## ١٠..... الرواة الذين ترجم لهم النسائي فى كتابه (الضعفاء

والمترو كين) وأخرج لهم فى سننه جمعا ودراسة

دكتور عواد خلف

## ١١..... مقدمة (عمل اليوم والليلة)

دكتور سعد بن عبد الحميد

## ۱۰..... سنن الدار قطنی

امام دارقطنی رحمہ اللہ کی پیدائش ۳۰۶ھ میں اور وفات ۳۸۵ھ میں ہے، کل عمر تقریباً ۷۹ سال تھی، آپ کا نام علی، والد کا نام عمر، دادا کا نام احمد، آپ کی کنیت ابو الحسن ہے، علم حدیث کے حصول کے لئے آپ نے بصرہ، کوفہ، واسط، مصر اور شام کے اسفار کئے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم حدیث، رجال اور علل حدیث پر ایک نمایاں مقام عطا کیا تھا۔

### امام دارقطنی کی دس کتابوں کا مختصر تعارف

آپ کی معروف تصانیف یہ ہیں:

(۱) ”العلل الواردة فی الأحادیث النبویة“ اس میں امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ان روایات کا تذکرہ کیا ہے جو معلل ہیں، پھر سند یا متن کے اعتبار سے ان کی علت کی نشاندہی کی ہے، علل پر لکھی گئی کتابوں میں یہ سب سے مفصل کتاب ہے، اس سے امام دارقطنی رحمہ اللہ کے علم حدیث میں مقام اور مرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے۔

(۲) ”الضعفاء والمتروکون“ اس میں انہوں نے ان روایات کا تذکرہ کیا ہے جو علم حدیث میں ضعیف اور متروک ہیں۔

(۳) ”فضائل الصحابة“ اس میں سند کے ساتھ صحابہ کرام کے فضائل بیان کئے ہیں۔

(۴) ”المؤتلف والمختلف“ اگر راویوں کے نام تحریر میں یکساں اور ہم شکل ہوں لیکن تلفظ و تکلم میں مختلف ہو تو اُسے مؤتلف و مختلف کہا جاتا ہے۔ یہ اس موضوع کی بنیادی کتابوں میں سے ہے۔

(۵) ”الإلزامات والتبع للدارقطنی“ اس میں انہوں نے صحیحین کی روایات پر نقد کئے ہیں، اس میں کل ۱۱۰ نقد ہیں، ۳۲ روایات متفق علیہ ہیں اور ۷۸ روایات بخاری کی ہیں۔ ان اعتراضات کے جوابات امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”فتح الباری“ کے مقدمہ ”ہدی الساری“ میں تفصیل سے دیئے ہیں۔

(۶) ”غرائب مالک“ اس میں امام مالک رحمہ اللہ کی ان غریب احادیث کا ذکر ہے جو موطا میں شامل نہیں ہیں۔

(۷) ”أسماء المدلسین“ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں مدلسین کے نام ذکر کئے ہیں۔

(۸) ”کتاب الجہر“ اس میں بسم اللہ کو نماز میں جہر اُڑھنے سے متعلق روایات ہیں۔  
 (۹) ”کتاب الاخوة“ اس موضوع کا مطلب یہ ہے کہ دوراویوں کے والد کا نام ایک ہو تو اس میں فرق بتلانا کہ یہ بھائی نہیں ہیں۔

(۱۰) ”کتاب الأسخياء“ اس کتاب میں سخاوت سے متعلق روایات اور واقعات ہیں۔  
 روات کے جرح و تعدیل سے متعلق امام دارقطنی کی آراء پر مشتمل کتابیں  
 .....۱ امام دارقطنی رحمہ اللہ کے شاگرد علامہ برقانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۵ھ) نے آپ سے متن اور رجال کے متعلق سوالات کئے، تو آپ نے ان کے جوابات دیئے جو ”سؤالات أبی بکر البرقانی للدارقطنی فی الجرح والتعديل“ کے نام سے طبع ہیں، (یعنی امام برقانی رحمہ اللہ کے امام دارقطنی رحمہ اللہ سے سوالات اور آپ کے جوابات)۔ یہ کتاب سید ابراہیم کی تحقیق کے ساتھ ”مکتبة القرآن“ سے طبع ہے۔

.....۲ اسی طرح امام حاکم رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ) نے بھی آپ سے حدیث اور رجال کے متعلق سوالات کئے، تو آپ نے ان کے جوابات دیئے جو ”سؤالات الحاکم للدارقطنی“ کے نام سے طبع ہیں۔

.....۳ امام دارقطنی رحمہ اللہ کی ”کتاب العلل“ اور علل حدیث میں آپ کا مقام اور مرتبہ اور آپ کے نقد حدیث پر ایک مفید کتاب ”منہج الإمام الدارقطنی فی نقد الحديث فی کتاب العلل“ ہے۔

.....۴ اسی طرح امام ابو عبد الرحمن سلمی رحمہ اللہ (متوفی ۴۱۲ھ) نے آپ سے روات کے متعلق سوالات کئے، آپ نے جوابات دیئے انہیں علامہ سلمی رحمہ اللہ نے ”سؤالات



السلمی للدار قطنی“ کے نام سے جمع کیا۔

۵..... اسی طرح آپ کے شاگرد امام ابو القاسم حمزہ بن یوسف جرجانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۷ھ) نے امام دارقطنی رحمہ اللہ سے کئے گئے سوالات کو ”سوالات حمزہ للدار قطنی“ کے نام سے جمع کیا۔ یہ موفق بن عبد اللہ کی تحقیق سے ”مکتبة المعارف“ ریاض سے طبع ہے۔

۶..... امام دارقطنی رحمہ اللہ کے رجال اور علل سے متعلق تمام اقوال کو اہل علم کی ایک جماعت نے ”موسوعة أقوال أبي الحسن الدار قطنی فی رجال الحديث وعلله“ کے نام سے جمع کیا ہے، یہ موصوف کے رجال سے متعلق تمام اقوال کا انسائیکلو پیڈیا ہے، یہ دو جلدوں میں ”عالم الکتب“ بیروت سے طبع ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ اپنے بلند مقام و مرتبہ کے باوجود کافی حد تک متعصب اور متشدد تھے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ کو شافعی مذہب میں غیر معمولی غلو تھا، حنفی مذہب سے کافی عناد رکھتے تھے، اس کی تائید اس واقعہ سے ہوتی ہے، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ایک رسالہ تحریر کیا اور اس میں انہوں نے جہری نمازوں میں باآواز بلند بسم اللہ پڑھنے کے متعلق حدیثیں جمع کیں، لیکن جب ان سے ان حدیثوں کی صحت کے بارے میں پوچھا گیا تو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اعتراف کیا کہ جہر التسمیہ پڑھنے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے، البتہ صحابہ کرام سے اس کے متعلق صحیح اور ضعیف دونوں قسم کی روایتیں ملتی ہیں:

لما صنف الدار قطنی مصنفاً فی ذلک قیل له: هل فی ذلک شیء صحیح؟ فقال أما عن النبی فلا وأما عن الصحابة فمنه صحیح ومنه

ضعیف. ①

اس واقعہ کو قدرے تفصیل کے ساتھ علامہ جمال الدین زلیعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۲ھ) نے بھی نقل کیا ہے:

وقد حکى لنا مشائخنا أن الدار قطنى لما ورد مصر سأله بعض أهلها تصنيف شئى فى الجهر، فصنف فيه جزءاً، فأتاه بعض المالكية فأقسم عليه أن يخبره بالصحيح من ذلك، فقال: كل ما روى عن النبى فى الجهر فليس بصحيح وأما عن الصحابة فمنه صحيح وضعيف. ①

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے محض اپنے مسلک کی تائید کے لئے غیر مستند احادیث کو جمع کیا۔ امام صاحب پر بھی انہوں نے جرح مذہبی تعصب کی بناء پر کی، کیونکہ قرأت خلف الامام کے مسئلے میں اس روایت سے ائمہ احناف نے استدلال کیا ہے، تو روایت کو محض کمزور ظاہر کرنے کے لئے اس پر کلام کیا۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) نے ان کو متعصبین میں شمار کیا ہے:

وبعض الجروح صدر من المتأخرين المتعصبين كالدار قطنى وابن عدى وغيرهما ممن تشهد القرائن الجليلة بأنه فى هذا الجرح من المتعصبين، والتعصب أمر لا يخلو منه البشر إلا من حفظه خالق القوى والقدر، وقد تقرر أن مثل ذلك غير مقبول من قائله بل هو موجب لجرح نفسه. ②

ترجمہ: بعض جرحیں متاخرین متعصبین سے صادر ہوئی ہیں، جیسے امام دارقطنی اور امام ابن عدی وغیرہ، واضح قرائن اس پر موجود ہیں کہ وہ اس جرح میں متعصب ہیں، اور تعصب ایسا امر ہے جس سے کوئی بشر محفوظ نہیں سوائے اس شخص کے جس کو خالق قوی اور قادر اس سے محفوظ رکھے ورنہ کوئی انسان اس سے خالی نہیں ہے، اور یہ بات محقق ہے کہ متعصب کی جرح مقبول نہیں ہے بلکہ اس جیسی جرح سے وہ خود مجروح ہو جاتا ہے۔

① نصب الراية: كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱ ص ۳۵۹

② التعليق الممجد على موطأ محمد: مقدمة: الفائدة العاشرة، ج ۱ ص ۱۲۶

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نقل کرتے ہیں:

ومن المتعصبين على أبي حنيفة الدار قطنى وأبو نعيم. ①

علامہ عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تضعیف کا دارقطنی کو کیا حق ہے بلکہ وہ خود تضعیف کے مستحق ہیں، کیونکہ انہوں نے اپنی سنن میں منکر، معلول، سقیم، موضوع روایات نقل کی ہیں، قائل نے بالکل بجا فرمایا کہ جب وہ لوگ آپ کی شان اور وقار و مرتبہ کو نہ پاسکتے تو وہ آپ کے مخالف اور دشمن ہو گئے، اس کے مثل ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

مکھیوں کے گرنے سے سمندر کا پانی گدلا نہیں ہوتا، اور نہ ہی کتوں کے مارنے سے سمندر کا پانی نجس ہوتا ہے:

فقد ظهر لنا من هذا تحامل الدار قطنى عليه وتعصبه الفاسد فمن أين له تضعيف أبى حنيفة وهو مستحق التضعيف، وقد روى فى مسنده أحاديث سقيمة ومعلولة ومنكرة وغريبة وموضوعة، ولقد صدق القائل فى قوله حينئذ والمعنى: إذا لم ينالوا شأنه و وقاره فالقوم أعداء له وخصوم وفى مثل الشاعر:

البحر لا يكدره وقوع الذباب ولا ينجسه ولوغ الكلاب ②

”سنن الدار قطنی“ کا تعارف

سنن دارقطنی فقہی ابواب کے طرز پر لکھی گئی کتاب ہے، اس میں طہارت، صلوٰۃ، زکوٰۃ وغیرہ کے اسلوب پر ابواب ہیں، جس طرح دیگر سنن کی کتابوں میں ہیں۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ روایت ذکر کرنے کے بعد اگر راوی پر کوئی کلام ہو تو اس کو ذکر کرتے ہیں اور بعض مقامات پر حدیث پر حکم بھی بیان کرتے ہیں، اور بعض مقامات پر علل پر بھی گفتگو کرتے ہیں،

① رد المحتار على الدر المختار: مقدمة، ج ۱ ص ۵۴

② البناية شرح الهداية: كتاب الصلاة، قراءة المؤتمر خلف الإمام، ج ۲ ص ۳۱

روایت کے طرق بھی ذکر کرتے ہیں، حدیث قلتین کے تقریباً ۵۴ طرق و اسانید ذکر کی ہیں، دباغ میت سے متعلق ۲۷ اور ماء بحر سے متعلق ۱۶ طرق بیان کئے ہیں۔ ❶

امام دارقطنی رحمہ اللہ کی اس کتاب میں ضعیف، منکر بلکہ موضوع روایات بھی موجود ہیں:

وسنن الدار قطنی جمع فیہا غرائب السنن، وأكثر فیہا من رواية

الأحادیث الضعیفة والمنکرة بل والموضوعة. ❷

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں ہر فقہی باب کے تحت تمام متعلقہ احادیث کو اختلاف متن اور سند کے ساتھ جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے، اس لئے یہ کتاب احادیث احکام کا ایک اچھا ذخیرہ ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ ہر حدیث کی سند پر مختصر کلام بھی کرتے ہیں، البتہ اس کتاب میں ہر قسم کی روایات موجود ہیں، عموماً امام دارقطنی احادیث کے ضعف کی نشاندہی کرتے ہیں، روایات کے حسن و قبح کے ضمن میں بعض تاریخی واقعات بھی ذکر کرتے ہیں، یہ کتاب چونکہ چوتھی صدی ہجری کے آخر میں لکھی گئی اس لئے اس کی اعلیٰ سند خماسی ہے، اس کتاب میں کل (۴۲۵۶) روایات ہیں۔ اس کتاب پر مفید حاشیہ حضرت مولانا شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۹ھ) نے لکھا ہے، جس کا نام ”التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی“ ہے، امام دارقطنی رحمہ اللہ سے سند حدیث پر اگر کچھ کلام رہ گیا ہے تو انہوں نے حاشیہ میں اس کی تکمیل کی ہے، یہ حاشیہ اصل کتاب کے ساتھ طبع ہے، اہل علم کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔ اس کتاب کا محقق نسخہ پانچ جلدوں میں ”مؤسسة الرسالة“ سے طبع ہے۔

## ۱۱..... السنن الكبرى للبيهقي

امام بیہقی رحمہ اللہ کا نام احمد، والد کا نام حسین، دادا کا نام علی ہے، آپ کی پیدائش ۳۸۴ھ میں ہوئی، آپ ایک نامور محدث اور فقیہ تھے، علم حدیث اور رجال میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نمایاں مقام عطا فرمایا تھا، حصول علم کے لئے آپ نے کئی ملکوں کا سفر کیا، آپ

کے شیوخ کی تعداد ۱۰۰ سے زیادہ ہے، مشہور اساتذہ میں امام ابو الحسن محمد بن حسین، امام ابو عبد اللہ حاکم، امام ابوطاہر محمد بن زیاد، امام ابوبکر بن نورک رحمہم اللہ وغیرہم ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ کے متعلق امام الحرمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ما من شافعی إلا وللشافعی علیہ منة إلا أبا بكر البيهقي فإن له المنّة على الشافعی لتصانیفه فی نصرۃ مذهبہ. ❶

ترجمہ: ہر شافعی پر امام شافعی کا احسان ہے، سوائے امام بیہقی کے کہ ان کا احسان امام شافعی پر ہے کہ انہوں نے ان کے مذہب کی نصرت اور حمایت میں کئی کتابیں تصنیف کیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ کی تصانیف میں نورانیت کے بارے میں محمد بن عبد العزیز مروزی رحمہ اللہ نے خواب دیکھا:

رأيت في المنام كأن تابوتا علا في السماء يعلوه نور فقلت ما هذا؟ قال: هذه تصنيفات أحمد البيهقي. ❷

میں نے خواب میں دیکھا گویا ایک تابوت ہے جو آسمان کی طرف بلند ہوا اور اس سے ایک نور نکل رہا تھا، میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہا گیا یہ امام احمد بیہقی کی تصنیفات ہیں۔

## ﴿ ۲۷ ﴾ امام بیہقی کی اکیس کتابوں کا مختصر تعارف

### ۱..... أحكام القرآن

اس میں امام شافعی رحمہ اللہ کے آیات احکام کی توضیح و تفسیر سے متعلق اقوال کو جمع کیا ہے، یہ علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ ”مکتبہ عزت العطار“ سے دو جلدوں میں طبع ہے۔

### ۲..... بیان خطا من أخطأ علی الشافعی

جن لوگوں نے یہ کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے احادیث میں خطا کی ہے، تو مصنف

❶ تذکرة الحفاظ: ج ۲ ص ۲۲۰

❷ سیر أعلام النبلاء: ترجمة: أحمد بن حسين البيهقي، ج ۱۸ ص ۱۶۸

نے مدلل انداز میں اُن کی تردید کی ہے اور بتلایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ سے خطا نہیں ہوئی بلکہ اُن سے خطا ہوئی جو امام شافعی کو خطا وار ٹھہرا رہے ہیں، علم حدیث میں علل ایک اہم فن ہے جس سے معترض ناواقف ہیں۔ یہ کتاب شریف نائف الدعین کی تحقیق کے ساتھ ”مؤسسة الرسالة“ سے طبع ہے۔

### ۳..... الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد على مذهب السلف وأصحاب الحديث

اس میں عقائد سے متعلق وہ تمام تفصیلات بیان کی ہیں جن کا جاننا اور ان پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، استواء علی العرش، رؤیت باری تعالیٰ، القرآن کلام اللہ، تقدیر، عذاب قبر، شفاعت، معجزہ، کرامت، صحابہ کرام کا مقام و مرتبہ، خلافت اور دیگر عقائد سے متعلق جملہ اہم مباحث و مضامین اس میں موجود ہیں۔ اس کتاب کا اگر اردو میں ترجمہ کیا جائے تو عوام و خواص کے لئے نہایت مفید ہوگا۔ یہ کتاب احمد عصام الکاتب کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”دار الآفاق الجديدة“ سے طبع ہوئی ہے۔

### ۴..... إثبات عذاب القبر

اس میں عذاب قبر سے متعلق آیات، احادیث، آثار اور سلف کے اقوال سند کے ذکر کئے ہیں۔ یہ کتاب شرف محمود قضاة کی تحقیق کے ساتھ ”دار الفرقان“ اردن سے طبع ہے۔

### ۵..... کتاب البعث والنشور

اس کتاب میں جنت اور جہنم، صور اور موت کے بعد اٹھائے جانے سے متعلق احادیث یکجا ہیں۔ یہ شیخ عامر احمد حیدر کی تحقیق کے ساتھ ”مركز الخدمات“ بیروت سے طبع ہے۔

### ۶..... الأربعون الصغرى

اس میں معاشرت سے متعلق ۴۰ ابواب میں احادیث ہیں، انتخاب احادیث میں امام

بیہقی رحمہ اللہ نے کمال کیا ہے، موجودہ معاشرے میں اس کتاب کے ترجمہ کی اشد ضرورت ہے۔ یہ کتاب ابواسحاق الجوبینی کی تحقیق سے ”دار الكتاب العربی“ سے طبع ہے۔

## ۷..... الزهد الكبير

اس کتاب میں زہد، تقویٰ، خوفِ خدا، ترکِ دنیا، خواہشات سے اجتناب اور قصرِ اہل سے متعلق احادیث، آثار اور اسلاف کے اقوالِ زریں سند کے ساتھ ذکر کئے ہیں۔ یہ کتاب عامر احمد حیدر کی تحقیق کے ساتھ ”مؤسسة الكتب الثقافية“ سے طبع ہوئی ہے۔

## ۸..... حياة الأنبياء بعد وفاتهم

اس میں حیاتِ انبیاء سے متعلق احادیث و آثار کو سند کے ساتھ یکجا کیا ہے۔ ۱۱۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب احمد بن عطیہ غامدی کی تحقیق کے ساتھ ”مكتبة العوام والعلوم“ سے طبع ہے۔

## ۹..... المدخل إلى السنن الكبرى

یہ دراصل ”السنن الكبير“ کا مقدمہ ہے، اس میں فنِ حدیث کے نکات اور اہم اصولی مباحث کو ذکر کیا، یہ مقدمہ ۲۹ ابواب پر مشتمل ہے۔ علم اور اہل علم سے متعلق بھی احادیث و آثار موجود ہیں۔ یہ مقدمہ ضیاء الرحمن اعظمی کی تحقیق کے ساتھ ”دار الخلفاء“ کویت سے طبع ہے۔

## ۱۰..... دلائل النبوة

اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام معجزات کو حسنِ ترتیب کے ساتھ یکجا کیا ہے۔ معجزات پر اس سے مفصل کتاب موجود نہیں ہے۔ یہ کتاب ۷ جلدوں میں ”دار الكتب العلمية“ سے طبع ہے۔

## ۱۱..... مناقب الشافعي

یہ کتاب ۶۴ ابواب پر مشتمل ہے، اس میں امام شافعی رحمہ اللہ کے بچپن سے لے کر وفات تک کے حالات کو حسنِ اسلوبی کے ساتھ بالسنَد یکجا کیا ہے۔ یہ کتاب سید احمد ستقر کی تحقیق کے ساتھ ۲ جلدوں میں طبع ہے۔

## ۱۲..... الأسماء والصفات

اس میں ذات باری تعالیٰ کے اسماء و صفات سے متعلق روایات کو جامعیت کے ساتھ یکجا کیا ہے۔ اس میں کل (۱۰۸۲) روایات ہیں۔ یہ کتاب مصر سے علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ کے حواشی و تعلیقات کے ساتھ طبع ہے۔

## ۱۳..... القراءۃ خلف الإمام

اس کتاب میں قراءت خلف الامام سے متعلق احادیث و آثار کو یکجا کیا ہے۔

## ۱۴..... شعب الإيمان

اس میں ”الإيمان بضع وسبعون شعبة“ کے مطابق ایمان کے ۷۷ شعبوں کا بالتفصیل ذکر کیا ہے، اس میں آیات، احادیث، آثار اور حکایات بالسند نقل کی ہیں۔ وعظ کی ایک مستند کتاب ہے، خطباء کو اس کتاب سے ضرور فائدہ لینا چاہئے، اس کتاب کا ترجمہ دار الاشاعت سے ۷ جلدوں میں طبع ہے۔ اس کتاب کا اختصار علامہ عمر بن عبد الرحمن قزویٰ رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۹ھ) نے ”مختصر شعب الإيمان للبيهقي“ کے نام سے کیا ہے۔

## ۱۵..... معرفة السنن والآثار

اس میں فقہی ابواب کی ترتیب پر احکام و مسائل سے متعلق روایات نقل کی ہیں، اس میں کل (۴۶) کتب ہیں۔ ہر باب سے متعلق استقصاء سے روایات جمع کی ہیں، ایک روایت کے متعدد طرق ذکر کئے ہیں، روایات پر جرحاً و تعدیلاً گفتگو کی ہے۔ روایات کی صحت و سقم کی نشان دہی کی ہے، تراجم کی صورت میں احادیث سے مسائل کا استنباط کیا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کی آراء اور اقوال جا بجا ذکر کئے ہیں۔ یہ کتاب عبدالمعطی امین کی تحقیق کے ساتھ ۱۵ جلدوں میں ”دار قتیبة“ دمشق سے طبع ہے۔

## ۱۶..... السنن الصغير

یہ کتاب ”السنن الكبير“ کا اختصار ہے، اس میں فقہی ابواب کی ترتیب پر اختصار



کے ساتھ احادیث و آثار ذکر کئے ہیں۔ یہ کتاب عبدالمعطی امین کی تحقیق کے ساتھ ”جامعة الدراسات الاسلامیة“ کراچی سے طبع ہے۔

## ۱۷..... فضائل الأوقات

اس کتاب میں خاص ایام اور مہینوں سے متعلق جو اعمال حدیث میں وارد ہوئے ہیں انہیں یکجا کیا ہے، مثلاً شوال کے چھ روزے، یوم عرفہ کا روزہ، محرم کے روزے، ایام بیض کے روزے اور ماہ رمضان کی فضیلت سے متعلق (۳۵۰) احادیث کو ۳۲ ابواب کے تحت ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب عدنان عبدالرحمن کی تحقیق کے ساتھ ”مکتبة المنارة“ مکہ مکرمہ سے طبع ہوئی ہے۔

## ۱۸..... الدعوات الكبير

اس کتاب میں دعا کی فضیلت، کیفیت، آداب اور مسنون دعاؤں کو (۱۵۰) ابواب کے تحت ذکر کیا ہے، اس میں (۶۷۱) احادیث ہیں۔ اس کتاب میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے صحت کا التزام نہیں کیا ہے۔ یہ کتاب بدر بن عبداللہ کی تحقیق کے ساتھ ”غراس للنشر والتوزيع“ کویت سے طبع ہوئی ہے۔ اس کتاب کا اختصار مصنف نے ”الدعوات الصغیر“ کے نام سے کیا ہے، مجھے اس کا مطبوعہ نسخہ نہیں ملا۔

## ۱۹..... الجامع فی الخاتم

اس رسالہ میں انگوٹھی سے متعلق روایات ہیں، انگوٹھی کس مادے سے بنائی جائے، کس ہاتھ میں پہنی جائے، حضور کا اس کے متعلق کیا اُسوہ حسنہ ہے۔ ۶۷ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ عمر علی عمر کی تحقیق کے ساتھ ”الدار السلفية“ ہند سے طبع ہے۔

## ۲۰..... القضاء والقدر

حدیث جبریل میں ایمان کے ارکانِ ستہ کا تذکرہ ہوا ہے:

الإيمان: أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر والقدر

خيره وشره.

توان میں ایک اہم رکن ”قضاء و قدر“ ہے۔ موصوف نے اپنی اس تصنیف میں (۳۰) ابواب کے تحت (۵۸۲) مرفوع، موقوف اور مقطوع روایات سند کے ساتھ نقل کی ہیں اور اسناد پر گفتگو بھی کی ہے اور ہر روایات کے متعدد طرق بھی نقل کئے ہیں۔ یہ کتاب محمد بن عبد اللہ کی تحقیق کے ساتھ ”مکتبۃ العبیکان“ ریاض سے طبع ہوئی ہے۔

## ۲۱..... السنن الکبریٰ

یہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی تصانیف میں بلند پایہ کتاب ہے، صحاح ستہ کے بعد جن کتابوں کو زیادہ شہرت ملی ہے اُن میں یہ کتاب بھی شامل ہے، یہ کتاب ابواب فقہیہ کی ترتیب پر مرتب ہے، اس میں کل (۷۲) کتب ہیں، اور ہر کتاب کے تحت متعدد ابواب ہیں۔ ہر حدیث کو مکمل سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، اگر روایت کی متعدد سندیں ہیں تو اُن کو بھی ذکر کرتے ہیں، ایک دفعہ متن ذکر کرنے کے بعد دیگر اسناد ”بمشلہ، بنحوہ، بمعناہ“ کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، وجوہ اختلاف بیان کرتے ہیں، روایت پر حکم بیان کرتے ہیں، علل حدیث اور وجوہ استدلال ذکر کرتے ہیں۔ روایت تخریج کے ساتھ نقل کرتے ہیں، ائمہ صحاح ستہ میں جس سے روایت نقل کریں اُس ماخذ کو ذکر کرتے ہیں اور کبھی سند بھی ذکر کرتے ہیں۔ غریب الفاظ کی وضاحت، متعارض فیہ روایات میں تطبیق و ترجیح ذکر کرتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کی آراء و اقوال اور فقہ شافعی کی مدلل وضاحت کرتے ہیں۔ اس کتاب میں متعدد ایسی احادیث ہیں جو دیگر معروف کتب میں موجود نہیں ہیں۔ اس کتاب کی بعض روایات میں اسناد و متون کے مفید اضافے بھی ملتے ہیں، جس سے فہم حدیث آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض روایات دیگر کتب میں ضعیف، موقوف، مرسل یا منقطع ہوتی ہیں اور اس میں دیگر سندوں سے مرفوع اور متصل نقل کی گئی ہوتی ہیں۔ اس کتاب میں کثرتِ اسانید اور متحد المعنی روایات کی طرف خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ امام بیہقی امام بخاری رحمہما اللہ کی طرح ایک ایک روایت پر مختلف ابواب قائم کر کے اُس سے کئی مسائل کا استنباط کرتے ہیں۔ معانی و مطالب، استنباط اور استخراج کے لحاظ سے بے نظیر کتاب ہے۔ امام بیہقی صحیحین اور سنن سے روایات حوالے

اور مآخذ کے ساتھ الفاظ کی رعایت کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے قدیم و جدید، اور شوافع کے مذہب کے اصول و دلائل خصوصیت سے نقل کرتے ہیں، اس لئے امام الحرمین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ انہوں نے امام شافعی پر احسان کیا ہے۔ اس میں اسانید و متون اور روایات پر جرحاً و تعدیلاً بھی کافی گفتگو ہے اور تائید میں ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال بھی ذکر کئے ہیں۔ یہ کتاب اپنی متعدد خصوصیات اور جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے درمیان بوقت تصنیف سے آج تک معروف و مقبول ہے اور اہل علم کے لئے ایک اہم مآخذ ہے۔

علامہ علاء الدین علی بن عثمان بن ابراہیم ترکمانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۰ھ) فن حدیث اور رجال کے ایک متبحر عالم تھے، انہوں نے سنن بیہقی پر مناقشات، روایت اور رجال کی تصحیح و تضعیف میں تساہل اور استدلال و استنباط کی بعض خامیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ علامہ ترکمانی رحمہ اللہ کی استدراکات اور تنقیدیں اہم ہیں، اس کتاب سے موصوف کی حدیث و رجال پر بلند پایگی، وسعت مطالعہ، قوت فہم اور ابتکار ذہن کا پتہ چلتا ہے۔ موصوف کی اس کتاب کا نام ”الجوہر النقی فی الرد علی البیہقی“ ہے، یہ کتاب اصل کتاب کے ساتھ بطور حاشیہ بھی طبع ہے اور الگ سے بھی ”ادارہ تالیفات اشرفیہ“ ملتان سے اصل کتاب کے ساتھ طبع ہے۔ اور ”دار الفکر“ سے ۱۰ جلدوں میں الگ سے بھی طبع ہے، علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے اس کتاب کی حروف معجم کی ترتیب پر ”ترصیع الجوہر النقی“ کے نام سے تلخیص کی، لیکن یہ ناتمام ہے، حرف میم تک ہے۔ ①

علامہ ترکمانی رحمہ اللہ حنفی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، علم حدیث و رجال میں ان کا مقام نہایت بلند ہے، فن حدیث اور رجال پر ان کو خصوصی دسترس تھی، اس لئے یہ امام بیہقی رحمہ اللہ کے دلائل پر مستحکم و مضبوط تنقید کرتے ہیں، اور ان کے دلائل پر نقد و جرح کرتے ہیں، اور حنفی مسلک کے دلائل و آثار ذکر کرتے ہیں، اس میں حنفیہ کے کئی اہم دلائل موجود ہیں، جو دیگر کتابوں میں عموماً نہیں ملتے۔

## ﴿ ۲۸ ﴾ شرح معانی الآثار

### امام طحاوی رحمہ اللہ کی مختصر سوانح

امام طحاوی کا پورا نام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک بن سلمہ بن سلیم بن سلیمان ازدی حجری مصری طحاوی ہے، آپ کی پیدائش کی مختلف تاریخیں بتائی جاتی ہیں، لیکن راجح قول کے مطابق آپ کی پیدائش ۲۳۹ھ میں ہوئی، ازدیمن کا مشہور قبیلہ ہے اسی کی طرف نسبت کر کے آپ کو ازدی کہتے ہیں، ازد کی شاخیں تھیں ایک ہجر اور دوسری شنوہ، علامہ طحاوی کا تعلق حجر سے تھا، اس لئے آپ کو ہجری بھی کہتے ہیں، پھر چونکہ آپ کے خاندان والے یمن سے مصر منتقل ہو گئے تھے، اور وہاں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی اس بناء پر آپ کو مصری بھی کہا جاتا ہے، اور آپ کی پیدائش مصر کے ایک دیہات ”طحاء“ میں ہوئی تھی اس لئے طحاوی بھی کہا جاتا ہے۔

علامہ طحاوی رحمہ اللہ نے ابتدائی تعلیم اپنے ماموں ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ مزنی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۴ھ) سے حاصل کی، جو امام شافعی رحمہ اللہ کے خاص شاگردوں میں سے تھے، اس لئے ابتداء میں آپ شافعی مذہب پر رہے، لیکن پھر اپنے ماموں سے کسی مسئلے پر اختلاف ہوا اور فقہ شافعی کو چھوڑ کر فقہ حنفی کو اختیار کیا، اس بارے میں دو اقوال مشہور ہیں:

۱..... امام طحاوی رحمہ اللہ اپنے ماموں کے ساتھ کسی مسئلہ میں الجھ گئے، علامہ طحاوی رحمہ اللہ اشکالات کرتے گئے اور علامہ مزنی رحمہ اللہ جوابات دیتے گئے، آخر کار ماموں کو غصہ آیا اور یہ بد دعادی ”واللہ لا تفلح أبدا“ اس پر علامہ طحاوی رحمہ اللہ نے ماموں کا حلقہ درس چھوڑ کر علامہ احمد بن ابو عمران کے حلقہ درس میں شریک ہونے لگے اور ان سے متاثر ہو کر حنفی مسلک اختیار فرمایا۔

یا ان کے ماموں نے یہ الفاظ کہے ”واللہ لا جاء منک شیء“ (اللہ کی قسم! تجھ سے علم کی کوئی خدمت نہ ہو سکے گی) آپ نے جب امام مزنی رحمہ اللہ کی ”مختصر المزنی“ کی ترتیب پر فقہ میں ”مختصر اختلاف العلماء“ کتاب لکھی تو فرمایا:

## رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا اِبْرَاهِيْمَ لَوْ كَانَ حَيًّا لَكَفَّرَ عَنْ يَمِيْنِهِ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ابو ابراہیم پر رحم فرمائے کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنی قسم کا کفارہ دیتے۔  
 ۲..... علامہ احمد بن محمد شروطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود امام طحاوی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ آپ نے شافعی مسلک کو کیوں ترک کیا؟ امام طحاوی رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ میرے ماموں احناف کی کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرتے تھے جس کی وجہ سے میں نے بھی حنفی مسلک کی کتابوں کا مطالعہ بڑے شوق سے شروع کر دیا اور مجھے شافعیہ کے دلائل کے مقابلے میں احناف کے دلائل زیادہ مضبوط اور محقق معلوم ہوئے، جس کے بعد میں نے حنفی مسلک اختیار کر لیا۔ ❷

فائدہ: محقق العصر علامہ کوثری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۱ھ) کی رائے یہ ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ سے جو وجہ انتقال مذہب کی منقول ہے یہ ہی صحیح اور قابل اعتماد ہے، اس لئے کہ یہ وجہ موصوف نے خود بیان کی ہے اور یہ سند صحیح سے منقول ہے۔ دوسری وجہ جو علامہ شیرازی اور حافظ ابن حجر رحمہما اللہ نے نقل کی ہیں وہ بے سند بات ہے، اس روایت کی سند نہیں ہے۔ نیز ”ولا جاء“ یہ صیغہ ماضی ہے، اور ماضی پر یمن لغو اور یمن غموس ہوتی ہے نہ کہ یمن منعقدہ، اور کفارہ منعقدہ پر واجب ہوتا ہے۔ یہ واقعہ خلافِ درایت بھی ہے کہ امام مزنی رحمہ اللہ امام طحاوی رحمہ اللہ کو بار بار سمجھاتے رہے مگر وہ نہ سمجھ سکے، تو امام مزنی رحمہ اللہ نے انہیں بددعاء دی۔ کیا انتہائی درجے کا یہ غبی طالب جو بار بار سمجھانے سے بھی نہ سمجھے وہ آگے چل کر اس قدر اعلیٰ درجہ کا ذہین و ذکی بن سکتا ہے کہ آج ان کی تصنیفات کو با استعداد علماء بھی کما حقہ نہیں سمجھ سکتے؟ نیز امام مزنی رحمہ اللہ جنہیں امام شافعی رحمہ اللہ سے تلمذ حاصل ہے ان سے یہ بات بہت بعید ہے۔ کیا ماموں اپنے بھانجے کو جملہ قسمیہ کے ساتھ اتنے سخت الفاظ میں بددعا کر سکتا ہے؟ جب کہ کوئی قصور بھی نہیں، اس لئے کہ فہم و فراست اللہ کی دین ہے، اس میں انسان کا کوئی اختیار نہیں۔

❶ طبقات الفقہاء: ص ۱۴۲ / لسان المیزان: ج ۱ ص ۲۷۵

❷ الإرشاد فی معرفة علماء الحديث: ص ۴۳۱ / وفيات الأعيان: ج ۱ ص ۷۱

امام طحاوی رحمہ اللہ کی فہم و فراست، قرآن و سنت اور فقہ میں ان کی جلالت شان، فن حدیث اور رجال میں خصوصاً ان کا بحر اہل علم پر مخفی نہیں، ان کے علوم مقام اور رفعت شان پر کبار اہل علم کا اتفاق ہے۔

وهذا خبر حال عن السند (ولا جاء) بصيغة الماضي، والحلف على الماضي غموس أو لغو لا يوجب الكفارة في مذهب المزنى..... وقول الطحاوي نفسه في سبب انتقاله هو الجدير بالتعويل وباقي الحكايات لا تخلو من مأخذ سنداً و متناً كما سبق. ❶

امام طحاوی رحمہ اللہ نے مصر کے محدثین کی خدمت میں حاضر ہو کر فقہ اور حدیث کو حاصل کرنے کے بعد دوسرے شہروں جیسے ملک شام، غزہ، عسقلان، دمشق کے محدثین سے بھی علم حاصل کیا۔ علامہ کوثری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام طحاوی رحمہ اللہ کے شیوخ پر نظر ڈالے گا اُسے بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ ان کے شیوخ میں مصری، مغاربہ، یمنی، بصری، کوفی، حجازی، شامی اور خراسانی مختلف ممالک کے حضرات ہیں، جن سے آپ نے اخبار و آثار کا علم حاصل کیا۔ ❷

آپ کے شیوخ و اساتذہ میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:

ابراہیم بن ابی داؤد برلسی، ابراہیم بن منقذ خولانی، یونس بن عبدالاعلیٰ، ہارون بن سعید ابلی، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم، بحر بن نصر، احمد بن قاسم کوفی، اسحاق بن ابراہیم وراق، اسماعیل بن یحییٰ مزنی، علامہ احمد بن ابو عمران، سلیمان بن شعیب کیسانی، محمد بن یحییٰ، محمد بن سلامہ، نصر بن مرزوق، ولید بن محمد تمیمی، ہارون بن محمد عسقلانی رحمہم اللہ وغیرہم۔

امام طحاوی رحمہ اللہ امام مزنی رحمہ اللہ کے واسطے سے امام شافعی رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ دو واسطوں سے امام مالک و محمد رحمہما اللہ کے شاگرد اور تین واسطوں سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ جن مشائخ سے ”شرح معانی الآثار“ میں احادیث نقل کی ان

❶ الحاوی: نشأة الطحاوی علی مذهب خاله ثم انتقاله منه، ص ۱۰، ۱۱

❷ الحاوی فی سیرة الإمام أبی جعفر الطحاوی: ص ۱۲

کی تعداد (۲۶) ہے، وہ مشائخ جن سے صرف ”مشکل الآثار“ میں حدیثیں نقل کی ہیں وہ کل (۱۳۵) ہیں، اور وہ مشائخ جن سے دونوں میں نقل کیں وہ کل (۸۸) ہیں۔

آپ کے مشہور تلامذہ میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

ابو عثمان احمد بن ابراہیم، احمد بن عبد الوارث، احمد بن محمد دامغانی، ابو محمد حسن بن قاسم، سلیمان بن احمد طبرانی، ابو محمد عبد اللہ بن حدید، محمد بن احمد تمیمی، محمد بن ابراہیم مقرئ، محمد بن جعفر غندر بغدادی رحمہم اللہ وغیرہم۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کو حفظ حدیث کے علاوہ فقہ و اجتہاد میں بھی بلند مقام حاصل تھا، ملا علی قاری رحمہ اللہ کے نزدیک وہ مجتہدین کے طبقہ ثالثہ میں سے ہیں، یعنی ان کا شمار ایسے مجتہدین میں سے ہے جو ایسے مسائل میں اجتہاد کرتے تھے جن کے بارے میں صاحب مذہب سے کوئی روایت منقول نہ ہو۔

فن رجال و جرح و تعدیل میں امام طحاوی رحمہ اللہ کو کامل دسترس حاصل تھی، اس فن میں آپ کی مستقل تصانیف بھی ہیں، ”التاریخ الکبیر“ اور ”نقض کتاب المدلسین“ جو کراچی کے رد میں ہے۔ اسی طرح امام ابو عبید رحمہ اللہ کی ”کتاب النسب“ میں موجود اغلاط کی نشان دہی پر ”الرد علیٰ ابي عبيد“ لکھی، فن رجال میں ان کے کمال اور وسعت علم کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ احادیث متعارضہ پر بحث کرتے ہیں ”شرح معانی الآثار“ اور ”مشکل الآثار“ میں اس کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔

## امام طحاوی کے فضل و کمال پر اہل علم کی شہادتیں

امام طحاوی کے فضل و کمال، ثقاہت و دیانت کا اعتراف ہر دور کے محدثین و مؤرخین نے کیا ہے۔ چند ایک اہل علم کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

۱..... قال ابن یونس فیما نقله عنه ابن عساکر فی تاریخہ ۵/۳۶۸:

كان ثقة ثبتا فقيها عاقلا لم يخلف مثله.

وقال مسلم بن القاسم فى الصلة فيما نقله عنه ابن حجر فى اللسان ٢/١: وكان ثقة ثبتا جليل القدر فقيه البدن عالما باختلاف العلماء بصيرا بالتصنيف.

وقال ابن النديم فى الفهرست ص ٢٥٤: وكان أوحد زمانه علما وزهدا. وقال ابن عبد البر فى جامع بيان العلم وفضله: كان من أعلم الناس بسير القوم وأخبارهم وكان عالما بجميع مذاهب الفقهاء. وقال الإمام السمعانى فى الأنساب ٩/٥٣: كان إماما ثقة ثبتا فقيها عالما لم يخلف مثله.

وقال ابن الجوزى فى المنتظم ٣/٣١٨: كان ثبتا فهما فقيها عاقلا وكذا قال سبطه وزاده، واتفقوا على فضله وصدقه وزهده وورعه. وقال ابن الأثير فى الباب ٢/٢٤٦: كان إماما فقيها من الحنفيين وكان ثقة ثبتا.

وقال الإمام الذهبى فى سير أعلام النبلاء ١٥/٢٤، ٢٩: الإمام العلامة، الحافظ الكبير، محدث الديار المصرية وفقيها..... ثم قال: من نظر فى تواليف هذا الإمام علم محله من العلم وسعة معارفه.

وقال فى تاريخ الإسلام فى الطبقة الثالثة والثلاثون: الفقيه المحدث الحافظ أحد الأعلام وكان ثقة ثبتا فقيها عاقلا لم يخلف مثله.

وقال السيوطى فى طبقات الحفاظ ص ٣٣٩: الإمام العلامة الحافظ صاحب التصانيف البديعة وكان ثقة ثبتا فقيها لم يخلف مثله.

قال بدر الدين العينى فى نخب الأفكار: أما الطحاوى فإنه مجمع عليه فى ثقته وديانته وأمانته وفضيلته التامة ويده الطولى فى الحديث وعلله وناسخه ومنسوخه ولم يخلفه فى ذلك أحد ولقد أثنى عليه السلف والخلف.



آپ کی وفات ۳۲۱ھ میں ہوئی، آپ کی قبر قراۓ میں ہے۔

## امام طحاوی رحمہ اللہ کی تصانیف کے اسماء

آپ کی تصنیفات میں درج ذیل کتابوں کے نام ملتے ہیں:

- ۱..... شرح معانی الآثار، ۲..... شرح مشکل الآثار، ۳..... اختلاف العلماء، ۴..... أحكام القرآن، ۵..... الشروط الكبير، ۶..... الشروط الأوسط، ۷..... الشروط الصغير، ۸..... مختصر الطحاوی، ۹..... نقض كتاب المدلسين، ۱۰..... الرد على أبي عبيد، ۱۱..... التاريخ الكبير، ۱۲..... كتاب في النحل وأحكامها، ۱۳..... العقيدة الطحاوية، ۱۴..... سنن الشافعي، ۱۵..... النوادر الفقهية، ۱۶..... كتاب في النوادر والحكايات، ۱۷..... كتاب في حكم أرض مكة، ۱۸..... كتاب في قسم الفئ والغنائم، ۱۹..... كتاب الأشربة، ۲۰..... الرد على عيسى بن أبان، ۲۱..... جزء في الرزية، ۲۲..... شرح الجامع الصغير للإمام محمد، ۲۳..... شرح الجامع الكبير للإمام محمد، ۲۴..... كتاب المحاضر والسجلات، ۲۵..... كتاب الوصايا، ۲۶..... كتاب الفرائض، ۲۷..... كتاب مناقب الإمام أبي حنيفة، ۲۸..... كتاب التسوية بين "حدثنا" و"أخبرنا"، ۲۹..... اختلاف الروايات على مذهب الكوفيين، ۳۰..... كتاب في تفسير القرآن. ①

## امام طحاوی رحمہ اللہ کی مطبوعہ تصانیف

فائدہ: امام طحاوی رحمہ اللہ کی مطبوعہ تصنیفات جو راقم کو دستیاب ہوئیں وہ درج ذیل ہیں:

(۱) شرح معانی الآثار: یہ چار جلدوں میں "عالم الكتب" بیروت سے ۱۴۱۲ھ

میں شائع ہوئی ہے۔

① الحاوی فی سیرة الإمام أبی جعفر الطحاوی: ص ۲۶ تا ۳۰ / الفہرست: ج ۱ ص ۲۵۷ /

أمانی الأخبار: مقدمة المصنف / نخب الأفكار: مقدمة المحقق، ص ۸۱ تا ۸۳

(۲) شرح مشکل الآثار: یہ سولہ جلدوں میں ”مؤسسة الرسالة“ سے ۱۴۱۵ھ میں شائع ہوئی ہے۔

(۳) احکام القرآن: یہ دو جلدوں میں ”مركز البحوث الإسلامية“ ترکی سے ۱۴۱۶ھ میں شائع ہوئی ہے۔

(۴) العقيدة الطحاوية: جو پاک و ہند کے متعدد مطابع سے شائع ہو چکی ہے۔  
(۵) مختصر اختلاف العلماء: یہ ۵ جلدوں میں ”دار البشائر الإسلامية“ سے ۱۴۱۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

(۶) التسوية بين حدثنا وأخبرنا: ۴۷ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ ”مطبع تقنية“ ریاض سے ۱۴۱۰ھ میں شائع ہوا ہے۔ نیز شیخ عبدالفتاح البوعده رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) نے ”خمس رسائل في علوم الحديث“ میں تحقیق و تعلیق کے ساتھ ”المطبوعات الإسلامية“ حلب سے بھی اسے شائع کیا ہے۔

(۷) مسند امام الطحاوی: علامہ لطیف الرحمن قاسمی مدظلہ، مصنف نے امام طحاوی رحمہ اللہ کی مندرجہ ذیل آٹھ کتابوں سے بحذف التکرار احادیث نہایت عرق ریزی کے ساتھ جمع کیں اور حاشیہ میں روایات کی تعلیق و تخریج بھی کی، جس سے کتاب کی افادیت مزید بڑھ گئی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کی وہ چار کتابیں جو عرصہ دراز سے نایاب تھیں (السنن الماثورة، الشروط الكبير، الشروط الصغير، الرد على الكرابيسي) ان کی احادیث بھی اس میں شامل ہیں، اس طرح حدیث کا ایک بڑا مستند مجموعہ خصوصاً احادیث احکام کا نہایت تحقیق و تعلیق اور تخریج کے ساتھ منظر عام پر آیا۔ یہ کتاب ۱۰ جلدوں میں ”مکتبة الحرمين للنشر والتوزيع“ سے شائع ہوئی ہے۔ (مصنف نے فضائل اعمال کی احادیث کی تخریج پر ”تحقیق المقال فی تخریج أحادیث فضائل الأعمال“ کے نام سے ایک محقق کتاب تصنیف فرمائی ہے۔)

## ”شرح معانی الآثار“ کا سبب تالیف

امام طحاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

سَأَلَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ أَضَعَ لَهُ كِتَابًا أَذْكَرُ فِيهِ الْأَثَارَ الْمَأْثُورَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَحْكَامِ الَّتِي يَتَوَهَّمُ أَهْلُ الْإِلْحَادِ وَالضَّعْفَةِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ أَنَّ بَعْضَهَا يَنْقُضُ بَعْضًا لِقَلَّةِ عِلْمِهِمْ بِنَاسِخِهَا مِنْ مَنْسُوخِهَا وَمَا يَجِبُ بِهِ الْعَمَلُ مِنْهَا لِمَا يَشْهَدُ لَهُ مِنَ الْكِتَابِ النَّاطِقِ وَالسُّنَّةِ الْمُجْتَمَعِ عَلَيْهَا وَأَجْعَلَ لِذَلِكَ أَبْوَابًا أَذْكَرُ فِي كُلِّ كِتَابٍ مِنْهَا مَا فِيهِ مِنَ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَتَأْوِيلَ الْعُلَمَاءِ وَاحْتِجَاجَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَإِقَامَةَ الْحُجَّةِ لِمَنْ صَحَّ عِنْدِي قَوْلُهُ مِنْهُمْ بِمَا يَصِحُّ بِهِ مِثْلُهُ مِنْ كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ أَوْ تَوَاتُرٍ مِنْ أَقَاوِيلِ الصَّحَابَةِ أَوْ تَابِعِيهِمْ وَإِنِّي نَظَرْتُ فِي ذَلِكَ وَبَحَثْتُ عَنْهُ بَحْثًا شَدِيدًا، فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهُ أَبْوَابًا عَلَى النَّحْوِ الَّذِي سَأَلَ، وَجَعَلْتُ ذَلِكَ كُتُبًا، ذَكَرْتُ فِي كُلِّ كِتَابٍ مِنْهَا جُنْسًا مِنْ تِلْكَ الْأَجْنَاسِ.

ترجمہ: بعض علماء احناف نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جس میں ان احکام کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ماثورہ کا ذکر کروں، جن کے متعلق ملحدین اور ضعیف الاعتقاد مسلمان بوجہ کم علمی اور ناسخ و منسوخ سے نا سمجھی کی بنیاد پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ ان احکام کے بارے میں احادیث متعارض وارد ہوئی ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث متفق علیہ کی شہادت اور تائید کرنے کی وجہ سے جو حدیث واجب العلم ہے اس کو نہ جاننے کا ثمرہ ہے۔ میرے دوستوں نے یہ بھی درخواست کی کہ میں اس کتاب کو مختلف ابواب پر تقسیم کروں، اور ہر کتاب میں ان مسائل کا ذکر کروں جو ناسخ و منسوخ کے قبیل سے ہوں، اور علمائے کرام کی تاویلات و تشریحات کا تذکرہ کروں اور ان کے آپس میں مختلف فیہ مسائل کے دلائل و احتیاجات کے ساتھ ساتھ ان میں سے جس کا قول میرے

نزدیک صحیح ہو اس پر ایسی حجت اور دلیل قائم کروں جس کی تائید قرآن و سنت، اجماع اور صحابہ و تابعین کے اقوال متواترہ سے ہوتی ہو۔ چنانچہ میں نے ان کی خواہش کے مطابق پورے غور و خوض اور بحث و تجسس کے بعد ایسے ابواب کی تخریج کر کے ان کو کتاب کا عنوان دے کر ہر کتاب کے تحت اسی قسم کی احادیث کو ذکر کر دیا۔

## اہل علم کی نظر میں ”شرح معانی الآثار“ کا مقام و مرتبہ

امام طحاوی رحمہ اللہ کی سب سے پہلی تصنیف ”شرح معانی الآثار“ اور آخری تصنیف ”مشکل الآثار“ ہے:

ذکر علی القاری فی طبقاتہ أن معانی الآثار أول تصانیفه ومشکل

### الآثار آخر تصانیفه. ①

علامہ کتانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۵ھ) ”شرح معانی الآثار“ کے متعلق لکھتے ہیں:

هو كتاب جلیل مرتب علی الكتب والأبواب ذکر فیہ الآثار المأثورة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فی الأحكام التي يتوهم أن بعضها ينقص بعضها وبين ناسخها من منسوخها ومقيدھا من مطلقھا وما يجب

### العمل منها وما لا. ②

ترجمہ: یہ ایک عظیم الشان کتاب ہے، جو ابواب اور کتب کی ترتیب پر مرتب ہے، اور ان احادیث احکام پر مشتمل ہے جن کے بارے میں یہ وہم ہوتا ہے کہ یہ آپس میں متعارض ہیں (مصنف) نے اس میں ناسخ کو منسوخ سے، مقید کو مطلق سے، اور واجب العمل احادیث کو غیر واجب العمل احادیث سے ممتاز کر کے بیان کیا ہے۔

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ

فقہی اختلافات کے بارے میں عمدہ کتاب ہے:

① الفوائد البهية: ترجمة: أحمد بن محمد بن سلامة، ص ۶۲

② الرسالة المستطرفة: ص ۴۴

وأما الطحاوی الذی هو العمدة فی بیان اختلاف العلماء فی الفقه. ❶  
 علامہ امیر کاتب اتقانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۸ھ) فرماتے ہیں کہ ”شرح معانی الآثار“ کو دیکھو، کیا تمہیں مذاہب میں اس کتاب کی کوئی نظیر ملتی ہے، چہ جائیکہ ہمارے مذہب میں:

فانظر شرح معانی الآثار هل ترى له نظيرا في سائر المذاهب فضلا  
 عن مذهبنا هذا. ❷

علامہ عینی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو دوسری بہت سی کتب حدیث پر ترجیح دی ہے، فرماتے ہیں کہ سنن ابی داود، جامع الترمذی اور سنن ابن ماجہ وغیرہ پر اس کی ترجیح اس قدر واضح ہے کہ اس میں شک کوئی ناواقف ہی کرے گا۔ ❸

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۶ھ) نے اپنے جمود و تشدد کے باوجود اس کتاب کو سنن ابی داود اور سنن نسائی کے درجہ پر رکھا ہے۔ ❹

امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک امام طحاوی کی کتاب ”شرح معانی الآثار“ کا مرتبہ ”سنن أبی داود“ کے قریب ہے، کیونکہ اس کے تمام روایات معروف ہیں، اگرچہ بعض متکلم فیہ بھی ہیں، اس کے بعد ترمذی پھر سنن ابن ماجہ کا درجہ ہے:

ويقربه عندي كتاب الطحاوي المشهور بشرح معاني الآثار، فإن رواه كلهم معروفون، وإن كان بعضهم متكلماً فيه أيضاً، ثم الترمذی.....  
 وبعده ابن ماجه. ❺

محقق العصر علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۱ھ) اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

- ❶ عمدة القاری: ج ۶ ص ۸۱ ❷ الفوائد البهیة: ترجمة: أحمد بن محمد بن سلامة، ص ۶۳  
 ❸ الحاوی فی سیرة الإمام أبی جعفر الطحاوی: ص ۱۲ ❹ الحاوی فی سیرة الإمام أبی جعفر الطحاوی: ص ۱۲ ❺ فیض الباری: ذکر الترتیب بین الصحاح الست، ص ۵۳

کتاب معانی الآثار فی المحاکمة بین أدلة المسائل الخلافية يسوق بسنده الأخبار التي يتمسك بها أهل الخلاف في تلك المسائل، ويخرج من بحوثه بعد نقدها إسناداً ومتنا رواية ونظراً بما يقتنع به الباحث المصنف المتبرئ من التقليد الأعمى، وليس لهذا الكتاب نظير في التفقيه، وتعليم طرق التفقه وتنمية ملكة الفقه. ❶

ترجمہ: کتاب معانی الآثار مسائل خلافیہ کے دلائل میں محاکمہ کرنے کے لئے طحاوی اپنی سند سے ان حدیثوں کو نقل کرتے ہیں جن سے اہل الخلاف ان مسائل میں استدلال کرتے ہیں، اور سند اور متن پر عقلاً و نقلاً تنقید کرنے کے بعد ایسی باتیں پیش کرتے ہیں جو اندھی تقلید سے مبرا، منصف مزاج بحث کرنے والے کو مطمئن کر دیتی ہے، فقیہ بنانے کا طریقہ و تفقہ سکھانے اور فقہی ملکہ پیدا کرنے میں اس کتاب کی نظیر نہیں ہے۔

عالم مصر شیخ محمد خضریٰ بک صاحب التشریع الاسلامی فرماتے ہیں:

قد اطلعنا علی هذا الكتاب فوجدناه كتاب رجل ملئ علماً وتمكن من حفظ سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم مع تمام الاطلاع على أقاويل الفقهاء ومستنداتهم فيما ذهبوا إليه.

ترجمہ: ہم اس کتاب (شرح معانی الآثار) پر مطلع ہوئے، ہم نے اس کتاب کو علم سے بھرپور پایا، اس پر سنت رسول کی حفاظت ہے، فقہائے کرام کے اقوال اور مستدلالات کو مکمل آگاہی کے ساتھ نقل کیا ہے۔

محقق العصر علامہ عبدالرشید نعمانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) لکھتے ہیں:

وأحق بأن يعد في الأصول كتاب معاني الآثار للإمام الجليل أبي

جعفر الطحاوي فإنه عديم النظر في باب نافع كبير. ❷

❶ الحاوی فی سیرة الإمام أبی جعفر الطحاوی: مؤلفات أبی جعفر الطحاوی، ص ۲۴

❷ ما تمس إليه الحاجة: ص ۳۵

ترجمہ: امام ابو جعفر طحاوی کی کتاب ”معانی الآثار“ کو حدیث کی بنیادی کتابوں میں شمار کرنا زیادہ بہتر ہے، اس لئے کہ یہ اپنے فن میں نہایت نافع ہے اور اس کی نظیر نہیں ملتی۔  
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۹ھ) نے حدیث کی کتابوں کے چار درجات بیان فرمائے ہیں:

طبقہ اولی: اس میں موطا، صحیح بخاری اور صحیح مسلم شامل ہیں۔

طبقہ ثانیہ: اس میں سنن ابی داود، جامع ترمذی اور سنن نسائی شامل ہیں۔

طبقہ ثالثہ: اس میں سنن ابن ماجہ، کتب طحاوی، مسند شافعی، سنن دارمی، مصنف عبدالرزاق اور مصنف ابن ابی شیبہ شامل ہیں۔

طبقہ رابعہ: ”کتاب الضعفاء للمعقلی، کتاب الضعفاء لابن حبان“ اور ”کتاب الکامل لابن عدی“ وغیرہ شامل ہیں۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ”شرح معانی الآثار“ کو تیسرے طبقے میں شمار فرمایا ہے۔ ❶

## ”شرح معانی الآثار“ کی بیس خصوصیات

۱..... امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں مجتہدانہ اور فقیہانہ انداز میں مذاہب اور احادیث پر بحث فرمائی ہے، چنانچہ بعض مقامات پر ائمہ احناف سے بھی اختلاف کیا ہے۔  
۲..... امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں بہت سی ایسی روایات نقل فرمائی ہیں جن کو دوسرے محدثین نے نقل نہیں کیا۔

۳..... موصوف بعض اوقات ایک ہی حدیث کے مختلف طرق و اسانید کو جمع کر دیتے ہیں جن کی وجہ سے اس میں قوت آ جاتی ہے۔

۴..... امام طحاوی رحمہ اللہ نے ایک حدیث کی مختلف اسانید جمع کی ہیں، جس سے ایک محدث کو بہت سے نکات و فوائد معلوم ہوتے ہیں۔

۴..... کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک حدیث دوسری کتابوں میں ضعیف، منقطع، مرسل یا موقوف ہوتی ہے، مگر امام طحاوی رحمہ اللہ اس کو ایسی سند سے نقل کرتے ہیں جس میں مذکورہ باتوں میں سے کوئی بات نہیں پائی جاتی اور حدیث قابل استدلال ہو جاتی ہے۔

۵..... اس میں موضوع سے متعلق صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے آثار کو تفصیلاً ذکر کیا ہے۔

۶..... متضاد اور متناقض روایات میں امام طحاوی رحمہ اللہ کی پہلی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح ظاہری تعارض کو ختم کر کے ایسی تعبیر اور مفہوم پیش کرتے ہیں کہ دونوں پر عمل ممکن ہو سکے، ورنہ نسخ کے ذریعے تعارض دور کرتے ہیں ورنہ وجہ ترجیح ذکر کرتے ہیں، نسخ کی بھی تصریح فرماتے ہیں۔

۷..... احادیث کی قوت اور ضعف معلوم کرنے کے لئے کبھی کبھی درایت سے بھی کام لیتے ہیں اور بسا اوقات ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال سے بھی مطلوبہ مقصد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۸..... مذاہب بیان کرنے کے بعد رائج مذاہب کے لئے وجوہ ترجیح بیان کرتے ہیں اور مرجوح مذاہب کے دلائل کے جوابات بھی تحریر فرمادیتے ہیں۔

۸..... بیان مذاہب کے بعد تائید کے لئے صحابہ اور تابعین کے اقوال بھی نقل کرتے ہیں۔

۹..... احناف کے علاوہ دوسرے ائمہ کے دلائل بھی بڑی فراخ دلی سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس کے بعد بڑی تحقیق سے ان کے دلائل کا صحیح محمل بیان کر کے ان کے مستدلّات کے جوابات دیتے ہیں۔

۱۰..... مذاہب اور ان کے دلائل ذکر کرنے کے بعد آخر میں بطور محاکمہ ”نظر“ قائم کر کے رائج مذاہب کی تعیین اور تائید کرتے ہیں۔

۱۱..... غیر منسوب روایات کی نسبت، مبہم کی تعیین، مشتبہ کی تمیز، اجمال کی تفسیر اور اضطراب کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔



۱۲..... امام طحاوی رحمہ اللہ فقہاء کے مذاہب کے ساتھ خصوصاً امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور صاحبین کا مذہب بتلاتے ہیں اور اگر ان حضرات میں اختلاف ہو تو اس کی بھی وضاحت کرتے ہیں۔

۱۳..... فقہی ترتیب پر ہونے کی وجہ سے اس کتاب سے استفادہ آسان ہے بہ نسبت مسانید و معاجم کے۔

۱۴..... اس میں جا بجا ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال ہیں۔

۱۵..... طرفین کے دلائل و جوابات اور علمی انداز میں محاکمہ سے علم حدیث و رجال اور فقہ میں بصیرت پیدا ہوتی ہے۔

۱۶..... کبھی ترجمۃ الباب کے تحت ایسی احادیث ذکر کرتے ہیں جن کی بظاہر ترجمۃ الباب سے کوئی مناسبت نہیں ہوتی، مگر نہایت لطیف طریقے سے اس کی مناسبت ہوتی ہے، جیسے مسئلہ نجاست میں حدیث ”المؤمن لا ینجس“ اور حدیث ”إن الأرض لا ینجس“ اور ”بول الأعرابی فی المسجد“ وغیرہ سے نہایت لطیف استدلال کیا ہے۔

۱۷..... بسا اوقات دیگر کتب حدیث میں کسی راوی سے روایت بعد الاختلاط منقول ہوتی ہے، اور اس کتاب میں وہی روایت ایسے شخص کے واسطے سے منقول ہوتی ہے جس نے اس راوی سے قبل الاختلاط روایت سنی ہوتی ہے۔

۱۸..... امام طحاوی رحمہ اللہ غیر منسوب روایات کی نسبت بتلاتے ہیں، مبہم کا تسمیہ اور شک راوی کا سبب بیان کرتے ہیں۔

۱۹..... مسائل فقہیہ پر ترجمۃ الباب باندھتے ہیں پھر احادیث ذکر کر کے ایسے دقیق استنباط کرتے ہیں کہ ان کی طرف اذہان کم متوجہ ہوتے ہیں۔

۲۰..... یہ کتاب تفقہ و تعلیم طرق تفقہ اور فقہی بصیرت اور ملکہ پیدا کرنے کے لئے بے نظیر و بے مثل ہے۔

## ﴿۲۹﴾ ”شرح معانی الآثار“ کی شروح، حواشی اور تخریجات

### ۱..... تلخیص معانی الآثار

یہ علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) کی تصنیف ہے، اس کتاب کی تلخیص سے موصوف کے دل میں امام طحاوی رحمہ اللہ کی عظمت اور جلالتِ شان کا سکھ بیٹھ گیا، اور موصوف کو ان سے بھرپور عقیدت ہو گئی، اس لئے اپنی دیگر کتابوں میں عموماً اور ”التمہید“ میں خصوصاً آپ کے حوالے سے کثرت کے ساتھ مباحث و فوائد ذکر کئے ہیں:

وممن لخص معانی الآثار حافظ المغرب بن عبد البر وبه امتلاء قلبه

إجلالا للطحاوی ویکثر النقل عنه فی کتبه ولا سیما للتمہید. ❶

### ۲..... ما تمس إليه الحاجة

یہ جمال الدین منجی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۶ھ) صاحب ”اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب“ کی تصنیف ہے، یہ ”شرح معانی الآثار“ کی شرح ہے، اس شرح کا کچھ حصہ ”مکتبہ ایا صوفیا“ آستانہ میں موجود ہے:

فمن شراحه الحافظ أبو محمد المنبجی مؤلف اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب وقطعة من شرحه موجودة فی مكتبة آيا صوفيا

بالأستانة. ❷

### ۳..... تلخیص معانی الآثار

علامہ جمال الدین زلیعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ) صاحب ”نصب الراية“ کی تصنیف ہے، جو ”مکتبہ رواق الاتراک“ ازہر میں محفوظ ہے، اس کا ایک نسخہ ”مکتبہ کوبرلی“ آستانہ میں بھی ہے، اس کی شرح علامہ جمال الدین منجی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۶ھ)

❶ الحواوی: مؤلفات أبي جعفر الطحاوی، ص ۲۶ ❷ الحواوی: مؤلفات أبي جعفر

الطحاوی، ص ۲۶ / أمانی الأخبار: مقدمة المصنف، ص ۶۵

صاحب ”اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب“ نے کی ہے، جو ”مکتبہ ایا صوفیہ“ آستانہ میں ہے۔

ومن لخصه أيضا الحافظ الزيلعي صاحب نصب الراية وملخصه محفوظ بمكتبة رواق الأتراك، ومكتبة الكوبريلي بالأستانة وشرحه صاحب اللباب في الجمع بين السنة والكتاب أيضا وهو محفوظ في مكتبة أياصوفيا في الأستانة. ①

## ۴..... الحاوی فی تخریج احادیث معانی الآثار

علامہ عبدالقادر قرشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۵ھ) صاحب ”الجواهر المضیة فی طبقات الحنفیة“ نے اپنی اس شرح کی تالیف کا تذکرہ پوری تفصیل کے ساتھ کیا ہے، اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ”شرح معانی الآثار“ کی فلاں حدیث صحاح وغیرہ کی فلاں فلاں کتاب میں موجود ہے، جس سے ”معانی الآثار“ کی عظمت و عقیدت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

مصنف نے اس کتاب کی احادیث اور اسناد کی نسبت صحاح ستہ، مصنف ابن ابی شیبہ اور دوسرے حفاظ کرام کی کتب حدیث کی طرف کی ہے، مصنف نے ربع کتاب تک اس کو تالیف کیا، اور اس کا نام رکھا ”الحاوی فی بیان آثار الطحاوی“

المعروف بمعانی الآثار وقد تكلّمت على أسانيده وعزوت أحاديثه وإسناده إلى الكتب الستة والمُصنّف لأبي شيبة وكتب الحفاظ ووصلت فيه إلى الربع وسميته بالحاوی في بيان آثار الطحاوی. ②

علامہ کوثری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس باب میں انہوں نے یہ بڑی عظیم خدمت

سرا انجام دی ہے:

① الحاوی: مؤلفات أبی جعفر الطحاوی، ص ۲۶

② الجواهر المضیة: ج ۲ ص ۲۲۱

### فخدم خدمة عظيمة في هذا الباب. ①

علامہ کوثری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس کتاب کا کچھ حصہ ”دار الکتب المصرية“ میں موجود ہے:

### وقطعة منه موجودة بدار الكتب المصرية. ②

## ۵..... إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اس کتاب میں دس کتابوں کے اطراف کو جمع کیا ہے، ان دس کتب میں امام طحاوی رحمہ اللہ کی ”شرح معانی الآثار“ بھی ہے (اس کتاب کا تعارف ان شاء اللہ آگے آئے گا) یہ کتاب ۱۹ جلدوں میں ”مرکز خدمة السنة والسيرة النبوية“ مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

## ۶..... مبانی الأخبار فی شرح معانی الآثار

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے اس کتاب میں ”شرح معانی الآثار“ کی روایات کی تشریح، مذاہب فقہاء، اولہ، حنفیہ کا مستدل اور حدیث کے متعلقہ مباحث تفصیل کے ساتھ ذکر کی ہیں، اس میں رجال پر بحث نہیں ہے، لیکن چونکہ کتاب میں بے جا طوالت تھی اور کئی جگہ مباحث قدرے طویل تھیں، تو موصوف نے پھر اس شرح کی تنقیح اور اضافات کر کے دوسری شرح ”نخب الأفكار“ کے نام سے لکھی۔ چھ جلدوں میں اس کتاب کا مخطوطہ ”دار الکتب المصرية“ میں موجود ہے۔ ③

## ۷..... نخب الأفكار فی تنقیح مبانی الأخبار فی شرح

### شرح معانی الآثار

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) کی ”شرح معانی الآثار“ کی شروحات میں یہ نہایت مفید شرح ہے، علامہ عینی رحمہ اللہ نے کئی سال جامعہ مؤیدہ مصر میں

”شرح معانی الآثار“ کا درس دیا ہے، بادشاہ وقت نہایت علم دوست شخص تھا، علماء کو جمع کر کے علمی بحثیں کیا کرتا تھا، بادشاہ نے اپنے جامعہ میں ایک خاص کرسی اس کے لئے مقرر کی تھی جس پر علامہ عینی رحمہ اللہ جلوہ افروز ہو کر تحقیق و تدقیق کے ساتھ اس کتاب کا درس دیتے تھے، اسی طرح دیگر کتب حدیث کے درس کے لئے بھی کرسیاں مقرر تھیں۔ موصوف نے اس کتاب کی دو ضخیم شرحیں تالیف کیں، جو ظاہری و باطنی اعتبار سے خوب تھیں:

وقد عني بتدريسه سنين متطاولة في الكتاب كرسيًا خاصاً في جامعته  
كباقي أمهات كتب الحديث وعين لهذا الكرسي البدر العيني، فقام البدر  
بتدريس هذا الكتاب خير قيام مدة مديدة وألف شرحين ضخمين صورة  
ومعنى. ①

علامہ عینی رحمہ اللہ نے اس شرح میں روایات کے حالات، ان کا مقام و مرتبہ، ائمہ جرح و تعدیل کی ان کے متعلق آراء اور بعض کی سن وفات بھی ذکر کی ہے۔  
اس میں ضبط کلمات، الفاظ غریبہ کی وضاحت، دیگر کتب صحاح اور مسانید سے حدیث کی تخریج، باب سے متعلق وہ روایات جنہیں امام طحاوی رحمہ اللہ نے ذکر نہیں کیا ان کی تخریج، حدیث پر حکم، فقہاء کے مذاہب و آراء، ائمہ احناف کے مذہب کی مدلل وضاحت اور وجہ ترجیح، نظر طحاوی کی وضاحت، ”قال قوم“ اور ”ذهب آخرون“ کے مصداق کی وضاحت اور حدیث کی وضاحت مختصر مگر جامع انداز میں کی ہے۔ اس کتاب کا سب سے مفید اور محقق نسخہ وہ ہے جو علامہ سید ارشد مدنی صاحب (استاذ دارالعلوم دیوبند) کی تعلیق و تحقیق اور تخریج حدیث کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ اس نسخہ میں مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کیا گیا ہے:

(۱) ”تصحیح متن شرح معانی الآثار“ مختلف مخطوطات سے موازنہ کر کے کتاب کے متن کی تصحیح کی گئی ہے۔ (۲) ”تصحیح الشرح“ مختلف نسخوں سے موازنہ

کر کے شرح کی اغلاط کی تصحیح کی گئی ہے۔ (۳) ”المراجعة“ مصنف نے جو احادیث و آثار ذکر کیں محقق نے اصل مراجع سے کتاب، باب، جلد و صفحہ اور رقم الحدیث کے ساتھ ان کی تخریج کی ہے۔ (۴) ”مراجعة مسائل الفقه من کتب الفقه“ مسائل فقہیہ کی کتب فقہ سے مراجعت کر کے تخریج کی گئی ہے۔ (۵) ”لا یوجد فی المخطوطة“ یعنی شرح کے وہ ابواب جو مخطوطہ نسخوں میں نہیں تھے، ان ابواب کی تشریح مصنف کے اسلوب کے مطابق کی گئی ہے، یہ تقریباً ۳۵۰ صفحات ہیں۔ ایسے مواقع میں ”قال العبد الضعیف“ کا عنوان ہے۔ (۶) ”تخریج الآیات القرآنیة“ (۷) ”قواعد إلماء اور علامات ترقیم کی مکمل رعایت رکھی گئی ہے“ (۸) ”ما صدر عن العلامة العینی من أوہام وأخطاء فی تعیین الرجال“ یعنی علامہ عینی رحمہ اللہ سے تعیین رجال کے سلسلے میں جو اوہام اور خطائیں ہوئیں ہیں ان کی بھی وضاحت کی ہے۔

یہ نسخہ دس جلدوں میں ”الوقف المدنی“ دیوبند ہند سے شائع ہوا ہے۔ اسی طرح یہی نسخہ ”دار المنہاج للنشر والتوزیع“ سے ۱۴۳۲ھ میں شائع ہوا ہے۔

## ۸..... مغانی الأخیار فی شرح أسامی رجال معانی الآثار

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے اس کتاب میں ”شرح معانی الآثار“ کے رجال کے تراجم لکھے ہیں، ہر راوی کا نام، والد کا نام، کنیت، اس کے معروف شیوخ و تلامذہ اور ائمہ جرح و تعدیل کی اس کے متعلق آراء نقل کی ہیں، بعض روایات کی سن وفات بھی ذکر کی ہے۔ اگر ایک نام کے کئی راوی ہیں تو ان کے درمیان فرق واضح کیا ہے، اگر اس راوی کی روایت کتب صحاح ستہ سب میں ہو تو ”روی له الجماعة“ ذکر کرتے ہیں، اور اگر صرف سنن اربعہ میں ہو تو ”روی له الأربعة“ ذکر کرتے ہیں، امام طحاوی نے اگر اس سے روایت نقل کی ہو تو ”روی له الجماعة“ یا ”روی له الأربعة“ کے بعد ”و أبو جعفر الطحاوی“ نقل کرتے ہیں۔ حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق اس میں (۴۳۱۰) راویان حدیث کے حالات ہیں۔ موصوف عموماً پانچ سے چھ سطروں میں ہر راوی

کا ترجمہ لکھتے ہیں۔ یہ کتاب محمد حسن اسماعیل کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں ”دار الکتب العلمیہ“ سے ۱۴۲۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۹..... الإیثار برجال معانی الآثار

علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) کی یہ کتاب ”شرح معانی الآثار“ کے رجال کے تراجم پر مشتمل ہے۔ ❶

## ۱۰..... تصحیح معانی الآثار

یہ علامہ محمد بن محمد باہلی مالکی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے، اس کا مخطوطہ بانکوک میں محفوظ ہے۔ بروکلیمان نے اس مخطوطہ کا ذکر کیا ہے لیکن علامہ کوثری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ میں اس پر مطلع نہیں ہوا:

ولمحمد بن محمد الباہلی المالکی کتاب تصحیح معانی الآثار محفوظ فی بانکوک کما ذکرہ بروکلیمان ولم أطلع علیہ. ❷

## ۱۱..... أمانی الأحبار فی شرح معانی الآثار

علامہ محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۸۴ھ) مصنف تبلیغی جماعت کے بانی و رئیس حضرت مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۳ھ) کے صاحبزادے ہیں۔ (حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۲ھ) مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ کے بھتیجے ہیں) مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ کی تصنیفات میں دو کتابیں اہل علم کے درمیان معروف ہیں:

(۱) حیاة الصحابة (۲) أمانی الأحبار

یہ شرح تمام شروح سابقہ کا خلاصہ ہے، اس کے شروع میں ۷۰ صفحات پر مشتمل ایک علمی مقدمہ ہے، جس میں امام طحاوی رحمہ اللہ اور ”شرح معانی الآثار“ کے تمام پہلوؤں

❶ کشف الظنون: ج ۲ ص ۲۸۷ / ہدیۃ العارفین: ج ۱ ص ۸۳۰

❷ الحاوی: مؤلفات أبی جعفر الطحاوی، ص ۲۶

پرسیر حاصل بحث ہے۔ مقدمہ کے چند چیدہ چیدہ عنوانات درج ذیل ہیں:

”الباب الأول فی المصنف والمصنف، فی نسبة وطنه، تحقیق نسبة المصری والطحاوی، فی ولادته ووفاته، ذکر سنة وفاته، فی زمان طلبه العلم، ذکر الأقاویل فی سبب انتقال من مذهب الشافعية إلى مذهب الأحناف و ذکر ما هو الصحيح منها، خروجه إلى بلاد الشام، فی مشائخه وتلامذه، فی ثناء العلماء علی إمام الطحاوی، فی کلام الإمام الطحاوی فی الجرح والتعديل، الجواب عما قال البيهقي فی المعرفة شان الإمام الطحاوی، مقام الإمام الطحاوی فی الفقه والاجتهاد، فی مؤلفات الإمام الطحاوی، کتاب العقيدة الطحاوية، ومن شرح من العلماء، مزايا كتاب معانی الآثار“ اس مقدمہ میں زیادہ استفادہ علامہ کوثری رحمہ اللہ کی ”الحاوی فی سيرة الإمام أبی جعفر الطحاوی“ سے کیا گیا ہے۔ کتاب کی تشریح میں زیادہ تر ”نخب الأفكار“ سے استفادہ کیا گیا ہے، اس شرح میں کتاب کے مغلق مقامات کا حل، روایات کے مختصر احوال، احادیث کی تخریج، فقہاء کے مذاہب و دلائل، ائمہ احناف کے دلائل، رائج مسلک کی نشاندہی، مطبوعہ نسخوں میں موجود اغلاط کی تصحیح، باب سے متعلق دیگر روایات کی تخریج، نظر طحاوی کی وضاحت، ”قال قوم وذهب آخرون“ کی صراحت اور اختصار کے ساتھ حدیث کی تشریح ہے۔ ہر باب کے شروع میں عمدہ مباحث ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ حل کتاب کے اعتبار سے یہ شرح نہایت مفید ہے، اس کتاب سے مصنف کی جلالتِ شان اور علمی مقام و مرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ شرح مکمل نہیں ہے بلکہ ”باب الرجل یصلی بالرجلین أین یقیمہما“ تک ہے، اگر یہ شرح اسی نہج پر مکمل ہو جاتی تو کسی اور شرح کی فی الجملہ ضرورت نہ رہتی۔ شرح کی کتابت میں بہت غلطیاں ہیں، طباعت بھی عمدہ نہیں ہے، کتابت نہایت باریک ہونے کی وجہ سے استفادہ میں دشواری ہے، کئی مقامات پر عنوانات بھی نہیں ہیں۔ اگر اس شرح کو تحقیق و تعلیق، تخریج احادیث اور اعلام و ترقیم اور عمدہ



طباعت کے ساتھ شائع کیا جائے تو کتاب کی افادیت بڑھ جائے گی۔ (اللہ تبارک و تعالیٰ کسی صاحب علم و تحقیق کو اس طرف متوجہ فرمائے) یہ شرح دو ضخیم جلدوں میں ”ادارہ تالیفات اشرفیہ“ لاہور سے طبع ہے۔

## ۱۲..... تراجم الأحبار من رجال شرح معانی الآثار

یہ علامہ محمد ایوب مظاہری سہارنپوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۷ھ) کی تصنیف ہے، موصوف نے اس میں قدرے تفصیل کے ساتھ ”شرح معانی الآثار“ کے رجال کے تراجم لکھے ہیں۔ راوی کا نام و نسب، کنیت، مشہور اساتذہ و تلامذہ اور ائمہ جرح و تعدیل کی اس کے متعلق آراء اور کہیں سن وفات بھی ذکر کرتے ہیں، اس راوی سے کتب صحاح یا مسانید میں کسی نے روایت نقل کی ہو تو اس کی بھی تخریج کرتے ہیں۔ روات کی توثیق و تضعیف باحوالہ نقل کرتے ہیں۔ علامہ عینی رحمہ اللہ سے تراجم روات میں جو تسامحات ہوئے ہیں ان کی بھی نشاندہی کرتے ہیں۔ متاخر ہونے کی وجہ سے سابقہ تمام کتب سے استفادہ کیا ہے، عموماً انہوں نے تراجم ”تقریب التہذیب“ سے نقل کئے ہیں، اور راوی کے مشائخ و تلامذہ کا ذکر ”تہذیب التہذیب“ سے کیا ہے، اور ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کی ”الجرح والتعديل“ امام بخاری رحمہ اللہ کی ”التاریخ الكبير“ اور امام ذہبی رحمہ اللہ کی ”تذکرۃ الحفاظ“ اور ”الکاشف“ سے نقل کئے ہیں۔

”شرح معانی الآثار“ کے رجال پر جامعیت و افادیت کے لحاظ سے یہ کتاب سب پر فائق ہے اس میں (۴۷۹۹) روات کے تراجم ہیں۔ یہ ”مکتبہ اشاعت العلوم“ سہارنپور سے طبع ہے۔ پاکستانی نسخوں میں تراجم روات اور تخریج حدیث اصل کتاب کے ساتھ بطور حاشیہ کے طبع ہے۔ ”مکتبہ رحمانیہ“ لاہور اور ”مکتبہ حقانیہ“ ملتان کے نسخوں میں رجال اور تخریج دونوں حاشیہ میں موجود ہیں۔ موصوف نے امام طحاوی رحمہ اللہ کی پیدائش کے متعلق ایک مختصر مقالہ لکھا ہے کہ آپ کی ولادت ۲۲۹ھ میں ہے یا ۲۳۹ھ میں، یہ مقالہ ”التحقیق الأنیق فی مولد الطحاوی“ کے نام سے ہے، جو پاکستانی نسخوں کے شروع میں طبع ہے۔

### ۱۳..... تصحیح الأغلاط الكتابية الواقعة في النسخ الطحاوية

علامہ محمد ایوب مظاہری سہارنپوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۷ھ) نے ”شرح معانی الآثار“ کے مطبوعہ نسخوں میں موجود اغلاط کی نشاندہی کر کے ان کی تصحیح کی ہے، اس کتاب میں (۱۸۰۰) سے زائد اغلاط کی تصحیح کی ہے۔ مصنف نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ تصحیح کی ہے، اس میں سند و متن دونوں کی اغلاط شامل ہیں۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ”مکتبہ اشاعت العلوم“ سہارنپور سے طبع ہے۔ اس کے آخر میں ایک رسالہ ہے ”مشائخ الطحاوی“ کے نام سے، اس میں امام طحاوی رحمہ اللہ کے (۸۶) شیوخ کے تراجم لکھے ہیں۔

### ۱۴..... مجانی الأثمار شرح معانی الآثار

حضرت مولانا محمد عاشق الہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۲ھ) نے ”مجانی الأثمار“ کے نام سے اس کتاب کی شرح لکھی اور ”تبہیج الراوی“ کے نام سے احادیث کی تخریج کی ہے۔ ❶

### ۱۵..... نشر الأزهار علی شرح معانی الآثار

محقق العصر علامہ محمد امین اور کرنی شہید رحمہ اللہ تلمیذ خاص محدث العصر علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ، موصوف کی تصنیفات میں دو کتابیں معروف ہیں:

#### ۱..... نشر الأزهار ۲..... مسانید الإمام أبي حنيفة

اس شرح کے شروع میں امام طحاوی رحمہ اللہ کی سوانح اور مؤلفات کا ذکر ہے۔ مصنف نے یہ شرح علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کے مشورہ پر شروع کی، اس شرح کا مختصر تعارف یہ ہے ”تلخیص کل باب من الكتاب بعبارة سهلة، بیان المذاهب وتفصيلها فی مسألة الباب، بیان أحوال الرواة، تخریج الأحادیث والآثار الواردة“

یہ شرح بہت مفید ہے، اس میں ہر راوی کے نام کے بعد بریکٹ میں نام، کنیت، اس

کے ثقہ یا مجروح ہونے کی وضاحت اور سن وفات کا ذکر ہے، ایک سے دوسطر میں مختصر مگر جامع تعارف ذکر کیا ہے۔ ہر حدیث کی تخریج میں دس سے بارہ حوالے دیئے ہیں کہ یہ روایت فلاں فلاں کتاب میں ہے۔ عام فہم انداز میں ہر باب کا خلاصہ بیان کیا ہے، فقہاء کے مذاہب، ادلہ اور تفصیلات کے لئے مراجعت میں مختلف معتبر کتابوں کے نام جلد اور صفحہ نمبر کے ساتھ ذکر کئے ہیں، اس میں عموماً ”المجموع شرح المہذب، نیل الأوطار، المغنی، أحكام القرآن، عمدة القاری، فتح الباری“ اور ”فتح القدیر“ کا حوالہ دیتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس میں روایات کے تراجم، تلخیص، بیان مذاہب، ادلہ کے لئے معتبر کتابوں کے حوالے اور احادیث کی تخریج کی ہے، یہ شرح نامکمل ہے۔ اس کی دو جلدیں ”جامعہ یوسفیہ“ کو ہاٹ سے طبع ہوئی ہیں۔

## ۱۶..... ایضاح الطحاوی شرح معانی الآثار

یہ حضرت مولانا شبیر احمد قاسمی صاحب کی تصنیف ہے، یہ شرح اردو زبان میں ہے، حل کتاب کے لئے بے نظیر ہے، اس میں ہر باب کے شروع میں یہ تجزیہ کیا گیا ہے کہ اس میں کتنے مسائل اور مباحث ہیں، پھر ترتیب وار ان پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ آداب تدریس کے مطابق کتاب کی عبارت کے حل پر پورا زور صرف کیا گیا ہے، امام طحاوی رحمہ اللہ کی مشکل عبارتوں اور ”نظر طحاوی“ کی پوری وضاحت کی گئی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کی بحث میں جو ”فذهب قوم“ اور ”خالفہم فی ذلک آخرون“ کے الفاظ آتے ہیں، ان کے مصداق کی تعیین معتبر حوالوں کے ساتھ کی ہے۔ ائمہ مجتہدین، فقہاء اور محدثین کے مذاہب کی تفصیل بیان کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کے کسی بھی عنوان کے تحت دی گئی تمام احادیث کو عنوان سے مربوط کیا ہے۔ تعارض روایت کو دور کرنے کی کامیاب سعی کی گئی ہے۔ ①

## ﴿ ۳۰ ﴾ کتب الموطآت

یہ موطا کی جمع ہے، حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جو ابواب فقہیہ پر مرتب ہو اور اس میں احادیث رسول کے علاوہ اقوال صحابہ، اقوال تابعین اور فتویٰ تابعین کا ذکر ہو، موطا اور مُصنّف تقریباً یکساں ہے، البتہ فرق یہ ہے کہ مصنف میں اقوال صحابہ اور صحابہ کے فتاویٰ کی کثرت ہوتی ہے، جبکہ موطا میں اس طرح نہیں ہے، موطا میں صاحب کتاب کی رائے اور اقوال کا بھی ذکر ہوتا ہے، جبکہ مصنف میں صاحب کتاب کی آراء اور اقوال کا ذکر نہیں ہوتا۔

### موطأ امام مالک

#### امام مالک رحمہ اللہ کی سوانح

امام ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک بن عامر بن عمرو بن الحارث اصبحی مدنی رحمہ اللہ، آپ کی ولادت کے بارے میں مختلف اقوال ہیں:

ذكر الیافعی فی طبقات الفقهاء أنه ولد سنة أربع وتسعين، وذكر ابن خلکان وغیره أنه ولد سنة خمس وتسعين وقيل سنة ستين، قال الذهبي فی التذكرة: أما يحيى بن بكير فقال: سمعته يقول: ولدت سنة ثلاث وتسعين فهذا أصح الأقوال. ①

راج قول کے مطابق آپ کی پیدائش ۹۳ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی، آپ کی وفات کے بارے میں بھی مختلف اقوال ہیں لیکن راج قول کے مطابق آپ کا انتقال ۱۷۹ھ میں ہوا: والصحيح أنها كانت يوم الأحد لتمام اثنين وعشرين يوما من مرضه

في ربيع الأول سنة تسع وسبعين ومائة. ②

① أوجز المسالك إلى موطأ مالک: الباب الثاني، الفصل الأول، الفائدة الأولى في ترجمته، ج ۱ ص ۹۹ ② أوجز المسالك إلى الموطأ مالک: الباب الثاني، الفصل الأول، الفائدة الأولى في ترجمته، ج ۱ ص ۱۰۰

آپ کا لقب ”امام دارالبحرہ“ ہے، اور آپ کو ”امیر المؤمنین فی الحدیث“ کہا جاتا ہے۔ آپ کے حلیہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ دراز قد، فربہ جسم، سفید رنگ مائل بہ زردی، کشادہ چشم، بلند و خوبصورت ناک رکھتے تھے، داڑھی گنجان اور اس قدر لمبی تھی کہ سینہ تک پہنچتی تھی، مونچھوں کے اطراف کاٹتے تھے، حلق نہیں کرتے تھے اور حلق کرنے کو منکر سمجھتے تھے:

ويأخذ أطراف شاربه ولا يحلقه ويرى حلقه من المثلة. ①

زمانہ طالب علمی میں آپ کے پاس ظاہری سرمایہ کچھ نہ تھا، مکان کی چھت توڑ کر اس کی کڑیوں کو فروخت کر کے حصول علم میں خرچ کیا، حافظہ نہایت قوی تھا، فرماتے ہیں کہ جس چیز کو میں نے محفوظ کیا اس کو پھر کبھی نہیں بھولا۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن اس خیال سے اپنے استاد امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۴ھ) کی طرف چل پڑا کہ آج حضرت ہر طرح کی مصروفیات سے فارغ ہوں گے اور خوب استفادہ کا موقع میسر آئے گا، چنانچہ میں عید گاہ سے گھر بھی نہ گیا اور سیدھا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، دروازے پر دستک دی، خادمہ باہر آئی اور شیخ کو جا کر بتایا کہ آپ کا سرخ و سفید شاگرد مالک آیا ہے، میں ان کی اجازت سے اندر گیا، حضرت نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا میرا خیال ہے کہ تم اپنے گھر نہیں گئے اور عید گاہ سے سیدھا ادھر آ گئے ہو، کھانا کھالو۔

میں نے گزارش کی مجھے کھانے کی حاجت نہیں ہے، آپ حدیث بیان فرما دیجئے چنانچہ انہوں نے اسی وقت سترہ احادیث بیان کیں اور فرمایا اس سے تم کو کیا فائدہ ہوگا کہ میں حدیث بیان کروں اور تم یاد نہ کرو، میں نے عرض کیا آپ کہیں تو ابھی ان سب احادیث کو سنا دوں؟ اور پھر میں نے وہ احادیث ان کو زبانی سنا دیں:

قلت لا حاجة لي فيه قال فما تريد قلت تحدثني فحدثني سبع عشر

حديثا ثم قال: وما ينفعك إن حدثتك ولا تحفظها، قلت: إن شئت

## رد دتھا علیک فرد دتھ علیہ. ①

آپ امام دارالہجرہ کے ساتھ مشہور تھے، آپ اخلاق حمیدہ کا مرقع تھے اور نبی علیہ السلام کی محبت میں درجہ فنا کو پہنچے ہوئے تھے، آپ اتنے متواضع تھے کہ مدینہ طیبہ میں اس لئے سواری پر سوار نہ ہوئے تھے کہ آپ علیہ السلام کا جسد اطہر بھی اسی سرزمین کے ایک حصہ میں آرام فرما ہے، بلکہ آپ مدینہ منورہ میں پیادہ برہنہ پاؤں اس لئے چلتے تھے کہ انہی گلی کو چوں میں ذات اقدس کے قدم مبارک پڑے ہیں:

وكان لا يركب في المدينة مع ضعفه وكبر سنه، ويقول لا أركب في

مدينة فيها جثة رسول الله صلى الله عليه وسلم مدفونة. ②

امام مالک رحمہ اللہ نے صرف انہیں شیوخ سے استفادہ کیا جو صدق و طہارت میں معروف اور حفظ و فقہ میں ممتاز تھے، آپ نے جن شیوخ سے موطا کی روایت کی ہے ان کی تعداد پچانوے ہے، یہ سب اساتذہ مدنی ہیں، یہ صرف موطا کے شیوخ کی تعداد ہے، ورنہ علامہ زرقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ نے نو سو سے زائد شیوخ سے اخذ علم کیا ہے، امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) نقل کرتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ کے شیوخ کی تعداد نو سو ہے، جن میں سے تین سوتابعین اور چھ سوتبع تابعین تھے:

أخذ مالک على تسعمائة شيخ، منهم ثلاثمائة من التابعين وستمائة

من تابعيهم. ③

حضرت نافع رحمہ اللہ جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور آپ کے حدیث کے جلیل القدر شیخ تھے، جب تک وہ زندہ رہے تقریباً بارہ سال تک امام مالک رحمہ اللہ ان کے درس میں شریک رہے، موطا میں بکثرت روایات انہیں سے ہیں۔ نیز ”اصح الاسانید“ میں ”مالک عن نافع عن ابن عمر“ کو قرار دیا گیا ہے، بلکہ اس کو ”سلسلة الذهب“

① ترتيب المدارك وتقريب المسالك: ترجمة: مالک بن أنس، باب في ابتداء

طلبه وسيرته في ذلك وصبره عليه، ج ۱ ص ۱۳۴ ② وفيات الأعيان: ترجمة: الإمام

مالک، ج ۲ ص ۱۳۶ ③ تهذيب الأسماء واللغات: ج ۲ ص ۷۸

کہا گیا ہے۔ علم حدیث کے ساتھ ساتھ علم فقہ کی تعلیم بھی آپ نے شیوخ کبار سے حاصل کی، اس سلسلے میں آپ کے قابل ذکر استاد امام ربیعۃ الراۃ رحمہ اللہ ہیں، یہ ایک بڑے تابعی تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر جلیل القدر ائمہ حدیث اور فقہ سے انہوں نے فیض حاصل کیا تھا، امام ربیعہ رحمہ اللہ اجتہاد و استنباط مسائل میں مشہور تھے، ان کی نظر فقہی مباحث پر پوری طرح سے تھی، ان کا شمار ثقہ لوگوں میں ہوتا تھا، حدیث اور فقہ دونوں میں ماہر تھے، فقہ کے ساتھ خصوصی شغف کی وجہ سے ”رائے“ آپ کا نام کا جزء بن گیا، منتقدین کے ہاں رائے اس شخص کے ساتھ ذکر کرتے تھے جس کا تعلق فقہ کے ساتھ زیادہ ہو بنسبت حدیث کے، امام مالک رحمہ اللہ نے ان سے خوب استفادہ کیا:

أخذ عن تسعمائة شيخ فاکثر وقد تقدم أن الإمام أخذ عن أبيه وعمه أيضا فكان بيته بيت علم وفضل ..... والمشهور عند أهل الفن أن من أصح الأسانيد مالک عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما حتى قيل له سلسلة الذهب. ①

آپ کا معمول تھا کہ آپ ایسے ثقہ راویوں سے احادیث نقل کرتے تھے جو خود بھی قابل اعتماد ہوں اور انہیں دوسرے ثقات روات کے واسطے سے روایت پہنچی ہوں، چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قال ابن حبان في الثقات كان مالک أول من انتقى الرجال من الفقهاء بالمدينة وأعرض عن ليس بثقة في الحديث ولم يكن يروى إلا ما صح ولا يحدث إلا عن ثقة مع الفقه والدين والفضل. ②

ترجمہ: امام ابن حبان نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں یہ کہا ہے کہ امام مالک پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے فقہاء مدینہ میں یہ کارنامہ سرانجام دیا کہ رجال حدیث کا تنقید اور تزکیہ کر کے

① أوجز المسالك: الباب الثاني، الفصل الأول، الفائدة الثالثة في مشائخ الإمام،

اس شخص سے روایت کرنا چھوڑ دی جو حدیث میں ثقہ اور معتمد نہ تھے، بلکہ آپ تو بغیر صحیح حدیث کے کچھ بھی روایت نہ کرتے تھے، اسی طرح آپ اس شخص سے روایت کرتے جو ثقہ فی الحدیث کے ساتھ ساتھ تفقہ، دیانت اور فضیلت علمی جیسی صفات سے بھی موصوف ہو۔

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں کہ پانچ باتیں جیسے امام مالک رحمہ اللہ کے حق میں جمع ہو گئی ہیں میرے علم کے مطابق کسی اور شخص میں جمع نہیں ہونیں:

۱..... دراز عمر اور عالی سند

۲..... عمدہ فہم اور وسیع علم

۳..... آپ کے حجت اور صحیح الروایت ہونے پر ائمہ کا اتفاق

۴..... آپ کی دیانت، اتباع سنت اور عدالت پر محدثین کا اتفاق

۵..... فقہ اور فتویٰ میں آپ کی مسلمہ مہارت:

وقد اتفق لمالك مناقب ما علمتها اجتمعت لغيره: أحدها طول العمر وعلو الرواية، وثانيها الذهن الثاقب والفهم وسعة العلم، وثالثها اتفاق الأئمة على أنه حجة صحيح الرواية، ورابعها تجمعهم على دينه وعدالته واتباعه السنن، وخامستها تقدمه في الفقه والفتوى. ①

مدینہ منورہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ان کی علمی درسگاہ کے جانشین حضرت نافع رحمہ اللہ ہوئے، ان کی وفات کے بعد امام مالک رحمہ اللہ ان کے جانشین ہوئے، اور سترہ سال کی عمر میں مجلس افادہ و تعلیم کی ابتداء فرمائی اور تقریباً باسٹھ سال مسلسل فقہ و فتاویٰ، درس و تدریس میں مشغول رہے، جب حدیث نبوی کے املاء کا وقت آتا تو پہلے وضو یا غسل کر کے عمدہ اور بیش قیمت پوشاک زیب تن فرماتے، بالوں میں کنگھی کرتے، خوشبو لگاتے، اور اس اہتمام کے بعد مجلس علمی کی صدرات کے لئے باہر تشریف لاتے اور جب تک اس مجلس میں حدیث کا تذکرہ رہتا انگیٹھی میں عود و لوبان کے ذریعے



مجلس کو معطر رکھتے، امام صاحب کی مجلس درس ہمیشہ پر تکلف فرش اور بیش قیمت قالینوں سے آراستہ اور ایسی ہیبت و وقار کی ہوتی تھی کہ اس میں شور و شغب ہونا تو درکنار کسی شخص کو باوازا بلند گفتگو کرنے کی مجال اور طاقت نہ ہوتی تھی:

وكان مجلسه مجلس وقار وحلم وعلم، وكان رجلا مهيبا نبیلا ليس

فی مجلسه شیء من المراء واللغط ولا رفع صوت. ①

امام مالک رحمہ اللہ کے دروازے پر علم حدیث اور فقہ کا علم حاصل کرنے والوں کا اس طرح ازدحام ہوتا تھا جیسا کہ بادشاہوں کے دروازوں پر عوام کا ہوتا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کا چوکیدار پہلے خواص کو اجازت دیتا پھر عوام کو۔ امام مالک رحمہ اللہ کے ہاں جب کوئی آتا دروازے پر دستک دیتا تو ان کی خادمہ پوچھتی حدیث سننے آئے ہو یا مسئلہ پوچھنے، اگر مسئلہ پوچھنا ہوتا تو امام مالک رحمہ اللہ نکلتے اور ان کو جواب دیتے، اور اگر کوئی حدیث پوچھنے آتا تو امام مالک رحمہ اللہ غسل کرتے، خوشبو لگاتے اور نیا لباس پہنتے، سر پر لمبی ٹوپی پہنتے، عمامہ باندھتے۔ آپ تین دنوں میں ایک مرتبہ قضاء حاجت کے لئے جاتے تھے:

وكان الناس يزدهمون على بابه لأخذ الحديث والفقہ كازدحامهم

على باب السلطان وله حاجب يأذنه أو لا للخاصة فإذا فرغوا أذن

للعامة..... كان مالک إذا أتاه الناس خرجت إليهم الجارية فتقول لهم:

يقول بكم الشيخ تريدون الحديث أو المسائل؟ فإن قالوا المسائل خرج

إليهم وأفتاهم، وإن قالوا: الحديث، قال لهم: اجلسوا ودخل مغتسله

فاغتسل، وتطيب ولبس ثيابا جددًا، وتعمم ووضع على رأسه قلنسوة

طويلة، وكان لا يدخل الخلاء إلا كل ثلاثة أيام مرة. ②

① تذكرة الحفاظ: الطبقة الخامسة، ج ۱ ص ۱۵۶

② ترتيب المدارك: باب صفة مجلس مالک للعلم، ج ۲ ص ۱۴ / أوجز

المسالك: الباب الثاني، الفصل الأول، الفائدة الثانية، ج ۱ ص ۱۰۱، ۱۰۲

علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ سے اتنے لوگوں نے روایت کی ہے جن کا شمار تقریباً ناممکن ہے:

### حدث عنه أمم لا يكادون يحصون. ①

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اپنے ایک رسالہ میں آپ سے روایت کرنے والوں کی تعداد تیرہ سو سے زائد شمار کی ہے۔ خود آپ سے آپ کی بعض شیوخ نے بھی روایت کی ہے جیسے امام زہری، امام ابوالاسود، امام ایوب سختیانی، امام ربیعۃ الرائے، امام یحییٰ بن سعید انصاری، امام محمد بن ابی ذئب، امام ابن جریج، امام اعمش رحمہم اللہ وغیرہم:

قال الزرقانی والرواة عنه فیہم كثيرة جدا بحيث لا یعرف لأحد من الأئمة رواة كروایته وقد ألف الخطیب كتابا فی الرواة عنه أورد فیہ ألف رجل إلا سبعة، وذكر عیاض أنه ألف فیہم كتابا ذكر فیہ نیفا علی ألف وثلاثمائة وعد فی مداركه نیفا علی ألف، ثم قال إنما ذكرنا المشاهیر وتركتا كثيرا.

وممن روى عنه من شیوخه الزهري وأبو الأسود وأیوب السختیانی وربیعۃ ويحيى بن سعيد الأنصاری وموسى بن عقبة وهشام بن عروة ونافع القاری ومحمد بن عجلان ومحمد بن أبی ذئب وابن جریج والأعمش. ②

### امام مالک رحمہ اللہ کی تصانیف

آپ کی تصانیف میں مشہور یہ ہیں:

۱..... ”موطا مالک“ اس کتاب کا تعارف ان شاء اللہ آگے آئے گا۔

۲..... ”المدونة الكبرى“ یہ امام صاحب کے فقہی استنباط کا نچوڑ ہے، جس کو آپ کے شاگرد امام ابن قاسم رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۱ھ) نے آپ کی زندگی میں مرتب کیا تھا۔

① تذكرة الحفاظ: الطبقة الخامسة، ج ۱ ص ۵۴ ② أوجز المسالك: الباب الثاني،

الفصل الأول، الفائدة الرابعة في تلامذة الإمام، ج ۱ ص ۱۰۸

۳..... ”رسالة مالک إلى الرشید“ یہ خلیفہ ہارون الرشید کے نام طویل خط ہے، جس میں خلیفہ کو دینی، دنیوی، اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے نصیحتیں کی گئی ہیں۔

۴..... ”كتاب المأثور عن مالک فی أحكام القرآن“ اس میں امام صاحب سے آیات احکام کی تفاسیر روایت کی گئی ہیں، اسے امام ابو محمد قلی اندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۷ھ) نے مرتب کیا ہے۔

۵..... ”كتاب المناسک“ اس میں حج کے احکام اور مسائل کا ذکر ہے۔

۶..... ”كتاب المجالسات عن مالک“ امام مالک کے شاگرد امام ابن وہب رحمہ اللہ نے ان کی مجالس میں بیان کردہ احادیث، آثار اور معاشرت و اخلاق سے متعلق فوائد کو یکجا کیا ہے، مزید تفصیلات اور تصانیف کے لئے دیکھئے:

أوجز المسالك: الباب الثاني، الفصل الأول، الفائدة الخامسة في مؤلفاته غير الموطأ، ج ۱ ص ۱۰۹، ۱۱۰

## امام مالک رحمہ اللہ کے دل میں حدیث کی عظمت

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ جو امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ روایت حدیث فرما رہے تھے، ایک بچھونے آپ کو تقریباً سولہ مرتبہ کاٹا، اس تکلیف کی وجہ سے آپ کے چہرہ کا رنگ تبدیل ہو گیا مگر آپ نے حدیث کو قطع نہیں فرمایا، جب مجلس ختم ہوئی تو فرمایا کہ میرا یہ صبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی تعظیم کی وجہ سے تھا:

قال عبد الله بن المبارك: كنت عند مالک وهو يحدثنا، فلدغته عقرب ست عشرة مرة ومالک يتغير لونه ولا يقطع الحديث، فلما فرغ من المجلس وتفرق الناس، قلت يا أبا عبد الله لقد رأيت منك اليوم عجباً

قال إنما صبرت إجلالاً للحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم. ①

① ترتیب المدارک: باب صفة مجلس مالک للعلم، ج ۲ ص ۱۶

## امام مالک اکابر اہل علم کی نظر میں

امام مصعب زبیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ ثقہ، مامون، ثبت، عالم اور فقیہ ہیں۔ یحییٰ بن معین اور یحییٰ بن سعید القطان رحمہما اللہ جو حدیث و رجال کے ناقد ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ امام مالک ”امیر المؤمنین فی الحدیث“ ہیں۔ امام عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ روئے زمین پر امام مالک سے بڑھ کر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی امانت دار نہیں، نیز فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری امام حدیث ہیں امام سنت نہیں، اور امام اوزاعی امام سنت ہیں امام حدیث نہیں اور امام مالک امام سنت بھی ہیں اور امام حدیث بھی:

وقال ابن مہدی: سفیان الثوری إمام فی الحدیث و لیس بإمام فی السنة، والأوزاعی إمام فی السنة و لیس بإمام فی الحدیث، و مالک إمام فیہما، و سئل ابن الصلاح عن معنی هذا الکلام فقال السنة ههنا ضد البدعة، فقد یكون الإنسان عالما بالحدیث و لا یكون عالما بالسنة. ①

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تابعین کے بعد امام مالک مخلوق پر خدا کی حجت ہیں، نیز فرماتے ہیں کہ علم تین آدمیوں پر دائر ہے، مالک بن انس، سفیان بن عیینہ اور لیث بن سعد۔

امام احمد رحمہ اللہ سے کسی نے دریافت کیا کہ اگر کوئی کسی کی حدیث زبانی یاد کرنا چاہے تو کس کی کرے؟ فرمایا مالک بن انس کی۔

امام بخاری رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ سب سے زیادہ صحیح سند کون سی ہے؟ فرمایا ”مالک عن نافع عن ابن عمر“

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تابعین کے بعد میرے نزدیک امام مالک سے زیادہ

① تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر: ج ۵ ص ۸۳ / أوجز المسالک: الباب

دانشمند، بزرگ، قابل وثوق اور ضعفاء سے کم روایت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ ❶

## امام مالک کے متعلق بشارت نبوی

امام ترمذی، امام نسائی اور امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت نقل کی ہے:

یوشک أن يضرب الناس أكباد الإبل يطلبون العلم فلا يجدون أحدا أعلم من عالم المدينة. ❷

ترجمہ: قریب ہے کہ لوگ طلب علم کے لئے اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں اور عالم مدینہ سے بڑھ کر کوئی عالم نہ پائیں۔

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عالم مدینہ کے مصداق امام مالک رحمہ اللہ ہیں:

قال سفیان بن عیینة فی حدیث: یوشک أن يضرب الناس أكباد الإبل يطلبون العلم، فلا يجدون عالماً أعلم من عالم المدينة، أخرجه مالک و الترمذی وحسنه والحاكم وصححه عن أبي هريرة مرفوعاً نرى أنه مالک بن أنس. ❸

## امام مالک کا بادشاہ وقت کے سامنے استغناء

حضرت ہارون بن موسیٰ الفروی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مصعب الزبیری رحمہ اللہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ ہارون الرشید نے امام مالک رحمہ اللہ سے مطالبہ کیا،

❶ ترتیب المدارک: باب شهادة السلف الصالح وأهل العلم له بالإمامة فی العلم،

ج ۱ ص ۱۴۹ تا ۱۵۷ / الديباج المذهب: ج ۱ ص ۱۵، ۱۶ / أوجز المسالك: ج ۱

ص ۱۰۳، ۱۰۴ ❷ سنن الترمذی: رقم الحدیث ۲۶۸۰ / السنن الكبرى للنسائی:

۴۲۷۷ / مسند أحمد: رقم الحدیث: ۷۹۸۰ ❸ أوجز المسالك: الباب الثاني،

جبکہ وہ امام کے گھر میں تھے اور اس کے شہزادے بھی ہارون کے ساتھ تھے کہ آپ ان سب کے سامنے اپنی موطا پڑھ کر سنائیں، تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا بڑے عرصے سے میں نے کسی کے سامنے بھی پڑھ کر نہیں سنایا بلکہ میرے سامنے پڑھا جاتا ہے، تو ہارون الرشید نے کہا لوگوں کو نکال دیں حتیٰ کہ میں خود آپ کے سامنے پڑھوں گا، تو آپ نے فرمایا جب بعض خواص کی وجہ سے عام لوگوں کو روک دیا جائے تو خواص کو بھی فائدہ نہیں ہوتا، پھر آپ نے حضرت معن بن عیسیٰ کو حکم دیا تو انہوں نے امام مالک رحمہ اللہ کے سامنے موطا کو پڑھا:

سأل هارون مالكا وهو في منزله ومعه بنوه أن يقرأ عليهم فقال: ما قرأت على أحد منذ زمان وإنما يقرأ على فقال هارون: أخرج الناس عني حتى أقرأ أنا عليك فقال: إذا منع العام لبعض الخاص لم ينتفع الخاص وأمر معن بن عيسى فقرأ. ①

### امام مالک کی فقہی جلالتِ شان

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت فتویٰ دینا شروع کیا جب سترجید علماء نے میری اہلیت کی گواہی دی:

قال أبو مصعب: سمعت مالكا يقول: ما أفيتت حتى شهد لي سبعون أني أهل لذلك. ②

### امام مالک رحمہ اللہ کا فتویٰ میں محتاط طرزِ عمل

مسئلہ بتانے میں اس قدر محتاط تھے کہ جب تک مسئلہ میں کامل شرح صدر نہ ہوتا جواب دینے سے انکار فرماتے، چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ سے ۲۸ مسائل کے بارے میں سوال کیا گیا، تو ۳۲ مسائل میں فرمایا ”لا أدري“ خالد بن خداش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے

① تذكرة الحفاظ: الطبقة الخامسة، ج ۱ ص ۱۵۶ / سير أعلام النبلاء: ترجمة: مالک بن أنس بن مالک، ج ۸ ص ۶۶ ② التعليق الممجد على موطا محمد: ص ۱۳، قديمي / أوجز المسالك: الباب الثاني، الفصل الأول، ج ۱ ص ۱۰۳

۴۰ مسائل کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے صرف پانچ مسائل کے جواب دیئے باقی کے بارے میں فرمایا ”لا أدري“

قال الهيثم بن جميل سمعت مالكا سئل عن ثمان وأربعين مسألة فأجاب في اثنتين وثلاثين منها لا أدري، وعن خالد بن خدّاش قال قدمت على مالک بأربعين مسألة فما أجابني منها إلا في خمس مسائل. ①

### موطا کا معنی اور وجہ تسمیہ

موطا کا لغوی معنی روندنا ہے، یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے، جس کا مطلب کسی چیز کو روندنا، موطا کے ایک معنی موافقت اور اتفاق کے بھی آتے ہیں، یہاں یہ معنی بطور استعارہ مراد لئے جاسکتے ہیں، امام مالک رحمہ اللہ نے جب اپنی یہ کتاب مکمل تصنیف کی تو ۷۰ علمائے کرام پر اس کو پیش کیا، ان سب نے ان کی روایات سے اتفاق کیا اس لئے اس کا نام موطا رکھا گیا:

قال مالک: عرضت کتابی هذا على سبعين فقيها من فقهاء المدينة

فكلهم واطأني عليه فسميته الموطأ. ②

امام مالک رحمہ اللہ سے پہلے کسی نے اپنی کتاب کا نام موطا نہیں رکھا، یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی کتاب کا نام موطا رکھا۔

### ”موطأ مالک“ کی اہمیت

علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے ”موطأ مالک“ کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

ما على ظهر الأرض كتاب بعد كتاب الله أصح من كتاب مالک. ③

① سير أعلام النبلاء: ترجمة: مالک بن أنس، ج ۸ ص ۷۷ ② أوجز المسالك:

الفصل الثانی فی المؤلف، الفائدة الثالثة فی وجه التسمية بالموطأ، ج ۱ ص ۱۱۴

③ تنوير الحوالک: مقدمة المصنف، ص ۳۲ / التعليق الممجد علی موطا محمد:

الفائدة الرابعة، ص ۱۵، قديمی

روئے زمین پر قرآن مجید کے بعد ”موطأ مالک“ سے کوئی زیادہ صحیح کتاب نہیں ہے۔ اگرچہ اس قول کی محدثین یہ توجیہ و تطبیق کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ کہنا اس وقت تھا جبکہ بخاری و مسلم کا وجود منظر عام پر نہیں تھا، کیونکہ اب تو قرآن مجید کے بعد صحیح بخاری کے درجہ اور مرتبہ ہونے پر اہل علم کا اتفاق ہے۔

”موطأ مالک“ امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب کی ترجمان ہے اور اس کی روایات مالکیہ کے نزدیک مفتی بہ ہیں، کیونکہ اس میں وہی روایات نقل کی گئی ہیں جو امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک صحیح تھیں۔ ”موطأ امام مالک“ کی تحسین بہت سے ائمہ کرام نے مختلف الفاظ میں بیان کی ہے، علامہ ابن فرحون مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۹ھ) نے اپنی کتاب ”الديباج المذهب“ میں مندرجہ ذیل تحسینی کلمات نقل کئے ہیں:

قال عبد الرحمن بن زيد بن أسلم وضع مالک الموطأ وجعل أحاديث زيد في آخر الأبواب فقلت له في ذلك فقال إنها كالشرح لما قبلها وقال أبو زرعة لو حلف رجل بالطلاق على أحاديث مالک في الموطأ أنها صحاح كلها لم يحنث ولو حلف على حديث غيره كان حائثاً. ①

ترجمہ: عبد الرحمن بن زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ امام مالک نے جب موطأ کی تالیف کی اور حضرت زید کی احادیث کو موطأ کے آخری ابواب میں رکھا، تو میں نے اس کی وجہ پوچھی، تو فرمایا کہ حضرت زید کی حدیثیں گویا اس سے پہلے مذکورہ حدیثوں کے لئے بمنزلہ شرح کے ہیں، امام ابو زرعہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص یہ حلف اور قسم اٹھائے کہ موطأ کی سب احادیث صحیح نہ ہوں تو میری بیوی طلاق ہو، تو یہ اپنی قسم میں حائث نہیں ہوگا اور اگر کسی دوسری کتاب کے متعلق یہ الفاظ کہہ دے تو پھر حائث ہو جائے گا۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

كتاب مالک وهو الموطأ أجلها وأعظمها نفعا، وإن كان بعضها



## اکبر حجما و اکثر احادیث. ①

ترجمہ: امام مالک کی موطا نفع اور قد و قیمت میں باقی کتب حدیث سے عظیم الشان ہے، اگرچہ دوسری کتب کثیر الاحادیث ہونے اور ضخامت میں اس سے بڑی ہیں۔  
علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ قاضی ابوبکر بن العربی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۳ھ) نے شرح ترمذی میں لکھا ہے کہ احادیث کے باب میں بنیاد اور اصل اول موطا ہی ہے، اور اس باب میں بخاری اصل ثانی ہے، اور ان دونوں (موطا و بخاری) پر دوسری کتب جیسے مسلم و ترمذی وغیرہ کی بنا کی گئی ہے:

قال القاضي أبو بكر بن العربي في شرح الترمذی الموطأ هو الأصل الأول وكتاب البخاری هو الأصل الثاني في هذا الباب وعليهما بنی الجميع كمسلم و الترمذی. ②

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) فرماتے ہیں کہ موطا امام مالک کی لوگوں کے دلوں میں اتنی وقعت، بڑائی اور قد و قیمت ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی مساوی نہیں ہو سکتی:

إن للموطأ لوقعا في النفوس، ومهابة في القلوب لا يوازيها شيء. ③

## موطا کی احادیث کی تعداد

علامہ خولی رحمہ اللہ ”مفتاح السنة“ (ص ۲۴) میں ذکر کرتے ہیں:

قال الأبهري أبو بكر جملة ما في الموطأ من الآثار عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن الصحابة والتابعين، (۱۷۲۰) حديث المسند منها (۶۰۰)

والمرسل (۲۲۸) والموقوف (۶۱۳) ومن قول التابعين (۲۸۵) ④

① الباعث الحثيث: النوع الأول، ص ۳۰ ② تنوير الحوالک: مقدمة المؤلف، ص ۳۱

③ سير أعلام النبلاء: ج ۱ ص ۲۰۳ ④ المصنفات في الحديث: ص ۹۶ تا ۱۰۱

ترجمہ: امام ابہری فرماتے ہیں کہ موطا مالک میں مجموعہ آثار (۱۷۲۰) ذکر ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ اور تابعین سے منقول ہیں، ان میں سے احادیث مسندہ (۶۰۰) مرسل (۲۲۸)، موقوف (۶۱۳) اور تابعین کے اقوال (۲۸۵) ہیں۔

## موطا کے سولہ نسخے

درس کے وقت آپ کے بہت سے شاگرد احادیث و مسائل لکھ لیا کرتے تھے، تقریباً ایک ہزار آدمیوں نے موطا کو سن کر جمع کیا ہے اور لوگوں کے طبقہ سے فقہاء، محدثین، صوفیاء، امراء اور خلفاء نے تبرکاً اس عالی مقام امام سے اس کی سند حاصل کی ہے، اسی لئے اس کے بہت سے نسخے ہیں، چنانچہ امام صاحب سے تیس طریقوں سے مروی ہے جن میں سولہ نسخے مشہور ہیں اور ان میں بھی چار نسخے زیادہ معروف ہیں۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) ”تنویر الحوالک“ کے مقدمہ میں اور حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) نے ”موطأ مالک“ کے تعارف میں متعدد نسخوں کا ذکر کیا ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۹ھ) نے ”بستان المحرثین“ میں سولہ نسخوں کا تفصیلاً تذکرہ کیا ہے۔ علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) نے ”التعلیق الممجد“ کے مقدمہ میں سولہ نسخوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اسی طرح حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۲ھ) نے بھی ”أوجز المسالک“ کے مقدمہ میں سولہ نسخوں کا تعارف کرایا ہے، دیکھئے تفصیلاً: ❶

❶ تنویر الحوالک: ص ۳۴، ۳۵ / کشف الظنون: ج ۲ ص ۱۹۰۷، ۱۹۰۸ / بستان

المحرثین: ص ۲۹ تا ۷۰ / التعلیق الممجد: ص ۸۱ تا ۸۷ / أوجز المسالک: ص ۱۱۶ تا ۱۲۰

## ﴿ ۳۱ ﴾ ”موطا مالک“ کے سولہ نسخوں کا مختصر تعارف

### ۱..... نسخة محمد بن الحسن الشيباني

امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) آپ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مشہور شاگرد ہیں، اس نسخے کا تعارف ان شاء اللہ آگے آئے گا۔ ❶

### ۲..... نسخة ابن القاسم

امام ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن قاسم بن خالد مصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۱ھ) کا ہے، موصوف وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ”المدونة“ میں امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب کو مدون و مرتب کیا ہے، اور اسی ”المدونة“ پر امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب کے فقہائے کرام کا اعتماد ہے۔ آپ بڑے فقیہ، زاہد اور متقی شخص تھے، آپ کا معمول ہر دن میں دو قرآن مجید ختم کرنے کا تھا، علم حدیث کی طلب میں بہت سامال صرف کیا، حجت حدیث اور حسن روایت میں یگانہ آفاق اور نادر زمانہ تھے۔

### ۳..... نسخة ابن وهب

ابو محمد عبد اللہ بن سلمہ فہری رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۷ھ) کا ہے، آپ اپنے زمانہ میں کثیر الروایت تھے، آپ نے اجتہاد اور تفقہ کے طریقے امام مالک اور امام لیث بن سعد رحمہما اللہ سے سیکھے تھے، مجتہد بھی تھے کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے، امام ذہبی رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں:

إنه وجد في تصانيفه مائة ألف حديث وعشرون ألفاً من رواياته ومع

هذه لا يوجد في أحاديثه منكر فضلاً من ساقط وموضوع. ❷

ترجمہ: آپ کی تصانیف میں آپ سے ایک لاکھ بیس ہزار روایات موجود ہونے کے

❶ المصنفات في الحديث: ص ۱۰۱ تا ۱۰۴ / أوجز المسالك: مقدمة، ص ۱۱۶

باوجود اس میں کوئی منکر روایت نہیں چہ جائیکہ موضوع اور ساقط روایت ہو۔

#### ۴..... نسخة معن بن عیسیٰ

امام معن بن عیسیٰ رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ) یہ امام مالک رحمہ اللہ کے بڑے اہم اور محقق تلامذہ میں سے تھے، ہر وقت اپنے شیخ امام مالک کے ساتھ رہا کرتے تھے، آپ نے امام مالک رحمہ اللہ سے چالیس ہزار مسئلے سنے تھے، اپنے زمانے کے محقق اور مفتی تھے، جب امام مالک رحمہ اللہ اتنے بوڑھے ہو گئے کہ لاٹھی رکھنے کی ضرورت پڑی تو بجائے لاٹھی کے معن بن عیسیٰ پر ہی تکیہ لگائے نکل کر جاتے تھے، اسی وجہ سے لوگ ان کو عصائے مالک بھی کہتے تھے۔

#### ۵..... نسخة یحییٰ بن یحییٰ

یحییٰ بن یحییٰ اندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۲ھ) ہے جو ہمارے شہروں میں زیادہ تر مروج ہے، یہ سب سے زیادہ مشہور اور متداول ہے، بلکہ جب کبھی موطا کا ذکر مطلقاً ہو تو پھر یہی مراد ہوتا ہے، آپ نے اس کا سماع امام مالک رحمہ اللہ سے ان کی وفات ہی کے سال کیا ہے بلکہ آپ شیخ کی تجہیز و تکفین میں بھی شریک رہے اور اس نسخے کے شروع میں بسم اللہ کے بعد ”وقوت الصلاة“ (اوقات صلوٰۃ) کا ذکر ہے، موطا کی معروف شروحات اسی نسخے کی ہیں۔

#### ۶..... نسخة أبي حذافة السهمی

امام احمد بن اسماعیل سہمی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۹ھ) شرائط کے لحاظ سے چنداں معتبر نہ تھے، اس وجہ سے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے آپ کی تضعیف کی ہے، خطیب فرماتے ہیں کہ دانستہ جھوٹ نہیں بولتے تھے لیکن غفلت اور سادگی کی بناء پر اس بلا میں پڑ جاتے تھے، امام مالک رحمہ اللہ کے تلامذہ میں فوت ہونے والوں میں آخری ہیں۔

#### ۷..... نسخة محمد بن المبارك الصوری

امام محمد بن مبارک بن یعلیٰ قرشی رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۵ھ) آپ کی توثیق امام عجل، امام

ابو حاتم، امام ابن حبان رحمہ اللہ نے کی ہے۔ امام ذہلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محدثین شام میں میرے دیکھے ہوئے علماء میں سے آپ سب سے افضل تھے۔

## ۸..... نسخة عبد الله بن يوسف

امام عبد اللہ بن یوسف رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۸ھ) امام بخاری اور امام حاتم رحمہما اللہ نے آپ کی توثیق کی ہے، اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں آپ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں، اور آپ کو شامی محدثین میں زیادہ اثبات فرمایا کرتے تھے۔

## ۹..... نسخة الإمام القعنبی

امام ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب الحارثی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۱ھ) اسماء الرجال کے ماہر امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام قعنبی اور وکیع رحمہما اللہ کے علاوہ محدثین میں سے کسی کو احادیث بیان کرنے میں زیادہ مخلص نہیں دیکھا۔ آپ مستجاب الدعوات تھے اور بہت فضائل کے مالک اور ابدال میں شمار کئے جاتے تھے، امام مالک، امام لیث بن سعد، امام ابن ابی ذئب، امام حماد، شعبہ، امام سلمہ بن وردان رحمہم اللہ وغیرہ بہت سارے مشائخ سے روایت کرتے تھے۔

## ۱۰..... نسخة يحيى بن يحيى التميمي

امام یحییٰ بن یحییٰ بن عبد الرحمن تمیمی حنظلی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۶ھ) امام مسلم رحمہ اللہ نے ان سے اپنی صحیح میں روایت نقل کی ہے۔

## ۱۱..... نسخة سعيد بن عفير

امام سعد بن کثیر بن عفیر رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۶ھ) امام بخاری رحمہ اللہ اور دوسرے معتبر محدثین ان سے روایت کرتے ہیں، ان کو علم حدیث کے علاوہ دیگر علوم میں بھی کمال حاصل تھا، انساب، علم تاریخ اور واقعات عرب اور گزشتہ اخبار میں خصوصیت کے ساتھ دخل رکھتے تھے، فصاحت اور علوم ادبیہ میں بھی اپنے زمانے کے امام تھے۔

## ۱۲..... نسخة يحيى بن عبد الله

امام یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۱ھ) امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ایک واسطے سے اپنی صحیحین میں ان سے کئی روایات نقل کی ہیں۔

## ۱۳..... نسخة مصعب بن عبد الله الزبیری

امام مصعب بن عبد اللہ بن مصعب بن ثابت رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۶ھ) ان کی توثیق امام ابن معین، امام ابو زرہ، امام دارقطنی اور امام ابن حبان رحمہم اللہ وغیرہم نے کی ہے۔

## ۱۴..... نسخة أبي مصعب

امام احمد بن ابی بکر قاسم بن الحارث بن زرارہ بن مصعب بن عبد الرحمن بن عوف زہری رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۲ھ) مدینہ منورہ کے قاضی اور مفتی تھے، اصحاب صحاح ستہ ان سے روایت کرتے تھے، البتہ نسائی نے ان سے بواسطہ روایت کی ہے، اہل مدینہ کا آپ پر بڑا اعتماد تھا، ان کا نسخہ عام نسخوں سے ضخیم ہے، علمائے کرام کہتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ کے سامنے پیش شدہ موطآت میں آپ کا جمع شدہ موطا آخری ہی تھا، ان کے نسخہ میں دیگر نسخوں کے مقابل تقریباً سوا حدیث زائد ہیں۔

## ۱۵..... نسخة سويد بن سعيد

امام مسلم اور ابن ماجہ رحمہما اللہ نے ان سے روایت کی ہے، اور وہ ان کو معتبر جانتے تھے، امام ابوالقاسم لغوی تو ان کو حفاظ حدیث میں شمار کرتے تھے، لیکن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بعض امور میں ان کی گرفت فرمایا کرتے تھے، آخری عمر میں کبر سن، ضعف بصارت اور حافظہ میں خلل ہونے کے سبب سے قابل اعتماد نہیں رہے تھے۔

## ۱۶..... نسخة سليمان بن برد

ان کے متعلق تفصیلات نہیں معلوم ہو سکیں۔

## ”موطأ مالک“ کے ۵۵ روایات کا تذکرہ

”موطأ مالک“ کے ۵۵ اہم روایات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

- ۱..... معن بن عیسیٰ بن یحییٰ بن دینار رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ)
- ۲..... مطرف بن عبد اللہ بن مطرف بن سلیمان بن یسار رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۰ھ)
- ۳..... عبد اللہ بن وہب بن مسلم رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۷ھ)
- ۴..... عبد الرحمن بن مہدی بن حسان بن عبد الرحمن رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ)
- ۵..... مصعب بن عبد اللہ بن معصب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۶ھ)
- ۶..... محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ)
- ۷..... محمد بن المبارک بن یعلیٰ رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۵ھ)
- ۸..... الولید بن مسلم رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۵ھ)
- ۹..... قتیبہ بن سعید بن جمیل بن طریق بن عبد اللہ رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۰ھ)
- ۱۰..... سعید بن داود بن سعید بن ابی زبیری رحمہ اللہ
- ۱۱..... ابو عبد اللہ محمد بن صدقہ فدی رحمہ اللہ
- ۱۲..... سلیمان بن برد بن نجیح رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۰ھ)
- ۱۳..... یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر رحمہ اللہ
- ۱۴..... یحییٰ بن یحییٰ بن کثیر بن وسلاس بن شملاس رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۹ھ)
- ۱۵..... اسماعیل بن ابی اولیس عبد اللہ بن عبد اللہ بن اولیس بن مالک بن ابی عامر رحمہ اللہ
- ۱۶..... عبد الحمید بن ابی اولیس عبد اللہ بن عبد اللہ بن اولیس رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۰ھ)
- ۱۷..... موسیٰ بن طارق رحمہ اللہ
- ۱۸..... سوید بن سعید بن سہل بن شہریار رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۰ھ)
- ۱۹..... جویریہ بن اسماء بن عبید بن مخارق رحمہ اللہ

- ٢٠.....عبدالرحمن بن القاسم بن خالد بن جنازه رحمه الله (متوفى ١٩١هـ)
- ٢١.....عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب رحمه الله
- ٢٢.....سعيد بن كثير بن عفير بن مسلم بن يزيد بن حبيب بن الاسود رحمه الله (متوفى ٢٢٦هـ)
- ٢٣.....اشهب بن عبد العزيز بن داود بن ابراهيم رحمه الله
- ٢٤.....احمد بن ابى بكر بن الحارث بن زرارۃ بن مصعب رحمه الله (متوفى ٢٢٢هـ)
- ٢٥.....عتبة بن حماد بن خليد رحمه الله
- ٢٦.....عمر بن عبد الواحد بن قيس رحمه الله
- ٢٧.....يحيى بن امام مالك بن انس بن ابى عامر رحمه الله
- ٢٨.....فاطمة بنت امام مالك بن انس رحمهما الله
- ٢٩.....ماضى بن محمد بن مسعود رحمه الله
- ٣٠.....اسحاق بن ابراهيم بن يعقوب رحمه الله
- ٣١.....محمد بن النعمان بن شبل رحمه الله
- ٣٢.....عبيد الله بن محمد بن حفص بن عمر بن موسى رحمه الله
- ٣٣.....محمد بن عبد الله بن عبد الحكم بن اعين بن ليث رحمه الله (متوفى ٢١٢هـ)
- ٣٤.....يحيى بن سعيد بن فروخ رحمه الله (متوفى ١٩٨هـ)
- ٣٥.....روح بن عبادۃ بن العلاء بن حسان بن عمرو بن مرشد رحمه الله (متوفى ٢٠٥هـ)
- ٣٦.....مروان بن محمد بن حسان رحمه الله (متوفى ٢١٠هـ)
- ٣٧.....سعد بن عبد الحميد بن جعفر بن عبد الله بن الحكم بن رافع بن سنان رحمه الله (متوفى ٢١٩هـ)
- ٣٨.....هشام بن عبد الملك رحمه الله (متوفى ٢٢٧هـ)
- ٣٩.....عبد الله بن نافع بن ثابت بن عبد الله بن الزبير بن العوام رحمه الله (متوفى ٢١٠هـ)
- ٤٠.....عبد الله بن يوسف رحمه الله (متوفى ٢١٨هـ)



- ۴۱..... سعید بن الحکم بن محمد بن ابی مری رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۲ھ)
- ۴۲..... یحییٰ بن یحییٰ بن بکر بن عبد الرحمن بن یحییٰ بن حماد رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۶ھ)
- ۴۳..... حبیب بن ابی حبیب مرزوق "و یقال" رزق (متوفی ۲۱۸ھ)
- ۴۴..... اسحاق بن عیسیٰ بن نجیح رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۵ھ)
- ۴۵..... الباجی وہو محمد بن بشیر بن سعید رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ)
- ۴۶..... ایوب بن صالح بن سلمہ بن مروان رحمہ اللہ
- ۴۷..... خالد بن نزار بن مغیرہ بن سلیم رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۲ھ)
- ۴۸..... زیاد بن عبد الرحمن بن زہیر بن ناشرہ بن نودان (متوفی ۱۹۳ھ)
- ۴۹..... بکار بن عبد اللہ بن مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر بن العوام رحمہ اللہ
- ۵۰..... محرز بن سلمہ بن یزید رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۴ھ)
- ۵۱..... عبد الاعلیٰ بن مسہر بن عبد الاعلیٰ بن مسلم (متوفی ۲۱۸ھ)
- ۵۲..... اسد بن الفرات بن سنان رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۳ھ)
- ۵۳..... یحییٰ بن صالح رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۲ھ)
- ۵۴..... علی بن زیاد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۳ھ)
- ۵۵..... عبد الرحیم بن خالد بن یزید رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۳ھ) ❶

## ”موطأ مالک“ کی چند اہم خصوصیات

۱..... موطأ سے پہلے جو کتب حدیث تیار ہوئیں ان کی بنیاد زیادہ تر صحابہ و تابعین کے آثار و فتاویٰ پر تھی، امام مالک رحمہ اللہ نے احادیث صحیحہ کو پہلی بنیاد اور آثار صحابہ و فتاویٰ کو دوسری بنیاد قرار دیا۔

۲..... عام طور سے اس زمانے کی کتابوں میں صحت کا زیادہ خیال نہیں رکھا گیا تھا لیکن امام مالک رحمہ اللہ نے اسی حدیث یا فتوے کو قبول کیا جس کی صحت پوری طرح ثابت تھی۔

۳..... موطا کی تالیف مدینہ منورہ میں ہوئی اور اس میں عام طور سے حجاز ہی کے محدثین و شیوخ کی روایتیں درج ہیں، اور علماء اس پر عام طور سے متفق ہیں کہ اہل حجاز کی احادیث اپنی صحت و سند کے لحاظ سے دوسری تمام جگہ کی حدیثوں پر فائق ہیں۔

۴..... موطا کی تصنیف کے وقت بہت سے اہم تبع تابعین موجود تھے۔

۵..... امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک راوی کے لئے ضروری ہے کہ وہ جس روایت کو بیان کرے وہ اس کا حافظ بھی ہو۔

۶..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤلفین کے درمیان جتنے واسطے کم ہوں گے حدیث اتنی ہی معتبر و مستحکم ہوگی، موطا کی حدیثیں عام طور سے تین یا چار واسطوں سے ہی بیان کی گئی ہیں۔

(فائدہ) امام مالک رحمہ اللہ کے تفصیلی حالات، آپ کے اساتذہ اور تلامذہ کا تذکرہ، آپ کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال، اہل علم کی نگاہ میں آپ کا مقام، آپ کی تصنیفات، موطا مالک کا تذکرہ، موطا مالک میں موجود روایات کی تعداد، موطا مالک کے نسخے، کتب حدیث میں موطا مالک کا مقام و مرتبہ، اس نسخے کا تفصیلی تعارف جو اس وقت مطبوعہ ہے، موطا مالک میں موجود مرسل روایات کا تذکرہ، نیز اصح کتاب کون سی ہے صحیح بخاری یا موطا مالک، موطا مالک پر لکھی گئی شروحات و حواشی کا تفصیلی تذکرہ، موطا مالک کے رجال پر لکھی گئی کتابیں اور اس کے علاوہ بھی نہایت مفید مباحث کے لئے دیکھئے: ①

## ﴿ ۳۲ ﴾ ”موطأ مالک“ کی شروحات

۱..... التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد

علامہ یوسف بن عبد اللہ بن محمد المعروف ابن عبد البر رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) مصنف ایک مشہور مالکی عالم گزرے ہیں، اللہ تعالیٰ نے علم حدیث، رجال حدیث، طرق

حدیث اور علل حدیث میں آپ کو ایک نمایاں مقام عطا کیا تھا، آپ کی پیدائش ۳۶۸ھ میں ہوئی، اپنے زمانے کے ایک بہترین محدث اور فقیہ تھے، آپ قرطبہ کے رہنے والے تھے، کئی اسفار علوم حدیث کے لئے کئے، خطیب بغدادی کو محدثین نے حافظ مشرق اور آپ کو حافظ مغرب کا لقب دیا، آپ کی مشہور تصانیف درج ذیل ہیں۔

### علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ کی پندرہ کتابوں کا مختصر تعارف

۱..... الاستیعاب فی معرفة الأصحاب: یہ صحابہ کرام کے حالات و سوانح پر مشتمل ہے۔

۲..... جامع بیان العلم و فضلہ: یہ علم اور اہل علم کی فضیلت اور ان کے مقام و مرتبہ پر باسناد اور مستند کتاب ہے۔

۳..... الانتقاء فی فضائل الأئمة الثلاثة الفقهاء: یہ امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کی سوانح پر ہے۔

۴..... اختلاف أقوال مالک وأصحابه: اس میں امام مالک اور ان کے تلامذہ کے درمیان اختلافی مسائل کا ذکر ہے۔

۵..... أدب المجالسة و حمد اللسان: اس میں مجالس کے آداب اور مجلس کے حقوق کا تذکرہ ہے، اس میں صحابہ و تابعین کے نہایت مفید اقوال زریں ہیں۔

۶..... الإنباه على قبائل الرواة: اس میں اُن قبائل کا تذکرہ ہے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قربت و اتصال اور روایت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

۷..... الإنصاف فيما بين علماء المسلمين في قراءة بسم الله الرحمن الرحيم فی فاتحة الكتاب: اس میں صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ فقہاء کے مذاہب کا تذکرہ ہے کہ آیا بسم اللہ سورہ فاتحہ کا جز ہے یا نہیں، موصوف نے طرفین کے دلائل، طرز استدلال، روایت کے طرق، اسانید و متون پر اعتدال کے ساتھ گفتگو کی ہے۔

۸..... الدرر فی اختصار المغازی والسير: اس کتاب میں حضور کی بعثت،

کفار کی طرف سے مسلمانوں کو اذیتیں، ہجرت الی الحبشہ، ہجرت مدینہ، اختصار کے ساتھ غزوات کا تذکرہ، غنائم کی تقسیم، وفودِ عرب اور حضور کی وفات کا ذکر ہے۔

۹..... الکافی فی فقہ اہل المدینۃ: یہ فقہی البواب کی ترتیب پر فقہ مالکی کی جزئیات و مسائل پر مشتمل ایک مبسوط کتاب ہے۔ ”کتاب الطہارۃ“ سے آغاز ہے اور ”کتاب القصاص والدیات“ پر انتہاء ہے۔ ۱۱۴۵ صفحات پر مشتمل ہے، اس کتاب کی ترتیب و تہذیب، مسائل و دلائل اور جامعیت سے موصوف کی حدیث کے ساتھ فقہی بصیرت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

۱۰..... بہجة المجالس و أنس المجالس: اس میں کتبِ ادب سے نادر واقعات، دلچسپ حکایات، اہل علم کے اقوال و زریں، منتخب اشعار اور علم و ادب سے متعلق نادر معلومات یکجا ہیں۔

۱۱..... کتاب العقل والعقلاء: اس میں عقل اور عقلاء سے متعلق مفید معلومات ہیں۔

۱۲..... التغطا بحديث الموطأ ۱۳..... التقصی بحديث الموطأ

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہی کتابیں ہیں، لیکن علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ کی توضیح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں الگ الگ کتابیں ہیں، موصوف فرماتے ہیں کہ ”التغطا“ موطا کی احادیث مسند و متصل کے انتخاب و ترتیب و بیان اور ”التقصی“ موطا کی منقطع، مرسل، منفصل اور بلاغات کے وصل و رفع و اسناد پر مشتمل ہے۔ ①

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”التقصی“ میں امام مالک رحمہ اللہ کے شیوخ کی ترتیب پر مرفوع روایات کو جمع کیا ہے چاہے وہ متصل ہوں یا منقطع:

کتاب التَّقْصِي لأبي عمر بن عبد البر وَهُوَ جَمْعُ مَا فِي الْمُوطَأِ مِنَ الْأَحَادِيثِ الْمَرْفُوعَةِ مَوْضُولًا كَانَ أَوْ مُنْقَطِعًا مُرْتَبًا عَلَى شُيُوخِ مَالِك. ②

۱۲..... التمهيد: ۱۵..... الاستذكار:

ان دونوں کتابوں کا تعارف ان شاء اللہ آگے آئے گا۔

علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ کی ”التغطا، التقصى“ کا مطبوعہ نسخہ مجھے نہیں ملا، اس کے علاوہ تمام کتابیں مطبوعہ ہیں۔ مجھے موصوف کی ان مندرجہ بالا کتب کے علاوہ کوئی مطبوعہ کتاب نہیں ملی۔

## ”التمہید“ کا تعارف

اس کتاب کی ترتیب حروفِ معجم پر ہے، اس میں روایات کو امام مالک رحمہ اللہ کے شیوخ کی ترتیب پر ذکر کیا ہے، شروع میں تقریباً (۹۰) صفحات پر مشتمل ایک مبسوط مقدمہ ہے، اس میں امام مالک رحمہ اللہ کے شیوخ کے نام و نسب، کنیت، لقب اور اُن کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل کے توثیقی اقوال، کبار اہل علم کی نگاہ میں اُن کا مقام، امام مالک رحمہ اللہ کا اُن سے تلمذ، اور اُس شیخ سے موطا میں جتنی روایات منقول ہیں اُس کا ذکر، جیسے امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے چار روایات منقول ہیں، امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے ۲۷ روایات منقول ہیں ”الحديث الأول، الحديث الثاني، الحديث الثالث“ اس طرح ترتیب سے ہر شیخ کی جملہ روایات کو یکجا ذکر کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر حدیث کی تشریح بھی کرتے ہیں، روایت کے دیگر طرق کی نشان دہی کرتے ہیں، حدیث کے رفع و اتصال اور وقف و انقطاع اور اسناد و ارسال پر بحث کرتے ہیں۔ شرح حدیث میں صحابہ کرام، ائمہ تابعین اور فقہاء کے آراء و مذاہب بھی بیان کرتے ہیں۔ اختلافی مسئلے میں طرفین کے اختصار کے ساتھ دلائل ذکر کرتے ہیں، جیسے امام زہری رحمہ اللہ سے مروی تیسری روایت روایت کے تحت ”نذر“ پر مفصل گفتگو کی ہے اور اس مسئلے میں کہ اگر کسی شخص نے نذر مانی اور پوری نہ کر سکا، انتقال ہو گیا تو کیا ورثہ پر اس کی ادائیگی لازم ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ کو بالتفصیل مدلل ذکر کیا ہے، اسی طرح دیگر اختلافی مسائل کو۔ اس کتاب کی ترتیب و تصحیح میں

علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ نے موطا کے بارہ مستند اور مشہور نسخوں سے مدد لی تھی۔ ①

خلاصہ یہ ہے کہ یہ شرح امام مالک رحمہ اللہ کے شیوخ کے حالات، موطا کی احادیث کی تشریح، معانی و مطالب کی وضاحت، روایات و اسانید کی تحقیق، فقہاء کے مذاہب و دلائل اور فقہ و حدیث کے بے شمار فوائد و نکات پر مشتمل ہے۔ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ معاصر اور متعصب ہونے کے باوجود اس شرح کے متعلق فرماتے ہیں:

هو كتاب فى الفقه والحديث ولا أعلم نظيره. ①

اس شرح سے ان کی شخصیت کا تعارف ہوا، اور اہل علم کو ان کی بلند پایہ جلالتِ شان اور حدیث و فقہ میں ان کی مجتہدانہ بصیرت کا علم ہوا۔ یہ شرح مصطفیٰ ابن احمد العلوی اور محمد بن عبدالکبیر البکری کی تحقیق کے ساتھ ۲۴ جلدوں میں ”وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية“ سے ۱۳۸۷ھ میں طبع ہوئی ہے۔

اس کتاب کا موضوع دو باتیں ہیں، موطا مالک کی روایات کے معانی کی وضاحت، اور روایت کے اسناد اور طرق کا تذکرہ، یہ دونوں باتیں مؤلف نے کتاب کے نام میں ذکر کر دی ہیں، کتاب کا نام ”التمهيد لما فى الموطأ من المعانى والأسانيد“ ہے۔

## ۲ ..... الاستذکار

اس کتاب کا اصل نام ”الاستذکار لمذاهب فقهاء الأمصار وعلماء الأقطار وفيما تضمنه الموطأ من معانى الرأى والآثار وشرح ذلك كله بالإيجاز والاختصار“ ہے۔

اس کتاب میں موطا میں موجود صحابہ اور تابعین کے اقوال کی تشریح ہے، موصوف نے احادیث سے مستنبط فوائد اور فقہاء کے مذاہب کا تفصیلاً ذکر کیا ہے، صرف چار مشہور فقہاء ہی نہیں بلکہ صحابہ، تابعین، تبع تابعین، اور دیگر فقہاء کے اقوال و آراء بھی ذکر کی ہیں جو فقہ میں مشہور و معروف ہیں، اس کتاب کا موضوع یہی ہے جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے، البتہ ضمناً انہوں نے احادیث کے معانی، روایت کی تشریح و توضیح، مرسل روایت کی سند اور

احادیث کی تخریج بھی کی ہے، البتہ زیادہ تر مباحث اس میں فقہی ہیں جیسا کہ پہلی کتاب میں زیادہ تر مباحث حدیث کی ہیں۔ یہ کتاب سالم محمد عطاء کی تحقیق کے ساتھ ۹ جلدوں میں ”دار الکتب العلمیہ“ سے ۱۴۲۱ھ میں طبع ہوئی ہے۔

### ۳..... المنتقى شرح الموطا

امام ابو الولید سلیمان بن خلف باجی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۷ھ) مالکی علماء میں ایک نامور عالم گزرے ہیں، آپ کی مشہور تصانیف میں ”التعذیل والتجریح، الإشارة فی أصول الفقه“ اور یہ شرح ہے، ان کا اسلوب یہ ہے کہ روایات نقل کر کے پہلے اس کے مشکل اور غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، پھر احادیث کی شرح کرتے ہیں، فقہاء کے اختلافات بھی ذکر کرتے ہیں ”فصل“ کا عنوان لگا کر حدیث کی تشریح اور تفصیل بیان کرتے ہیں اور حدیث سے مستنبط فوائد اور مسائل کرتے ہیں۔ فقہاء کے اختلافات خصوصاً امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب کو دلائل اور وجہ ترجیحات کے ساتھ تفصیلی ذکر کرتے ہیں۔ ”مسألة“ کا عنوان ڈال کر اس کے تحت مسائل ذکر کرتے ہیں، لفظ ”ص“ لکھ کر عموماً متن لکھتے ہیں، لفظ ”ش“ لکھ کر اس کی شرح کرتے ہیں، اس کتاب کی طباعت صاف نہیں ہے، اس نسخہ سے استفادہ کرنا مشکل ہے، نیز اس میں حواشی و تعلیقات بھی نہیں ہیں، اگر اس کتاب کو کمپیوٹرائز کر کے عمدہ طباعت، حواشی اور تعلیقات کے ساتھ طبع کیا جائے تو اہل علم کے لئے گراں قدر سرمایہ ہوگا۔ یہ کتاب ۷ جلدوں میں ”مطبعة السعادة“ مصر سے طبع ہے۔

### ۴..... القبس فی شرح موطأ مالک بن أنس

علامہ محمد بن عبد اللہ المعروف ابن العربی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۳ھ) مصنف کی مشہور تصانیف میں ”أحكام القرآن، عارضة الأحوذی شرح سنن الترمذی، القبس فی شرح موطأ مالک بن أنس، العواصم والقواصم“ ہیں۔ مصنف کا

اس شرح میں اسلوب یہ ہے کہ انہوں نے احادیث کو حل کیا ہے، البتہ فنی مباحث اور فقہاء کے اختلافات اور طویل مباحث سے اس میں اجتناب کیا ہے، کہیں کہیں نام اور مذہب لکھا ہے، دلائل کا ذکر نہیں کیا، البتہ امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب مدلل ہے اور نسخوں کی عبارات کا موازنہ بھی کیا ہے کہ فلاں فلاں نسخہ میں یہ عبارت ہے اور فلاں فلاں میں نہیں ہے، مصنف مختصر عناوین اور فقروں کے ساتھ وضاحت کرتے ہیں، مثلاً ”إلحاق، کشف وإيضاح، تفصیل، غائلة وإيضاح، تأصيل، تقریر، نکتة بدیعة، حقیقة، فقہ، تسمیم“ وغیرہ، یہ شرح ترتیب و تنسیق اور تہذیب کے لحاظ سے نہایت مفید ہے۔ اگر محشی زیادہ وقت نسخوں کی بجائے کتاب کی تحقیق و تخریج میں صرف کرتا تو بہتر تھا، علمی حلقوں میں تخریج و تحقیق کی ضرورت ہے نہ بالکل نسخوں سے موازنہ کی۔

## ۵..... المسالک فی شرح موطأ مالک

علامہ ابن العربی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۳ھ) یہ مصنف کی موطا پر دوسری شرح ہے، اس میں ان کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے روایت کی سند پر کلام کرتے ہیں، اگر حدیث منقطع ہو تو امام مالک رحمہ اللہ کے طریق سے یا دیگر طریق سے اُسے موصول نقل کریں گے، نسخ منسوخ روایات کی تعیین کرتے ہیں، غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، روایت نقل کرنے کے بعد اس کے تحت مسائل و مباحث کو بالترتیب ”المسألة الأولى، المسألة الثانية، المسألة الثالثة“ کہہ کر نقل کرتے ہیں، اس میں لغوی، کلامی، اصولی، حدیثی اور فقہی مباحث ہیں، اکثر موطا کے نسخوں پر بھی تنبیہ کرتے ہیں، فقہاء کرام کے درمیان اختلافی مسائل کو بالتفصیل ذکر کرتے ہیں، ہر کتاب کے شروع میں ان کی لغوی، صرفی، تاریخی، فقہی اور حدیثی مباحث نہایت مفید ہیں، اس کے مطالعہ سے اُس کتاب اور اس کے تحت جملہ ابواب کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ شرح استاذ محمد بن حسین سلیمانی اور سید عائشہ بنت الحسین سلیمانی کی تعلیق و تحقیق کے سات جلدوں میں ”دار الغرب الاسلامی“ بیروت سے طبع ہے۔



## ۶..... تنویر الحوالک شرح موطأ مالک

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) موطأ مالک کے اکثر نسخوں میں یہ شرح بطور حاشیہ کے طبع ہے، مصنف کا اس شرح میں اسلوب یہ ہے کہ انہوں نے غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے، زیادہ تر علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ کے حوالے سے معانی حدیث، مطالب حدیث اور تخریج حدیث ذکر کی ہے، اس میں ہر ہر حدیث کی شرح نہیں ہے بلکہ جہاں ضرورت محسوس کی وہاں تشریح لکھی ہے۔ حل کتاب اور فہم حدیث کے لئے اختصار کے ساتھ نہایت مفید ہے۔ اس شرح پر سب سے مفید تحقیق شیخ محمد عبدالسلام کی ہے، انہوں نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ مصنف کی تقریباً ہر اہم بات کی تخریج اصل مراجع سے تحقیق کے ساتھ کی ہے۔ یہ محقق نسخہ ”دار الحدیث“ قاہرہ سے طبع ہے۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے موطأ کے رجال پر مستقل ایک کتاب ”إسعاف المبطأ برجال الموطأ“ کے نام سے تصنیف کی، اس میں موطأ مالک کے رجال کے مختصر احوال ہیں، نام، کنیت، لقب، چند مشہور اساتذہ اور تلامذہ کا ذکر ہے، اور اس راوی کے متعلق مشہور دو یا تین ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال ذکر کئے ہیں، اور بعض روایات کا سن وفات بھی ذکر کیا ہے، البتہ التزام نہیں کیا، عموماً دو سے تین سطروں میں احوال لکھتے ہیں۔ یہ کتاب ”المکتبة التجارية الكبرى“ سے طبع ہے۔

## ۷..... أنوار الكواكب أبهج المسالك بشرح موطأ

### الإمام مالک أو شرح الزرقانی

علامہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۲۲ھ) مصنف کی مشہور تصانیف دو ہیں ”شرح الزرقانی علی موطأ مالک، شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة“ مصنف کا اسلوب اس شرح میں یہ ہے کہ روایت کا ایک ایک جزء لکھ کر اس کی وضاحت کرتے ہیں، الفاظ حدیث کی تشریح کرتے ہیں، متعارض فیہ روایات

میں تطبیق دیتے ہیں، حدیث سے مستنبط فوائد ذکر کرتے ہیں، معانی حدیث میں استشہاد کے لئے اشعار بھی نقل کرتے ہیں، ضبط الفاظ اور کلمات کا اہتمام کرتے ہیں، روایات کے طرق کا ذکر کرتے ہیں، اگر وہ روایت دیگر کتب حدیث میں ہو تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، حدیث پر سند یا متن کے اعتبار سے مفید گفتگو کرتے ہیں، معانی حدیث، طرق حدیث، تشریح حدیث اور علل حدیث میں علامہ ابن عبد البر مالکی رحمہ اللہ کی ”التمہید“ اور ”الاستذکار“ اور علامہ باجی رحمہ اللہ کی ”المنتقى“ سے استفادہ کرتے ہیں۔ اگر راوی کا نام پہلی دفعہ آئے تو اس کے مختصر احوال بھی ذکر کرتے ہیں، ایک نام کے مختلف راویوں کے درمیان فرق ذکر کرتے ہیں، عموماً مالکی مذہب کے دلائل اور ترجیحات کا تذکرہ زیادہ کرتے ہیں، حل کتاب کے لئے نہایت عمدہ شرح ہے، انہوں نے سابقہ تمام شروحات سے استفادہ کیا ہے، اس لئے یہ شرح احتواء اور احاطہ کے اعتبار سے جامع ہے۔ یہ شرح طہ عبد الرؤف کی تحقیق کے ساتھ ۴ جلدوں میں ”مکتبة الشفافية الدينية“ قاہرہ سے طبع ہے۔

## ۸..... المسوی ۹..... المصفی

ان دونوں شروح کے مصنف امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ ہیں۔ آپ کی پیدائش ۱۱۱۴ھ میں ہوئی، آپ کا نام احمد ہے، آپ کے والد کا نام عبد الرحیم ہے، آپ ”ولی اللہ“ کے نام سے مشہور ہیں، سلسلہ نسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے، آپ نے ابتدائی تعلیم شاہ عبد الرحیم سے حاصل کی، پھر شیخ افضل سیالکوٹی رحمہ اللہ سے تعلیم حاصل کی، تعلیم کا آغاز پانچ سال کی عمر میں کیا، سات سال کی عمر میں حفظ قرآن کیا، دسویں سال تک آپ نے فارسی اور عربی کے ابتدائی رسائل پڑھنا شروع کئے، اور ایک سال میں مکمل کر لئے، اس کے بعد آپ نے صرف اور نحو کی طرف اپنی توجہ مبذول کی، ۱۵ سال کی عمر میں تمام متداول درسی علوم سے فارغ ہو گئے، عمر ۱۶ سال تھی کہ آپ کے والد نے آپ کی شادی کی، ۱۷ سال کی عمر میں والد کا انتقال ہو گیا، پھر اپنے والد کی مسند پر ۱۲ سال تک درس دیا۔ اس بارہ سال کے عرصے میں آپ نے فنون اور علوم میں اس قدر محنت کی اور درس اس

قد تحقیق اور مطالعہ کے ساتھ دیا کہ تیس سال کی عمر تک آپ ایک مستند، معتمد اور محقق عالم بن چکے تھے، پھر ۱۱۴۳ھ میں آپ نے حرمین کا سفر کیا، اور دو سال دو مہینے آپ وہاں رہے، فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد آپ مدینہ منورہ گئے وہاں شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی رحمہ اللہ سے بخاری شریف کی سماعت کی، صحاح ستہ، موطا مالک، مسند دارمی اور امام محمد کی ”کتاب الآثار“ کے اطراف ان کے سامنے پڑھے، ان کتابوں کی اور بقیہ کتب حدیث کی ان سے اجازت حاصل کی، پھر مکہ مکرمہ دوبارہ آئے اور دوسرا حج کیا، شیخ وفد اللہ مالکی رحمہ اللہ سے موطا مالک پڑھی، یہیں سے ان کے قلب و عقل میں موطا مالک کی محبت اور عقیدت رچ بس گئی، پھر شیخ تاج الدین حنفی رحمہ اللہ جو بخاری کا درس دیتے تھے، ان کے دروس میں بھی چند دن شریک ہوئے، پھر آپ دوبارہ ہندوستان تشریف لائے اور ۱۱۴۵ھ سے پھر آپ نے دوبارہ درس تدریس اور تصنیف کا آغاز کیا۔ شاہ صاحب نے اپنی مختصر سوانح فارسی زبان میں اس رسالہ ”الجزء اللطیف فی ترجمۃ العبد الضعیف“ لکھی ہے۔ حضرت شاہ صاحب جب ہندوستان تشریف لائے تو انہوں نے علم حدیث کی تحصیل کا ایک نیا طریقہ رائج کیا، جس کی امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ طالب علم کی فطرت میں تحقیق اور تجسس کی تڑپ پیدا کی جائے۔ آپ قرآن مجید کے بعد حدیث کی تمام کتابوں میں موطا مالک کو سب سے زیادہ معتبر سمجھتے تھے، آپ نے کتب حدیث کے طبقات مقرر کئے، طبقہ اول میں موطا مالک، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو رکھا، طبقہ دوم میں سنن ابی داؤد، ترمذی اور نسائی کو رکھا۔ طبقات کی یہ بحث آپ کی کتاب ”حجة الله البالغة“ میں ہے، چونکہ موطا مالک کے ساتھ آپ کا خصوصی شغف تھا اس لئے اس کی دو شروحات لکھیں، فارسی زبان میں ”المصفیٰ“ اور عربی زبان میں ”المسوی“

### حضرت شاہ ولی اللہ کی تیس تصانیف کا مختصر تعارف

۱..... ”فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن“ یہ قرآن مجید کا فارسی زبان میں نہایت عمدہ اور مطلب خیز ترجمہ ہے، ترجمہ کے ساتھ جا بجا علمی فوائد کا بھی ذکر ہے، یہ

اگرچہ مختصر ہے لیکن جامعیت اور افادیت میں بے مثل ہے۔

۲..... ”الفوز الکبیر فی أصول التفسیر“ یہ رسالہ بھی فارسی زبان میں ہے، چونکہ اس وقت فارسی زبان رائج تھی اس لئے قرآن مجید کا ترجمہ بھی فارسی میں کیا اور قرآن فہمی اور تفسیر کے نادر اصول و ضوابط اور علم تفسیر کے متعلق نہایت مفید عمدہ نکات بھی فارسی زبان میں ذکر کئے، اس کتاب کو فارسی سے عربی میں تعریب حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری (شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند) نے کی ہے۔

پھر موصوف نے خود اس کی عربی میں شرح ”العون الکبیر“ کے نام سے لکھی، اس کی پہلی اردو شرح ”الخیر الکثیر“ کے نام سے لکھی گئی۔

۳..... ”المصفی“ اس میں شاہ صاحب نے پہلے موطا مالک کی تلخیص کی ہے، پھر فارسی زبان میں عام فہم انداز احادیث کی تشریح کی ہے۔

۴..... ”المسوی“ یہ موطا مالک کی عربی زبان میں شرح ہے، اس میں علمی اور فنی مباحث ”المصفی“ کی بنسبت زیادہ ہیں، اس میں بھی شاہ صاحب کا اسلوب نہایت عام فہم رہا ہے، شاہ صاحب حدیث کا جو طریقہ رائج کرنا چاہتے تھے ان دونوں شروحات میں اس کا نمونہ موجود ہے۔

۵..... ”حجة الله البالغة“ یہ حضرت شاہ صاحب کی معرکۃ الآراء تصنیف ہے، یہ دو جلدوں میں ہے، اس میں فقہ الحدیث اور اسرار شریعت کا نہایت عمدہ بیان ہے، اس کتاب سے حضرت شاہ صاحب کی علمی، تحقیقی اور فنی زندگی کا اندازہ ہوتا ہے، اس میں زیادہ تر مباحث احادیث کی ہیں، اس کتاب کی اردو میں بہترین شرح ”رحمة الله الواسعة شرح حجة الله البالغة“ ہے، یہ حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب مدظلہ کی تصنیف ہے۔ مصنف دارالعلوم دیوبند میں اس کتاب کا سبقاً سبقاً درس دیتے تھے، تو کئی اہل علم نے خواہش ظاہر کی کہ اس کی شرح لکھی جائے، تو انہوں نے بڑی جامعیت کے ساتھ اس کی شرح لکھ کر اس کا حق ادا کیا، اس میں مکمل کتاب بھی ہے اور اس کا ترجمہ بھی

ہے، متن میں موجود الفاظ کی وضاحت بھی ہے اور شاہ صاحب کے رموز و اسرار کی دلنشین تشریح بھی ہے اور دیگر مزید علمی مباحث کا اضافہ بھی ہے۔ اہل علم سے درخواست ہے کہ اس کتاب کا ایک مرتبہ ضرور مطالعہ کریں، اس سے جہاں فقہ الحدیث کا علم ہوگا وہیں شریعت کے اسرار و رموز بھی معلوم ہوں گے۔ یہ شرح ”زمزم پبلشرز“ سے پانچ جلدوں میں طبع ہے۔

۶..... ”قرة العينين في تفضيل الشيخين“ یہ حضرت کا فارسی زبان میں رسالہ ہے، اس میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بڑے عمدہ انداز میں تذکرہ کیا ہے، اور قرآن مجید و سنت کے بیش بہا قیمتی دلائل سے مزین ہے، اور حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہما کے فضائل اور مناقب کا بھی ضمناً ذکر کیا ہے۔

۷..... ”إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء“ یہ حضرت شاہ صاحب کی دوسری معرکہ الآراء تصنیف ہے جو فارسی زبان میں ہے، اس میں آپ نے خلفائے راشدین کی خلافت کا برحق ہونا قرآن مجید، احادیث مبارکہ، کتب تفسیر اور تاریخ کے حوالوں سے کیا، اس میں شیعہ سنی اختلافات کو نہایت اعتدال سے حل کیا، جس سے شیعوں کی کئی غلط فہمیاں اور تعصب دور ہو سکتا ہے، اس میں جہاں اثبات خلافت کا تذکرہ ہے وہیں سیرت، تاریخ اور سیاست و خلافت کے بھی بیش بہا عمدہ نکات کا ذکر ہے۔ اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمہ اللہ نے کیا ہے جو ”قدیمی کتب خانہ“ سے چار جلدوں میں طبع ہے۔ ایک طرف اصل کتاب اور دوسری طرف ترجمہ ہے، (نیز موصوف نے ”أسد الغابة في معرفة الصحابة“ کا بھی ترجمہ کیا ہے، جو نہایت عام فہم، سلیس اور با محاورہ ہے) ”إزالة الخفاء“ کے متعلق علامہ عبدالحی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر پورے اسلامی لٹریچر میں اس طرح کی کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔

۸..... ”فیوض الحرمین“ اس میں حضرت شاہ صاحب نے قیام حرمین کے دوران جو فیوض و برکات آپ کو بصورت خواب یا بطریق الہام ہوئے ان کا تذکرہ کیا ہے، بعض جگہ پیشین گوئیاں اور علم تصوف کے حقائق و مسائل کا بھی ذکر ہے، یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔

۹..... ”الخیر الکثیر“ اسمیں شاہ صاحب نے علم سلوک اور تصوف کے معارف

اور حقائق کا ذکر کیا ہے۔

۱۰..... ”الإنصاف فی بیان سبب الاختلاف“ یہ رسالہ عربی میں ہے، اس میں

حضرات صحابہ کرام، تابعین اور ان کے بعد ائمہ مجتہدین کے درمیان جو فرعی مسائل میں اختلاف ہے اس کا راز اور اس کی مفصل تاریخ اور ان اسباب کا ذکر کیا ہے کہ فقہاء کے درمیان یہ اختلاف کس وجہ سے رونما ہوئے ہیں۔

اس موضوع پر اس سے پہلے شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) نے ”رفع الملام عن الأئمة الأعلام“ لکھی ہے، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختلاف کے اسباب وجوہات جو ذکر کئے ہیں ان کی اردو زبان میں تلخیص حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ نے ”اختلاف امت اور صراط مستقیم“ میں کی ہے۔

۱۱..... ”عقد الجید فی بیان أحكام الاجتهاد والتقليد“ حضرت شاہ

صاحب کا یہ رسالہ عربی زبان میں ہے، اس میں اجتہاد اور تقلید کے متعلق محققانہ کلام ہے، اور تقلید شخصی کی تاریخ بھی بیان کی ہے۔

۱۲..... ”الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین“ یہ رسالہ عربی زبان میں

ہے، اس میں ان بشارتوں کا تذکرہ ہے جو آپ کو اور آپ کے بزرگوں کو بارگاہ رسالت سے ملی ہیں۔

۱۳..... ”التفهيمات الإلهية“ یہ حضرت شاہ صاحب کا ایک علمی کسکول ہے، اس

میں زیادہ مباحث تصوف اور سلوک سے متعلق ہیں، اور بعض مواقع پر اپنے زمانے میں رائج بدعات اور گناہوں کی نشاندہی کی ہے اور لوگوں کے عیوب اور نقائص کی نشاندہی ہے، اس میں معاشرے کے ہر طبقے کو اصلاح پر ابھارا گیا ہے، اس کے بعض مضامین فارسی زبان میں ہیں، اور بعض عربی میں ہیں۔

۱۴..... ”تأویل الأحادیث فی رموز قصص الأنبياء“ یہ عربی زبان میں ہے،

اس میں انبیائے کرام اور ان کی قوموں کے قصے جو قرآن مجید میں مذکور ہیں، جن کو خرقِ عادت تصور کیا جاتا ہے، ان کی تاویلات اور توجیہات ذکر کی گئی ہیں اور ان کے مخفی اسباب بیان کئے گئے ہیں۔

۱۵..... ”أنفاس العارفين“ اس میں شاہ صاحب نے اپنے بزرگوں اور اپنے شیوخ اور اساتذہ کے احوال فارسی زبان میں نقل کئے ہیں۔

۱۶..... ”الجزء اللطيف في ترجمة العبد الضعيف“ یہ فارسی میں مختصر رسالہ ہے، اس میں شاہ صاحب نے اپنے حالات زندگی کو بیان کیا ہے، اس کا اردو میں ترجمہ مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ نے ”الفرقان“ رسالے میں شاہ ولی اللہ نمبر میں کیا ہے جو سات صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۷..... ”فتح الخبير بما لا بد من حفظه في علم التفسير“ یہ ”الفوز الكبير“ کا پانچواں باب ہے، جس کو شاہ صاحب نے مستقل رسالہ کی حیثیت سے الگ ترتیب دیا ہے، لیکن یہ رسالہ عربی زبان میں ہے جبکہ ”الفوز الكبير“ فارسی زبان میں ہے، اس میں شاہ صاحب نے تشریحات، مشکل آیات کی توضیحات اور غریب الفاظ کی وضاحت ذکر کی ہے، اس میں قرآن مجید کے اسباب نزول اور غریب الفاظ کی تشریح، صحیح بخاری اور سنن ترمذی اور مستدرک حاکم سے بعض مقامات پر نقل کی گئی ہے۔

۱۸..... ”المقالة الوضیة فی الوصیة والنصیحة“ یہ شاہ صاحب کا فارسی میں وصیت نامہ ہے۔

۱۹..... ”سرور المحذون“ علامہ ابن سید الناس رحمہ اللہ نے سیرت پر ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام ”عیون الأثر فی فنون المغازی والشمائل والسير“ ہے، پھر مصنف نے خود اس کا خلاصہ ذکر کیا جس کا نام ”نور العیون فی تلخیص سیرة الأئمة المأمون“ ہے، تو شاہ صاحب نے اسی اصل کتاب اور خلاصہ کو سامنے رکھ کر سیرت کے موضوع پر نہایت عمدہ رسالہ فارسی زبان میں ”سرور المحذون“ لکھا۔

۲۰..... ”انسان العین فی مشائخ الحرمین“ اس کتاب میں شاہ صاحب نے

اپنے مشائخ اور حرمین کے اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے۔ ❶

۲۱..... ”أطیب النعم فی مدح سید العرب والعجم“ یہ قصیدہ بانیہ ہے جس

میں اشعار کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی گئی ہے۔

۲۲..... ”الہوامع“ یہ شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ کی ”حزب البحر“ کے قصیدہ کی

شرح ہے۔

۲۳..... ”کشف الغین عن شرح الرباعتین“ یہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ

کی رباعتین کی فارسی زبان میں شرح ہے۔

۲۴..... ”ہمعات“ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے اس میں تصوف کے چار مراحل

اور ہر مرحلہ کی خصوصیات کا ذکر ہے۔

۲۵..... ”الانتباہ فی سلاسل الأولیاء“ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے، اس میں

صوفیاء کے سلاسل کی تاریخ ذکر کی ہے۔

۲۶..... ”سطعات“ یہ فارسی زبان میں رسالہ ہے، اس میں علم کلام و عقیدہ اور

تصوف و سلوک کے بعض فوائد و مسائل کا ذکر ہے۔

۲۷..... ”القول الجمیل فی بیان سواء السبیل“ یہ کتاب عربی زبان میں ہے،

اس میں شیخ اور مرید کے آداب، بیعت کی تعریف و اقسام اور تصوف کی تاریخ کا ذکر ہے۔

۲۸..... ”حسن العقیدة“ عربی زبان میں عقیدہ پر مختصر رسالہ ہے۔

۲۹..... ”شرح تراجم أبواب البخاری“ یہ کتاب عربی زبان میں ہے، اس

میں امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح بخاری کے ابواب و تراجم کی تشریح کی گئی ہے، اس میں تراجم

کی شرح کے ساتھ حدیث اور ترجمۃ الباب کے درمیان مناسبت بھی ذکر کی ہے۔

۳۰..... ”الأربعین“ اس رسالہ میں شاہ صاحب نے اپنے شیخ ابوطاہر مدنی رحمہ اللہ



سے حضرت علی رضی اللہ عنہ تک سند متصل کے ساتھ چالیس احادیث ذکر کی ہیں، جن کا ترجمہ مولانا عبد الماجد دریا آبادی رحمہ اللہ نے کیا ہے، جو مکتبہ ”انوار محمدی“ سے طبع ہوا ہے۔

## ۱۰..... فتح الممالک بتبویب التمهید لابن عبد البر

### علی موطأ الإمام مالک

یہ دکتور مصطفیٰ حمیدہ کی تصنیف ہے، موصوف جامعہ ازہر کے استاد ہیں، انہوں نے علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ کی ”التمهید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید“ کی مباحث پر ابواب باندھے ہیں اور انہیں حسن ترتیب کے ساتھ یکجا کیا ہے، اور اس پر اپنے قیمتی حواشی بھی لکھے ہیں، نیز روایات اور احادیث کی تخریج بھی کی ہے، مصنف کی تفصیلی مباحث کو حذف کیا ہے، احادیث پر عنوانات قائم کئے ہیں اور رقم الحدیث بھی ذکر کیا ہے، ”قال أبو عمرو“ لکھ کر علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ کی بات نقل کرتے ہیں پھر اس کی وضاحت کرتے ہیں۔ استفادے کے لحاظ سے یہ کتاب اصل سے بہتر ہے، اس میں تبویب، مباحث پر عنوانات، حسن ترتیب، روایات کی تخریج و تحقیق، بلاغات اور آثار کی توضیح اور مفید و محقق معلومات بھی ہیں۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ”دار الکتب العلمیہ“ سے طبع ہے۔

## ۱۱..... أوجز المسالك إلى موطأ مالک

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا بن مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۲ھ) مصنف مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند ہیں، انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی، سات سال کی عمر میں قرآن مجید کا حفظ مکمل کیا، چونکہ ان کے خاندان میں علم و تقویٰ، اخلاص و للہیت بہت تھا، ان کی دادی قرآن مجید کی حافظہ تھیں اور رمضان میں ان کا روزانہ معمول چالیس سپارے قرآن مجید کی تلاوت کا تھا، گھر کے کام کاج کے ساتھ ساتھ زبان پر قرآن مجید کی تلاوت جاری رہتی تھی، حضرت شیخ

الحديث فرماتے ہیں کہ جب میری دادی میرے والد کو دودھ پلاتی تھی تو با وضو ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے تلاوت کرتے ہوئے پلاتی تھیں، اس کا اثر یہ ہوا کہ جب میرے والد صاحب بولنے لگے تو قرآن مجید کے کچھ حصے کے حافظ بن چکے تھے۔ ❶

حضرت کی صاحب زادیاں بھی بڑی کثرت سے عبادت اور ریاضت میں شریک ہوتی تھیں، آپ کے خاندان کی عبادت، مناجات اور کثرت تلاوت کے واقعات اگر دیکھنے ہوں تو ان دو کتابوں میں دیکھئے: ”آپ بیتی“ اور ”اکابر کا رمضان“

اس خاندان کے مزید واقعات مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی کتاب ”مولانا محمد الیاس اور ان کی دینی دعوت“ میں دیکھئے۔

بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس صاحب حضرت شیخ الحدیث کے چچا ہیں۔ مولانا محمد تحسینی رحمہ اللہ کو بھی علم حدیث کے ساتھ خصوصی شغف تھا، انہوں نے اپنے شیخ فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے افادات سنن ترمذی سے متعلق ”الکوکب الدرّی“ اور صحیح بخاری پر ”لامع الدرّای“ کے نام سے جمع کئے۔ ان دونوں افادات پر شیخ الحدیث صاحب نے اپنے قیمتی حواشی لکھے۔ حضرت شیخ الحدیث کو علم حدیث کے ساتھ خصوصی لگاؤ تھا اور زندگی کا اکثر حصہ اسی فن کی خدمت میں گزارا، تدریس میں بھی صحیح بخاری اور سنن ترمذی آپ نے عرصہ دراز تک پڑھائی ہے، علم حدیث میں آپ کی خدمات اور تعلق کی وجہ سے ”شیخ الحدیث“ آپ کے نام کا حصہ بن گیا اور جب مطلقاً ”شیخ الحدیث“ کہا جاتا ہے تو اس سے مراد آپ ہی ہوتے ہیں۔ آپ نے متعدد تصانیف لکھی ہیں جن میں سے چند معروف درج ذیل ہیں:

حکایات صحابہ، فضائل ذکر، فضائل نماز، فضائل رمضان، فضائل تبلیغ، فضائل زکوٰۃ، فضائل قرآن۔

ان تمام کے مجموعے کا نام ”فضائل اعمال“ ہے، آپ کے بعض خلفاء ”فضائل اعمال“ میں ”فضائل درود شریف“ کو شامل کرتے ہیں اور بعض خلفاء شامل نہیں کرتے، لیکن درست بات یہ ہے کہ ”فضائل درود شریف“ فضائل اعمال کے مجموعے میں شامل ہے۔

اس کے علاوہ حضرت نے اپنی زندگی کے حالات و احوال اپنے والد و اساتذہ کے حالات اور اپنے بچپن، جوانی اور بڑھاپے کے حالات تک کو اپنے ہی قلم سے ”آپ بیتی“ کے نام سے دو جلدوں میں ذکر کیا ہے۔ آپ کی ایک تصنیف ”شرح شمائل ترمذی“ ہے، اس میں حضرت نے شمائل کی تمام روایات کا ترجمہ، اس کے مشکل الفاظ کی توضیح، احادیث کی تشریح اور روایات سے مستنبط من القوائد ذکر کئے ہیں، اردو میں لکھی گئی شروحات میں شمائل کی یہ بہترین شرح ہے۔ نیز آپ کی ”فضائل صدقات“ اور ”فضائل حج“ بھی اہل علم اور عوام کے درمیان معروف ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث نے ”الکوکب الدرّی، لامع الدرّاری“ پر عربی زبان میں اپنے قیمتی حواشی بھی ذکر کئے ہیں۔ اسی طرح ”بذل المجہود“ کی تصنیف میں نمایاں کردار حضرت شیخ الحدیث کا ہے، علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ خود بھی فرماتے تھے کہ یہ شرح اس لائق ہے کہ انہیں اس کی طرف منسوب کیا جائے۔ آپ کی ایک تصنیف ”اکابر کا رمضان“ ہے، اس میں انہوں نے اکابر علمائے دیوبند اور اپنے اساتذہ اور خاندان کے لوگوں کے احوال اور واقعات ذکر کئے ہیں۔

”تاریخ مشائخ چشت، شریعت و طریقت، فتنہ مودودیت“ یہ تینوں بھی حضرت شیخ الحدیث کی تصنیفات ہیں۔ صحیح بخاری پر آپ کے افادات ”تقریر بخاری“ کے نام سے طبع ہیں۔ حضرت کی تصنیفات میں علمی اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے جس تصنیف کو مقبولیت سے نوازا ہے وہ موطا مالک کی شرح ”أوجز المسالک“ ہے، حضرت نے اس شرح کے شروع میں ایک علمی مقدمہ لکھا ہے، جو تقریباً ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں سات ابواب ہیں۔

”الباب الأول فیما يتعلق بالفن الشریف والعلم المنیف“ اس باب میں حضرت شیخ الحدیث نے فن حدیث کی تعریف، اس کا موضوع، اس کی غرض و غایت اور اس فن کا مقام و مرتبہ اور محدثین کے فضائل کا تذکرہ کیا ہے، وہ روایات بھی ذکر کی ہیں جن میں محدثین کی اور علم حدیث کی نشر و اشاعت کرنے والوں کی فضیلت ہے، اور کتابت حدیث اور تدوین حدیث کا بھی تفصیلی ذکر کیا ہے۔

”الباب الثانی“ میں امام مالک رحمہ اللہ کے حالات، آپ کے اساتذہ، آپ کے

تلامذہ، اہل علم کی آپ کے متعلق آراء، علم حدیث میں آپ کا مقام اور آپ کے اخلاص وللمہیت اور تقویٰ کا ذکر کیا ہے، آپ کی تصنیفات میں دس تصنیفات کا ذکر کیا ہے، موطا مالک کی فضیلت کے متعلق اہل علم کے اقوال بھی ذکر کئے ہیں۔ کتب حدیث میں موطا مالک کے مقام کا ذکر کیا ہے، موطا مالک کے طرزِ تالیف اور اسلوب پر بھی گفتگو کی ہے، اور موطا کے نسخوں کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے، اور مروجہ نسخے کی تفصیلات بھی ذکر کی ہیں۔ موطا مالک میں موجود مرسل روایات اور آثار کا بھی تذکرہ کیا ہے، مشائخ کا یہ اختلاف بھی ذکر کیا ہے کہ صحیح کتابوں میں سب سے پہلی کتاب موطا ہے یا بخاری ہے۔ موطا مالک پر لکھی گئی شروح و حواشی کا بھی تفصیلی ذکر کیا ہے۔

”الباب الثالث فی بیان هذا التعليق وفيه فوائد“

اور ”الباب الرابع فی ذکر الإمام الأعظم أبي حنيفة“ اس کے تحت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مختصر حالات ذکر کئے ہیں، اہل علم کی نظر میں آپ کا مقام و مرتبہ، امام اعظم کی تابعیت، علم حدیث میں آپ کی جلالتِ شان، فن حدیث میں آپ کی روایات کے کم ہونے کی وجہ، اور آپ پر کئے گئے اعتراضات کے تفصیلی جوابات بھی ذکر کئے ہیں۔

”الباب الخامس فی توضیح ألفاظ کثر استعمالها فی کتب الحديث“

اور ”الباب السادس فی الأشتات وفيه فوائد“ اس کے تحت محدث کے آداب، محدثین کے مراتب، علم حدیث کے طالب کے آداب، طریقِ تحمل اور دیگر اہم فوائد کا ذکر ہے۔

”الباب السابع فی عدة أصول لا بد من معرفتها لطالب الحديث“

اس کے تحت انہوں نے علم حدیث کے بڑے قیمتی اصول ذکر کئے ہیں، ہر حدیث پڑھنے اور پڑھانے والوں کے لئے اس کا مطالعہ مفید ہے۔

اس شرح میں ان کا اسلوب یہ ہے کہ حدیث کا متن ذکر کرتے ہیں، اور پھر متن کے ایک ایک جزء کی تشریح کرتے ہیں، مشکل الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، روایت کے دیگر طرق و شواہد ذکر کرتے ہیں، روایت اگر مرسل ہو تو اس کی سند بیان کرتے ہیں، فقہاء کے

مذاہب دلائل کے ساتھ ان کی اپنی کتب سے ذکر کرتے ہیں۔ جامعیت کے اعتبار سے موطا مالک پر لکھی گئی شروحات میں یہ سب سے مفصل اور مدلل شرح ہے۔ محدث العصر علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ نے اس شرح کے شروع میں اس کی دس اہم خصوصیات ذکر کی ہیں اور اس کے آغاز میں مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کا ایک علمی و تحقیقی مقدمہ ہے، جس میں مصنف اور اس کی شرح کی خصوصیات اور ہندوستان میں علم حدیث کی ترویج کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس شرح کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

۱..... سند میں موجود روایات کے مختصر احوال حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ”تہذیب التہذیب“ اور ”تقریب التہذیب“ سے نقل کئے ہیں۔

۲..... سند میں اگر کسی راوی کی کنیت یا لقب کا ذکر ہو تو اس کا نام بتاتے ہیں اور اگر اس کی نسبت کا تذکرہ ہو تو اس کی وجہ بیان کرتے ہیں، اگر راوی مبہم ہو تو اس کی توضیح کرتے ہیں۔

۳..... روایت میں موجود غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں۔

۴..... روایت کے دیگر طرق، متابع اور شواہد حسب ضرورت ذکر کرتے ہیں۔

۵..... مرسل روایت کی سند بیان کرتے ہیں، موقوف اور مقطوع روایات کی بھی اسنادی حیثیت کی وضاحت کرتے ہیں۔

۶..... موطا مالک پر لکھی گئی تقریباً تمام قدیم شروحات سے استفادہ کرتے ہیں، خصوصاً علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ کی ”التمہید“ اور ”الاستذکار“ علامہ ابوالولید سلیمان باجی رحمہ اللہ کی ”المنتقى“ امام ابن العربی رحمہ اللہ کی ”القبس“ علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی ”تنویر الحوالک“ اور علامہ زرقانی رحمہ اللہ کی ”شرح الزرقانی علی موطأ مالک“۔

۷..... موطا کی شروحات کے ساتھ ساتھ صحاح ستہ کے شارحین اور متقدمین، متاخرین محدثین کی تشریحات بھی نقل کرتے ہیں، خصوصاً حافظ ابن حجر، علامہ نووی، علامہ عینی، ملا علی قاری، علامہ خطابی رحمہم اللہ۔

۸..... شرح حدیث میں اکابر علمائے دیوبند کے افادات بھی ذکر کرتے ہیں، خصوصاً

علامہ رشید احمد گنگوہی، علامہ خلیل احمد سہارنپوری، امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہم اللہ۔

۹..... فقہاء کے مذاہب اور ان کے دلائل کا تذکرہ ان کی امہات کتب سے ذکر کیا ہے۔

۱۰..... امام مالک رحمہ اللہ کی رائے اور مالکی مذہب کی وضاحت اور ان کے دلائل کا تذکرہ بڑی تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔

۱۱..... اختلافی مسائل کو بڑے بسط کے ساتھ لکھا ہے، مثلاً رفع الیدین، قرأت خلف الامام، آمین، تراویح وغیرہ۔

۱۲..... اس شرح میں روایات پر درایت کے اعتبار سے بھی عمدہ مباحث ہیں۔  
۱۳..... روایت کی وضاحت میں علوم عربیت کا لحاظ رکھا گیا ہے یعنی نحوی، صرفی اور بلاغت کے عمدہ نکات اور فوائد بھی ذکر کئے ہیں۔

۱۴..... جابجا حدیث سے مستنبط فوائد، مسائل اور نکات بھی ذکر کئے ہیں۔  
۱۵..... حضرت شیخ الحدیث نے امہات کتب پر اس سے پہلے کام کیا تھا، بخاری کی شرح ”لامع الدراری“ ترمذی کی شرح ”الکوکب الدرری“ ابوداؤد کی شرح ”بذل المجہود“ اس لئے حدیث کی تمام اہم مباحث تقریباً آپ کی نظر سے گزر چکی تھیں، شاید ہی کوئی مطبوعہ شرح حدیث ہو جو آپ کے مطالعہ میں نہ آئی ہو، اس لئے اس شرح میں جملہ اہم مباحث کا احاطہ ہے۔

۱۶..... یہ صرف موطا مالک ہی کی شرح نہیں ہے، اس میں ضمناً صحاح ستہ کی اکثر احادیث کی تشریح ہو گئی ہے، اگر اس کو ”شرح حدیث کا انسائیکلو پیڈیا“ کہا جائے تو یہ مبالغہ نہیں ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ موطا مالک پر لکھی گئی شروحات میں اس سے جامع، مفصل، مدلل اور محقق شرح نہیں لکھی گئی۔ یہ شرح ایمن صالح شعبان کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ ۱۶ جلدوں میں ”دار الکتب العلمیہ“ سے طبع ہے۔

## ﴿۳۳﴾ موطأ الإمام محمد

### امام محمد رحمہ اللہ کی سوانح

مصنف کا نام محمد، والد کا نام حسن اور دادا کا نام فرقہ ہے، اور شیبانی نسبت ہے، امام محمد کے خاندان کا تعلق دمشق کے علاقے ”الغواطہ“ کے وسط میں واقع قصبہ ”حرسنا“ سے تھا، پھر آپ کے والد شام سے ہجرت کر کے عراق آ گئے اور عراق کے شہر واسط میں سکونت اختیار کر لی۔ امام محمد کی پیدائش ۱۳۲ھ میں یہیں واسط میں ہوئی اور پھر آپ کو فہ تشریف لے گئے اور وہیں آپ کی نشوونما ہوئی، آپ کا انتقال ۱۸۹ھ میں ہوا۔<sup>①</sup>

امام محمد رحمہ اللہ نے جن ائمہ اعلام سے علم حاصل کیا ہے ان میں سرفہرست امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ہیں، چنانچہ امام محمد بن سعد رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۰ھ) آپ کے متعلق فرماتے ہیں:

وجالس أبا حنيفة وسمع منه ونظر في الرأي. ②

ترجمہ: امام محمد نے امام ابو حنیفہ کی مجالست اختیار کی، اور ان سے حدیث کی سماعت کی اور رائے (فقہ) میں کمال حاصل کیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ آپ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی صحبت کو لازم پکڑا، اور ان سے فقہ اور علم حدیث کو حاصل کیا:

ولازم أبا حنيفة وحمل عنه الفقه والحديث. ③

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

وكان من أذكياء العالم. ④

ترجمہ: امام محمد دنیا کے ذکی اور ذہین ترین لوگوں میں سے تھے۔

① الأنساب للسمعاني: باب الشين والياء، الشيباني، ۸ / ۲۰۰ / وفيات الأعيان:

ترجمة محمد بن الحسن، ۴ / ۸۴ ② الطبقات الكبرى: ترجمة: محمد بن الحسن،

ج ۷ ص ۲۴۲ ③ تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة: حرف الميم، محمد بن

الحسن، ج ۲ ص ۷۴ ④ مناقب أبي حنيفة وصاحبيه: ص ۸۰

امام شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں اگر میں یہ کہنا چاہوں کہ قرآن کریم امام محمد کی لغت میں اتر رہا ہے تو آپ کی فصاحت کی وجہ سے میں یہ کہہ سکتا ہوں:

لو أشاء أن أقول إن القرآن نزل بلغة محمد بن الحسن لقلت له لفصاحته. ❶

امام محمد رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بلند پایہ حافظہ عطا فرمایا تھا، آپ نے چودہ سال کی عمر میں صرف سات دن کے اندر مکمل قرآن کریم حفظ کیا، دیکھئے: ❷

امام محمد رحمہ اللہ کے شیوخ حدیث میں امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام زفر، امام سفیان ثوری، امام مسعر بن کدام، امام مالک، سفیان بن عیینہ، امام زعمہ بن صالح، امام شعبہ بن حجاج، امام اوزاعی، امام عبد اللہ بن مبارک رحمہم اللہ اور دیگر اکابر محدثین ہیں، علامہ کوثری رحمہ اللہ نے آپ کے اساتذہ حدیث کی تعداد ستر سے زائد بتلائی ہے، دیکھئے: ❸

امام ذہبی رحمہ اللہ نے آپ کے تلامذہ میں سرفہرست امام شافعی رحمہ اللہ کو ذکر کیا، اور فرمایا آپ نے ان سے بہت علم حاصل کیا، آپ کے تلامذہ میں امام ابو عبید، ہشام بن عبید اللہ، احمد بن حفص، عمرو بن ابی عمرو الحمرانی، علی بن مسلم الطوسی رحمہم اللہ وغیرہ ہیں، دیکھئے: ❹

امام محمد رحمہ اللہ کو صرف دو سال امام اعظم سے استفادے کا موقع ملا، اس قلیل مدت میں آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور امام صاحب جیسے ماہر اور قابل فخر استاذ کی صحبت کی بدولت بہت کچھ حاصل کر لیا تھا، لیکن مزید علم کے شوق کے سبب امام صاحب کی وفات (۱۵۰ھ) کے بعد آپ کے لائق شاگرد، علم حدیث اور فقہ کے مسلم امام جناب امام ابو یوسف رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۲ھ) کی مجالست اختیار کی اور ان سے دینی علوم کی تکمیل کی، علامہ ابن خلکان رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۱ھ) فرماتے ہیں:

❶ تاریخ بغداد: ترجمة محمد بن الحسن، ج ۲ ص ۱۷۲ ❷ بلوغ الأمانی فی سیرة

الإمام محمد بن الحسن الشیبانی: مبدأ أمره واتصاله بأبی حنیفة، ص ۱۵۲

❸ بلوغ الأمانی: شیوخہ فی الحدیث، ص ۱۵۳

❹ سیر أعلام النبلاء: ترجمة محمد بن الحسن، ج ۹ ص ۱۳۵



وحضر مجلس أبی حنیفة سنتین ثم تفقه علی أبی یوسف صاحب

### أبی حنیفة. ①

امام محمد رحمہ اللہ نے علم فقہ کی تعلیم کی ابتداء امام اعظم سے کی اور اس کی تکمیل امام ابو یوسف سے کی ہے، چنانچہ امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

وأخذ عن أبی حنیفة بعض الفقه وتمم الفقه علی القاضي أبی یوسف. ②

امام محمد رحمہ اللہ خود اپنے علمی ذوق و شوق کے بارے میں فرماتے ہیں:

خلف أبی ثلاثین ألف درهم فأنفقت خمسة عشر ألفا علی النحو

والشعر وخمسة عشر ألفا علی الحديث والفقه. ③

ترجمہ: میرے والد نے وراثت میں تیس ہزار درہم چھوڑے، ان میں سے میں نے پندرہ ہزار نحو و شعر اور باقی پندرہ ہزار حدیث و فقہ پر خرچ کر دیئے۔

امام محمد کا مقام و مرتبہ اکابر اہل علم کی نظر میں

فقہ شافعی کے بانی امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ) نے امام محمد کے بارے میں فرمایا:

جالسته عشر سنسن وحملت من كلامه حمل جمل، لو كان كلم

علی قدر عقله ما فهمنا كلامه ولكنه كان يكلّمنا علی قدر عقولنا. ④

ترجمہ: میں نے دس سال ان کی شاگردی اختیار کی، اور میں نے ان سے اس قدر استفادہ کیا ہے کہ اگر اسے تحریری شکل دی جائے تو اُسے اٹھانے کے لئے اونٹ درکار ہوگا، اگر وہ اپنی عقل کے مطابق گفتگو کرتے تو ہم ان کے کلام کو نہ سمجھ پاتے لیکن وہ ہم سے ہماری

① وفيات الأعيان: ترجمة محمد بن الحسن، ج ۲ ص ۱۸۴

② سير أعلام النبلاء: ترجمة محمد بن الحسن، ج ۹ ص ۱۳۴

③ أخبار أبی حنیفة وأصحابه: أخبار محمد بن الحسن الشيباني، ص ۱۲۹

④ الجواهر المضية: ترجمة: مناقب الإمام محمد بن الحسن، ج ۱ ص ۵۲۸

❷ الفوائد البهية في تراجم الحنفية: ترجمة: محمد بن الحسن، ص ٢٦٨

وانتهت رئاسة الفقه بالعراق إلى أبي حنيفة، فأخذ عن صاحبه محمد

بن الحسن حمل حمل ليس فيها شيء إلا وقد سمعه عليه. ❶

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کے ذریعے میری مدد فرمائی، حدیث میں ابن عیینہ اور فقہ میں امام محمد کے ذریعے:

أعانني الله برجلين بابين عيينة في الحديث وبمحمد في الفقه. ❷

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم اور دنیاوی اسباب کے معاملے میں مجھ پر امام محمد کا جتنا احسان ہے اتنا کسی اور کا نہیں ہے:

ليس لأحد عليّ منة في العلم وأسباب الدنيا ما لمحمد عليّ. ❸

آپ نے فرمایا میں نے امام محمد جیسا حلال و حرام، ناسخ و منسوخ کو جاننے والا اور ان کی علتوں کو پہچاننے والا نہیں دیکھا:

وما رأيت رجلا أعلم بالحرام والحلال والعلل والناسخ والمنسوخ

من محمد بن الحسن. ❹

امام شافعی امام محمد رحمہما اللہ کے ساتھ اکثر علمی مذاکرے کرتے رہتے اور نہایت علمی سوالات کرتے، امام محمد رحمہ اللہ نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ اس کا علمی جواب مرحمت فرماتے، امام شافعی رحمہ اللہ اس پر بڑے حیران ہوتے، آپ نے فرمایا میں نے جب بھی کسی سے کوئی مسئلہ پوچھا تو اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا سوائے محمد بن حسن کے:

وما رأيت أحد سئل عن مسألة فيها نظر إلا رأيت الكراهة في وجهه

إلا محمد بن الحسن. ❺

❶ اتوالی التأسيس لمعالي محمد بن إدريس: ص ۷۳ ❷ البداية والنهاية: سنة تسع

وثمانين ومائة، ج ۱۰ ص ۲۱۹ ❸ بلوغ الأمانی فی سیرة الإمام محمد بن الحسن

الشیبانی: رحلة الشافعی إلى محمد بن الحسن، ص ۲۳ ❹ أخبار أبي حنيفة

وأصحابه: أخبار أبي عبد الله محمد بن الحسن، ص ۲۸ ❺ الانتقاء فی فضائل

الثلاثة الأئمة الفقهاء: أخبار الشافعی، باب فی طلب العلم، ص ۶۹

ائمہ متبوعین میں امام شافعی رحمہ اللہ کے بعد امام احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ) کا مقام و مرتبہ ہے، یہ علم حدیث اور رجال کے امام بھی امام محمد کی کتابوں سے استفادہ کرتے تھے، چنانچہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) نے امام احمد کے شاگرد امام ابراہیم حربی رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۵ھ) سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپ نے یہ دقیق مسائل کہاں سے حاصل کئے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کی کتابوں سے:

إبراهيم الحربی قال سألت أحمد بن حنبل هذه المسائل الدقائق من أين لك؟ قال من كتب محمد بن الحسن. ①

امام شافعی رحمہ اللہ نے آپ سے فقہ کی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ آپ سے روایت حدیث بھی کی ہے، چنانچہ امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

وأما الشافعی فاحتج بمحمد بن الحسن فی الحديث. ②  
امام شافعی رحمہ اللہ نے امام محمد بن حسن سے حدیث میں حجت پکڑی ہے۔  
امام شافعی رحمہ اللہ کی مسند میں امام محمد رحمہ اللہ سے چھ احادیث مروی ہیں، مندرجہ ذیل مقامات پر۔ ③

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے بھی تصریح کی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی مسند میں ان کی امام محمد رحمہ اللہ سے روایت کردہ احادیث موجود ہیں۔ ④

امام محمد رحمہ اللہ کے اساتذہ میں شیخین کے بعد امام دارالبھرت مالک بن انس رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۹ھ) ہیں، آپ نے مدینہ منورہ میں ان کے پاس تین سال رہ کر ان سے موطا مالک کا سماع کیا، اور خود ان کے الفاظ میں سات سو حدیثیں ان سے سنیں، امام محمد رحمہ اللہ کی

① تاریخ بغداد: ترجمة: محمد بن الحسن، ج ۲ ص ۱۷۴ ② مناقب أبي حنيفة وصاحبيه: ص ۹۳ ③ کتاب البحيرة والسائبة/ کتاب الديات والقصاص/ کتاب الوصايا، ص ۳۳۸، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۸۴ ④ تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة:

زیادہ تر شہرت اگرچہ ایک فقیہ اور مجتہد کی حیثیت سے ہوئی لیکن اس میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں کہ آپ فقہ کی طرح علم حدیث میں بلند مرتبت تھے اور آپ نے کئی اکابر محدثین سے علم حدیث کا سماع کیا، چنانچہ علامہ ابن عبد البر مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں کہ امام محمد نے امام مالک، امام سفیان ثوری اور دیگر محدثین سے بکثرت احادیث لکھی تھیں:

کتب عن مالک کثیراً من حدیثه وعن الثوری وغیرهما۔<sup>①</sup>

آپ کی اس سے بڑھ کر محدث ہونے کی دلیل کیا ہوگی کہ فن اسماء الرجال کے مسلم امام علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے آپ کو محدثین کے طبقے میں شمار کیا ہے، دیکھئے: ②

امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۳ھ) نے بھی امام محمد رحمہ اللہ کی توثیق کی ہے، چنانچہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) نے ان کے صاحب زادے عبد اللہ بن علی بن المدینی سے نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے والد سے امام محمد کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ امام محمد بن الحسن روایت حدیث میں صدوق یعنی انتہائی سچے ہیں۔ ③

امام دارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) نے اپنی کتاب ”غرائب حدیث مالک“ میں امام محمد کو ثقہ حفاظ حدیث میں شمار کیا ہے، چنانچہ محدث جلیل امام زیلعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ) نے امام موصوف کی مذکورہ کتاب سے ایک حدیث کے متعلق ان کا یہ قول نقل کیا ہے:

حدث بن عشرون نفراً من الثقات الحفاظ منهم محمد بن الحسن الشيباني ويحيى بن سعيد القطان وعبد الله بن المبارك وعبد الرحمن بن مهدي وابن وهب وغيرهم۔ ④

① الانتقاء فی فضائل الثلاثة الأئمة الفقهاء: ترجمة: محمد بن الحسن، ص ۷۴ ② المعین فی طبقات المحدثین: طبقة سفیان بن عیینة و وکیع، ص ۶۸ ③ تاریخ بغداد: ترجمة: محمد بن الحسن ج ۲ ص ۷۸ ④ نصب الراية: کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱ ص ۲۰۸

ترجمہ: اس حدیث کو امام مالک سے بیس عدد ثقہ حفاظ حدیث نے بیان کیا ہے، جن میں امام محمد بن حسن شیبانی، امام یحییٰ بن سعید القطان، امام عبد اللہ بن مبارک، امام عبد الرحمن بن مہدی اور امام ابن وہب وغیرہ شامل ہیں۔

علامہ عبد الکریم شہرستانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۲۸ھ) نے امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کو ائمہ حدیث میں شمار کیا ہے۔<sup>①</sup>

امام محمد رحمہ اللہ علم حدیث وفقہ کی طرح دیگر علوم عربیت، صرف و نحو، حساب، شعر و شاعری، لغت عربیہ میں بھی آپ کو ایک نمایاں مقام حاصل تھا، چنانچہ عبدالقادر قرشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۵ھ) فرماتے ہیں:

وكان أيضا مقدما في علم العربية والنحو والحساب والفتنة.<sup>②</sup>  
امام محمد علوم عربیہ، نحو، حساب اور فطانت میں بھی فوقیت رکھتے تھے، علاوہ ازیں آپ قرآن کریم کے بھی بہت بڑے عالم تھے، چنانچہ امام ابو عبید رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۲ھ) فرماتے ہیں:

ما رأيت أعلم بكتاب الله من محمد بن الحسن.<sup>③</sup>  
خلاصہ یہ ہے کہ امام محمد تمام علوم میں ماہر اور باکمال شخص تھے، آپ کے حالات زندگی، شیوخ حدیث، تلامذہ حدیث، اہل علم کے آپ کے متعلق توصیفی و توثیقی اقوال، اور آپ کی گرانقدر تصنیفات کے متعلق اہل علم حضرات محقق العصر علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۱ھ) کی تصنیف ”بلوغ الأمالی فی سیرۃ الإمام محمد بن الحسن الشیبانی“ کا مطالعہ کریں۔

## موطا امام محمد میں احادیث کی تعداد

موطا امام محمد میں کل احادیث (مرفوعہ، موقوفہ اور مقطوعہ چاہے وہ مسندہ یا غیر مسندہ)

① الملل والنحل: الفصل الخامس، المرجئة، ج ۱ ص ۱۲۶

② الجواهر المضیة فی طبقات الحنفیة: ترجمة: محمد بن الحسن، ج ۲ ص ۲۴

③ تاریخ بغداد: ترجمة: محمد بن الحسن، ج ۲ ص ۱۷۲

کی تعداد گیارہ سو اسی (۱۱۸۰) ہے، اس میں امام مالک رحمہ اللہ کے طریق سے مرویات کی تعداد ایک ہزار پانچ (۱۰۰۵) ہے اور دوسرے طرق سے ایک سو پچھتر (۱۷۵) ہے، پھر ان میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے تیرہ (۱۳) روایات ہیں اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے طریق سے صرف چار (۴) ہیں، اور باقی دیگر ائمہ کرام سے مروی ہیں۔

## موطا امام محمد کی موطا مالک پر وجوہ ترجیح

۱..... امام یحییٰ اندلسی رحمہ اللہ نے موطا کا امام مالک رحمہ اللہ سے مکمل نہیں کیا بلکہ انہوں نے تکمیل سماع ان کے بعض تلامذہ سے کی ہے، بخلاف امام محمد رحمہ اللہ کے کہ انہوں نے مکمل موطا کا سماع امام مالک رحمہ اللہ سے کیا ہے۔

۲..... امام یحییٰ اندلسی رحمہ اللہ تو امام مالک رحمہ اللہ کے پاس اس کے سن وفات میں حاضر ہوئے اور امام محمد رحمہ اللہ تو تین سال تک آپ کے عین حیات آپ کے ساتھ رہے اور یہ بات تو امر بدیہی ہے کہ طویل صحبت راوی کی روایت بنسبت قلیل الملازمت کے قوی ہوا کرتی ہے۔

۳..... امام یحییٰ اندلسی رحمہ اللہ کی موطا تو صرف امام مالک رحمہ اللہ کے پسندیدہ اجتہادات، استنباطات اور مسائل فقہیہ پر مشتمل ہے، نیز اس کے اکثر تراجم میں بغیر امام مالک رحمہ اللہ کے اجتہادات اور استنباطات کے کسی حدیث، خبر اور اثر کا تذکرہ نہیں ہوا ہے، بخلاف موطا امام محمد کے کہ اس میں کوئی بھی ترجمۃ الباب ایسی روایات سے خالی نہیں ہوتا جو عنوان سے موافقت نہ رکھتا ہو، چاہے وہ احادیث مرفوعہ ہوں یا موقوفہ یا مقطوعہ۔

۴..... امام یحییٰ اندلسی رحمہ اللہ کی روایت کردہ موطا صرف ان احادیث پر مشتمل ہے جو صرف بطریق امام مالک مروی ہیں نہ کہ بطریق غیر مالک پر، اور موطا امام محمد امام مالک کے طریق پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ ایسی احادیث مرویہ پر بھی مشتمل ہے جو کہ امام نے

اپنے دوسرے شیوخ سے روایت کی ہیں اور یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ جو کتاب کہ مختلف شیوخ کی مرویات پر مشتمل ہو وہ افضل ہوگی اس کتاب سے جو اس فائدہ سے خالی ہو۔ ❶

## موطا امام محمد کا طرزِ تالیف

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے موطا امام محمد کی شرح میں امام محمد رحمہ اللہ کا طور طریقہ بہ سلسلہ ذکر احادیث بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ کی عادات میں سے ہے:

۱..... ترجمۃ الباب کے بعد متصل اپنی روایات کا تذکرہ امام مالک رحمہ اللہ سے کرتے ہیں خواہ وہ روایت مرفوع ہو یا موقوف۔

۲..... شروع عنوان میں یا تو لفظ ”الکتاب“ یا ”الباب“ کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی لفظ ”الأبواب“ بھی ذکر کر دیتے ہیں اور اس میں لفظ ”فصل“ کا تذکرہ بالکل نہیں ہے، مگر جہاں نسخوں کا اختلاف ہو اور شاید یہ بھی کا تبین کا کارنامہ ہو۔

۳..... ایک حدیث یا چند احادیث کے تذکرے کے بعد اس سے مستفاد حکم کا ذکر ”وبهذا نأخذ“ کے ساتھ کر کے پھر اس کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

۴..... امام محمد کی روایت ”عن مالک“ سے جو چیز آپ کے مذہب کے مخالف معلوم ہوتی ہے تو اس پر تنبیہ کر دیتے ہیں اور پھر اس کی سند امام مالک کے طریق کے علاوہ ذکر کر دیتے ہیں۔

۵..... آپ جو روایات امام مالک کے علاوہ دوسرے شیوخ سے نقل کرتے ہیں تو اس میں کسی شیخ معین (مثلاً ابوحنیفہ) پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بھی اور دوسرے مشائخ سے بھی نقل کرتے ہیں۔

۶..... امام محمد رحمہ اللہ کا معمول مشائخ سے روایت نقل کرنے میں صرف ”أخبرنا“

ہے نہ بصورت ”حدثنا“ اور نہ کوئی دوسرے الفاظ میں تھا۔



۷..... اکثر مقامات پر مختار قول ذکر کرنے کے بعد اپنی موافقت اپنے شیخ کے ساتھ بتلانے کے لئے ”وہو قول أبی حنیفہ“ کا فرمایا ہے، مگر شاذ و نادر جہاں آپ کی رائے امام صاحب کی رائے کے مخالف ہو تو وہاں ”وہو قول أبی حنیفہ“ کا ذکر نہیں کرتے۔

۸..... اکثر مواضع میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ذکر کرنے کے بعد یہ فرماتے ہیں ”والعامۃ من فقہائنا“ اور ان فقہاء سے مراد فقہائے عراق اور کوفہ ہوتے ہیں۔

۹..... کبھی ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے مذہب کی تصریح کر دیتے ہیں کیونکہ اس کے مذہب پر مسلک حنفیہ کا دار و مدار ہے۔

۱۰..... آپ نے موطا امام محمد اور ”کتاب الآثار“ میں اپنے ساتھی امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مذہب کا تذکرہ بالکل نہیں کیا، نہ موافقت کی صورت میں اور نہ مخالفت کی صورت میں (اس پر علامہ لکھنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں) کہ اس سے آپ حضرات بطور مفہوم مخالف ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ اپنے مذہب اور اپنے شیخ ابو حنیفہ کے مذہب کے تذکرے پر اکتفاء کر لینے سے امام ابو یوسف کی مخالفت مقصود ہوتی تھی۔

۱۱..... اکثر موطا میں جو آپ فرماتے ہیں ”هذا حسن“ یا ”جمیل“ اور ”مستحسن“ تو اس سے مراد واجب کے بالمقابل عام معنی مراد ہوتا ہے جو سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ سب کو شامل ہوتا ہے اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ بعض مواضع میں خود یہ تصریح کر دیتے ہیں ”هذا حسن ولیس بواجب“ اس لئے ”هذا حسن“ وغیرہ سے بھی ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ بس وہ صرف مستحب ہی کے لئے ہے سنت کے لئے نہیں ہے۔

۱۲..... آپ موطا میں بعض سنن کے بارے میں لفظ ”لا بأس“ کا ذکر کر دیتے ہیں جیسے کہ باب التراویح وغیرہ میں اور اس سے مراد صرف نفس جواز ہوتا ہے، حالانکہ متاخرین کے نزدیک لفظ ”لا بأس“ مکروہ تنزیہی میں بھی استعمال ہوتا ہے، اس لئے ”لا بأس“ کے دونوں استعمالات میں اس سے مراد لینے میں محتاط رہنا چاہئے۔

۱۳..... اکثر موطا میں آپ یہ قول بھی فرماتے رہتے ہیں ”یَنْبَغِي كَذَا وَكَذَا“ اور چونکہ متاخرین اس جیسے الفاظ استحباب کے لئے استعمال کرتے ہیں اس لئے علامہ لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ان الفاظ سے ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ وہ کام صرف مستحب ہی ہے، نہ سنت ہے اور نہ واجب، کیونکہ یہ لفظ متقدمین کی اصطلاح میں عام معنی میں مستعمل ہوتا ہے جو کہ (مستحب کے ساتھ ساتھ) سنت مؤکدہ اور واجب کو بھی شامل ہوتا ہے۔

۱۴..... کبھی کبھار آپ موطا میں اپنے شیخ امام مالک کا مذہب (چاہے موافق ہو یا مخالف) نیز صحابہ کرام کے مذاہب چاہے مسند ہوں یا غیر مسند کا تذکرہ بھی کر دیتے ہیں۔

۱۵..... آپ لفظ ”اثر“ کا ذکر کر کے اس سے عام معنی مراد لیتے ہیں یعنی یہ کہ وہ حدیث مرفوع، موقوف اور مقطوع سب کو شامل ہے۔

۱۶..... آپ بعض آثار اور اخبار کا تذکرہ تو بطور غیر مسند ہونے کے کرتے ہیں اور بعض کو ”بلغنا“ سے شروع کرتے ہیں، البتہ محدثین نے یہ ذکر کیا ہے جیسے کہ ”رد المحتار“ وغیرہ میں ہے کہ موطا امام محمد کی بلاغات مسند ہی ہیں۔

پھر ”التعليق الممجد“ کے صفحہ ۱۴۶ پر خاتمہ کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں کہ اس کتاب (موطا امام محمد) میں کوئی حدیث موضوع نہیں ہے، ہاں اس میں ضعیف روایات ہیں لیکن اکثر میں معمولی ضعف ہے، جس کی تلافی کثرت طرق سے ہو جاتی ہے، البتہ بعض میں ضعف شدید ہے لیکن وہ اس لئے مضر اور نقصان دہ نہیں کہ اس جیسے مضامین کا تذکرہ طرق صحاح میں بھی ہے۔ ❶

## ﴿۳۴﴾ ”موطأ الإمام محمد“ کی شروحات

### ۱..... فتح المغطی شرح کتاب الموطأ

محدث کبیر علی بن سلطان محمد ہروی قاری مکی المعروف ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۲ھ)

ملا علی قاری کی مختصر سوانح اور اہل علم کے ہاں آپ کا مقام

آپ کا نام علی، والد کا نام سلطان محمد، کنیت ابو الحسن اور لقب نور الدین ہے، آپ کی پیدائش ۹۳۰ھ میں ہوئی، قاری آپ کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ ”کان حاذقاً فی علم القراءة“ کہ آپ علم قراءت میں ماہر تھے، ملا اس لئے کہتے ہیں کہ یہ لفظ ترکی، افغانستان، ہندوستان، ایران اور پاکستان میں ابتداء میں ان علماء کے لئے استعمال ہوتا تھا جو نہایت مستند، محقق اور مضبوط عالم ہوں:

فكانت تطلق ”ملا“ فی عصر الشیخ علی القاری العلامة الکبیر

والشیخ الجلیل والسید الفاضل. ①

مکی اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کے چالیس سال سے زیادہ عرصہ حرم میں گزارا، اس لئے آپ کو مکی کہتے ہیں۔

آپ کے مشہور اساتذہ میں سے ایک علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۴ھ) ہیں، جن کی تصانیف میں معروف ”الفتاویٰ الحدیثیة، الزواجر عن اقتراف الكبائر، شرح مشکاة المصابیح“ اور ”تحفة المحتاج فی شرح المنہاج“ ہے۔ دوسرے شیخ علامہ علی متقی ہندی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۵ھ) صاحب ”کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال“ ہیں۔ آپ کے دیگر معروف شیوخ میں علامہ میر کلاں رحمہ اللہ (متوفی ۹۸۱ھ) علامہ عطیہ سلمیٰ رحمہ اللہ (متوفی ۹۸۲ھ) علامہ عبد اللہ سندھی رحمہ اللہ (متوفی ۹۸۴ھ) علامہ قطب الدین مکی رحمہ اللہ (متوفی ۹۹۰ھ) علامہ احمد بن بدر الدین

مصری رحمہ اللہ (متوفی ۹۹۲ھ) ہیں۔

آپ کے تلامذہ میں مشہور علامہ عبد القادر طبری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۳۳ھ) علامہ عبد الرحمن مرشدی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۳۷ھ) علامہ محمد بن فروخ موروی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۱ھ) ہیں۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ کی عظمت شان اور علوم عربیت، فقہ اور حدیث میں مقام مرتبہ سے متعلق اہل علم کے کئی توصیفی اقوال موجود ہیں۔

علامہ عبد الملک عصامی رحمہ اللہ آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

الجامع للعلوم العقلية والنقلية والمتضلع من السنة النبوية، أحد

جماهير الأعلام، ومشاهير أولى الحفظ والأفهام. ❶

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ ”التعليق الممجّد“ کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

صاحب علم الباهر والفضل الظاهر. ❷

علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ اپنی کتاب ”فقه أهل العراق وحديثهم“ صفحہ ۷۷

میں آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

بعض كبار الحفاظ وكبار المحدثين من أصحاب أبي حنيفة وأهل مذهبه.

اس کے ذیل میں آپ کا ذکر کیا ہے۔ کئی اکابر اہل علم نے ملا علی قاری رحمہ اللہ کو

گیارہویں صدی کا مجدد قرار دیا ہے، علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں:

من يطالع خلاصة الأثر في أعيان القرن الحادي عشر يتضح له أن

الشيخ شهاب الدين الرملي وملا علي القاري كانا من المجددين. ❸

اسی طرح علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ ”التعليقات السنية على الفوائد البهية“

صفحہ ۹ پر آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

وقد طالعت تصانیفه المذکورة..... کلها نفیسة فی بابها فريدة.....

ولہ غیر ذلک من الرسائل لا تعد ولا تحصى و کلها مفیدة، بلغته إلی مرتبة المجددیة علی رأس الألف.

اسی طرح شیخ محمد عابد سندھی رحمہ اللہ نے آپ کے متعلق فرماتے ہیں:

قال عنه حافظ العصر العلامة الشيخ محمد عابد السندی ثم المدنی فی کتابه ”المواهب اللطیفة علی مسند الإمام أبی حنیفة“ الشيخ العلامة الحبر الفہامة الشيخ علی القاری. ❶

اسی طرح شیخ التفسیر والحریث مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”التعلیق الصبیح علی مشکاة المصابیح“ کے مقدمے میں لکھا ہے:

وقال المحقق المحدث البارع الشيخ محمد إدريس الكاندھلوی فی مقدمة كتابه التعلیق الصبیح علی مشکاة المصابیح: المحدث الجلیل والفاضل النبیل فرید دھرہ ووحید عصرہ الشیخ نور الدین علی بن سلطان محمد الهروی القاری. ❷

ملا علی قاری رحمہ اللہ کی تمام تصنیفات کے اسماء کے لئے دیکھیں:

”مرقاۃ المفاتیح“ ج ۱ ص ۸۷ سے ۹۱ تک، مکتبہ امدادیہ ملتان

ملا علی قاری رحمہ اللہ کا انتقال ۱۰۱۲ھ کو مکہ مکرمہ میں ہوا:

وتوفی بمكة المكرمة فی شوال سنة أربع عشرة وألفا من الهجرة

و دفن بالمعلاة. ❸

## ملا علی قاری کی اٹھائیس تصانیف کا مختصر تعارف

۱..... ”مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاة المصابیح“ ”مشکاة المصابیح“

❶ مرقاۃ المفاتیح: ترجمہ: ملا علی القاری، ج ۱ ص ۳۰ ❷ مرقاۃ المفاتیح: ترجمہ:

ملا علی القاری، ج ۱ ص ۳۱ ❸ مرقاۃ المفاتیح: ج ۱ ص ۹۱

کی شرح ہے، اس شرح میں آپ کا اسلوب یہ ہے کہ اولاً حدیث کا متن نقل کرتے ہیں پھر حدیث کی سند میں جس صحابی کا تذکرہ پہلی مرتبہ آئے تو اس کے مختصر حالات ذکر کرتے ہیں، سند کے اندر اگر مبہم راوی ہو تو اس کی مکمل تعیین اور وضاحت نقل کرتے ہیں، جیسے عبد اللہ نام کے بہت سارے صحابہ ہیں تو آپ ان کی تعیین کرتے ہیں، حدیث کی تخریج کرتے ہیں، سبب ورود حدیث بیان کرتے ہیں، الفاظ غریبہ کی وضاحت کرتے ہیں، معانی حدیث کی وضاحت کرتے ہیں، سابقہ شرح کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔ شرح حدیث میں خصوصاً علامہ تورپشتی، علامہ طیبی، امام مظہر، علامہ ابن حجر ہیثمی، علامہ ابن حجر عسقلانی، علامہ عینی، امام نووی، علامہ خطابی، قاضی عیاض، امام قرطبی رحمہم اللہ اور دیگر متقدمین و متاخرین محدثین کی تشریحات ذکر کرتے ہیں، احادیث سے احکام کا استنباط کرتے ہیں، ضبط اسماء اور کلمات کا اہتمام کرتے ہیں، تعیین المبہم من اسماء الرواة یعنی روایات کے ناموں میں مبہم کی تعیین کرتے ہیں، صحیح نسخے کی نشاندہی بھی کرتے ہیں، اگر کہیں علامہ تبریزی رحمہ اللہ نے امام بغوی پر اعتراض کیا ہے تو ملا علی قاری رحمہ اللہ اس کی بھی وضاحت کرتے ہیں، اور بسا اوقات امام بغوی رحمہ اللہ کی طرف سے جواب بھی ذکر کرتے ہیں، حدیث کی مختصر مگر جامع تشریح ذکر کرتے ہیں۔

مشکوٰۃ پر لکھی گئی تمام متداول شروحات میں یہ سب سے جامع، مفصل اور مدلل شرح ہے، اس میں حنفی مسلک کی صحیح نقطہ نظر پر ترجمانی کی گئی ہے، فقہائے کرام کے اختلافات، دلائل اور مسائل بھی ذکر کرتے ہیں، متعارض فیہ روایات کے درمیان تطبیق و ترجیح بیان کرتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب علم اس سے احناف کے دلائل، وجہ ترجیحات، حدیث کے فوائد و نکات اور حدیث سے مستنبط مسائل اور بلاغت کے لطائف کو الگ سے جمع کرے تو یہ اہل علم کے لئے مفید کاوش ہوگی۔ اس شرح کا اردو ترجمہ مولانا محمد ظفر اقبال صاحب نے کیا ہے جو ”مکتبہ رحمانیہ“ لاہور سے طبع ہے۔

درس نظامی میں نصاب میں شامل ہے اور اصول حدیث پر لکھی گئی کتابوں میں جامع اور مختصر ہے، کتاب کی مقبولیت کی وجہ سے متعدد اہل علم نے اس کی شروحات لکھی ہیں، جن میں معروف شروحات درج ذیل ہیں:

(۱) ”الیواقیت والدرر فی شرح ابن حجر“ علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ

(۲) ”شرح شرح نخبة الفكر“ ملا علی قاری رحمہ اللہ

(۳) ”إمعان النظر فی توضیح نخبة الفكر“ علامہ محمد اکرم سندھی رحمہ اللہ

(۴) ”نتیجة الفكر فی شرح نخبة الفكر“ علامہ زین الدین محمد بن

عبدالرؤف رحمہ اللہ

”نخبة الفكر“ پر لکھی گئی شروح و حواشی اور منظومات تفصیلاً دیکھنی ہوں تو ”شرح شرح لنخبة الفكر“ کے مقدمہ میں حافظ ابن حجر کے حالات میں صفحہ ۱۰۱ تا ۱۰۸ ملاحظہ فرمائیں۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ کی اس شرح کا اسلوب یہ ہے کہ اوپر عبارت ذکر کرتے ہیں، عبارت میں موجود غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، ہر اہم بات کو نئے عنوان اور بحث کے طور پر ذکر کرتے ہیں، ہر حدیث کی تعریف کے بعد اس کی مثال اور عموماً حکم بھی بیان کرتے ہیں، شوافع اور احناف کے درمیان اگر اصول حدیث کی مباحث میں اختلاف ہو تو اس کا بھی تذکرہ کرتے ہیں، جیسے کہ صحابی کی تعریف میں اختلاف ہے۔ انہوں نے کتاب کی اس قدر عمدہ شرح کی ہے کہ ضائر کے مرجع بھی بتلائے ہیں، ہر بحث کو چونکہ حسن ترتیب اور عنوانات کے ساتھ یکجا کیا ہے اس لئے اس سے استفادہ بنسبت دوسری شروحات کے زیادہ آسان ہے۔ کتاب کی شرح میں انہوں نے دیگر محدثین کی اصول حدیث پر لکھی گئی کتابوں سے بھی استفادہ کیا ہے، خصوصاً علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۳ھ) کے ”مقدمہ ابن صلاح“ اور اس پر لکھے گئے حواشی اور شروحات سے۔ اگر کسی کے پاس صرف یہی ایک شرح ہو تو حنفی نقطہ نظر کے مطابق اصول حدیث سمجھنے کے لئے یہ فی الجملہ کافی ہے، اس میں

انہوں نے علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) کے حواشی سے بھی استفادہ کیا ہے۔ اس میں مجہول العین راویوں پر عمدہ بحث ہے، اس میں ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اپنی رائے دی ہے اور محدثین کے مذہب کو لیا ہے کہ مستور کی روایت قبول ہوگی، ملا علی قاری کے ہاں حدیث کی وجہ ترجیح میں ایک وجہ ترجیح فقہیت بھی ہے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

إن مذهب المنصور عند علمائنا الحنفية الألفية دون الأكثرية. (ص ۳۸۵)  
حدیث مرسل کے بارے میں ملا علی قاری رحمہ اللہ کی رائے یہ ہے کہ جمہور کے ہاں یہ حجت ہے:

قال جمهور العلماء: إن المرسل حجة مطلقا. (ص ۴۰۳)

المرسل حجة عند الجمهور إذ صح سنده. ❶

اسی طرح ”فتح باب العناية“ میں ہے:

وهو إن كان مرسلا إلا أنه حجة عندنا وعند الجمهور. ❷

ملا علی قاری رحمہ اللہ کے نزدیک فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

الضعيف يعمل به في فضائل الأعمال اتفاقا. ❸

”فتح باب العناية“ میں ہے:

لكنه سنده ضعيف إلا أن الاتفاق على أن الضعيف يعمل به في

فضائل الأعمال. ❹

ملا علی قاری رحمہ اللہ کے نزدیک مجتہد اگر کسی حدیث سے استدلال کرے تو یہ اس کی

صحت کی علامت ہے۔ ❺

علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے ”قواعد فی علوم الحدیث“ کے صفحہ ۵۷ پر

اس اصول کو ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:

❶ الموضوعات الكبرى: ص ۱۸۰ ❷ فتح باب العناية: ج ۱ ص ۲۴ ❸ الموضوعات

الكبرى: ص ۵ ❹ فتح باب العناية: ج ۱ ص ۴۹ ❺ الموضوعات الكبرى: ص ۲۰۱



المجتهد إذا استدل بحديث كان تصحيحاً له.

جب مجتہد کسی حدیث سے استدلال کرے تو یہ اس کی صحت کی علامت ہے۔

۳..... ”الموضوعات الكبرى“ ۴..... ”الموضوعات الصغرى

(المعروف المصنوع فى معرفة أحاديث الموضوع) ملا علی قاری رحمہ اللہ نے موضوع روایات پر یہ دو کتابیں تصنیف کی ہیں، ان کی تفصیلی کتاب کا نام ”الموضوعات الكبرى“ ہے اور مختصر کتاب کا نام ”الموضوعات الصغرى“ ہے، جو اس وقت ”ایچ ایم سعید“ سے ”المصنوع فى معرفة أحاديث الموضوع“ کے نام سے شیخ عبد الفتاح ابو غدہ رحمہ اللہ کے حواشی کے ساتھ طبع ہے۔ ۴۰۲ روایات پر یہ دونوں کتابیں مشترک ہیں، یعنی وہ موضوع روایات ان دونوں کتابوں میں ہیں۔ ۲۲۳ روایات میں ”الموضوعات الكبرى“ منفرد ہے، اور ۱۵ روایات میں ”المصنوع فى معرفة أحاديث الموضوع“ منفرد ہے۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ ”الموضوعات الكبرى“ میں قدرے تفصیل ذکر کرتے ہیں، جبکہ ”المصنوع“ میں اختصار کے ساتھ صرف حکم بیان کرتے ہیں، ”المصنوع“ میں ایک روایت ”لولاك لما خلقت الأفلاك“ اور اسی طرح ”لو كان الخضر حيا لزارنى“ ان روایات موضوعہ کا صرف حکم بیان کیا ہے مگر ”الموضوعات الكبرى“ میں ان دونوں سے متعلق قدرے تفصیل ذکر کی ہے۔ ”الموضوعات الكبرى“ کے آخر میں موضوع روایات کی پہچان کے لئے چند اہم اصول ذکر کئے ہیں، موضوع روایات کی معرفت کے لئے یہ نہایت اہم ہیں۔ یہ کتاب حروف تہجی پر ہے، اہل علم حضرات ان دونوں کتابوں کو مطالعہ میں رکھیں اس لئے کہ ان میں عموماً وہ روایات ہیں جو معاشرے میں رائج ہیں۔

اسی طرح ”المصنوع“ میں بعض رائج موضوع روایات کی نشان دہی بھی کی

ہے، جیسے:

”القرآن کلام اللہ غیر مخلوق“ اس کے بارے میں علامہ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هذا الحديث من جميع طرقه باطل.

علامہ صفحانی رحمہ اللہ نے اس کو موضوع کہا ہے۔

اسی طرح ایک روایت ”علماء أمتی كأنبیاء بنی اسرائیل“ یہ بھی موضوع ہے، علامہ دمیری، علامہ زرکشی اور علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

اسی طرح ایک روایت ”كنت نبيا و آدم بين الماء والطين“ اس کے بارے میں علامہ زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اس کے حاشیے میں ہے کہ یہ حدیث اور الفاظ کے ساتھ آئی ہے اور اس کے متعدد طرق ہیں:

منها حديث مسيرة الفجر قال: قلت: يا رسول الله متى كنت نبيا؟

قال: كنت نبيا و آدم بين الروح والجسد. ❶

ومنها حديث أبي هريرة قال: قيل للنبي صلى الله عليه وسلم متى

كنت أو كتبت نبيا؟ قال: و آدم بين الروح والجسد. ❷

مزید دو طرق اسی روایت کے تحت حاشیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

اسی طرح ایک روایت میں ہے:

إن الورد خلق من عرق النبي صلى الله عليه وسلم أو من عرق البراق.

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے، اسی طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ

فرماتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے۔

❶ أخرجه أحمد والبخاری في تاريخه والبعث في السکن وغيرهما في الصحابة،

وأبو نعیم في الحلیة والحاکم في المستدرک وصححه.

❷ أخرجه الترمذی وقال: إنه حسن صحيح

اسی طرح ایک اور روایت ’سُور المؤمن شفاء‘ علامہ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ لوگوں کی زبانوں پر مشہور ہے، لیکن ان الفاظ کے ساتھ اس کی کوئی اصل نہیں۔

اس طرح کی دیگر مروجہ غیر مستند روایات کے لئے اصل کتاب کا مطالعہ کریں۔

۵..... ”شرح مسند الإمام أبي حنيفة“ یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی مسند کی مختصر اور جامع شرح ہے، ”مسند أبي حنيفة“ پر لکھی گئی شروحات میں اس وقت جو مطبوعہ شروحات ہیں ان میں یہ ایک مفید شرح ہے۔ اس میں موصوف کا اسلوب یہ ہے کہ روایت کی اختصار کے ساتھ تخریج کرتے ہیں، غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، معانی حدیث بیان کرتے ہیں، حدیث سے مستنبط من الفوائد ذکر کرتے ہیں، اختلافی مسائل، فقہاء کے مذاہب اور دلائل اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، امام صاحب کی ثنائی روایات کی نشاندہی کرتے ہیں، اور بعض مقامات پر روایات کے حالات بھی ذکر کرتے ہیں، حل کتاب کے لئے یہ ایک مفید علمی شرح ہے۔ یہ شرح شیخ خلیل محی الدین کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ ”دار الکتب العلمیہ“ سے ۱۴۰۵ھ میں طبع ہوئی ہے۔

۶..... ”جمع الوسائل فی شرح الشمائل“ امام ترمذی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۹ھ) نے شمائل پر ”الشمائل المحمدیہ“ کے نام سے ایک کتاب لکھی، جو سنن ترمذی کی جلد ثانی کے آخر میں ہے، اس کی متعدد اہل علم نے شروحات لکھی ہیں، جن میں سے چند مشہور شروحات درج ذیل ہیں:

۱..... ”زهر الخمائل علی الشمائل“ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ)

۲..... ”أشرف الوسائل إلى فهم الشمائل“ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۴ھ)

۳..... ”جمع الوسائل فی شرح الشمائل“ ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ)

۴..... ”شرح الشيخ للمناوی علی الشمائل“ علامہ عبدالرؤف مناوی

رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۳۱ھ)

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے شمائل کی دو شرحیں لکھیں، ایک مختصر اور ایک طویل، پہلے مختصر

شرح ”زبدة الشمائل وعمدة الوسائل“ کے نام سے لکھی، پھر طویل شرح ”جمع الوسائل فی شرح الشمائل“ کے نام سے لکھی، اس شرح میں الفاظ غریبہ کی بڑی عمدہ وضاحت ہے اور مشکل الفاظ کی تشریح کی گئی ہے، چونکہ شمائل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن جمال اور اوصاف حمیدہ کی وضاحت میں نہایت فصیح و بلیغ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں، ان فصیح و بلیغ احادیث کی خدمت اللہ تعالیٰ نے دو کبار محدثین سے لی، ملا علی قاری اور علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہما اللہ، یہ مشکل الفاظ کے اعراب بھی بتاتے ہیں اور راوی کی نسبت بھی بتاتے ہیں کہ کوئی، بصری، شامی یا مدنی ہے، مختصراً اس کے ثقہ اور ضعیف ہونے کی بھی نشاندہی کرتے ہیں، کلمات کا ضبط بتلاتے ہیں، مجہول اور مبہم روایات کی تعیین کرتے ہیں۔ ان دونوں حضرات نے عشق و محبت میں ڈوب کر نہایت دلنشین تشریح کی ہے۔

اس لئے ان دونوں شروح کے لفظ لفظ سے عقیدت اور محبت چھلکتی نظر آتی ہے۔ ”جمع الوسائل“ دو جلدوں میں مطبع ”مصطفیٰ البابی حلبی“ سے طبع ہے۔

۷..... ”تعلیق القاری علی ثلاثیات البخاری“ اس میں انہوں نے صحیح بخاری میں موجود (۲۲) ثلاثی روایات کی تشریح کی ہے۔

۸..... ”الحرز الشمین للحصن الحصین“ علامہ ابن جزری رحمہ اللہ (متوفی ۸۳۳ھ) کی ”الحصن الحصین“ کی مختصر اور جامع شرح ہے۔ ”الحصن الحصین“ اذکار پر لکھی گئی کتابوں میں معروف اور متداول کتاب ہے، کئی اہل علم نے اس کی شروحات لکھی ہیں، ملا علی قاری رحمہ اللہ کی یہ شرح روایت اور درایت کے لحاظ سے ممتاز رکھتی ہے، اس میں الفاظ غریبہ کی وضاحت، تخریج حدیث، شرح حدیث اور حدیث سے مستنبط فوائد و نکات کا ذکر ہے۔

۹..... ”شرح الشفاء للقاضی عیاض“ قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۴ھ) نے سیرت پر ایک شاندار کتاب لکھی، جس کا نام ”الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ“ ہے، کئی اہل علم نے اس کی شروحات لکھیں، ان میں معروف دو ہیں ”نسیم الریاض فی

شرح الشفاء للقاضی عیاض “علامہ خفاجی رحمہ اللہ کی، یہ شرح چھ جلدوں میں ”دار الکتب العلمیہ“ سے طبع ہے۔ دوسری ”شرح الشفاء“ ملا علی قاری رحمہ اللہ کی، موصوف نے اس شرح میں عبارت کو عمدہ اسلوب کے ساتھ حل کیا ہے، قاضی عیاض رحمہ اللہ نے جو روایت، اثر یا واقعہ بتلایا ہے تو انہوں نے اس کی تخریج کی ہے، متن میں کوئی غریب لفظ آیا ہے تو اس کی وضاحت کی ہے اور اس باب سے متعلق مزید علمی فوائد و نکات نقل کئے ہیں، اختصار کے لحاظ سے یہ شرح مفید ہے اور تفصیل کے لحاظ سے ”نسیم الریاض“ اس شرح میں ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اس بات سے رجوع کیا ہے کہ وہ ابتداء میں اس کے قائل تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا انتقال حالت کفر پر ہوا ہے، اس پر ان کا ایک رسالہ بھی ہے ”أدلة معتقد أبي حنيفة في والدي رسول الله صلى الله عليه وسلم“ اس میں انہوں نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا انتقال حالت کفر پر ہوا ہے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ پر بعض اہل علم کی طرف سے تین اعتراضات ہیں، ایک یہ کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے بارے میں کہا کہ ان کا انتقال کفر پر ہوا ہے، دوسرا یہ کہ ارسال ید کے مسئلے میں امام مالک رحمہ اللہ پر طعن کیا ہے، تیسرا یہ کہ مسلک کے اعتبار سے ان میں تعصب تھا، لیکن یہ تینوں باتیں درست نہیں ہیں۔

پہلی بات کا جواب یہ ہے کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ کو یہ غلط فہمی اس وجہ سے ہوئی کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا عقائد کے بارے میں ایک رسالہ ”فقه الأكبر“ ہے، اس کے صفحہ ۳۰ پر یہ عبارت تھی:

ووالدا رسول الله صلى الله ماتا على الكفر.

کہ آپ کے والدین کا انتقال حالت کفر میں ہوا۔

تو ملا علی قاری یہ سمجھے کہ شاید یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی رائے ہے تو اس وجہ سے انہوں نے اس مذہب کو اختیار کیا لیکن صحیح نسخوں میں یہ عبارت یوں تھی:

ووالدا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ماتا على الكفر.

تو کاتبین نے یہ سمجھا کہ شاید کہ ایک ”ما“ زائدہ ہے، تو انہوں نے پہلے والے ”ما“ کو حذف کر دیا، اب یہی نسخہ ملا علی قاری رحمہ اللہ کے سامنے تھا جس کی عبارت میں ”ماتا علی الکفر“ لکھا تھا، تو اس وجہ سے ان کی رائے یہ تھی کہ حالت کفر میں انتقال ہوا، یہی رائے ان کی ”مرقاۃ المفاتیح“ میں ج ۵ ص ۶۶۲ میں بھی تھی لیکن بعد میں موصوف نے اس بات سے رجوع کر لیا تھا:

وأما ما ذهب إليه من القول بكفر والدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فيعود إلى توهم ملا علي في شرحه ”الفرق الأكبر“ حيث ظن أن قول أبي حنيفة هو ”ووالدا رسول الله صلى الله عليه وسلم ماتا على الكفر“ والصواب هو ”ماتا على الكفر“ فجاء الناسخ وحذف ”ما“ الأولى ظنا منه أنها زائدة، وما أكثر الكتب التي حارفها وصحفها النساخ، فأصبحت العبارة ”ماتا على الكفر“ فانتشرت هذه النسخة الخاطئة والمصحفة وبني الإمام القاري قضيته على هذه النسخة. ❶

ملا علی قاری رحمہ اللہ مرقاۃ کی تصنیف سے ۱۰۰۸ھ میں فارغ ہوئے، اور ”شرح شرح لنخبة الفكر“ کی تصنیف سے ۱۰۰۶ھ میں فارغ ہوئے، ”فتح باب العناية“ کی تصنیف سے ۱۰۰۳ھ میں فارغ ہوئے اور ”شرح الشفاء“ ۱۰۱۱ھ میں لکھی، اور اس کے دو سال بعد آپ کا انتقال ہو گیا، تو یہ آپ کی آخری تصنیف ہوئی، اس میں آپ نے اس بات سے رجوع کیا ہے اور آپ نے حوالہ دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا انتقال حالت ایمان میں ہوا، علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس پر تین رسالے لکھے ہیں:

(۱) مسالک الحنفاء فی والدی المصطفیٰ.

(۲) الدرر المنیفة فی آباء الشریفة.

(۳) التعظیم المننة فی أن أبوی رسول الله صلى الله عليه وسلم فی الجنة.

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اپنی اس بات سے ”شرح الشفاء“ میں دو مقامات پر رجوع کیا ہے، نمبر (۱) ج ۱ ص ۱۰۶، نمبر (۲) ج ۱ ص ۶۲۸، طبع استنبول ۱۳۱۶ھ۔

آپ فرماتے ہیں کہ ابو طالب کا اسلام درست نہیں ہے اور آپ کے والدین کے اسلام کے بارے میں متعدد اقوال ہیں لیکن صحیح تر قول جس پر جلیل القدر ائمہ کا اتفاق ہے یہ ہے کہ آپ کے والدین کا انتقال اسلام پر ہوا ہے، جیسا کہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنے تین رسائل میں اس کو بیان کیا ہے:

وأبو طالب لم يصح إسلامه وأما إسلام أبويه ففيه أقوال والأصح إسلامهما على ما اتفق عليه الأجلة من الأمة كما بينه السيوطي في رسائله الثلاث المؤلفة.

دوسرے مقام پر آپ کے الفاظ یہ ہیں:

وأما ما ذكروا من إحيائه عليه الصلاة والسلام أبويه فالأصح أنه وقع على ما عليه الجمهور الثقات كما قال السيوطي في رسائله الثلاثة المؤلفة. دوسرے اور تیسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ملا علی قاری میں تعصب نہیں تھا بلکہ انہوں نے اپنے مسلک کا دفاع کیا ہے، دفاع کے دوران کچھ سخت کلمات ان کے قلم سے نکل گئے، جس کو بعد میں تصعب پر محمول کیا گیا حالانکہ آپ کی دیگر تصنیفات ان باتوں سے خالی ہیں۔

(فائدہ) علامہ شوکانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۰ھ) نے ”البدر الطالع“ ج ۱ ص ۴۴۵، ۴۴۶ میں لکھا کہ یہ ملا علی قاری رحمہ اللہ کے مجتہد اور مجدد ہونے کی دلیل ہے اور ایک عظیم محقق ہونے کی کہ جو تحقیق میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے:

وقد أجاد الشوكانى فى الرد على العصامى وأمثاله حيث عد خلاف الشيخ القارى مع الأئمة دليلا على علو منزلته فقال فى البدر الطالع: هذا دليل على علو منزلته فإن المجتهد شأنه أن يبين ما يخالف الأدلة الصحيحة

ويعترضه سواء كان قائله عظيما أو حقيرا وتلك شكاة ظاهر عنك عارها. ❶

۱۰..... ”فر العون لمن يدعى إيمان فرعون“ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رسالہ دیکھا جو علامہ جلال الدین دوانی کی طرف منسوب ہے، اس میں انہوں نے شیخ محی الدین عربی کی اتباع کرتے ہوئے فرعون کے بارے میں کہا کہ ”صح ایمانہ تحقق إتقانه“ تو ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ اس کا جواب لکھوں تاکہ اصل بات معلوم ہو جائے کہ فرعون کا انتقال مطلقاً کفر پر ہوا ہے نہ کہ ایمان پر۔ یہ رسالہ ”المکتبة العصرية“ سے ۱۳۸۳ھ میں طبع ہوا ہے۔

۱۱..... ”كشف الخدر عن حال الخضر“ اس میں ملا علی قاری رحمہ اللہ نے حضرت خضر علیہ السلام کے حسب و نسب، نبوت، خوارق للعادة واقعات اور بعض مقامات پر ان کی حاضری اور تکلیف اور مشکل میں پھنسے ہوئے لوگوں کی نصرت و اعانت اور حضرت خضر سے متعلق دیگر کئی مفید باتوں کو یکجا کیا ہے (اس موضوع پر علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے ایک رسالہ ”عجالة المنتظر فی شرح حال الخضر“ لکھا ہے) علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ حضرت خضر علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں، دیکھئے: ❷

اس موضوع پر تفصیلی بحث درج ذیل کتابوں میں ہے:

الإصابة فی تمیز الصحابة: ج ۲ ص ۲۴۶ تا ۲۸۲، ط: دار الكتب العلمية

البداية والنهاية: ج ۱ ص ۳۶۳ تا ۳۷۶، ط: المكتبة الحقانية پشاور

روح المعانی: ج ۱۶ ص ۴۰۱ تا ۴۱۴، ط: رشیدیہ کوئٹہ

۱۲..... ”صلاة الاستسقاء“ اس میں صلاة الاستسقاء کے آداب، طریقہ اور فقہاء

کے اختلافات، دلائل اور رائج مذہب کی وجہ ترجیحات کا ذکر ہے۔

❶ التعليق الصبیح: ص ۶ / مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح: ترجمة الإمام ملا

علی القاری، ۱ / ۲۱، دار الكتب العلمية

❷ مجموعة الفتاوى: ج ۴ ص ۳۳۷ / ج ۲ ص ۲۷۰



۱۳..... ”معرفة النساك في معرفة السواك“ اس رسالے میں مسواک کی

فضیلت کے متعلق احادیث، آثار اور روایات کو مختصر تشریح کے ساتھ یکجا کیا گیا ہے۔

۱۴..... ”تزيين العبارة لتحسين الإشارة“ اس رسالے میں ملا علی قاری رحمہ

اللہ نے تشہد میں بوقت شہادت انگلی کے اٹھانے پر دلائل، کیفیت اور جن لوگوں نے اس کو مکروہ کہا ہے ان کی خوب تردید کی ہے، دلائل سے مسئلہ کی وضاحت کی ہے کہ تشہد میں انگلی اٹھانا مسنون عمل ہے جو صحیح روایات سے ثابت ہے۔ (”خلاصة كيداني“ کا مصنف کہ جس نے تشہد میں انگلی اٹھانے کو مکروہ کہا ہے، یہ بات جمہور اہل علم سے ہٹ کر ہے، یہ مصنف بھی مجہول ہے اور کتاب بھی مجہول ہے، اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ باقی جو مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی طرف یہ بات منسوب ہے کہ وہ تشہد میں انگلی اٹھانے کے قائل نہیں تھے تو شاید ان کو وہ روایات اور آثار نہیں پہنچیں، اس بارے میں چونکہ صحیح احادیث موجود ہیں اس لئے کسی شخصی رائے کا کوئی اعتبار نہیں)۔

۱۵..... ”الحظ الأوفر في الحج الأكبر“ عوام کے درمیان مشہور ہے کہ یوم

عرفہ جمعہ کے دن ہو تو یہ حج اکبر کہلاتا ہے، حج اکبر کی وضاحت اور اس موضوع سے متعلق روایات و آثار کو یکجا کیا ہے۔

۱۶..... ”الحزب الأعظم والورد الأفخم“ اس میں ملا علی قاری رحمہ اللہ نے تمام

ہفتہ میں ہر ہر دن کون کون سی دعائیں پڑھنی چاہئے اس کو جمع کیا ہے، نیز اس میں وہ آیات جو دعاؤں پر مشتمل ہیں اور مستند ادعیہ ماثورہ کو یکجا کیا ہے۔ اذکار اور دعاؤں پر لکھی گئی کتابوں میں یہ متداول اور معروف ہے، عربی زبان میں ”الحزب الأعظم“ اور اردو زبان میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی ”مناجات مقبول“ مفید کتاب ہے۔

۱۷..... ”فتح باب العناية بشرح كتاب النقاية“ ”النقاية“ علامہ کوہستانی

رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۳ھ) کی کتاب ہے جو ”الوقاية“ متن کا اختصار ہے، اس ”النقاية“ کی شرح ”فتح باب العناية“ ہے جو ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھی ہے، اس کتاب پر

تحقیق، تخریج اور مفید حواشی شیخ عبدالفتاح ابو غده رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) نے لکھے، شیخ کی تحقیق کے ساتھ یہ کتاب ”مطبوعات الإسلامية“ حلب سے تین جلدوں میں طبع ہے۔ اس کتاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فقہ حنفی کے مسائل کو قرآن کریم، مستند احادیث اور آثار کی روشنی میں دلائل کے ساتھ ذکر کیا، اس میں کثرت کے ساتھ مرفوع، موقوف اور مقطوع روایات ہیں، یہ ان لوگوں کے لئے جواب بھی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حنفیہ کے پاس احادیث کا ذخیرہ نہیں ہے، اس کے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ حنفیہ کے پاس عموماً ہر مسئلے میں کوئی روایت یا اثر ان کی پشت پناہی کر رہا ہوتا ہے۔ اہل علم حضرات اس کتاب کو مطالعہ میں رکھیں، اس کتاب کے مطالعے سے جہاں ملا علی قاری رحمہ اللہ کی علم حدیث میں وسعت اور عمق کا اندازہ ہوتا ہے، وہاں فقہ حنفی کے حدیثی دلائل بھی سامنے آتے ہیں۔ شیخ عبدالفتاح ابو غده رحمہ اللہ کی تخریج کے ساتھ کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے، اگر ہدایہ پڑھاتے ہوئے نقلی دلائل کے لئے اس کتاب کو مطالعہ میں رکھا جائے تو مسائل کا حل عقل و نقل دونوں سے ہوگا، حضرت شیخ عبدالفتاح ابو غده رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”صفحات من صبر العلماء“ میں فرمایا کہ مجھے میرے استاد علامہ زہد الکوشری رحمہ اللہ نے بار بار اس بات کی تاکید کی تھی کہ تم کسی طرح سے اس کتاب کو تلاش کر کے اس کا مطالعہ کرو، موصوف فرماتے ہیں کہ میں جب مکہ مکرمہ گیا تو وہاں کے جتنے کتب خانے اور لائبریریاں تھیں ان میں یہ کتاب تلاش کرتا رہا، بڑی تلاش اور جستجو کے بعد مجھے اس کا ایک نسخہ ملا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی، اس دوران ان کو جس قدر تکالیف، پریشانیوں اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا، انہوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

اس کتاب کا تعارف مختصر الفاظ میں یہ ہے:

وهو كتاب يمتاز عن سائر الكتب الفقه الحنفية باستيفاء الأدلة من

القرآن والسنة من تخریج الأحادیث وتعلیل الأحكام.

۱۸..... ”شرح رسالة ألفاظ الكفر“ محمد بن اسماعیل بن محمود رحمہ اللہ کا ایک

رسالہ ”الفاظ الکفر“ ہے، ملا علی قاری رحمہ اللہ نے ان کلمات کفریہ کی تشریح کی ہے، اور جو کلمات ان سے رہ گئے تھے ان کا اس میں اضافہ کیا ہے۔

۱۹.....شم العوارض فی ذم الروافض ”وہو رسالۃ فی ذم الروافض والقول بکفرہم مستشهد بالأدلة من الكتاب والسنة وأقوال الأئمة“.

۲۰.....”شرح الفقہ الاکبر“ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے جو عقائد کے مسائل منقول ہیں، جن کو آپ کے شاگرد ابو مطیع بلخی رحمہ اللہ نے ”الفقہ الاکبر“ کے نام سے جمع کیا، ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اس کی بڑی جامع اور مفصل انداز میں شرح لکھی ہے، اس میں عقیدے کے ہر مسئلے کو کتاب و سنت، متکلمین، اشاعرہ، ماتریدیہ اور ائمہ کلام کے اقوال سے حل کیا ہے، اس میں عقیدے کے ہر مسئلے پر مختصر مگر جامع پُر مغز گفتگو ہے۔ اس میں جہاں عقائد کی دلنشین تشریح ملے گی وہیں ماتریدیہ مسلک کی صحیح وضاحت بھی ہے۔

۲۱.....”الأحادیث القدسیۃ الأربعینیۃ“ اس رسالے میں چالیس احادیث

قدسیہ ہیں۔

۲۲.....”الأدب فی رجب“ ۲۳.....”أنوار الحجج فی أسرار الحجج“

۲۴.....”الذخیرۃ الکثیرۃ فی رجاء المغفرۃ للکبیرۃ“ ۲۵.....”شرح عین العلم

وزین العلم“ ۲۶.....”ضوء المعالی لبدر الأمالی“ ۲۷.....”القول السدید

فی خلف الوعید“ ۲۸.....”فرائد القلائد علی أحادیث العقائد“

ملا علی قاری رحمہ اللہ کے تفصیلی حالات، آپ کے شیوخ و تلامذہ، اہل علم کی آپ کے متعلق آراء، آپ کی توصیف و توثیق اور اہل علم میں آپ کا نمایاں مقام، گیارہویں صدی کا مجدد ہونا اور دیگر آپ کی اہم خصوصیات اور ہر موضوع پر آپ کی لکھی گئی تصنیفات کے تفصیلی تعارف کے لئے دیکھئے ”الإمام علی القاری وأثره فی علم الحدیث“ شیخ خلیل ابراہیم قوتلانی کی۔ ”شرح شرح نخبة الفكر“ کے مقدمہ میں آپ کی (۱۶۹)

تصانیف کے نام موجود ہیں۔ دیکھئے: ①

① مقدمة المحقق: ص ۷۵ تا ۸۴، ط: قدیمی

”مرقاۃ المفاتیح“ کے مقدمہ میں موصوف کی ۸۰ تصانیف کے اسماء ذکر ہیں اور جو کتاب جس مکتبہ سے طبع ہوئی اُس کی بھی نشان دہی کی ہے، دیکھئے: ص ۲۳ تا ۲۷، ط: رشیدیہ کوئٹہ

## ۱..... ”فتح المغطی“ کا تعارف

ملا علی قاری رحمہ اللہ کا اس شرح میں اسلوب یہ ہے کہ سند میں موجود روایات کے مختصر احوال ذکر کرتے ہیں، غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، عام فہم انداز میں حدیث کی تشریح نقل کرتے ہیں، فقہاء کے مذاہب اور اختصار کے ساتھ ان کے دلائل، متعارض فیہ روایات میں تطبیق اور حنفی مسلک کی وجہ ترجیح ذکر کرتے ہیں۔ مشہور اختلافی مسائل کا تذکرہ قدرے تفصیل سے کرتے ہیں۔ قدیم نسخے میں کافی اغلاط تھیں اور روایات کی تخریج و تعلیق بھی نہیں تھی لیکن اب یہ نسخہ حضرت مولانا مفتی محمد مفیض الرحمن کی عمدہ تعلیقات، تخریج اور اعلام و ترقیم کے ساتھ عمدہ کتابت میں طبع ہوا ہے۔ اس کے شروع میں ملا علی قاری رحمہ اللہ کے حالات اور آپ کی ۱۵۱ تصنیفات اور رسائل کے نام بھی ذکر کئے ہیں، محشی نے اس کتاب کی تعلیقات میں زیادہ تر استفادہ علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ کی ”التعلیق الممجد“ سے کیا ہے، اب اس میں بیک وقت اصل متن بھی ہے، ملا علی قاری رحمہ اللہ کی شرح بھی ہے اور حواشی میں ”التعلیق الممجد“ کے اہم مباحث بھی ہیں اور تعلیق و تخریج بھی ہے، اس لئے یہ نسخہ قدیم تمام نسخوں سے بہتر ہے۔ یہ محقق نسخہ ”مکتبۃ البشری“ سے ایک جلد میں طبع ہے۔

## ۲..... التعلیق الممجد علی موطأ الإمام محمد

محقق العصر علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۲ھ) یہ شرح اصل کتاب کے ساتھ پاکستانی نسخوں میں حواشی کے طور پر طبع ہے، ”قدیمی کتب خانہ“ سے جو نسخہ طبع ہے اس کے حواشی میں یہ مکمل شرح موجود ہے۔

## علامہ عبدالحی لکھنوی کی سوانح اور چھ معروف تصانیف کا تعارف

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ کی پیدائش (۱۲۶۴ھ) میں ہوئی، آپ کی وفات (۱۳۰۴ھ) میں ہوئی، آپ کی عمر تقریباً چالیس سال بنتی ہے۔ علامہ لکھنوی رحمہ اللہ نے اپنی سوانح اپنی تصنیف ”النافع الكبير لمن يطالع الجامع الصغير“ کے صفحہ ۶۴ سے ۷۳ تک خود اپنے قلم سے لکھی ہے۔ علامہ عبدالحی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرا نام عبدالحی، میری کنیت ابوالحسن، والد کا نام عبدالحلیم ہے، آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی، حصول علم کے لئے آپ نے دہلی اور لکھنؤ کا سفر کیا، ۵ سال کی عمر میں آپ نے قرآن مجید حفظ کیا، فارسی اور ابتدائی صرف و نحو کی کتابیں دس سال کی عمر تک آپ نے مکمل پڑھ لیں، حفظ قرآن کے بعد کئی سال تک تراویح میں آپ قرآن مجید سناتے رہے، جب آپ کی عمر ۱۱ سال تھی تو آپ نے مندرجہ ذیل فنون کی کتابیں پڑھ لی تھیں، صرف، نحو، معانی، بیان، منطق، طب، فقہ، اصول فقہ، علم الکلام، تفسیر، حدیث وغیرہ، ۱۷ سال کی عمر میں آپ حصول علم سے فارغ ہوئے، اس کے بعد آپ نے تدریس شروع کی۔ مصنف اپنے متعلق فرماتے ہیں:

فحصل لی الاستعداد التام فی جمیع العلوم بعون الحی القیوم ولم یبق علی تعسر أی کتاب کان، من أی فن کان، حتی أنى درست ما لم أقرأه حضرة الأستاذ کشرح الإشارات للطوسی والأفق المبين وقانون الطب وغير ذلك.

ترجمہ: مجھے تمام علوم میں اللہ تبارک و تعالیٰ جوجی و قیوم ہے اُس کی مدد سے کامل استعداد حاصل ہے، کوئی بھی کتاب کسی بھی فن سے متعلق ہو میرے لئے (اُس کے پڑھنے پڑھانے میں) کوئی دشواری نہیں ہے، یہاں تک کہ میں نے اُن کتابوں کا بھی درس دیا ہے جو میں نے کسی استاذ سے نہیں پڑھیں، جیسے علامہ طوسی کی ”شرح الإشارات“ اور ”الأفق المبين“ ”قانون الطب“ اور اس کے علاوہ دیگر کئی کتابیں۔

صفحہ ۶۷ سے ۷۰ تک تفصیل سے آپ نے اپنی تصنیفات اور رسائل کے نام لکھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر قوت حافظہ عطا کیا کہ آپ اس کے متعلق لکھتے ہیں:

ومن منحه عليّ أني رزقت قوة الحفظ من زمان الصبي حتى إني  
أحفظ ما كان حين كان عمري خمس سنين بل أحفظ ضربة وقعت بي  
حين كان عمري ثلاث سنين.

ترجمہ: اللہ تبارک و تعالیٰ کے انعامات میں سے ہے کہ مجھے بچپن کے زمانے سے ہی  
قوتِ حافظہ عطا کیا، یہاں تک کہ میں نے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا، بلکہ  
قوتِ حافظہ کا یہ عالم ہے کہ تین سال کی عمر میں جو مجھے مار لگی وہ بھی مجھے یاد ہے۔

علامہ لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے زیادہ توجہ علم حدیث اور فقہ الحدیث کی  
طرف کی، ان دونوں فنون میں اللہ تعالیٰ نے ان کو نمایاں مقام عطا کیا تھا، لکھتے ہیں:

ولا أعتد على مسألة ما لم يوجد أصلها من حديث أو آية، وما كان  
خلاف الحديث الصحيح الصريح أتركه، وأظن المجتهد فيه معذوراً بل  
مأجوراً، ولكني لست ممن يشوش العوام الذين هم كالأنعام، بل أتكلم  
بالناس على قدر عقولهم.

ترجمہ: میں کسی مسئلے پر اس وقت تک اعتماد نہیں کرتا جب تک مجھے اُس مسئلہ کی اصل  
کسی آیت یا حدیث میں نہ ملے، جو (مسئلہ) کسی صحیح، صریح حدیث کے خلاف ہو میں اُسے  
چھوڑ دیتا ہوں، اور اُس مسئلہ میں مجتہد کو معذور بلکہ ماجور سمجھتا ہوں، میں اُن لوگوں کی طرح  
نہیں ہوں جو عوام کا لانا عام کو تشویش میں ڈالتے ہیں، بلکہ میں ہر انسان سے گفتگو اُس کی  
عقل کے مطابق کرتا ہوں۔

صفحہ ۷۱ پر اپنے متعلق اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! مجھے دین کا مجدد بنادے:

أَسْأَلُكَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِمَّنْ يَجِدُّ الدِّينَ.

علامہ عبدالحی رحمہ اللہ کو خواب میں اکابر صحابہ، محدثین اور کبار اہل علم کی زیارت ہوئی ہے،

چنانچہ انہوں نے ان کے اسماء بھی ذکر کئے ہیں:

وقد تشرقت فی المنام بزيارة سيدنا أبي بكر وعمر وابن عباس  
وفاطمة وعائشة وأم حبيبة ومعاوية رضي الله عنهم، وبملاقاة الإمام مالك  
وشمس الدين السخاوي وجلال الدين السيوطي وغيرهم من الأئمة  
والعلماء، واستفدت منهم أشياء على ما هو مبسوط في رسالة على حدة.

ترجمہ: مجھے خواب میں حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت ابن عباس، حضرت فاطمہ،  
حضرت عائشہ، حضرت ام حبیبہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کی زیارت ہوئی ہے۔ اور  
خواب میں میری ملاقات امام مالک، علامہ سخاوی، علامہ جلال الدین سیوطی اور دیگر کئی ائمہ  
اور علماء سے ہوئی ہے، اور میں نے اُن سے جن باتوں میں استفادہ کیا انہیں تفصیل سے  
اپنے الگ رسالے میں لکھ دیا ہے۔

علامہ عبدالحی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کوئی بھی حادثہ یا واقعہ رونما ہوتا یا کوئی اہم بات پیش  
ہوتی تو وہ مجھے خواب میں اشارتاً یا صراحتاً بتادی جاتی ہے:

ومن منحه أنه جعلني ذا رؤيا صادقة لا تقع حادثة من الحوادث إلا  
أخبرت في المنام بها إشارة أو صراحة.

علامہ عبدالحی رحمہ اللہ کے ۴۴ رسائل ”مجموعۃ رسائل اللکھنوی“ کے نام سے  
چھ جلدوں میں ”إدارة القرآن والعلوم الإسلامية“ سے حضرت مولانا نعیم اشرف صاحب  
مدظلہ کے حواشی، تعلیقات اور مقدمہ کے ساتھ طبع ہو گئے ہیں، ان کے چھوٹے بڑے رسائل  
اور تصانیف کی کل تعداد ۱۱۰ ہے، موصوف نے اپنی کتب و رسائل کے نام تفصیل کے ساتھ  
”النافع الكبير“ کے ص ۶۷ تا ۷۰ میں لکھ دیئے ہیں۔

آپ کی مشہور تصانیف درج ذیل ہیں:

(۱) ”السعاية في كشف ما في شرح الوقاية“ یہ مکتبہ ”سہیل اکیڈمی“ لاہور  
سے ایک ضخیم جلد میں طبع ہے، یہ کتاب فقہ کی معروف کتاب ”شرح الوقاية“ کی مبسوط،  
مفصل اور مدلل شرح ہے۔

موصوف اس شرح کی تکمیل نہ کر سکے، ”باب بدء الأذان“ تک پہنچے تھے کہ انتقال ہو گیا، لیکن جتنا لکھا ہے وہ اس قدر مستند اور محقق ہے کہ اس کی مثال نہیں ملتی، اس شرح میں آپ کا وہ اسلوب ہے جو امام نووی رحمہ اللہ کا ”المجموع شرح المہذب“ اور امام ابن قدامہ کا ”المغنی“ میں ہے، آپ کا اسلوب یہ ہے کہ آپ پہلے متن نقل کر کے صورت مسئلہ ذکر کرتے ہیں، متن میں غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں اور اس مسئلے کی تائید میں قرآن و سنت، احادیث و آثار سے دلائل ذکر کرتے ہیں، اس میں احادیث اور روایات کا ایک بیش بہا خزانہ ہے، یہ ان لوگوں کو جواب ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس نقلی دلائل نہیں ہیں۔ آپ نے اس میں فقہاء کے مذاہب، دلائل ان کے اصل مآخذ سے نقل کئے ہیں، روایات پر اصول حدیث کی روشنی میں نقد و جرح کی ہے، اگر روایات میں فنی اعتبار سے کوئی ضعف تھا تو قواعد کی روشنی میں اس کی وضاحت کی ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم حدیث اور تفسیر میں تبحر عطا فرمایا تھا، رجال حدیث سے گہری واقفیت تھی، اصول حدیث پر خوب دسترس تھی اور مسائل کی لم (علت) سے واقف تھے، آپ نے مسائل کو عقل و نقل کی صورت میں پیش کیا ہے، یہ صرف شرح ہی نہیں بلکہ علم و معارف کا ایک گنجینہ ہے، اگر یہ شرح مکمل ہو جاتی تو فقہ حنفی میں اس کی نظیر نہ ہوتی۔ آپ نے اختصار کے ساتھ ”شرح الوقایة“ پر ”عمدة الرعاية“ کے نام سے ایک حاشیہ بھی لکھا ہے، جو اس وقت پاکستانی اور ہندوستانی نسخوں پر بطور حواشی کے طبع ہے۔

(۲) ”الفوائد البہیة فی تراجم الحنفیة“ اس میں موصوف نے حنفی روایات اور حنفی اکابر اہل علم کے حالات ذکر کئے ہیں (اس سے پہلے اس موضوع پر عبد القادر قرشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۵ھ) نے ”الجواهر المضیة فی طبقات الحنفیة“ لکھی تھی، جو دو جلدوں میں ”میر محمد کتب خانہ“ سے طبع ہے۔ اس کے بعد علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے ”تاج التراجم فی طبقات الحنفیة“ لکھی، اس کے بعد علامہ عبدالحی رحمہ اللہ نے ”الفوائد البہیة“ لکھی، اردو میں اس موضوع پر مولانا محمد فقیر جہلمی



نے ”حداائق الحنفیہ“ اور مولانا احمد رضا خان بنجوری نے ”انوار الباری فی شرح صحیح البخاری“ کی پہلی جلد میں حنفی اہل علم کے حالات قدرے تفصیل سے لکھے ہیں (اس میں موصوف کا اسلوب یہ ہے کہ انہوں نے حروف تہجی کے اعتبار سے احوال ذکر کئے ہیں، ہر ایک راوی کا نام و نسب، کنیت و لقب، مشہور اساتذہ و تلامذہ، چند ایک اہل علم کی آراء، ان کی تصنیفات اور سن وفات کا ذکر کیا ہے۔ حنفی روایات کے حالات کے لئے یہ ایک مفید اور اہم کتاب ہے۔

(۳) ”ظفر الأمانی فی شرح السید الجرجانی“ علامہ محمد سید شریف جرجانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۱۷ھ) نے اصول حدیث پر ایک رسالہ لکھا تھا، علامہ لکھنوی رحمہ اللہ نے نہایت جامعیت کے ساتھ مفصل اور مدلل انداز میں اس کی شرح لکھی، اس میں آپ نے قدیم اصول حدیث پر لکھی گئی تقریباً تمام اہم کتابوں سے استفادہ کیا، اور اصول حدیث کے مباحث کو حسن ترتیب کے ساتھ ابواب اور فصول کی روشنی میں یکجا کیا، جیسے حدیث متواتر کی بحث میں آپ نے متواتر کے لغوی اصطلاحی معنی، متواتر کی اقسام، متواتر کا حکم، متواتر کی امثلہ اور اس پر لکھی گئی کتابیں اور متواتر کے متعلق چند مفید مباحث بالترتیب ذکر کی ہیں۔ اصول حدیث سمجھنے اور اس میں عمق کے لئے اگر اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے تو اس فن سے خوب واقفیت پیدا ہو جائے گی۔ راقم کی رائے کے مطابق اصول حدیث پر لکھی گئی کتابوں میں اگر تین کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو فی الجملہ کسی اور کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی ”فتح المغیث بشرح ألفیة الحدیث“ علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) کی ”ظفر الأمانی“ علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) ”توجیہ النظر إلى أصول الأثر“ شیخ علامہ محمد طاہر الجزائری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۸ھ) متأخر الذکر دونوں کتابوں کا مطالعہ شیخ عبدالفتاح ابو غدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کے حواشی اور تعلیقات کے ساتھ کیا جائے تو اس کا نمایاں فائدہ سامنے آئے گا۔

(۴) ”الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل“ اس میں علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے جرح اور تعدیل کے اصول و قواعد کا ذکر کیا ہے، ائمہ جرح و تعدیل کون کون

ہیں؟ اس فن کے اندر معتدل، متعصب اور متشدد کون کون ہیں؟ ضعیف راویوں پر لکھی گئی کتابیں، اور راوی کی توصیف اور تضعیف کے بارے میں جو الفاظ ذکر کئے جاتے ہیں ان کی وضاحت ہے، روایات کے متعلق جو مشہور جرحیں ہیں ان کا ذکر، امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب نسبت ارجاء کی تحقیق، فن رجال کو سمجھنے اور اس فن کے نشیب و فراز سے واقفیت کے لئے اس کا مطالعہ بہت مفید ہے، خصوصاً دورہ حدیث اور تخصص فی الحدیث کرنے والوں کو یہ کتاب مطالعہ میں رکھنی چاہئے، اور اس نسخے کا مطالعہ کرنا چاہئے جس پر شیخ عبدالفتاح ابو غدہ رحمہ اللہ کی تعلیقات اور حواشی ہیں، جو ”المطبوعات الإسلامية“ حلب سے طبع ہے اور یہاں ”قدیمی کتب خانہ“ سے طبع ہے۔

(۵) ”التعلیق الممجد“ یہ علامہ عبدالحی رحمہ اللہ کی موطا امام محمد کی ایک مبسوط اور مفصل شرح ہے جو پاکستانی نسخوں میں حواشی کی صورت میں طبع ہے، اس کے شروع میں مصنف نے مفید مقدمہ لکھا ہے، اس میں درج ذیل تیرہ فوائد پر گفتگو ہے:

الفائدة الأولى فی کیفیة شیوخ كتابة الأحادیث وبدأ تدوین التصانیف.  
یعنی پہلے فائدے کے تحت احادیث کی کتابت، تدوین حدیث اور اس فن پر لکھی گئی تصانیف کا ذکر ہے۔

الفائدة الثانية فی ترجمة الإمام مالک.  
دوسرے فائدے میں امام مالک رحمہ اللہ کی جامع انداز میں سوانح ہے۔

الفائدة الثالثة فی ذکر فضل الموطأ.  
تیسرے فائدے میں موطا مالک کے فضائل کا ذکر ہے۔

الفائدة الرابعة فی دفع التعارض بین قول الشافعی وقول الجمهور.  
چوتھے فائدے میں امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور کے قول کے درمیان تعارض کو دور کیا ہے۔

الفائدة الخامسة فی ذکر أصح الأسانید.

پانچویں فائدے میں اسناد میں اصح الاسانید کا ذکر کیا ہے۔

الفائدة السادسة في ذكر الرواة عن مالك.

چھٹے فائدے میں امام مالک رحمہ اللہ سے نقل کرنے والے رواۃ کا تذکرہ ہے۔

الفائدة السابعة في ذكر نسخ الموطأ.

ساتویں فائدے میں موطا کے نسخوں کا ذکر ہے۔

الفائدة الثامنة في عدد أحاديث موطأ مالك.

آٹھویں فائدے میں موطا مالک کی احادیث کی تعداد ذکر کی گئی ہے۔

الفائدة التاسعة في ذكر من علق على الموطأ.

نویں فائدے میں موطا مالک کی مرسل اور معلق روایات ذکر کی گئی ہیں۔

الفائدة العاشرة في نشر مآثر الإمام محمد وشيخه.

دسویں فائدے میں امام محمد اور آپ کے دو شیوخ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ

کی سوانح اور آپ پر کئے گئے نقد و جرح کے جوابات ذکر کئے گئے ہیں۔

الفائدة الحادية عشر في ترجيح موطأ محمد.

گیارہویں فائدے میں موطا محمد کی ترجیحات کا ذکر ہے۔

الفائدة الثانية عشر في تعداد الأحاديث التي في موطأ محمد.

بارہویں فائدے میں موطا محمد میں موجود احادیث کی تعداد کا ذکر ہے۔

الفائدة الثالثة عشر في عادات الإمام محمد في الموطأ.

تیرہویں فائدے میں امام محمد رحمہ اللہ کے موطا میں جو اسلوب و عادات رہی ہیں ان

کا ذکر کیا ہے۔

آپ کا یہ مفید مقدمہ اہل علم کے لئے ایک گراں قدر اور مفید معلومات پر مشتمل ایک

نایاب تحفہ ہے۔ اس شرح میں آپ کا اسلوب یہ ہے کہ متن حدیث میں موجود غریب الفاظ

کی وضاحت کرتے ہیں، فقہاء کے مذاہب اور اختصار کے ساتھ ان کے دلائل ذکر کرتے

ہیں، متقدمین اور متاخرین شارحین حدیث کی تشریحات جا بجا ذکر کرتے ہیں، خصوصاً ”فتح الباری، عمدۃ القاری“ سے، اگر وہ روایت بظاہر متعارض فیہ ہو تو اس کی تطبیق و ترجیح ذکر کرتے ہیں، کسی صحابی کا نام پہلی مرتبہ آئے تو ”الاستیعاب، أسد الغابۃ“ اور ”الإصابة“ سے مختصراً ان کے احوال ذکر کرتے ہیں، اس میں شرح حدیث کے ساتھ ساتھ کئی احادیث سے متعلق مفید مباحث کا ذکر ہے، خصوصاً اختلافی مسائل کو بڑے بسط و تفصیل کے ساتھ باحوالہ لکھا ہے۔ مصنف صرف ناقل نہیں ہیں بلکہ معتدل ناقد عالم ہیں، آپ میں مذہبی تعصب نہیں تھا، اس شرح میں فقہاء اربعہ کے ساتھ دیگر ائمہ محدثین و فقہاء کی آراء بھی ذکر کی ہیں، جا بجا ملا علی قاری رحمہ اللہ کے اُن تسامحات کی بھی نشاندہی کی ہے جو ان سے موطا امام محمد کی شرح میں ہوئے ہیں، اس شرح کا محقق نسخہ وہ ہے جو دوکتور تقی الدین ندوی کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں ”دار القلم“ سے طبع ہوا ہے۔

(۶) آپ کی ایک تصنیف ”مجموعۃ الفتاوی“ کے نام سے ہے، حیدرآباد دکن میں جب آپ سکونت پذیر تھے تو وہاں آپ سے مختلف قسم کے سوالات کئے جاتے اور آپ ان کے جوابات دیتے، اس میں جوابات نہایت علمی اور تحقیقی انداز میں دیئے گئے ہیں، یہ مجموعہ اردو زبان میں ”ایچ ایم سعید“ کراچی سے طبع ہے۔ اگر اس کتاب کو تعلیق و تحقیق اور روایت کی تخریج کے ساتھ کمپوز کر کے جدید اسلوب میں شائع کیا جائے تو یہ فقہ اور فتویٰ سے منسلک حضرات کے لئے ایک گراں قدر علمی سرمایہ ہوگا۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے ہدایہ کی چاروں جلدوں پر عمدہ حواشی لکھے، اور اس میں زیادہ تر استفادہ ”العناية، فتح القدیر، البنایۃ“ اور ”الکفایۃ“ سے کیا ہے، یہ حواشی حل کتاب کے لئے نہایت مفید ہیں، یہ حاشیہ اصل کتاب کے ساتھ ہندوپاک کے نسخوں میں طبع ہے۔

آپ کے فقہی تبحر کا اندازہ ”السعیۃ“ حواشی ہدایہ اور ”مجموعۃ الفتاوی“ سے ہوتا ہے، اور علم حدیث اور اصول حدیث میں آپ کے علم و فضل کا اندازہ ”التعلیق الممجد“

اور ”ظفر الأمانی“ کے مطالعہ سے ہوتا ہے، اور فن جرح و تعدیل میں آپ کے مقام کا اندازہ ”الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل“ کے مطالعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ آپ کے وسعت مطالعہ اور علوم و فنون پر گہری نظر اور امہات مسائل پر عمق کا اندازہ ”مجموعۃ رسائل للکھنوی“ سے ہوتا ہے۔ چالیس سال کی قلیل عمر میں آپ اکیلے وہ علمی اور تحقیقی کام کر گئے جو اکیڑمیاں صدیوں میں بھی نہیں کر سکتیں۔ ”فکل مُیسّر لما خُلِقَ لہ“

### ﴿ ۳۵ ﴾ کتب المصنفات

”مصنفات“ مصنف کی جمع ہے، مصنف حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں مرفوع، موقوف اور مقطوع روایات ہوں یعنی آپ کے ارشادات، آپ کے افعال اسی طرح صحابہ کے اقوال و افعال، تابعین کے اقوال و افعال اور فتاویٰ کا جس میں تذکرہ ہو۔ مصنف ابواب فقہیہ پر مرتب ہوتی ہے، اس میں احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ اقوال صحابہ اور فتاویٰ تابعین بھی سند کے ساتھ ذکر کئے جاتے ہیں، مصنف اور ”کتب السنن“ میں فرق یہ ہے کہ ”کتب السنن“ میں عموماً مرفوع روایات نقل کی جاتی ہیں، موقوف اور مقطوع بہت کم ہوتی ہیں، جبکہ مصنفات میں تینوں قسم کی روایات بالتفصیل ذکر کی جاتی ہیں۔ اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں دو کتابیں اہل علم کے ہاں معروف ہیں:

۱..... مصنف عبدالرزاق ۲..... مصنف ابن ابی شیبہ

### ۱..... مصنف عبد الرزاق

امام عبدالرزاق بن ہمام بن نافع حمیری، آپ کی ولادت ۱۲۶ھ میں ہوئی، آپ کا شمار ثقہ حفاظ حدیث میں ہوتا ہے، آپ کو تقریباً سترہ ہزار احادیث حفظ تھیں، آپ کے اساتذہ میں امام معمر، امام ابن جریج، امام اوزاعی، امام مالک اور جعفر بن سلیمان رحمہم اللہ جیسے ائمہ عظام ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں معروف امام وکیع، امام اسحاق بن راہویہ، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ ہیں، آپ کی تصنیفات میں معروف ”مصنف عبدالرزاق“ ہے، جس کے

متعلق ملاچلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وہو مرتب علی الكتب و الأبواب علی ترتیب أبواب الفقه. ❶  
ترجمہ: یہ مصنف فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق کتب اور ابواب کے عنوانات پر مرتب ہے۔  
علامہ کتابی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وہو أصغر من مصنف ابن أبي شيبة رتبه أيضا علی الكتب و الأبواب. ❷  
ترجمہ: مصنف عبد الرزاق مصنف ابن ابی شیبہ سے کچھ چھوٹی کتاب ہے، اور اس  
میں احادیث کتب اور ابواب کی ترتیب پر جمع کی گئی ہیں۔

حضرت شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”مصنف عبد الرزاق“ کی اکثر  
احادیث ثلاثیات ہیں اور یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ نے اپنی اس کتاب کا اختتام  
”کتاب الشمائل“ پر کیا اور کتاب الشمائل کا اختتام حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت  
”کان شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم إلى أنصاف أذنيه“ پر کیا۔ ❸

مصنف عبد الرزاق میں اکثر روایات انہوں نے اپنے استاد امام معمر رحمہ اللہ (متوفی  
۱۵۳ھ) سے ذکر کی ہیں، ”جامع معمر بن راشد“ الگ سے بھی طبع ہے، جس کا تعارف کتب  
جوامع میں گزر گیا ہے۔ امام احمد بن حنبل، امام اسحاق بن راہویہ، امام بخاری، امام مسلم رحمہم  
اللہ، کتب سنن والے اور دیگر ائمہ حدیث نے اپنی کتب میں ان کی روایات ذکر کی ہیں۔ امام  
ذہبی رحمہ اللہ نے ان کو ”خزانة العلم“ کہا ہے۔ ”مصنف عبد الرزاق“ میں مرفوع  
احادیث، صحابہ کے اقوال، افعال و فتاویٰ، تابعین کے اقوال، آثار اور فتاویٰ سب کو سند  
کے ساتھ یکجا کیا ہے۔ یہ کتاب احادیث اور آثار کا ایک بجر بے کنار ہے، کسی محدث اور  
فقیہ کے لئے اس سے استغناء نہیں ہے۔ اس میں مصنف نے اپنے بہت سے مشائخ کی  
آراء اور فتاویٰ بھی ذکر کئے ہیں، مثلاً سفیان ثوری، عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج اور

معمر بن راشد رحمہم اللہ وغیرہم۔ اس میں درج ذیل صحابہ و تابعین کے اقوال کثرت سے نقل کئے ہیں، صحابہ کرام میں خلفاء راشدین، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمرو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم وغیرہم۔ تابعین میں ابراہیم نخعی، حسن بصری، حکم بن عتیبہ، سعید بن مسیب، طاوس بن کيسان، عبیدہ سلمانی، عروہ بن زبیر، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ مولیٰ ابن عباس، علی بن حسین زین العابدین، عمر بن عبد العزیز، عمرو بن دینار، قتادہ بن دعامہ، مجاہد بن جبر، محمد بن سیرین، میمون بن مہران اور محمد بن مسلم بن شہاب الزہری رحمہم اللہ۔ مصنف نے اس کتاب میں صحت کا التزام نہیں کیا، مبہم، مجہول، ضعیف اور متروک روایت سے بھی روایات نقل کی ہیں، جیسے ابراہیم بن ابی یحییٰ اسلمی، ثور بن ابی فاخثہ، جابر بن یزید جعفی، جویر بن سعید، عبد اللہ بن زیاد بن سمعان، عبد الکریم بن ابی مخارق، لیث بن ابی سلیم، محمد بن سائب کلبی، یزید بن ابی زیاد وغیرہم۔ اس لئے اس کتاب میں صحیح، حسن، ضعیف، منکر، شاذ اور متروک روایات بھی ہیں، اس لئے تحقیق کے بعد روایت نقل کی جائے۔

اس کتاب کا سب سے اچھا نسخہ وہ ہے جس پر حواشی، تعلیقات اور تخریج محدث العصر علامہ حبیب الرحمن اعظمی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۲ھ) نے کی ہے۔

مولانا حبیب الرحمن اعظمی رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے رجال و حدیث میں نمایاں مقام عطا کیا تھا، آپ کے تبحر حدیث اور رجال و حدیث میں عمق کا اندازہ اور اس فن کے نشیب و فراز سے واقفیت اس کتاب سے ہوتی ہے، آپ نے نسخوں کے اغلاط کی نشاندہی کی ہے، روایات کی تخریج کی ہے، سند حدیث پر بحث کی ہے، روایت حدیث کے مختصر احوال اور ائمہ جرح و تعدیل کے اختصار کے ساتھ اقوال بیان کئے ہیں، اگر اسی سند سے روایت کسی اور کتاب میں مذکور ہے تو اس کی نشاندہی کی ہے، احادیث پر رقم لگائے ہیں، حضرت کے اس حواشی اور تعلیقات کی وجہ سے کتاب کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ اس کتاب میں کل احادیث اور آثار کی (۱۹۴۱۸) ہے، یہ کتاب ۳۱ کتب پر مشتمل ہے اور ہر کتاب کے تحت متعدد ابواب

ہیں، یہ کتاب فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب ہے، پہلے طہارت پھر صلوٰۃ پھر جمعہ الی آخرہ۔ اس میں پہلے مرفوع، پھر موقوف اور پھر مقطوع روایت نقل کرتے ہیں۔ ”المکتب الاسلامی“ بیروت سے یہ کتاب ۱۴۰۳ھ میں ۱۱ جلدوں میں طبع ہوئی ہے، بیروت کے اسی نسخے کا عکس ”إدارة القرآن والعلوم الإسلامية“ کراچی نے لے کر طبع کیا ہے، بیروت، مکتبہ شاملہ اور إدارة القرآن ان تینوں کا ایک ہی نسخہ ہے۔ آپ کا انتقال ۲۱۱ھ میں ہوا، آپ کی کل عمر تقریباً ۸۵ سال تھی۔

## ۲..... مصنف ابن ابی شیبہ

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان العباسی، آپ کی ولادت ۱۵۹ھ میں ہوئی، آپ وقت کے نامور اور جلیل القدر محدث گزرے ہیں، آپ کے اساتذہ میں امام ابو الاحوص، امام ابو عبد اللہ بن ادریس، حضرت عبد اللہ بن مبارک، امام ابو بکر بن عباس، امام وکیع اور امام معتمر بن سلیمان رحمہم اللہ شامل ہیں، آپ کے تلامذہ میں امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور امام ابو داؤد رحمہم اللہ جیسے اساطین حدیث حضرات شامل ہیں، جنہوں نے آپ سے احادیث سنیں اور روایت کی ہے۔ امام عمرو بن علی الفلاس رحمہ اللہ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:

ما رأیت أحداً أحفظ من أبی بکر بن أبی شیبہ، قدم علينا مع علی

المدینی فسرّد للشیبانی أربعة مائة حدیثاً حفظاً وقام. ①

ترجمہ: میں نے امام ابو بکر بن ابی شیبہ سے زیادہ حافظ حدیث نہیں دیکھا، آپ امام علی بن مدینی کے ہمراہ ہمارے پاس تشریف لائے اور امام شیبانی کی چار سو احادیث اپنی یادداشت سے زبانی سنائیں اور پھر اٹھ کر چلے گئے۔

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

وهو کتاب کبیر جدا جمع فیہ فتاوی التابعین وأقوال الصحابة



وَأَحَادِيثُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقَةِ الْمُحَدِّثِينَ بِالْأَسَانِيدِ

مرتباً على الكتب والأبواب على ترتيب الفقه. ❶

ترجمہ: یہ مصنف ایک بڑی عظیم الشان کتاب ہے، امام ابو بکر بن ابی شیبہ نے اس کو فقہی ترتیب پر کتب اور ابواب کے عنوان دے کر مرتب کیا اور پھر اس میں محدثین کے طریقہ پر اسانید کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث، صحابہ کرام کے اقوال اور تابعین کے فتاویٰ اس میں جمع کر دیئے۔

علامہ کتانی رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

جمع فيه الأحاديث على طريقة المحدثين بالأسانيد وفتاوى التابعين

وأقوال الصحابة مرتباً على الكتب والأبواب على ترتيب الفقه. ❷

ترجمہ: مصنف نے اس میں محدثین کے منہج کے مطابق احادیث، اقوال صحابہ اور تابعین کے فتاویٰ کو کتب اور ابواب کی فقہی ترتیب کے مطابق جمع کیا ہے۔

اسی طرح علامہ کوثری رحمہ اللہ ”النکت الطریقة“ ص ۳ میں لکھتے ہیں:

وكتابه المصنف أجمع كتاب ألف في أحاديث الأحكام رتبة على

أبواب الفقه وسرد في كل باب منه ما ورد من مرفوع موصول ومرسل

مقطوع وموقوف وقول تابعي وأقوال سائر أهل العلم في المسألة التي

يعانيها فيسهل بذلك على القاري أن يحكم على تلك المسألة أنها

إجماعية أو خلافية. ❸

ترجمہ: ابو بکر بن ابی شیبہ کی یہ مصنف احادیث احکام میں تالیف شدہ تمام کتب سے

جامع ہے، اس کو آپ نے ابواب فقہیہ پر مرتب کیا ہے، پھر اس کے ہر باب میں جو کچھ وارد

ہوا اس کو بیان کر دیا، چاہے وہ احادیث مرفوع متصل ہوں یا مرسل یا مقطوع یا موقوف یا

اقوال تابعین اور دیگر علماء کے اقوال ہوں، جو بھی اس مسئلے سے متعلق ہوں، تو اس سے ہر

❶ كشف الظنون: ج ۲ ص ۴۵۱ ❷ الرسالة المستطرفة: ص ۳۶

❸ المصنفات في الحديث: ص ۲۵۳

قاری کے لئے یہ آسان کر دیا کہ وہ کسی مسئلے کے متعلق یہ حکم بتا دے کہ یہ مسئلہ اجماعی ہے یا اختلافی۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے آپ سے (۳۰) اور امام مسلم رحمہ اللہ نے (۱۵۴۰) احادیث روایت کی ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں مرفوع احادیث، اقوال صحابہ، افعال صحابہ، صحابہ کے فتاویٰ اور تابعین کے اقوال اور فتاویٰ پر مشتمل ایک بیش بہا علمی سرمایہ ہے، اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں احادیث احکام کو فقہی ترتیب پر جمع کیا ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس میں احادیث مرفوع کے ساتھ صحابہ اور تابعین کے فتاویٰ بھی بکثرت موجود ہیں، اس وجہ سے اصول حنفیہ کے مطابق حدیث کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ تیسری خصوصیت اس میں مصنف نے ہر مذہب کے مستدلات کو غیر جانب داری کے ساتھ جمع کیا ہے۔ چوتھی خصوصیت امام ابن ابی شیبہ خود کو فی تھے اس لئے انہوں نے اہل عراق اور کوفہ کے مسلک کی وضاحت بھی کی ہے، اور وہاں کی احادیث اور وہاں آئے ہوئے صحابہ کے اقوال اور تابعین کے اقوال کو جمع کیا ہے، اسی وجہ سے حنفیہ کے اکثر مستدلات اس کتاب میں پائے جاتے ہیں، یہ وہ کتاب ہے جس کے بارے میں علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أحوج ما يكون الفقيه إليه كتاب ابن أبي شيبة. ①

اس کتاب میں بھی ”مصنف عبد الرزاق“ کی طرح صحیح، حسن، ضعیف، منکر اور متروک ہر قسم کی روایات ہیں، اس لئے تحقیق کے بعد روایت نقل کی جائے، اور اس کے لئے اس نسخے کا مطالعہ کیا جائے جس پر محدث العصر اور عظیم محقق شیخ عبدالفتاح ابو غدہ رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید علامہ محمد عوامہ مدظلہ کی تحقیق و تعلیق اور تخریج سے طبع ہے، یہ ایک بیش بہا علمی خزانہ ہے، شیخ محمد عوامہ نے اس نسخے کی تحقیق کے لئے دنیا بھر میں مصنف کے جتنے نسخے طبع ہیں اُن سب کو اور مخطوطات کو سامنے رکھ کر اس کی تحقیق کی ہے، اس کے شروع میں آپ نے امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ کی سوانح اور مصنف ابن ابی شیبہ کا تفصیلی تعارف ذکر کیا ہے۔

”المرحلة الأولى“ کے تحت آپ نے مصنف کے چودہ نسخوں کا ذکر کیا ہے، اور ان نسخوں کا بھی تذکرہ کیا ہے جو آپ کو دستیاب ہو سکے اور آپ نے اغلاط کی تصحیح میں ان سے استفادہ کیا ہے۔

”المرحلة الثانية“ میں اس مصنف پر آپ نے جو کام کیا ہے اس کا تذکرہ کیا ہے، صفحہ ۵۷ سے ۶۰ تک آپ کا جو اس کتاب میں منبج رہا ہے اس کا ذکر کیا ہے۔ موصوف نے تمام احادیث پر رقم لگائے، مکرر روایات کی نشاندہی کی اور نہایت تحقیق و جانفشانی کے ساتھ روایات پر تعلیق و تخریج کی ہے، بقدرِ ضرورت معانی حدیث کی بھی وضاحت کی ہے، روایت کے، متابع اور شواہد بھی ذکر کئے ہیں، روایت میں کوئی غریب لفظ ہو تو ”النهاية في غريب الحديث“ سے اس کی وضاحت کی ہے، روایت کی سند میں کوئی کلام ہو تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، فنِ اصول حدیث کی روشنی میں آپ روایت کو پرکھتے ہیں اور بقدرِ ضرورت روایت کے احوال بھی ذکر کرتے ہیں، ضبطِ اسماء و کلمات کا بھی اہتمام کیا ہے۔ یہ نسخہ ۲۶ جلدوں میں ”إدارة القرآن والعلوم الإسلامية“ سے طبع ہے، ۵ جلدوں میں اس کی فہرست ہے۔

فائدہ: امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے (۱۲۵) اعتراضات امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر کئے، جو انہوں نے نیک نیتی کے ساتھ کئے ہیں، جو اقوال اور باتیں آپ کو امام ابو حنیفہ کی پہنچائی گئیں جو بظاہر حدیث یا اثر کے معارض نظر آئیں تو آپ نے اُن پر نقد کیا۔ ان تمام اعتراضات کے تفصیلی جوابات علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۱ھ) نے ”النکت الطريفة عن تحدث ردود ابن أبي شيبة على أبي حنيفة“ میں دیئے ہیں۔ یہ کتاب ”إدارة القرآن والعلوم الإسلامية“ کراچی سے طبع ہے۔ اسی طرح محمد قاسم حارثی نے ”مکانة الإمام أبي حنيفة بين المحدثين“ کے آخر میں ایک باب میں نہایت تفصیل و تحقیق کے ساتھ مکمل (۱۲۵) اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں، یہ کتاب بھی ”إدارة القرآن والعلوم الإسلامية“ کراچی سے طبع ہے۔

## ﴿ ۳۶ ﴾ کتب المسانید

یہ مسند کی جمع ہے، ”مسند“ ان کتب حدیث کو کہا جاتا ہے جن میں احادیث کو صحابہ کی ترتیب پر جمع کیا جائے، یعنی ایک صحابی کی تمام روایات کو یکجا ذکر کیا جائے، اب اس میں مصنفین کا طرز الگ رہا ہے، بعض نے صحابہ کے اسماء کے حروف تہجی پر روایات کو جمع کیا، اور بعض نے تقدم اسلام کا اعتبار کیا ہے، بعض نے پہلے خلفائے راشدین کی پھر عشرہ مبشرہ کی پھر اصحاب بدر کی اور پھر دیگر صحابہ کی روایات نقل کی ہیں، بعض نے پہلے مہاجرین اور پھر انصار کی روایات نقل کی ہیں، بعض نے علاقوں اور شہروں کی ترتیب پر روایات کو یکجا کیا ہے، یعنی ایک علاقے میں رہنے والے صحابہ کی روایات کو الگ کیا اور پھر دوسرے علاقے میں رہنے والے صحابہ کی روایات کو الگ کیا۔

بعض نے پہلے خلفائے راشدین پھر عشرہ مبشرہ پھر بدریین پھر شرکائے بیعت رضوان پھر فتح مکہ سے پہلے ہجرت کرنے والوں کی پھر فتح مکہ کے بعد اسلام لانے والوں کی پھر صغار صحابہ کی اور پھر خواتین کی روایات کو یکجا کیا ہے، لیکن عورتوں میں ازواج مطہرات کی حدیثوں کو مقدم کیا جائے گا، اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادیوں میں سے تین صاحبزادیاں حضرت زینب، حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہن سے کوئی روایت منقول نہیں، کیونکہ ان تینوں کا انتقال تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں ہو گیا تھا، اور حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کچھ روایتیں منقول ہیں لیکن وہ بہت کم ہیں کیونکہ ان کا انتقال حضور کے انتقال کے چھ ماہ بعد ہی ہو گیا تھا اور یہ زمانہ بھی علالت اور بیماری میں گزرا تھا۔

## ۱..... مسانید الإمام أبی حنیفة النعمان

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۰ھ) نے بذاتِ خود تو کوئی مسند تالیف نہیں کی، لیکن آپ کے تلامذہ، تبعین اور دیگر کبار اہل علم نے آپ کی سند سے مروی روایات کو جمع کیا

ہے۔ امام ابوالمؤید محمد بن محمود بن محمد خوارزمی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۵ھ) نے آپ کی پندرہ مسانید کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا اور اس کا نام ”جامع المسانید“ رکھا۔

## مسانید امام اعظم

محقق العصر علامہ عبدالرشید نعمانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) آپ فرماتے ہیں:

امام اعظم کو علم حدیث میں جو رتبہ حاصل ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جس کثرت سے ان کی مسندیں لکھی گئیں ہیں کسی اور کی نہیں لکھی گئیں، مسلمانوں میں روایت حدیث کو جو ترقی ہوئی دنیا میں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں، صحاح، سنن، مستخرجات، جوامع، مسانید، معاجم، اجزاء، طرق وغیرہ مختلف عنوانات قائم ہوئے اور ہر عنوان کے تحت اس کثرت سے کتابیں لکھی گئیں کہ ان کا شمار بھی مشکل ہے، لیکن خاص کسی ایک ہی شخص کی روایات کو ایک مستقل مجموعہ میں علیحدہ قلمبند کرنے کا رواج زیادہ نہیں ہو سکا، محدثین اور حفاظ میں بہت کم ایسے خوش قسمت ہیں کہ جن کی حدیثیں مستقل تصنیفات میں جدا گانہ مدون کی گئیں، جہاں تک ہم کو معلوم ہے صرف امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ایک ایسے شخص ہیں جن کی احادیث و روایات کے ساتھ معمول سے زیادہ اعتناء کیا گیا، نہایت کثرت کے ساتھ ان کی مسندیں لکھی گئیں، اور ائمہ وقت اور حفاظ حدیث نے ان کی مسندیں لکھیں جو خود اس قابل تھے کہ ان کی مسندیں لکھی جاتیں۔ ①

## جامع المسانید

امام ابوالمؤید محمد بن محمود الخوارزمی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۵ھ) نے تمام مسانید کو دو ضخیم

جلدوں میں جمع کیا ہے، علامہ خوارزمی رحمہ اللہ جامع المسانید کے مقدمے میں فرماتے ہیں:

میں نے شام میں بعض جاہلوں سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی حدیثوں کی تعداد کے

بارے میں ایسی حقیر مقدار کا ذکر سنا جس سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تحقیر و تنقیص ہوتی تھی، اور اس بناء پر وہ امام صاحب کی طرف قلت حدیث کو منسوب کرتے تھے، اور اس قلت حدیث کی دلیل میں وہ مسند شافعی اور موطا مالک کو پیش کرتے تھے اور دعویٰ کرتے تھے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی کوئی ایسی مسند یا حدیث کی کتاب نہیں ہے، وہ تو صرف چند حدیثیں ہی روایت کرتے تھے، اس پر دینی غیرت و حمیت دامن گیر ہوئی تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ بڑے بڑے علمائے حدیث نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے لکھی ہوئی حدیثیں جو پندرہ مسندوں میں جمع ہیں ان کو یکجا کر دوں:

وقد سمعت بالشام عن بعض الجاهلین مقدارہ أنه ینقصہ ویستصغره ویستعظم غیرہ ویستحققرہ وینسبہ إلى قلة رواية الحدیث ویستدل باشتہار المسند الذی جمعه أبو العباس محمد بن یعقوب الأصم للشافعی وموطا مالک ومسند الإمام أحمد وزعم أنه لیس لأبی حنیفة مسند وکان لا یروی إلا عدة أحادیث فلحققتنی حمیة دینیة ربانیة وعصبیة حنفیة نعمانیة فأردت أن أجمع بین خمس عشر من مسانیدہ التي جمعتها له فحول علماء الحدیث. ①

علامہ خوارزمی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں پندرہ حضرات کی مسانید کو جمع کیا ہے، اور مسانید کی ان احادیث کو چالیس فقہی ابواب پر ترتیب کے مطابق ذکر کیا ہے، اب یہ کتاب شیخ نجم الدین محمد الدرکانی کی تحقیق، تخریج، اور عمدہ تعلیقات کے ساتھ دو جلدوں میں ”مکتبہ حنفیہ“ کانسٹیروڈ کوئٹہ سے شائع ہوئی ہے۔

## مسانید امام اعظم کے متعلق علامہ شعرانی کی رائے

علامہ عبد الوہاب شعرانی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۳ھ) فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا کہ میں نے امام اعظم رحمہ اللہ کی مسانید ثلاثہ کا مطالعہ

کیا، پس میں نے دیکھا کہ امام اعظم رحمہ اللہ ثقہ اور صادق تابعین کے سوا کسی سے روایت نہیں کرتے، یہ وہ ہیں جن کے حق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر القرون ہونے کی شہادت دی جیسے اسود، علقمہ، عطاء، مجاہد، عکرمہ، مکحول، حسن بصری رحمہ اللہ وغیرہم، پس امام اعظم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان راوی عادل، ثقہ اور مشہور اخبار میں سے ہیں، جن کی طرف کذب کی نسبت بھی نہیں کی جاسکتی اور نہ وہ کذاب ہیں:

وقد مَنْ اللَّه علي بمطالعة مسانيد الإمام أبي حنيفة الثلاثة فرأيت لا يروى حديثاً إلا عن أخبار التابعين العدول الثقات الذين هم من خير القرون بشهادة رسول الله صلى الله عليه وسلم كالأسود وعلقمة وعطاء وعكرمة ومجاهد ومكحول والحسن البصري وأضرابهم، فكل الرواة الذين هم بينه وبين رسول الله عدول ثقات أعلام أخبار ليس فيهم كذاب ولا متهم بكذب. ❶

## مسانید امام اعظم کا تذکرہ دس اکابر اہل علم کی تحریرات میں

اکابر اہل علم نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی مسانید کا تذکرہ کیا ہے، اور ہر ایک نے اپنی تحقیق کے مطابق ان کی تعداد بھی بتلائی ہے۔

..... امام ابو بکر محمد بن عبد الغنی المعروف ابن نقطہ رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۹ھ) ”معرفة أكثر السنن والمسانيد التي يشتمل هذا الكتاب على معرفة روايتها“ کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں:

وأما المسانيد فمسند أحمد بن حنبل ومسند الشافعي ومسند أبي حنيفة

جمعه غير واحد من الحفاظ. ❷

❶ الميزان الكبرى: فصل في تضعيف قول من قال إن أدلة مذهب الإمام أبي حنيفة

ضعيفة غالباً، ج ۱ ص ۲۸ ❷ التقييد لمعرفة رواة السنن والمسانيد: ج ۱ ص ۲۶

ترجمہ: مسانید میں مسند احمد بن حنبل، مسند شافعی، مسند ابی حنیفہ جسے کئی حفاظ حدیث نے جمع کیا ہے۔

حافظ ابن نقطہ رحمہ اللہ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی مسانید کو کئی حفاظ حدیث نے جمع کیا ہے، نیز معلوم ہوا کہ امام صاحب کی ایک نہیں بلکہ کئی مسانید ہیں، نیز انہیں عام حضرات نے نہیں بلکہ وقت کے حفاظ حدیث نے جمع کیا ہے۔

۲.... امام ابوالمؤید محمد بن محمود خوارزمی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۵ھ) نے اپنی کتاب ”جامع المسانید“ میں امام صاحب سے مروی پندرہ (۱۵) مسانید کو جمع کیا ہے، اس کتاب کے مقدمہ میں آپ فرماتے ہیں:

أردت أن أجمع بين خمسة عشر من مسانيده التي جمعها له فحول علماء الحديث. ❶

ترجمہ: میں نے ارادہ کیا ہے کہ (اس کتاب میں) امام ابوحنیفہ کی ان پندرہ مسانید کو جمع کروں جنہیں نامور محدثین نے امام صاحب کی نسبت سے جمع کیا ہے۔

۳.... شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اپنی کتاب ”المعجم المفهرس“ میں اپنی متعدد اسناد سے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی چار مسانید اور آپ کی صحابہ سے روایات پر مبنی دواجزاء کا ذکر کیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ”نسخة حماد بن أبي حنيفة عن أبيه“ کے عنوان کے تحت ابو محمد عبد العزیز بن محمد بن محمد بن خضر شروطی رحمہ اللہ کے متصل طریق سے امام حماد بن ابی حنیفہ رحمہ اللہ کی مسند کو تخریج کیا ہے۔ پوری اسناد تفصیلاً ملاحظہ فرمائیں: ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ”مسند أبي حنيفة لأبي محمد الحارثي“ کے عنوان کے تحت شیخ ابوطاہر محمد بن ابی الیسین محمد بن عبد اللطیف بن الکویک رحمہ اللہ کے متصل طریق سے



امام حارثی رحمہ اللہ کی مسند کو تخریج کیا ہے۔

پوری اسناد کے ساتھ تفصیلاً ملاحظہ فرمائیں: ①

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”مسند أبي حنيفة لأبي بكر ابن المقرئ“ کے عنوان کے تحت ابو الکمال احمد بن علی بن عبد الحق کے متصل طریق سے امام ابو بکر ابن المقرئ رحمہ اللہ کی مسند کو تخریج کیا۔ پوری اسناد کے ساتھ تفصیلاً ملاحظہ فرمائیں: ②

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”مسند أبي حنيفة جمع الحفاظ أبي علي الحسن بن علي المطرز“ کے متصل طریق سے ابو علی البکری رحمہ اللہ کی مسند کو تخریج کیا ہے۔ مکمل سند کے ساتھ تفصیلاً دیکھیں: ③

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”جزء فيه حديث أبي حنيفة عمن لقي من الصحابة“ کے عنوان کے تحت امام ابو الحسن علی بن احمد بن عیسیٰ رحمہ اللہ کے جمع شدہ جزء الحدیث کی تخریج کی ہے، اس جزء کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صراحۃً سماع حدیث ثابت ہے، اور وہ حدیث یہ ہے:

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.

اس روایت میں امام صاحب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کو صراحتاً بیان کیا ہے۔ مکمل سند کے ساتھ تفصیلاً دیکھیں: ④

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”رواية أبي حنيفة عن الصحابة لأبي معشر الطبراني“ کے عنوان کے تحت امام ابو معشر طبرانی رحمہ اللہ کے جمع شدہ جزء الحدیث کی

① المعجم المفهرس: حرف الحاء، ص ۲۷۱، رقم: ۱۱۲۹ ② المعجم المفهرس:

حرف الحاء، ص ۲۷۲، رقم: ۱۱۳۰ ③ المعجم المفهرس: حرف الحاء، ص ۲۷۲،

رقم: ۱۱۳۱ ④ المعجم المفهرس: حرف الحاء، ص ۲۷۲، رقم: ۱۱۳۲

تخریج کی ہے۔ مکمل سند کے ساتھ دیکھیں: ①

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی چار مسانید اور آپ کی صحابہ سے روایات پر مبنی دو اجزاء کا تذکرہ کیا ہے۔

۴..... امام محمد بن یوسف صالحی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۹۴۲ھ) نے اپنی کتاب ”عقود الجمان“ کے باب نمبر ۲۳ میں امام اعظم رحمہ اللہ سے مروی ۷۱ مسانید کو درج ذیل فصل کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے:

فصل: في بيان المسانيد التي خرجها الحفاظ من حديثه والذي اتصل بنا منها سبعة عشر مسنداً. ②

ترجمہ: امام اعظم کی ان مسانید کا بیان جن کی حفاظ حدیث نے تخریج کی ہے، اور ان میں سے جو مسانید ہم تک متصل ہیں ان کی تعداد سترہ ہے۔

۵..... حافظ شمس الدین محمد بن طولون رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۳ھ) ”الفہرست الأوسط“ میں امام اعظم رحمہ اللہ کی سترہ مسانید کی اسانید اپنے سے لے کر ان کے مؤلفین تک ذکر کر دی ہیں۔ ③

۶..... امام ابن حجر کی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۴ھ) فرماتے ہیں:

وقد خرج الحفاظ من أحاديثه مسانيد كثيرة، اتصل بنا كثير منها كما هو مذکور في مسندات مشائخنا. ④

ترجمہ: حفاظ حدیث نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی احادیث کی بڑی کثرت سے مسانید تخریج کی ہیں، اور ان میں سے اکثر کی مسانید ہم تک متصل ہیں، جیسا کہ ہمارے مشائخ کی مسانید میں مذکور ہے۔

① المعجم المفهرس: حرف الحاء، ص ۲۷۲، رقم: ۱۱۳۳ ② عقود الجمان في

مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان: الباب الثالث والعشرون، ص ۳۲۲

③ تانيب الخطيب على ما ساقه في ترجمة أبي حنيفة من الأكاذيب، ص ۱۵۶

④ الخيرات الحسان: الفصل الثلاثون، ص ۹۱

۷..... امام ابو الصبر ایوب الخلوئی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۷۱ھ) نے امام اعظم رحمہ اللہ کی سترہ مسانید کی اسانید اپنے سے لے کر ان کے مؤلفین تک ذکر کر دی ہیں۔ ❶

۸..... علامہ سید محمد مرتضیٰ زبیدی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۰۵ھ) نے اپنی کتاب ”عقود الجواهر المنیفة“ کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

أخرجته على مسانيد الإمام الأربعة عشر المنسوبة إليه من تخاريج الأئمة. ❷  
ترجمہ: میں نے اس کتاب کو امام ابو حنیفہ سے منسوب ان چودہ مسانید سے تخریج کیا ہے جنہیں ائمہ حدیث نے جمع کیا ہے۔

۹..... علامہ محمد بن جعفر الکتانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۵ھ) نے علامہ خوارزمی رحمہ اللہ کے حوالے سے آپ کی پندرہ مسانید کا تذکرہ کیا ہے۔ ❸

۱۰..... دیار مصر کے مشہور محقق علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۱ھ) نے امام اعظم کی اکیس مسانید کی نشان دہی فرمائی ہے۔ ❹

تلك عشرة كاملة

انتیس مسانید امام اعظم اور ان کے مصنفین کے اسماء و متوفی

۱..... مسند امام حماد بن ابی حنیفہ رحمہ اللہ (۱۷۶ھ)

۲..... مسند امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۲ھ)

۳..... مسند امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ)

۴..... مسند امام حسن بن زیاد اللؤلؤی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ)

۵..... مسند امام محمد بن مخلد الدوری رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۱ھ)

۶..... مسند امام حافظ احمد بن محمد بن سعید المعروف ابن عقدہ رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۲ھ)

❶ الرسالة المستطرفة: كتب الأئمة الأربعة، ص ۱۶ ❷ عقود الجواهر المنیفة في

أدلة مذهب الإمام أبي حنيفة: مقدمة، ص ۵ ❸ الرسالة المستطرفة: كتب الأئمة الأربعة،

ص ۱۶ ❹ تانيب الخطيب على ماساقه في ترجمة أبي حنيفة من الأكاذيب، ص ۱۵۶

- ۷.... مسند امام ابوالقاسم عبداللہ بن محمد ابن ابی العوام سعدی رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۵ھ)
- ۸.... مسند امام عمر بن حسن اشنانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۹ھ)
- ۹.... مسند امام محمد عبداللہ بن محمد یعقوب حارثی بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۳۴۰ھ)
- ۱۰.... مسند امام حافظ ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۵ھ)
- ۱۱.... مسند امام ابوالحسین محمد بن مظفر بن موسیٰ رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۹ھ)
- ۱۲.... مسند امام طلحہ بن محمد بن جعفر رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۰ھ)
- ۱۳.... مسند امام محمد بن ابراہیم بن علی بن زاذان اصہبانی مقری رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۱ھ)
- ۱۴.... مسند امام ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بغدادی المعروف دارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ)
- ۱۵.... مسند امام ابوالحفص عمر بن احمد بن عثمان المعروف ابن شاہین رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ)
- ۱۶.... مسند امام ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ رحمہ اللہ (متوفی ۳۹۵ھ)
- ۱۷.... مسند امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصہبانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ)
- ۱۸.... مسند امام حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد کلاعی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۲ھ)
- ۱۹.... مسند امام ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب بصری ماوردی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۰ھ)
- ۲۰.... مسند امام ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ)
- ۲۱.... مسند امام ابواسماعیل عبداللہ بن محمد انصاری ہروی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۱ھ)
- ۲۲.... مسند امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن حسین بن محمد بن خسرو بلخی رحمہ اللہ (متوفی ۵۲۲ھ)
- ۲۳.... مسند امام ابوبکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۵ھ)
- ۲۴.... مسند امام ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ ابن عسا کر دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ)
- ۲۵.... مسند امام علی بن احمد بن مکی رازی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۸ھ)
- ۲۶.... مسند امام محمد بن محمد بن عثمان بلخی بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۳ھ)
- ۲۷.... مسند امام ابوعلی حسن بن محمد بن محمد بکری رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ھ)
- ۲۸.... مسند امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ)

۲۹..... مسند امام ابوالمہدی عیسیٰ بن محمد بن احمد جعفری ثعالبی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۲ھ)

نوٹ: ان مندرجہ بالا انتیس مسانید کے تفصیلی تعارف کے لئے راقم کی کتاب ”امام اعظم ابوحنیفہ کا محدثانہ مقام“ کا مطالعہ کریں۔

### صاحب ”جامع المسانید“ امام خوارزمی رحمہ اللہ کا تعارف

امام ابوالمؤید محمد بن محمود بن محمد بن حسن رحمہ اللہ خوارزم سے تعلق رکھنے والے محدث و حنفی فقیہ ہیں، آپ ۱۲ ذوالحجہ ۵۹۳ھ میں خوارزم میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی، ”خطیب خوارزم“ کے لقب سے مشہور ہیں، آپ نے امام نجم الدین طاہر بن محمد حفصی رحمہ اللہ سے علم فقہ سیکھا اور خوارزم میں حدیث کا سماع شروع کیا، بعد ازاں آپ نے بغداد اور دمشق سے بھی علم حاصل کیا، آپ کی وفات ۶۵۵ھ میں ہوئی۔

جامع المسانید کے مطالعہ سے امام خوارزمی رحمہ اللہ کے کثیر شیوخ کا پتہ چلتا ہے۔

جن میں سے چند ائمہ حدیث کا نام درج ذیل ہے:

- ۱..... احمد بن عمر بن محمد خیونی - ۲..... صالح بن شجاع مدلی - ۳..... ابونصر اغر بن ابی الفضائل - ۴..... یاقوت بن عبد اللہ جوہری - ۵..... شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق بن احمد مکی - ۶..... ابوالفضل اسماعیل بن احمد - ۷..... شیخ معمر ضیاء الدین صفر بن یحییٰ - ۸..... شرف الدین حسن بن ابراہیم - ۹..... ابوبکر عبد اللہ بن مبارک ہدلی - ۱۰..... محی الدین یوسف بن ابی الفرج عبد الرحمن اور دیگر ائمہ رحمہم اللہ۔

امام قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) امام خوارزمی رحمہ اللہ کے متعلق

لکھتے ہیں:

وولی قضاء خوارزم وخطابتها بعد أخذ التار لها، ثم ترکها، وقدم بغداد حاجاً فحج وجاور، ورجع إلى مصر، ثم إلى دمشق، ثم إلى بغداد ودرس بها. وصنف ”مسانید الإمام أبي حنيفة“ في مجلدين، جمع فيهما بين خمسة عشر مصنفاً. وقد روينا عن قاضي بغداد (هو التاج أحمد الفرغاني

النعمانی)، عن عمه، عن ابن الصباغ عنه. ①

ترجمہ: تاتاریوں کے خوارزم پر قبضہ کے بعد آپ کو اس کا قاضی اور خطیب مقرر کیا گیا، بعد ازاں آپ نے اسے چھوڑ دیا اور حج کرنے کی غرض سے بغداد میں قیام پذیر رہے، پھر حج کرنے کے بعد مکہ میں ہی سکونت اختیار کی، اس کے بعد مصر تشریف لے گئے، وہاں سے دمشق، پھر (دوبارہ) بغداد پہنچے اور وہیں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ نے دو جلدوں میں ”مسانید امام ابی حنیفہ“ تصنیف کی، جس میں آپ نے ۱۵ مسانید کو جمع کیا، ہم نے اسے قاضی بغداد تاج احمد فرغانی نعمانی کے طریق سے، انہوں نے اپنے چچا، انہوں نے ابن الصباغ اور انہوں نے آپ سے روایت کیا ہے۔

امام خوارزمی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو فقہی عنوانات کے مطابق ترتیب دے کر انہیں چالیس (۴۰) ابواب پر منقسم کیا، امام خوارزمی رحمہ اللہ اپنے اسلوب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

استخرجته في جمع هذه المسانيد على ترتيب أبواب الفقه في أقرب حد، ونظمها في أقصر عقد، بحذف المعاد وترك تكرير الإسناد إلا إذا كان الحديث الواحد مشتملا على مسائل أبواب مختلفة أو اختلف أسانيد ليغلب بحجته العلم المساعد، ويدحض شبهة الجاهل المعاند. ②

ترجمہ: میں نے ان مسانید کو ممکنہ حد تک فقہی ابواب کے مطابق ترتیب دیا ہے اور ان کو خاص نظم و ضبط میں پرویا ہے، اس میں سے تکرارِ اسناد کو ترک اور معاد (بار بار لوٹائی جانے والی باتیں) کو حذف کر دیا گیا ہے، ہاں جب کوئی حدیث مختلف فقہی مسائل پر مشتمل ہے، یا اس کی اسانید مختلف ہیں تو اس میں یہ لحاظ نہیں رکھا گیا، تاکہ اس کی حجت سے محقق عالم غالب ہو اور جھگڑا لو جاہل کا شبہ دور ہو۔

① تاج التراجم: ترجمہ: محمد بن محمود بن محمد، ج ۲ ص ۸۸

② جامع المسانيد: مقدمة، ج ۱ ص ۴، ۵

امام خوارزمی رحمہ اللہ نے جن پندرہ (۱۵) مسانید کی تخریج کی ہے، ان کے مصنفین کے نام درج ذیل ہیں:

- ۱.....امام حماد بن امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۶ھ)
- ۲.....امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۲ھ)
- ۳.....امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ)
- ۴.....امام حسن بن زیاد لؤلؤی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ)
- ۵.....امام ابوالقاسم عبد اللہ بن محمد بن ابی العوام السعدی رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۵ھ)
- ۶.....امام عمر بن حسن اشنانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۷ھ)
- ۷.....امام ابو محمد عبد اللہ بن یعقوب الحارثی رحمہ اللہ (متوفی ۳۴۰ھ)
- ۸.....امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی البحر جانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۵ھ)
- ۹.....امام ابو الخیر محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۹ھ)
- ۱۰.....امام ابوالقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۰ھ)
- ۱۱.....امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصہبانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ)
- ۱۲.....امام ابو بکر احمد بن محمد بن خالد الکلاعی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۲ھ)
- ۱۳.....امام ابو بکر ابو عبد اللہ محمد بن حسن خسرو رحمہ اللہ (متوفی ۵۲۶ھ)
- ۱۴.....امام ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۵ھ)
- ۱۵.....امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) کی دو کتابوں کو امام خوارزمی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے، ایک ”کتاب الآثار“ اور دوسری ”مسند أبي حنيفة“ جس کو ”نسخة إمام محمد“ کہہ کر نقل کیا۔

## مسانید امام اعظم پر کی گئی محدثین کی خدمات

مسانید امام اعظم صدیوں تک محدثین کے درمیان متداول رہیں اور انہوں نے شہرت و دوام حاصل کی، ان مسانید کی شروحات تعلیقات لکھی گئیں، اسے فقہی ترتیب پر

مرتب کیا گیا، ابواب قائم کئے گئے، اختصارات کئے گئے، زوائد کو حذف کیا گیا، اور ان کے رجال پر مستقل کام ہوا، امام ابو حنیفہ کی مسانید کی جس قدر خدمات اکابر اہل علم علماء نے کی ہیں، اس کی نظیر نہیں ملتی، راقم اب اختصار کے ساتھ ان کا تذکرہ کرتا ہے۔

۱..... حافظ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی احادیث کے سلسلے میں بہت زیادہ عملی خدمات انجام دیں، آپ نے مسند کی تبویب و اختصار بھی کیا، اور اس کی شروحات بھی لکھیں اور رجال حدیث پر بھی مستقلاً تصانیف کیں:

۱..... ترتیب مسند أبي حنيفة لابن المقرئ. ۲..... تبویب مسند أبي حنيفة للحارثي. ۳..... الأُمالي على مسند أبي حنيفة. (۲ جلدیں)، یہ مخطوطہ اوقاف لائبریری بغداد میں حدیث نمبر ۷۸۱ کے تحت موجود ہے۔ ۴..... شرح جامع المسانيد للخوارزمي. ۵..... رجال مسند الإمام أبي حنيفة. ۶..... امام محمد کی ”موطا امام محمد“ اور ”کتاب الآثار“ دونوں کے رجال پر آپ نے تصانیف لکھیں۔ ①

۲..... امام صدر الدین محمد بن عباد الخلاطی رحمہ اللہ جو امام خوارزمی رحمہ اللہ کے معاصر ہیں، انہوں نے بھی ”مسند ابی حنیفہ“ کا اختصار کیا ہے، اور اس کا نام ”مقصد المسند اختصار مسند أبي حنيفة“ رکھا۔ ②

یاد رہے کہ یہ اختصار ”مسند حارثی“ کا ہے نہ کہ ”جامع المسانید“ کا جیسا کہ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ کا خیال ہے، اس لئے کہ خوارزمی اور خلاطی رحمہما اللہ معاصر ہیں، اور خلاطی کا امام خوارزمی رحمہ اللہ سے تیرہ سال پہلے انتقال ہوا ہے۔

۳..... امام قاضی القضاہ محمود بن احمد القونوی دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) نے اختصار لکھا، ”المعتمد مختصر مسند أبي حنيفة“ کے نام سے، پھر خود ہی اس کی شرح لکھی جس کا نام ”المعتمد شرح المعتمد“ ہے۔ ③

① الضوء اللامع لأهل القرن التاسع: ترجمة: قاسم بن قطلوبغا، ج ۶ ص ۱۸۶ تا ۱۸۸ /  
كشف الظنون: مسند الإمام الأعظم، ج ۲ ص ۱۶۸۰ ② كشف الظنون: ج ۲ ص ۱۶۸۰  
③ الجواهر المضیة: ترجمة: محمود بن أحمد بن مسعود القونوي، ج ۲ ص ۱۵۷



۴.... علامہ صدر الدین موسیٰ بن زکریا بن ابراہیم بن محمد بن صاعد الحصفی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۰ھ) نے مسند حارثی کا اختصار کیا، یہ اختصار محدثین کے حلقوں میں بہت مشہور ہوا، اس اختصار میں انہوں نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ حماد بن ابی حنیفہ رحمہ اللہ کی امام اعظم سے مروی روایت کردہ تمام احادیث کا احاطہ ہو جائے، اس سلسلے میں انہوں نے حماد سے روایت شدہ بعض احادیث کو مسند ابن خسر و سے بھی لے کر اس میں شامل کیا ہے، مگر یہ چند ہی احادیث ہیں۔ ❶

۵.... امام شرف الدین اسماعیل بن عیسیٰ الاوغانی مکی رحمہ اللہ (متوفی ۸۹۲ھ) نے بھی جامع المسانید کے رجال کے حالات اور امام صاحب کے مناقب بیان کئے ہیں، آپ کی اس تصنیف کا نام ”اختیار اعتماد المسانید فی اختصار بعض رجال الأسانید“ ہے۔ ❷

۶.... امام حافظ الدین محمد بن محمد الکردری المعروف ابن البرزازی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۷ھ) نے ”زوائد مسند أبي حنيفة“ کے نام سے ایک کتاب لکھی، جس میں انہوں نے ”جامع المسانید“ کی وہ روایات جمع کی ہیں جو صحاح ستہ سے زائد ہیں۔ ❸

۷.... امام عمر بن احمد بن شماع شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۹۳۹ھ) نے اس کا اختصار ”لقط المرجان من مسند النعمان“ کے نام سے کیا۔ ❹

۸.... علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے اس کی شرح لکھی، جس کا نام ”التعليقة المنيفة على مسند أبي حنيفة“ ہے۔ ❺

۹.... شیخ محمد ادريس بن عبد العلي النجاصی رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی مسند کو ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا، اور اس کا نام ”تحصيل المرام بتبويب مسند الإمام“

❶ مقدمة المحدث النعماني على مسند أبي حنيفة للحصكفي: ص ۱ ❷ كشف الظنون: مسند الإمام الأعظم، ج ۲ ص ۱۶۸۰ ❸ كشف الظنون: ج ۲ ص ۱۶۸۰ ❹ الكواكب السائرة بأعيان المائة العاشرة: ترجمة: عمر بن سعد، ج ۲ ص ۲۲۳ ❺ كشف الظنون: ج ۲ ص ۱۶۸۰

رکھا، نیز انہوں نے امام صاحب کی چالیس مروی روایات کو ”الأربعین من مرویات نعمان سید المجتہدین“ کے نام سے جمع کیا۔ ❶

۱۰..... علامہ سید مرتضیٰ حسن زبیدی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۰۵ھ) نے ”عقود الجواهر المنیفة فی أدلة الإمام أبي حنیفة“ کے نام سے عمدہ کتاب مرتب کی، اس کتاب میں انہوں نے امام صاحب سے مروی وہ روایات جمع کیں ہیں جو احکامات سے متعلق ہیں، اور ائمہ ستہ نے اپنی مشہور کتب میں ان سے لفظاً یا معناً موافقت کی ہے، اس کتاب کی افادیت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ محقق العصر علامہ محمد امین اور کزئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب بہت عمدہ ہے اور اس لائق ہے کہ مدارس عربیہ میں اس کو نصاب میں شامل کیا جائے:

وبالجملة كتابه مفید جدا حقیق بالاندرارج في منهج التعليم الراج في

مدارس العربية ببلا دنا. ❷

## مسند امام اعظم کے متداول نسخے کا تعارف

ہمارے ہاں آج کل مسانید امام اعظم میں متداول نسخہ امام حارثی رحمہ اللہ کا ہے، جس میں انہوں نے امام صاحب کے شیوخ کے لحاظ سے روایات کو جمع کیا، پھر علامہ حصکفی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۰ھ) نے ان روایات میں سے مکرر روایات کو حذف کیا، اور اس کا ایک اختصار کیا جو ”مسند أبي حنیفة للحصکفی“ کے نام سے مشہور ہے، ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۲ھ) نے امام حصکفی رحمہ اللہ کی اختصار شدہ مسند امام اعظم کی شرح لکھی اور اسے ”مسند الأنام في شرح مسند الإمام“ کا نام دیا، یہ کتاب مطبوعہ مجتبائی ہندوستان سے سن ۱۳۱۲ھ میں طبع ہوئی۔ اس کے بعد ہندوستان کے محدث محمد حسن السنہیلی رحمہ اللہ نے ”تنسيق النظام في مسند الإمام“ کے نام سے ایک عظیم الشان شرح لکھی، یہ شرح پہلی مرتبہ ۱۳۰۵ھ میں ہندوستان سے شائع ہوئی، یہ شرح ابھی مسند امام اعظم

❶ الثقافة الإسلامية في الهند: ص ۱۲۵، ۱۲۶

❷ مسانید الإمام أبي حنیفة: مختصر المسند للزبیدی، ص ۱۶۰

کے حاشیہ کے کی صورت میں طبع ہوئی یہ شرح نہایت مفصل، مدلل اور محقق ہے۔

امام حارثی رحمہ اللہ کی مسند کا اختصار علامہ حصکفی رحمہ اللہ نے کیا تھا اور یہ اختصار بھی اصل کی طرح امام صاحب کے شیوخ کی ترتیب پر تھا، اب اس ذخیرہ سے مطلوبہ حدیث نکالنا کافی مشکل تھا، خصوصاً ان حضرات کے لئے جو امام صاحب کے شیوخ سے واقف نہیں تھے، ان کے لئے اس سے استفادہ کرنا کچھ مشکل تھا، تو علامہ محمد عابد السندی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۷ھ) نے اس کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا تا کہ اس سے استفادہ آسان ہو، اب یہ متداول نسخہ استفادے کی آسان ترین صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے، یہی نسخہ آج کل ”مسند امام اعظم“ کے نام سے مشہور ہے اور درس نظامی میں شامل ہے۔

موصوف نے بھی امام حصکفی رحمہ اللہ کی اختصار شدہ مسند امام اعظم کی شرح لکھی ہے، جس کا نام ”المواہب اللطیفہ فی الحرم المکی علی مسند أبي حنیفہ“ رکھا، اس کتاب کا قلمی نسخہ صوبہ سندھ میں پیر جھنڈو کی لائبریری میں موجود ہے، اور وہیں پر محقق العصر علامہ عبدالرشید نعمانی رحمہ اللہ نے مطالعہ کیا، ان کی رائے اس کتاب کے بارے میں یہ ہے کہ یہ ایک بے نظیر و بے مثال شرح ہے، جس کی مثال شروح حدیث میں علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کی ”فتح الباری“ کے بعد نہیں ملتی۔

علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی احادیث کے سلسلے میں بہت زیادہ عملی خدمات انجام دیں، آپ نے مسند کی تبویب و اختصار بھی کیا ہے، آپ کی اس فن میں تالیف شدہ کتب درج ذیل ہیں:

۱..... ترتیب مسند أبي حنیفہ لابن المقرئ.

۲..... تبویب مسند الإمام أبي حنیفہ للحارثی.

۳..... الأُمالي علی مسند أبي حنیفہ.

۴..... شرح جامع المسانید للخوارزمی.

۵..... رجال مسند الإمام أبي حنیفہ.

## مسند امام اعظم کے اردو میں تراجم و شروحات

ذیل میں ہمارے دائرہ علم میں آنے والے مسند امام اعظم کے اردو تراجم اور شروحات کی کتابیات پیش کی جا رہی ہیں۔

۱..... مسند ابی حنیفہ/ مترجم مولانا حبیب الرحمن بن مولانا احمد علی محدث سہارنپوری/

لکھنؤ، یوسفی پریس ۱۳۱۸ھ

۲..... مسند امام اعظم (اردو ترجمہ مع عربی) کراچی، کلام کمپنی، ۱۹۶۶ء

۳..... مسند امام اعظم (اردو ترجمہ) لاہور، مطبع نبوی، ۱۹۳۸ء

۴..... مسند امام اعظم/ مترجم مولانا خورشید احمد/ لاہور، ادارہ نشریات اسلام، ۱۹۸۶ء

۵..... مسند امام اعظم/ مترجم مولانا دوست شاہ کر سیالوی/ لاہور، حامد اینڈ کمپنی،

۱۹۸۰ء۔ دوسرا ایڈیشن۔ ۱۹۹۱ء

۶..... مسند امام اعظم/ مترجم مولانا سعد حسن، کراچی، مطبع سعیدی، قرآن محل (باہتمام

مولوی محمد سعید)، ۱۳۷۷ھ۔ ۱۹۵۶ء

۷..... مسند امام اعظم (مترجم عکسی)/ لکھنؤ، الفرقان بک ڈپو، ۱۹۹۲ء

۸..... ترجمہ مسند الامام ابی حنیفہ/ جامع قاضی ابوالمؤید محمد بن خوارزمی/ مترجم مولانا

احمد علی سہارنپوری/ لکھنؤ، مطبع نول کشور

۹..... ترجمہ مسند امام اعظم/ دہلی، مطبع مصطفائی، ۱۹۳۵ء

۱۰..... ترجمہ مسند امام اعظم/ لاہور، مطبع مجیدی، ۱۳۳۰ھ

۱۱..... الطريق الاسلام اردو شرح مسند الامام الاعظم/ مولانا محمد ظفر اقبال/ لاہور، مکتبہ

رحمانیہ، ۲۰۰۸ء

## ۲..... مسند أبی داد الطیالسی

امام ابو داؤد طیالسی کا نام سلیمان بن داؤد بن جارود ہے۔ آپ کی پیدائش ۱۳۳ھ میں

ہوئی، آپ کی وفات ۲۰۴ھ میں تقریباً ۷۱ سال کی عمر میں ہوئی۔ ❶

آپ کے اساتذہ میں مشہور سلیمان بن داود بن جارود، حماد بن سلمہ، زہیر بن معاویہ، سفیان ثوری، ابان بن یزید عطار، ابراہیم بن سعد، ایمن بن نابل، جریر بن حازم، جریر بن عبد الحمید رحمہم اللہ وغیرہم ہیں۔

آپ کے مشہور تلامذہ میں امام احمد، امام اسحاق بن راہویہ، امام ابن فرات، امام علی بن مدینی، امام عثمان بن ابی شیبہ، امام یعقوب بن ابراہیم، امام عمرو بن علی فلاس رحمہم اللہ وغیرہم ہیں۔

آپ کے استاد جریر بن عبد الحمید نے بھی آپ سے روایت کی ہے، مؤلفین صحاح ستہ اور امام طیلسی رحمہ اللہ کے زمانے میں تقریباً ۵۰ سال کا فاصلہ ہے۔

آپ فارسی، بصری، قریشی اور طیلسی کی نسبتوں سے منسوب تھے، ان میں سب سے زیادہ مشہور نسبت طیلسی ہے، جو طیلانہ کی جانب ہے، طیلانہ طیلسان کی جمع ہے، یہ ایک قسم کی چادر ہے جس کو اہل عرب عماموں کے اوپر اوڑھتے تھے۔

مسانید کے جو نسخے مشہور اور متداول ہیں ان میں سے ایک ابوداؤد طیلسی کا بھی ہے، آپ کی یہ کتاب کتب حدیث کے تیسرے طبقہ میں شمار ہوتی ہے، اس میں صحیح، حسن، ضعیف، غریب اور شاذ ہر قسم کی روایات جمع ہیں، یہ کتاب گیارہ اجزاء پر مشتمل ہے، اور اس میں بڑی حد تک مسانید کے عام اصول کا لحاظ رکھا گیا ہے، سب سے پہلے خلفائے راشدین پھر عشرہ مبشرہ اور پھر کبار صحابہ کی روایتیں ہیں، چھٹے جزء کے آخر میں صحابیات کی مرویات کا سلسلہ شروع ہو کر ساتویں جزء میں ختم ہوتا ہے، سب سے پہلے حضرت فاطمہ اس کے بعد حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہن کی روایات ہیں، ہر صحابی کی حدیثیں الگ الگ عنوان سے ہیں۔

اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ سب سے قدیم مسند ہے، مسند کی اکثر روایتیں

دوسری مشہور کتب حدیث میں بھی موجود ہیں، کہیں کہیں آثارِ صحابہ بھی نقل کئے گئے ہیں۔

اس کتاب میں کل (۲۸۸۲) روایات ہیں، ہر صحابی کی احادیث ذکر کرنے سے پہلے صحابی کا نام و نسب ذکر کرتے ہیں، اس میں پہلے مردوں کی مسانید ہیں پھر خواتین کی اور خواتین کی مسانید کا آغاز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایات سے کیا ہے۔

یہ کتاب پہلی مرتبہ ”دائرة المعارف العثمانية“ حیدرآباد سے (۳۹۲) صفحات میں ۱۳۲۱ھ میں طبع ہوئی، حاشیہ میں متعدد کتب حدیث سے ان کی مطابقت یا اختلاف کا ذکر کیا ہے اور غریب الفاظ کی وضاحت بھی کی ہے۔

اب یہ کتاب چار جلدوں میں دکتور محمد بن عبدالحسن ترکی کی نہایت عمدہ تعلیقات اور کے ساتھ ”دار ہجر“ مصر سے ۱۴۱۹ھ میں طبع ہوئی ہے۔

فائدہ: علامہ احمد بن عبد الرحمن بن محمد الساعاتی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۸ھ) نے جس طرح ”مسند أحمد“ کی احادیث کو ابواب و کتب کی ترتیب پر ”الفتح الربانی فی ترتیب مسند الإمام أحمد الشیبانی“ کے نام سے مرتب کیا۔ اسی طرح ”مسند أبی داود الطیالسی“ کی احادیث کو بھی ابواب و کتب کی ترتیب پر ”منحة المعبود فی ترتیب مسند الطیالسی أبی داود“ کے نام سے مرتب کیا تاکہ استفادہ آسان ہو۔ پھر موصوف نے ”المحمود علی منحة المعبود“ کے نام سے تصحیح و تعلیق بھی کی ہے، یہ تعلیق دو جلدوں میں ”مکتبہ میمنہ“ مصر سے طبع ہوئی ہے۔

”مسند أبی داود الطیالسی“ کا اردو ترجمہ حضرت مولانا ابوالاحمد محمد دلپزیر نے کیا ہے، اور اس پر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب مدظلہ نے نہایت علمی مقدمہ لکھا ہے، یہ ترجمہ دو جلدوں میں ”ادارۃ القرآن“ کراچی سے طبع ہے۔

### ۳..... مسند الشافعی

امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ) امام شافعی رحمہ اللہ ائمہ اربعہ میں مشہور امام ہیں۔ یہ کتاب آپ نے خود نہیں تصنیف کی، بلکہ نيسابور کے علماء میں

سے کسی نے امام شافعی رحمہ اللہ کی کتب خصوصاً ”الأم“ سے اور آپ کی وہ روایات جنہیں امام ابو العباس محمد بن یعقوب بن یوسف اصم رحمہ اللہ (متوفی ۳۴۶ھ) آپ کے شاگرد امام ربیع بن سلیمان مرادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۰ھ) سے اور یہ امام شافعی سے نقل کرتے ہیں، یعنی اس کتاب میں امام شافعی رحمہ اللہ کی کتب سے اور آپ کے تلامذہ کے حوالے سے جو روایات منقول ہیں انہیں یکجا کیا گیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

الأحاديث المذكورة فيه منها ما يستدل به لمذهبه ومنها ما يورده مستدلاً  
لغيره ويوهيه ثم أن الشافعي لم يعمل هذا المسند وإنما التقطه بعض النيسابوريين  
من الأم وغيرها من مسموعات أبي العباس الأصم التي كان انفرد بروايتها  
عن الربيع وبقي من حديث الشافعي شيء كثير لم يقع في هذا المسند. ①  
یہ کتاب فقہی ابواب کی ترتیب پر ہے ”باب ما خرج من كتاب الوضوء“ سے  
اس کا آغاز ہے اور ”من كتاب اختلاف علي وعبد الله مما لم يسمع الربيع من  
الشافعي“ پر اس کا اختتام ہے، اس کتاب میں کل (۱۶۷۵) روایات ہیں۔ اس میں  
مرفوع اور موقوف دونوں قسم کی روایات ہیں، اس کتاب میں صرف چار احادیث ایسی ہیں  
جنہیں امام ربیع رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ سے براہ راست نہیں سنا، یہ روایات امام  
ربیع امام ابو یعلیٰ کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔ ۳۹۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ”دار  
الکتب العلمیہ“ سے طبع ہے۔

چونکہ اس کتاب کی روایات مرتب نہیں تھیں بلکہ بغیر کسی خاص ترتیب کے صرف  
روایات کو کیف ما اتفق جمع کیا گیا تھا، نہ ابواب کی ترتیب پر تھیں نہ مسانید کی، اس لئے  
روایت تلاش کرنے میں کافی دقت پیش آتی تھی، تو درج ذیل علماء نے اس کتاب کو فقہی  
ابواب کی ترتیب پر حسن ترتیب کے ساتھ مرتب کیا۔

## ”مسند الشافعی“ کی ترتیب پر اہل علم کی خدمات

۱..... امام ابو سعید سنجر بن عبد اللہ جاوہی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۵ھ) نے ”مسند الشافعی“ کی احادیث کو حسن ترتیب کے ساتھ فقہی ابواب پر مرتب کیا، ہر کتاب کے تحت متعدد ابواب قائم کئے تاکہ استفادہ آسان ہو، روایت امام شافعی کی جن کتب سے نقل کی گئی ہے اس کی تخریج کی۔ یہ کتاب ماہر یاسین فعل کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں ”شركة غراس للنشر والتوزيع“ کویت سے ۱۴۲۵ھ میں طبع ہوئی ہے۔ یہ کتاب ”مسند الإمام الشافعی“ (ترتیب سنجر) کے نام سے طبع ہے۔

۲..... علامہ محمد عابد سندى رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۷ھ) نے بھی ”مسند الشافعی“ کی روایات کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا، اس لئے کہ مسند شافعی کی روایات نہ مساوید کی ترتیب پر تھیں اور نہ سنن کی، روایات میں کافی تکرار بھی تھا، علامہ سندى رحمہ اللہ نے سب سے پہلے ”باب الإیمان والإسلام“ قائم کیا ہے، پھر ”كتاب العلم“ پھر ”كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة“ اور پھر ”كتاب الطهارة“ اس کتاب کے تحت دس ابواب قائم کئے، اور اس کے بعد ”كتاب الصلاة“ کے تحت تینیس (۲۳) ابواب قائم کئے، اسی طرح دیگر کتب کے تحت بھی۔ اس کتاب کی ترتیب مذکورہ بالا علامہ جاوہی رحمہ اللہ کی ترتیب سے بہت بہتر ہے، اس لئے کہ اس میں ہر کتاب کے تحت متعدد ابواب قائم ہیں، جس کی وجہ سے مطلوبہ حدیث تک پہنچنا بہت آسان ہے۔ یہ کتاب ”مسند الإمام الشافعی“ (ترتیب السندی) کے نام سے دو جلدوں میں علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ کے تقدیم و تعارف کے ساتھ ”دار الكتب العلمية“ سے طبع ہے۔

فائدہ: علامہ سندى رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی روایات کو بھی فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا ہے۔ امام حارثی رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۰ھ) نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شیوخ کے لحاظ سے روایات کو جمع کیا، پھر علامہ حصکفی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۰ھ) نے ان روایات میں سے مکرر روایات کو حذف کر کے اس کا اختصار ”مسند أبی حنیفة



للحکفی“ کے نام سے کیا۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے امام حکفی رحمہ اللہ کے اس اختصار شدہ نسخے کی ”مسند الأنام فی شرح مسند الإمام“ کے نام سے شرح لکھی۔ اس نسخے کی شرح علامہ محمد حسن سنہلی رحمہ اللہ نے ”تنسيق النظام فی مسند الإمام“ کے نام سے لکھی۔ امام حارثی رحمہ اللہ کی مسند اور علامہ حکفی رحمہ اللہ کا اختصار دونوں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شیوخ کی ترتیب پر تھا اس لئے اس ذخیرے سے مطلوبہ حدیث تلاش کرنا کافی دشوار تھا، خصوصاً ان حضرات کے لئے جو امام صاحب کے شیوخ سے ناواقف ہیں، تو علامہ سندی رحمہ اللہ نے اس مسند کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا، یہی نسخہ آج کل متداول ہے اور اسی کو ”مسند امام اعظم“ کہا جاتا ہے، جو درس نظامی میں شامل ہے۔ علامہ سندی نے امام حکفی رحمہ اللہ کی اختصار شدہ مسند کی مفصل اور مدلل شرح ”المواهب اللطيفة علی مسند الإمام أبی حنیفة“ کے نام سے لکھی، یہ ایک بے نظیر اور بے مثال شرح ہے، یہ پہلے مطبوعہ نہیں تھی اب یہ ڈاکٹر تقی الدین ندوی کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ”دار النوادر“ سے طبع ہو گئی ہے۔

### ”مسند الشافعی“ کے رجال پر لکھی گئی کتابیں

۱..... امام ابن حمزہ محمد بن علی حسینی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۵ھ) نے ”التذکرة برجال العشرة“ کے نام سے کتاب لکھی، اس میں صحاح ستہ ”مسند أبی حنیفة، موطأ مالک، مسند الشافعی“ اور ”مسند أحمد“ کے رجال کے احوال ذکر کئے۔ تو گویا دس کتابوں میں ”مسند الشافعی“ بھی شامل ہے۔

۲..... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اسی مذکورہ بالا کتاب کو ماخذ بنا کر ”تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة“ لکھی، اس میں فقہاء اربعہ کی کتابوں کے رجال کے تراجم ہیں، یہ کتاب اکرام اللہ امداد الحق کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ”دار البشائر“ بیروت سے طبع ہے۔

۳..... امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن بن عبد الحلق برشنسی رحمہ اللہ نے بھی ”مسند

الشافعی“ کے رجال کے احوال ”أسماء رجال مسند الشافعی“ کے نام سے لکھے۔  
اس کتاب کا ذکر علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ان کے ترجمہ میں کیا ہے، دیکھئے: ①

## ”مسند الشافعی“ کے اطراف پر محدثین کی خدمات

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی کتاب ہے ”إتحاف المهره بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة“ اس کتاب میں دس کتابوں کے اطراف ہیں، ان میں ایک کتاب ”مسند الشافعی“ بھی ہے۔ یہ کتاب (۱۹) جلدوں میں ”مجمع الملك فهد“ مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

## ﴿۳۷﴾ ”مسند الشافعی“ پر لکھی گئی شروحات

### (۱) الشافی فی شرح مسند الشافعی لابن الأثیر

امام ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد المعروف ابن اثیر جزری رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۶ھ) مصنف کی معروف تصانیف میں ”جامع الأصول فی أحادیث الرسول“ اور ”النهاية فی غریب الحديث“ ہے۔ اس شرح میں مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ روایت نقل کر کے دیگر کتب حدیث سے تخریج کرتے ہیں، ضبط اسماء وکلمات، غریب الفاظ کی وضاحت اور احکامات بیان کرتے ہیں، فقہاء کرام کے مذاہب ذکر کر کے فقہ شافعی کے دلائل بالتفصیل ذکر کرتے ہیں۔ یہ شرح احمد بن سلیمان اور ابوتیمیم یاسر بن ابراہیم کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ پانچ جلدوں میں ”مکتبة الرشید“ ریاض سے طبع ہے۔

### (۲) شرح مسند الشافعی

امام عبدالکریم بن محمد رافعی المعروف علامہ قزوینی رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۳ھ) مصنف کی معروف تصانیف میں ”التدوین فی أخبار قزوین“ اور ”فتح العزیز بشرح

الوجیز“ ہے۔ اس شرح میں مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ روایت نقل کر کے سند میں موجود روایات کے مختصر حالات ذکر کرتے ہیں، راوی کا نام و نسب، کنیت و لقب، معروف اساتذہ و تلامذہ اور سن وفات ذکر کرتے ہیں، اس میں صحابہ کرام کے تراجم عموماً امام ابن مندہ رحمہ اللہ کی ”معرفة الصحابة“ سے اور دیگر روایات کے تراجم امام بخاری رحمہ اللہ کی ”التاریخ الكبير“ اور امام ابو حاتم رحمہ اللہ کی ”الجرح والتعديل“ سے نقل کرتے ہیں۔ اس کے بعد روایت کی صحاح ستہ سے تخریج ذکر کرتے ہیں، پھر غریب الفاظ کی وضاحت کر کے حدیث کی تشریح ذکر کرتے ہیں۔ حدیث سے مستنبط احکام و نکات کو قدرے تفصیل سے ذکر کرتے ہیں، پھر فقہاء کرام کے اقوال ذکر کرتے ہیں، اس میں صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ اربعہ کے اقوال اور کبھی مستدلات بھی ذکر کرتے ہیں۔ حل کتاب کے لحاظ سے یہ شرح مفید ہے۔ یہ کتاب دکتور ابو بکر وائل محمد بکر زہران کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں ”وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية“ قطر سے طبع ہے۔

### (۳) شافی العی علی مسند الشافعی

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔

### (۴) معتمد الألمعی فی حل مسند الشافعی

علامہ محمد عابد السندی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۷ھ) مصنف نے امام شافعی رحمہ اللہ کی مسند کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا (جس کا تعارف گزر چکا ہے)، اور پھر اس کی یہ شرح لکھی، لیکن یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے، علامہ سندی رحمہ اللہ نے اسی طرح امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی مسند کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا، جو آج کل ”مسند امام اعظم“ کے نام سے معروف ہے، اور پھر اس کی شرح محقق اور مدلل شرح لکھی ”المواهب اللطيفة علی مسند الإمام أبي حنيفة“ جو ڈاکٹر تلقی الدین ندوی کی تحقیق کے ساتھ ”دار النوادر“ سے طبع ہے۔

## (۵) القول الحسن شرح بدائع المنن

علامہ احمد بن عبد الرحمن بن محمد الساعاتی رحمہ اللہ (متوفی ۸۳۷ھ) نے ”مسند الشافعی“ کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا، اور اس کا نام ”بدائع المنن“ رکھا، پھر خود اس کی شرح لکھی اور اس کا نام ”القول الحسن شرح بدائع المنن“ رکھا۔ یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔

### ۴..... مسند الحمیدی

آپ کا نام عبد اللہ، کنیت ابو بکر ہے، نسب نامہ یہ ہے:

ابو بکر عبد اللہ بن الزبیر بن عیسیٰ بن عبید اللہ بن اسامہ بن عبد اللہ بن حمید بن نصر بن الحارث بن اسد بن عبد العزیٰ الحمیدی القرشی الاسدی المکی۔ آپ کا خاندان عربی النسل اور وطن مکہ مکرمہ تھا، سب سے مشہور نسبت آپ کا قریش کے مشہور قبیلہ اسد کے ایک معزز فرد ”حمید“ کی جانب ہے، آپ کا سن ولادت معلوم نہ ہو سکا۔

آپ کا انتقال ۲۱۹ھ میں ہوا، آپ کے مشہور اساتذہ میں امام ابن عیینہ، امام ابراہیم بن سعد، محمد بن ادریس، امام وکیع، فضیل بن عیاض، ولید بن مسلم رحمہم اللہ وغیرہم ہیں۔

آپ کے مشہور تلامذہ میں امام بخاری، سلمیٰ بن شبیب، امام ابو زرعہ، امام ابو حاتم، امام محمد بن یحییٰ، یعقوب بن ابی شبیب، یعقوب بن سفیان رحمہم اللہ وغیرہم ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں امام حمیدی رحمہ اللہ سے (۷۵) احادیث نقل کی ہیں، صحیح بخاری کی سب سے پہلی روایت بھی امام حمیدی رحمہ اللہ سے منقول ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هو أثبت الناس في ابن عيينة وهو رئيس أصحابه وهو ثقة إمام.

ترجمہ: وہ اپنے شیخ ابن عیینہ سے مروی احادیث میں سب سے زیادہ محفوظ کرنے والے تھے، اور آپ ابن عیینہ کے تلامذہ کے رئیس تھے۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب امام بخاری رحمہ اللہ کو کوئی حدیث شیخ حمیدی

کے واسطے سے پہنچتی تو پھر دوسرے مشائخ سے حاصل کرنے کی کوشش نہ فرماتے۔ ①

مسند حمیدی میں موجود روایات کی تعداد (۱۳۳۷) ہے، اس میں اکثر روایات مرفوع ہیں، صحابہ کے آثار، فتاویٰ اور تابعین کے آثار کم ہیں۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ قدیم مسانید میں سے ہے، اور اغلب یہ ہے کہ مکہ میں سب سے پہلے یہی مسند مرتب کی گئی تھی، اس میں اکثر روایات مرفوع ہیں، موقوف اور مقطوع روایات کم ہیں، مصنف نے احادیث کے نقل و روایت ہی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ ایک ماہر فن کی طرح ان کے متعلق مختلف النوع معلومات بھی درج کیں۔ اس کتاب میں پہلے خلفائے راشدین کی روایات ہیں پھر عشرہ مبشرہ کی اور پھر اُن صحابہ کرام کی جنہوں نے اسلام لانے میں سبقت کی پھر ازواج مطہرات کی اور اس کے بعد دیگر صحابہ کرام کی۔ اس کتاب میں (۱۸۰) صحابہ کرام سے روایات منقول ہیں، مصنف ہر صحابی کے نام کا عنوان قائم کر کے اُس سے روایت نقل کرتے ہیں۔ اگر اس کتاب کی احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا جائے، یا صحابہ کرام کے اسماء کو حروفِ معجم کی ترتیب پر کر کے روایات ذکر کی جائیں تو مطلوبہ حدیث تک پہنچنا اور استفادہ کرنا زیادہ آسان ہوگا۔

محدث العصر علامہ حبیب الرحمن اعظمی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۲ھ) نے اس کتاب کو متعدد نسخوں سے موازنہ کر کے ”المجلس العلمی“ کراچی سے ۱۹۶۳ء میں دو جلدوں میں طبع کرایا، اس نسخے میں نہایت عرق ریزی کے ساتھ نسخوں سے موازنہ، تصحیح، غریب الفاظ کی وضاحت، معانی حدیث، کتب حدیث سے اس روایت کی باہمی مطابقت و اختلاف کا ذکر، تخریج اور ابتداء میں نہایت مفید مقدمہ ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”المطالب العالیۃ“ میں ”مسند حمیدی“ کے زوائد ذکر کئے ہیں۔

”مسند الحمیدی“ شیخ حسن سلیم اسد الدرانی کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ”دار السقاء“ دمشق سے بھی طبع ہے۔ اس محقق نسخے میں روایات پر ترجیم موجود ہے، جن کی مجموعی تعداد (۱۳۳۷) ہے۔

## ۵..... مسند اسحاق بن راہویہ

آپ کا نام اسحاق، کنیت ابو یعقوب اور لقب ابن راہویہ تھا، آپ کا سلسلہ نسب ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد الحنظلی المروزی ثم النیسابوری ہے۔

ان کا وطن خراسان کا مشہور شہر مرو تھا، لیکن انہوں نے نیشاپور میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی، اس لئے مروزی اور نیشاپوری کہلاتے تھے، تمیمی اور حنظلی کی نسبتوں سے ان کا عربی النسل ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ ان کے والد ابراہیم کی ولادت مکہ معظمہ کے سفر میں ہوئی اس لئے انہیں ”راہویہ“ یعنی راستہ والا کہتے تھے اور موصوف ان کے صاحبزادے تھے اس لئے ”ابن راہویہ“ کے لقب سے معروف ہوئے۔<sup>①</sup>

آپ کے مشہور اساتذہ میں سفیان بن عیینہ، بشر بن مفضل، حفص بن غیاث، معتمر بن سلیمان، عبد اللہ بن مبارک، جریر بن عبد الحمید رازی، حاتم بن اسماعیل، عبد الرزاق بن ہمام رحمہم اللہ وغیرہم ہیں۔

آپ کے مشہور تلامذہ میں امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابو داؤد، بقیہ بن ولید، محمد بن یحییٰ ذہلی رحمہم اللہ وغیرہم ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے سنن ترمذی میں جابجا ان کے اقوال ذکر کئے ہیں۔

امام ابو زرعمہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

ما رئی أحفظ من إسحاق.

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

لم یلق مثله. ②

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

لا أعلم لإسحاق بالعراق نظيراً.

① تاریخ بغداد: ترجمة: إسحاق بن إبراهيم بن مخلد، ج ۶ ص ۳۴۴، ۳۴۵

② تذكرة الحفاظ: الطبقة الثامنة، ج ۲ ص ۱۸

امام اسحاق رحمہ اللہ (۷۰) ہزار احادیث کے حافظ تھے، آپ نے ”مسند“ اور ”کتاب التفسیر“ کا املاء اپنی یادداشت سے کروایا تھا۔

علامہ ابن خزمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والله لو كان في التابعين لأقروا له بحفظه وعلمه وفقهه.

اگر اسحاق بن راہویہ تابعین میں ہوتے تو وہ بھی اس کے علم فقہ اور حفظ یادداشت کا اقرار کرتے۔

اسی طرح ابوداؤد خفاف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سمعت إسحاق يقول: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مِائَةِ أَلْفِ حَدِيثٍ فِي كِتَابِي وَثَلَاثِينَ أَلْفًا أُسَرِّدُهَا وَقَالَ: أُمَلِّئْ عَلَيْنَا إِسْحَاقَ أَحَدَ عَشَرَ أَلْفَ حَدِيثٍ مِنْ حِفْظِهِ ثُمَّ قَرَأَهَا عَلَيْنَا فَمَا زَادَ حَرْفًا وَلَا نَقَصَ حَرْفًا. ①

ترجمہ: میں نے اسحاق بن راہویہ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میری کتابوں میں جو ایک لاکھ حدیثیں ہیں میں ان کو گویا دیکھ رہا ہوں، اور تیس ہزار بطور سر د (مذاکرہ میں) سنا سکتا ہوں، ابوداؤد خفاف فرماتے ہیں کہ آپ نے گیارہ ہزار احادیث زبانی املاء کروائی، پھر دوبارہ کتاب سے ان کی قراءت کی تو ایک لفظ کی بھی کمی بیشی نہ تھی۔

”مسند اسحاق بن راہویہ“ کا جو حصہ طبع ہے وہ صرف چوتھی جلد ہے، بقیہ تمام جلدیں مفقود ہیں، جو حصہ موجود ہے اس میں صرف حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی روایات ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایات کی تعداد (۱۲۷۲) ہے، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات کی تعداد (۵۴۳) ہے، اس نسخے میں حضرت عائشہ کی روایات مکمل ہیں، جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات ناقص ہیں، ان سے مروی دیگر روایات کا حصہ اب تک مفقود ہے۔ یہ مسند صحیح، حسن اور ضعیف روایات پر مشتمل ہے، اس میں مصنف نے واہی اور موضوع روایات سے اجتناب

کیا ہے۔ اس مسند کے مطبوعہ حصہ میں موجود روایات کی کل تعداد (۲۴۲۵) ہے۔ یہ نسخہ عبد الغفور بن عبدالحق البلوشی کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ پانچ جلدوں میں ”مکتبة الإيمان“ مدینہ منورہ سے ۱۴۱۲ھ میں طبع ہوا ہے۔

فائدہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول وہ روایات جو ”مسند اسحاق بن اسحاق بن راہویہ“ میں موجود ہیں، وہ حصہ الگ سے بھی ”مسند اسحاق بن راہویہ (مسند ابن عباس)“ کے نام سے طبع ہے، یہ کتاب محمد مختار ضرار المفسی کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”دار الکتاب العربی“ سے طبع ہے، اس نسخہ میں کل (۲۳۲) احادیث ہیں۔

## ۶..... مسند أحمد

یہ مسند مذاہب اربعہ کے مشہور امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) کی تصنیف ہے، مسانید کی کتابوں میں سب سے زیادہ معروف اور متداول ہی کتاب ہے۔

## امام احمد رحمہ اللہ کی سوانح

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ بن حیان بن عبد اللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ذہلی شیبانی مروزی بغدادی۔

امام احمد بن حنبل ماہ ربیع الثانی ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے، آپ کی عمر تین سال تھی کہ آپ کے والد کا انتقال ہو گیا، پھر والدہ نے ان کی بہترین تربیت اور نگہداشت کی۔ ① بچپن ہی میں آپ نے قرآن مجید حفظ کیا اور ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۷۹ھ میں علم حدیث کے حصول میں مشغول ہو گئے جبکہ آپ کی عمر ابھی پندرہ سال ہی تھی،



وقال الخطيب: ولد أبو عبد الله ببغداد ونشأ بها، وطلب العلم بها ثم

اور ہر جگہ کے نامور محدثین سے استفادہ کیا، سن ۱۸۷۷ھ میں حجاز کے پہلے سفر میں ان کی ملاقات امام شافعی رحمہ اللہ سے ہوئی، پھر بغداد میں دوبارہ ہوئی، امام شافعی رحمہ اللہ حدیث کی صحت و سقم کے بارے میں ان پر اکثر اعتماد کیا کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے علم حدیث حاصل کرنے والے حضرات میں اپنے زمانے کے کبار ائمہ کے نام آتے ہیں، جیسے کہ امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ابوزرعہ، ابو حاتم رازی، عبد اللہ بن احمد، بشر بن موسیٰ اور محمد بن یوسف بیکندی رحمہم اللہ وغیرہم۔

امام احمد کا مقام و مرتبہ اہل علم کی نظر میں

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ آپ کے بارے میں فرماتے تھے:

ما رأيت مثل أحمد بن حنبل صحبناه خمسين سنة ما افتخر علينا

بشیء مما كان فيه من الصلاح والخير. ①

ترجمہ: میں نے امام احمد جیسا کوئی نہیں دیکھا، میں پچاس برس ان کے ساتھ رہا انہوں نے کبھی ہمارے سامنے اپنی صلاح و خیر پر فخر نہیں کیا۔

امام شافعی رحمہ اللہ ان کے بڑے قدر دان تھے، بغداد سے جاتے ہوئے انہوں نے فرمایا:  
خرجت من بغداد فما خلفت بها رجلا افضل ولا أعلم ولا افقه من

أحمد بن حنبل. ②

ترجمہ: میں بغداد چھوڑ کر جا رہا ہوں اس حال میں کہ وہاں احمد بن حنبل سے افضل، اعلم اور فقیہ کوئی نہیں ہے۔

امام ابو داؤد سجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَقِيتُ مَائَتَيْنِ مِنْ مَشَايخِ الْعِلْمِ، فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ لَمْ يَكُنْ يَخُوضُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَخُوضُ فِيهِ النَّاسُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا، فَإِذَا ذُكِرَ الْعِلْمُ تَكَلَّمَ. ③

ترجمہ: میں نے دو سو ماہرین علم سے استفادہ کیا لیکن ان میں امام احمد بن حنبل کے مثل کوئی نہ تھا، وہ کبھی عام دنیاوی کلام نہیں کرتے تھے، جب گفتگو کرتے تو موضوع سخن کوئی علمی مسئلہ ہوتا۔

امام قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَوْ أَذْرَكَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَصَرَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالْأَوْزَاعِيَّ وَاللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ لَكَانَ هُوَ الْمُقَدَّم. ④

ترجمہ: اگر امام احمد بن حنبل، امام مالک، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی اور امام لیث بن سعد کے زمانے میں ہوتے تو علم و فضل میں ان پر مقدم ہوتے۔

امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر اسلام کی خاطر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی قربانیاں نہ ہوتیں تو آج ہمارے سینوں میں اسلام نہ ہوتا:

① حلیۃ الأولیاء: ترجمۃ: الإمام أحمد بن حنبل، ج ۹ ص ۱۸۱ ② تذکرۃ الحفاظ:

ج ۲ ص ۱۶ ③ حلیۃ الأولیاء: ج ۹ ص ۱۶۳ ④ حلیۃ الأولیاء: ج ۹ ص ۱۶۸

لَوْلَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَبَذَلَ نَفْسِهِ لِمَا بَذَلَهَا لَهُ لَذَهَبَ الْإِسْلَامُ. ❶

## امام احمد کے حق میں بشارت نبوی

امام ابو عبد اللہ سجستانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف ہوا، پوچھا یا رسول اللہ! اس زمانے میں ہم دین کے معاملے میں آپ کی امت میں سے کس کی اقتداء کریں؟ فرمایا احمد بن حنبل کو لازم پکڑو:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ تَرَكْتُ لَنَا فِي عَصْرِنَا هَذَا مِنْ أُمَّتِكَ نَقْتَدِي بِهِ فِي دِينِنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ. ❷

امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مصر سے ایک خط آپ کو لکھا، جب آپ نے وہ پڑھا تو رو پڑے، میں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمانے لگے:

إِنَّهُ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اكْتُبْ إِلَيَّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَاقْرَأْ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ سَتَمُتِحُنَّ عَلَى الْقَوْلِ بِخَلْقِ الْقُرْآنِ فَلَا تَجِبُهُمْ، نَرَفَعُ لَكَ عِلْمًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ❸

ترجمہ: امام شافعی لکھتے ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو عبد اللہ احمد بن حنبل کو لکھ دو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عنقریب مسئلہ خلق قرآن میں آپ بڑی کڑی آزمائش و امتحان میں مبتلا کئے جاؤ گے، تو خبردار ان لوگوں کی (جو قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں) ہرگز بات نہ مانیں، ہم تیرے علم کو قیامت تک رفعت، علو شان سے موصوف کرتے رہیں گے۔

امام ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ سن کر آپ کو مبارک باد دی، تو آپ نے

❶ حلیۃ الأولیاء: ج ۹ ص ۱۷۱ ❷ حلیۃ الأولیاء: ج ۹ ص ۱۹۲

❸ شذرات الذهب: سنة إحدى وأربعين ومائتين، ج ۳ ص ۱۸۸، ۱۸۹

اس کی خوشی میں مجھے اپنا کرتہ اتار کر عنایت فرمایا اور خط کا جواب بھی لکھ دیا، جب میں امام شافعی رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچا اور سارا ماجرا سنایا اور بشارت میں اپنی قمیص دینے کا تذکرہ بھی کیا تو امام شافعی نے فرمایا:

لا نفجعک فیہ ولكن بلّہ وادفع الّیّ ماء ۛ حتیّ اکون شریکاً لک فیہ. ❶  
ترجمہ: ہم اور زیادہ تکلیف (یعنی قمیص مجھے عنایت کرنے کی) تو نہیں دیتے، لیکن ایسا کرو کہ اس قمیص کو پانی میں بھگو کر اس کا نچوڑا ہوا پانی مجھے دیدو تا کہ میں بھی اس نعمت عظمیٰ میں آپ کا شریک ہو جاؤں۔

### امام احمد کا حلقہ درس اور شانِ استغناء

چالیس سال کی عمر میں غالباً سن ۲۰۴ میں آپ نے حدیث کا درس دینا شروع کیا، یہ بھی ان کا کمال اتباع سنت تھا کہ انہوں نے عمر کے چالیسویں سال جو سن نبوت ہے علوم نبوت کی اشاعت شروع کی۔

ابتداء ہی سے ان کے درس میں بہت زیادہ لوگ ہوتے تھے، بعض راویوں نے کہا ان کے درس کے سامعین کی تعداد پانچ پانچ ہزار ہوتی تھی، جس میں پانچ پانچ سو صرف لکھنے والے ہوتے تھے، ان کی مجلس بہت سنجیدہ اور باوقار ہوتی تھی۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فقر وفاقہ میں استغناء کی شان رکھتے تھے، ایک مرتبہ کھانے کے لئے کچھ نہ تھا، مجبور ہو کر اپنے نعلین گروی رکھ کر روٹیاں خریدیں، امام عبدالرزاق رحمہ اللہ کو پتہ چلا تو انہوں نے آپ کو رقم مہیا کی لیکن آپ کے غیور ضمیر نے ان سے کچھ لینا گوارا نہیں کیا اور خود محنت و مشقت کر کے اپنی ضرورت پوری کی:

أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، رَهْنَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ خَبَّازٍ عَلَى طَعَامٍ أَخَذَهُ مِنْهُ عِنْدَ خُرُوجِهِ مِنَ الْيَمَنِ..... وَعَرَضَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ دَرَاهِمَ صَالِحَةً فَلَمْ يَقْبَلْهَا مِنْهُ. ❷

❶ شذرات الذهب: سنة إحدى وأربعين ومائتين، ج ۳ ص ۱۸۸، ۱۸۹

❷ حلیۃ الأولیاء: ج ۹ ص ۱۷۵

حسن بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو ایک لاکھ دینار وراثت میں ملے، انہوں نے اس میں سے تین ہزار دینار آپ کو دینا چاہے اور عرض کی کہ یہ حلال مال ہے، لیکن آپ نے یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے:

لَا حَاجَةَ لِي بِهَا أَنَا فِي كِفَايَةٍ، فَرَدَّهَا وَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهَا شَيْئًا. ❶

## امام احمد کی عبادت و ریاضت اور محبت رسول

علمی اور فطری مصروفیات کے باوجود امام احمد رحمہ اللہ عبادات میں قدم راسخ رکھتے تھے، عبد اللہ بن احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ آپ دن اور رات میں تین سو نوافل پڑھا کرتے تھے، اور جب آپ کی عمر چھپن سال کو پہنچی تو آپ مسئلہ خلق قرآن کے امتحان میں مبتلا ہو گئے آپ کے جسم پر کوڑے مارے جاتے تھے، لیکن آپ اس حال میں بھی روزانہ ڈیڑھ سو نوافل پڑھا کرتے تھے۔ ❷

عبد اللہ بن احمد یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ آپ راتوں کو نوافل میں قرآن پڑھا کرتے تھے اور سات راتوں میں ایک قرآن مجید ختم کر لیتے تھے، نیز وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تلاش ہوتی تو وہ یا اس کو مسجد میں ملتے یا نماز جنازہ میں یا کسی مریض کے ہاں عیادت میں۔ ❸

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا دل محبت رسول سے معمور اور دماغ خوشبوئے رسالت سے مہکتا رہتا تھا۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام احمد کے پاس حضور کا ایک موئے مبارک تھا، وہ اس مقدس بال کو اپنے ہونٹوں پر رکھ کر بوسہ دیتے، کبھی آنکھوں سے لگاتے اور جب کبھی بیمار ہوتے تو اس بال کو پانی میں ڈال کر اس کو پیتے اور شفا حاصل کرتے۔ ❹

## امام احمد کی مسئلہ خلق قرآن میں استقامت

جب معتزلہ نے عقیدہ خلق القرآن کو کفر و ایمان کا معیار بنادیا، اتفاقاً مذہب اعتزال کو

❶ حلیۃ الأولیاء: ج ۹ ص ۱۸۱

❷ حلیۃ الأولیاء: ج ۹ ص ۱۷۵

❸ حلیۃ الأولیاء: ج ۹ ص ۱۸۳

❹ حلیۃ الأولیاء: ج ۹ ص ۱۸۴

حکومت وقت کی سرپرستی حاصل ہوگئی تھی، آپ نے خلق قرآن کے عقیدے کی مخالفت کی، تو انہوں نے آپ کو سخت آزمائش و ابتلاء میں ڈالا، آپ کو قید کر دیا گیا، وہاں اس موضوع پر آپ سے مناظرہ ہوتا رہا، ہر طرح سے ڈرایا دھمکایا گیا، اس کے بعد امام احمد رحمہ اللہ کو معتصم کے سامنے پیش کیا گیا، اور ان پر ۲۸ کوڑے لگائے گئے، ایک تازہ دم جلا دسرف دو کوڑے لگاتا پھر دوسرا جلا دبلایا جاتا، امام احمد رحمہ اللہ ہر کوڑے پر فرماتے:

أعطوني شيئاً من كتاب الله أو من سنة رسوله حتى أقوله به. ❶

ترجمہ: میرے سامنے اللہ تعالیٰ کی کتاب یا سنت رسول اللہ سے کوئی دلیل پیش کرو تاکہ میں اس کو مان لوں۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ امام احمد رحمہ اللہ کو ایسے کوڑے لگائے گئے کہ اگر ہاتھی کو لگتا تو چیخ مار کر بھاگتا۔ امام احمد رحمہ اللہ کی بے نظیر ثابت قدمی اور استقامت سے یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا اور امت مسلمہ ایک بڑے دینی خطرے سے محفوظ ہوگئی۔

امام علی بن مدینی رحمہ اللہ جو مشہور محدث اور امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ ہیں، فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کے غلبے کا کام دو شخصوں سے لیا، جن کا تیسرا ہمسر نظر نہیں آتا، ارتداد کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور فتنہ خلق قرآن کے سلسلے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے:

إن الله أعز هذا الدين برجلين ليس لهما ثالث، أبو بكر الصديق يوم

الردة، وأحمد بن حنبل يوم المحنة. ❷

امام احمد کے جنازے میں خلق خدا کا ہجوم

فتنہ خلق قرآن میں مبتلا ہونے کے بعد اکیس سال تک امام احمد رحمہ اللہ زندہ رہے اور خلق خدا کو فیض پہنچاتے رہے، کوڑے کھانے سے جواذیت اور تکلیف آپ کو پہنچتی تھی وہ آخر

عمر تک باقی رہی، لیکن آپ پھر بھی عبادت و ریاضت پر مستقیم اور درس و تدریس میں ہمہ تن مصروف رہے، بالآخر ۷۷ سال کی عمر گزار کر معتمد باللہ کے بیٹے واثق باللہ کے عہد میں ۲۴۱ھ میں آپ نے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

آپ کی رفاقت پر سارا شہر اٹھ آیا، کسی کے جنازے پر خلقت کا ایسا ہجوم دیکھنے میں نہیں آیا تھا، جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد کا اندازہ یہ ہے کہ آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار خواتین تھیں۔ ❶

امام احمد رحمہ اللہ کا یہ قول اللہ تعالیٰ نے برحق ثابت کر دیا:

قولوا لأهل البدع: بيننا وبينكم يوم الجنائز. ❷

ترجمہ: ان اہل بدع مخالفین سے کہہ دو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان فرق جنازے کے دن کا ہے۔

آپ کی تصنیفات کے لئے تفصیلاً دیکھیں: ❸

امام احمد کی فقہی مسائل میں درجہ بندی

آپ فقہی مسائل میں کتاب و سنت کو سب سے پہلا درجہ دیتے ہیں، اس کے بعد صحابہ کے اقوال اور فتاویٰ اور ان کے آثار کو درجہ دیتے تھے، اگر صحابہ کے اقوال مختلف ہوتے تو اس قول کو لیتے جو کتاب و سنت سے زیادہ قریب تر ہو، اس سلسلے میں صحابہ کی فضیلت کا بھی خیال کرتے مثلاً خلفائے راشدین کو ترجیح دیتے، آپ کی حتی الامکان کوشش ہوتی کہ کسی بھی مسئلے میں قرآن و سنت، اقوال صحابہ یا اقوال تابعین موجود ہوتے تو آپ اپنی رائے ذکر نہیں کرتے، کم از کم درجے کی روایت کو بھی اپنی رائے پر ترجیح دیتے، قیاس کا ان کے ہاں آخری درجہ تھا، اگر مندرجہ بالا کسی طریقے سے روایت ملتی تو عقل کا استعمال نہ کرتے۔

❶ وفیات الأعیان: ترجمة: أحمد بن حنبل، ج ۱ ص ۶۵ ❷ سیر أعلام النبلاء: ج ۱۱

## ”مسند احمد“ کا تعارف

امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند کو جمع کرنے کے لئے کئی ممالک کے اسفار کئے، اور ۱۸۰ھ سے آخری زندگی تک اس میں مشغول رہے، اس کی روایات کو متفرق اوراق میں جمع کیا، یہاں تک کہ جب زندگی کا وقت قریب الاختتام ہوا، تو اپنی اولاد اور اپنے مخصوص لوگوں کو جمع کر کے اپنا لکھا ہوا غیر مرتب مجموعہ ان کو املاء کر کے سنایا۔ مسند کی ترتیب اور ان کی روایات کو یکجا کرنے کا کام آپ کے صاحبزادے عبد اللہ بن حنبل رحمہ اللہ نے کیا۔ مسند میں تقریباً ۷۰۰ صحابہ کی روایات ہیں، روایات کی تعداد تیس ہزار بتائی گئی ہے، اور عبد اللہ کی زوائد کا شمار کر کے چالیس ہزار تعداد بتائی گئی ہے، حضرت شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ مکررات کے ساتھ یہ تعداد مراد ہو۔ ①

اس مسند کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ۳۰۰ سے زائد ثلاثی روایات ہیں، ثلاثیات کا اتنا بڑا ذخیرہ شاید ہی کسی کتاب میں ہو۔ ”مسند احمد“ میں کوئی ایسی حدیث نہیں ہے جس کی اصل شریعت میں موجود نہ ہو۔ یہ دیگر مسانید سے صحیح تر ہے۔

مسانید کی کتابوں میں سب سے زیادہ معروف و متداول یہی کتاب ہے، کتاب کی ترتیب یہ ہے کہ اس میں سب سے پہلے خلفائے راشدین کی روایات ہیں پھر عشرہ مبشرہ کی، پھر دیگر صحابہ کی، پھر اہل بیت کی، پھر بنو ہاشم کی، پھر مکثرین من الصحابہ کی، پھر مکی، مدنی، شامی، کوئی، بصری اور انصاری صحابہ کی روایات ہیں، پھر ”مسند النساء“ کے عنوان سے صحابیات کی روایات نقل کی ہیں۔ مسند احمد کے محقق نسخے کے مطابق روایات کی کل تعداد (۲۷۶۷۷) ہے۔ احادیث کا اتنا بڑا ذخیرہ کسی اور کتاب میں نہیں ملتا۔

مسند احمد کا سب سے محقق نسخہ وہ ہے جو عالم عرب کے مشہور محقق شیخ شعیب الارنؤوط اور ان کے معاونین کی تحقیق کے ساتھ ۵۰ جلدوں میں ”مؤسسة الرسالة“ سے طبع ہے۔ اس نسخے میں ہر ہر حدیث کا حکم بیان کیا گیا ہے، سنداً و متنأً روایت پر گفتگو کی ہے، روایت کی



معروف کتب حدیث سے تخریج، غریب الفاظ کی وضاحت، دیگر نسخوں سے موازنہ کر کے درست الفاظ کی نشان دہی کی ہے، ائمہ جرح و تعدیل کے حوالے سے روایات پر کلام اور بقدر ضرورت متابع اور شواہد بھی ذکر کئے ہیں۔

مشہور محقق شیخ احمد محمد شاہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۸ھ) نے مسند کی (۸۷۸۲) احادیث پر تعلیق و تحقیق کی ہے، ان کا اسلوب یہ رہا ہے کہ انہوں نے غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے، احادیث کی تخریج کی ہے، اور احادیث پر صحت و ضعف کے لحاظ سے حکم بھی لگایا ہے، پھر اسانید اور متون کے لحاظ سے فہرستیں بھی بنائی ہیں، لیکن اس کام کی تکمیل سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی یہ تحقیق ۸ جلدوں پر مشتمل ہے، یہ نسخہ ۱۴۱۶ھ میں ”دار الحدیث“ قاہرہ سے طبع ہوا ہے۔

چونکہ مسند کی ترتیب ابواب اور کتب پر نہیں ہے بلکہ ہر صحابی کی جملہ روایات بلا لحاظ مضمون یکجا کی گئی ہیں، اس لئے اس سے مطبوعہ حدیث تلاش کرنا کافی دشوار تھا، خصوصاً ان صحابہ کی روایات جن سے کثیر تعداد میں احادیث منقول ہیں، جیسے حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس، حضرت جابر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم و عنہن وغیرہم۔

فقہی یا ابواب کی ترتیب نہ ہونے کی وجہ سے مطلوبہ حدیث تک رسائل میں کافی وقت صرف ہوتا تھا، تو احمد بن عبد الرحمن بن محمد الساعاتی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۸ھ) نے ابواب و کتب کی ترتیب پر ”الفتح الربانی لترتیب مسند الإمام أحمد بن حنبل الشیبانی“ کے نام سے ۲۴ جلدوں میں اس کام کو مکمل کیا۔ موصوف نے اسی ترتیب والے نسخہ پر ”بلوغ الأمانی من أسرار الفتح الربانی“ کے نام سے تعلیقات بھی لکھیں، اصل نسخہ اور تعلیقات دونوں ”دار إحياء التراث العربی“ سے طبع ہیں۔

بہت سے اہل علم نے مسند پر مختلف طرق سے کام کیا۔

”مسند أحمد“ کی مختلف النوع خدمات

۱..... امام ابوالقاسم علی بن حسن المعروف ابن عسا کر رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ) نے

”مسند أحمد“ کی روایات کو صحابہ کرام کے اسماء کے حروف تہجی کے اعتبار سے جمع کیا، جس کا نام ”ترتیب أسماء الصحابة الذين أخرج حديثهم أحمد بن حنبل في المسند“ ہے۔

۲..... امام محمد بن عمر بن احمد بن عمر اصہبانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۱ھ) نے ”خصائص مسند الإمام أحمد“ کے نام سے کتاب لکھی۔ یہ کتاب ”مکتبة التوبة“ سے طبع ہے۔

۳..... علامہ شمس الدین محمد بن علی بن حسن حسینی دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۵ھ) نے ”الإكمال في ذكر من له رواية في مسند الإمام أحمد من الرجال سوى من ذكر في تهذيب الكمال“ کے نام سے کتاب لکھی، اس میں مسند احمد کے اُن رجال کا تذکرہ ہے جن کا ذکر ”تهذيب الكمال“ میں نہیں ہے، اس میں حروف تہجی کے مطابق (۱۵۲۰) روات کا ذکر ہے۔ یہ کتاب عبدالمعطي امين کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”جامعہ دراسات اسلامیہ“ کراچی سے طبع ہے۔

۴..... حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) نے دس کتابوں کی احادیث کو جمع کیا:

(۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن ابی داود (۴) سنن ترمذی (۵) سنن نسائی (۶) سنن ابن ماجہ (۷) مسند احمد (۸) مسند ابویعلیٰ (۹) معجم کبیر (۱۰) مسند بزار

اس میں صحابہ کرام کے اسماء کو حروفِ معجم کی ترتیب کے مطابق ذکر کر کے اُن سے روایات نقل کی ہیں، اس میں (۲۳۹۷) روات سے احادیث نقل کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا نام ”جامع المسانید والسنن“ ہے۔ یہ کتاب عبد الملک بن عبد اللہ کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ۱۰ ضخیم جلدوں میں ”دار خضر“ بیروت سے طبع ہے۔

۵..... علامہ ابوالحسن نور الدین علی بن ابی بکر پیشمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۷ھ) نے مسند احمد، مسند ابویعلیٰ، مسند بزار اور امام طبرانی رحمہ اللہ کی معاجم ثلاثہ (کبیر، اوسط اور صغیر) سے ان روایتوں کو الگ کیا ہے جو کتب ستہ میں نہیں ہیں، اسناد کو حذف کر کے صرف صحابی کے نام کو باقی رکھا ہے، تمام روایات کو فقہی ابواب پر مرتب کیا ہے اور روایات پر حکم بھی لگایا

ہے۔ یہ کتاب انتہائی مفید ہے، اگر کوئی روایت کتب ستہ میں نہ ہو تو عموماً اس کتاب میں مل جاتی ہے۔ یہ کتاب حسام الدین قدسی کی تحقیق کے ساتھ ۱۰ جلدوں میں ”مکتبۃ القدسی“ قاہرہ سے طبع ہوئی ہے۔

۶..... علامہ ابو الحسن نور الدین علی بن ابی بکر بیہقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۷ھ) نے ”غایۃ المقصد فی زوائد المسند“ میں اُن احادیث کو یکجا کیا ہے جو ”مسند احمد“ میں ہیں لیکن صحاح ستہ میں نہیں ہیں، گویا ”مسند احمد“ میں صحاح ستہ سے زائد ہیں۔ اس کتاب کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا، اس میں کل ۴۶ کتب ہیں اور (۱۵۱۵۳) احادیث ہیں۔ یہ کتاب خلاف محمود عبد السمیع کی تحقیق کے ساتھ ۴ جلدوں میں ”دار الکتب العلمیۃ“ سے طبع ہے۔

۷..... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے مندرجہ ذیل آٹھ مسانید سے ان روایتوں کو جمع کیا جو کتب ستہ اور مسند احمد سے زائد تھیں:

(۱) مسند أبی داود الطیالسی (۲) مسند الحمیدی (۳) مسند ابن أبی عمر (۴) مسند المسدد (۵) مسند أحمد بن منیع (۶) مسند أبی بکر بن ابی شیبۃ (۷) مسند عبد بن حمید (۸) مسند الحارث

یہ کتاب ۱۷ جلدوں میں سعد بن ناصر بن عبد العزیز کی تحقیق کے ساتھ ”دار العاصمة“ سے طبع ہے۔

۸..... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ائمہ اربعہ یعنی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی مسند، امام مالک رحمہ اللہ کی موطا، امام احمد کی مسند اور امام شافعی رحمہ اللہ کی مسند کے راویوں کے حالات کو ”تعجیل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة“ کے نام سے جمع کیا۔ یہ کتاب اکرام اللہ ادا الحق کی تحقیق کے ساتھ ”دار البشائر الإسلامیۃ“ سے دو جلدوں میں طبع ہے۔

۹..... علامہ زین الدین عمر بن احمد حلبی رحمہ اللہ نے مسند احمد کا اختصار ”الدر المنتقد

من مسند أحمد“ کے نام سے کیا۔ ❶

۱۰..... علامہ سراج الدین عمر بن علی المعروف ابن الملقن رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۴ھ)

نے بھی مسند احمد کا اختصار کیا ہے۔ ❷

۱۱..... علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے ”مسند احمد“ کی مشکل

احادیث کے اعراب و تراکیب کو ”عقود الزبرجد علی مسند الإمام أحمد“ میں ذکر کیا ہے، اس میں کل (۱۷۳۰) احادیث کی اعراب و تراکیب کے اعتبار سے وضاحت کی ہے۔ یہ کتاب سلمان قضاة کی تحقیق و تقدیم کے ساتھ ۳ جلدوں میں ”دار الجیل“ بیروت سے طبع ہے۔

۱۲..... شیخ محمد سعید زغلول نے حروفِ معجم کی ترتیب کے مطابق جلد اور صفحہ نمبر کے

ساتھ ”مسند احمد“ کی احادیث کی فہرست تیار کی ہے، اس فہرست کا نام ”فہرس احادیث مسند الإمام أحمد“ ہے۔

۱۳..... علامہ محمد بن عبد الہادی سندی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۸ھ) نے جس طرح مکمل

صحاح ستہ پر حواشی لکھے، اسی طرح مسند احمد پر بھی حاشیہ لکھا، یہ حاشیہ ”حاشیہ علی مسند الإمام أحمد“ کے نام سے ہے، حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے اس کو شرح قرار دیا ہے لیکن درحقیقت یہ ان کے دیگر حواشی کی طرح مختصر بقدرِ ضرورت حاشیہ ہے۔ ❸

کیا ”مسند أحمد“ میں موضوع روایات موجود ہیں؟

علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) نے مسند احمد کی نو (۹) احادیث کو اور علامہ ابن

جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) نے انتیس (۲۹) احادیث کو موضوع قرار دیا ہے۔ حافظ

ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے علامہ عراقی اور علامہ ابن جوزی رحمہما اللہ کے جواب

میں مستقل ایک کتاب لکھی، جس کا نام ”القول المسدد فی الذب عن مسند

أحمد“ ہے، اس میں پہلے علامہ عراقی رحمہ اللہ نے جن نو (۹) احادیث کو موضوع کہا تھا ان کے جوابات ہیں، پھر پندرہ (۱۵) اُن روایات کے جوابات ہیں جنہیں علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوع کہا تھا۔ اس کتاب میں کل چوبیس روایات کے جوابات ہیں۔

یہ کتاب ”مکتبة ابن تیمیة“ قاہرہ سے ۱۴۰۱ھ میں طبع ہوئی ہے۔ اس کتاب پر قاضی الملک محمد صبغت اللہ بن محمد غوث مدرسی ہندی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۸۰ھ) نے ایک ذیل لکھا، اس میں فرماتے ہیں کہ میں نے اس میں اُن احادیث کے جوابات دیئے ہیں جو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے چھوٹ گئے تھے۔ یہ ذیل ۸۹ صفحات میں ”مکتبة ابن تیمیة“ قاہرہ سے طبع ہوا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے چوبیس روایات کے جوابات دیئے تھے، بقیہ چودہ ۱۴ روایات کے جوابات علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے اپنے ایک رسالہ میں دیئے، جس کا نام ”الذیل الممہّد“ رکھا۔ ❶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”مسند احمد“ میں ایسی کوئی روایت نہیں ہے کہ جس کی کوئی اصل نہ ہو، سوائے تین یا چار احادیث کے:

لَيْسَ فِي الْمُسْنَدِ حَدِيثٌ لَا أَصْلَ لَهُ إِلَّا ثَلَاثَةٌ أَحَادِيثٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ. ❷  
شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں کہ مسند اور عبد اللہ کے زوائد میں کوئی حدیث موضوع نہیں ہے، البتہ ابوبکر قطعی کے زیادات میں بہت سی احادیث موضوع ہیں:

وَزَادَ أَبُو بَكْرٍ الْقُطَيْعِيُّ زِيَادَاتٍ وَفِي زِيَادَاتِ الْقُطَيْعِيِّ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ مَوْضُوعَةٌ. ❸

## ”مسند أحمد“ میں موجود ثلاثی روایات

علامہ کتانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۵ھ) ”عقود اللآلی فی الأسانید العوالی“

❶ تدریب الراوی: النوع الثانی: الحسن، ص ۸۸ ❶ تدریب الراوی: النوع الثانی:

الحسن، ص ۸۸ ❷ توجیہ النظر: المبحث الثانی فی الحدیث الحسن، ص ۳۷۴

کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ مسند احمد میں (۳۳۷) احادیث ثلاثی ہیں، ایک قول کے مطابق (۳۶۳) احادیث ثلاثی ہیں۔ ان ثلاثیات کی شرح علامہ شمس الدین محمد بن احمد بن سالم سفار بنی حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۸۸ھ) نے ”شرح ثلاثیات المسند“ کے نام سے لکھی ہے۔ ①

فائدہ: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے تفصیلی حالات کے لئے علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) کی ”مناقب الإمام أحمد“ کا مطالعہ کریں، یہ کتاب (۱۰۰) ابواب پر مشتمل ہے، اس میں حسن ترتیب کے ساتھ ولادت سے وفات تک کی مکمل سوانح ہے، اس کے لفظ لفظ سے عقیدت و محبت ٹپکتی ہے، یہ کتاب عبد اللہ بن عبد المحسن ترکی کی تحقیق کے ساتھ ”دار ہجر“ سے ۱۴۰۹ھ میں طبع ہوئی ہے۔

فائدہ: مسند احمد کا اردو ترجمہ مولانا محمد ظفر اقبال صاحب نے کیا ہے، جو ”مکتبہ رحمانیہ“ لاہور سے بیس جلدوں میں طبع ہوا ہے، اس میں متن حدیث کے ساتھ ساتھ مکمل ترجمہ کیا گیا ہے، شروع میں امام احمد رحمہ اللہ کے سوانح بھی ہے۔

## ۷..... مسند خلیفہ بن خیاط

امام ابو عمرو خلیفہ بن خیاط رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۰ھ) دکتور اکرم ضیاء عمری نے امام ابن خیاط رحمہ اللہ کی متعدد کتب و رسائل سے ان کی روایات کو جمع کیا اور صحابہ کی ترتیب پر اسے جمع کیا، یہ (۱۰۱) روایات پر مشتمل ہے، جس میں اکثر مرفوع ہیں، ۸۲ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ ”مؤسسة الرسالة“ سے طبع ہے۔

## ۸..... مسند البزار

امام ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزار رحمہ اللہ (متوفی ۲۹۲ھ) ان کی دو مسندیں ہیں، ایک ”المسند الصغیر“ ہے جو مفقود ہے۔ دوسری ”المسند الکبیر“ اسی کو ”المسند المَعْلَل“ اور ”البحر الذخار“ کہتے ہیں۔ اس میں پہلے خلفائے راشدین

کی روایات ہیں، پھر عشرہ مبشرہ کی اور پھر دیگر صحابہ و صحابیات کی۔ مصنف بسا اوقات روایت کی صحت و ضعف کو بیان کرتے ہیں، زیادہ تر روایات کے تفرّد اور روایت کی غرابت کو بیان کرتے ہیں۔ روایت کے اتصال و انقطاع کو ذکر کرتے ہیں، معلول روایات کی نشاندہی کرتے ہیں اور بسا اوقات روایات پر جرحاً و تعدیلاً کلام بھی کرتے ہیں۔ یہ کتاب ہم تک ناقص پہنچی ہے، اس کے بہت سے اجزاء اب بھی مفقود ہیں۔ مطبوعہ نسخہ میں (۱۰۴۱۰) روایات ہیں۔ یہ نسخہ محفوظ الرحمن زین اللہ، عادل بن سعد اور صبری عبدالحق کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ (۱۸) جلدوں میں ”مکتبة العلوم والحکم“ مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

علامہ پیشمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۷ھ) نے اس کتاب کی وہ روایات جو صحاح ستہ میں نہیں ہیں اس کتاب میں ہیں، ایسی روایات کو ”کشف الأستار عن زوائد البزار“ کے نام سے جمع کیا ہے، مصنف نے ان روایات کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا تاکہ استفادہ آسان ہو، اور ہر کتاب کے تحت متعدد ابواب قائم کئے تاکہ مطلوبہ حدیث آسانی سے مل جائے۔ اس کتاب میں (۳۶۹۸) احادیث ہیں، یہ کتاب محدث العصر مولانا حبیب الرحمن اعظمی کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں ”مؤسسة الرسالة“ سے طبع ہے۔

## ۹..... مسند الرویانی

امام ابو بکر محمد بن ہارون رویانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۰۷ھ) یہ مسند کسی خاص منہج پر مرتب نہیں ہے، بلکہ اس میں ایک صحابی کا نام ذکر کر کے اُن سے مروی روایات نقل کرتے ہیں، پھر دوسرے اور پھر تیسرے صحابی سے، یہ نہ عام مسانید کی ترتیب پر ہے نہ فقہی ترتیب پر ہے۔ اس میں سب سے پہلے حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایات ہیں پھر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے۔ یہ مطبوعہ نسخہ ناقص ہے، یہ مکمل کتاب ہم تک نہیں پہنچی، مطبوعہ نسخہ میں روایات کی کل تعداد (۱۵۴۵) ہے۔ یہ نسخہ ایمن علی ابو یمانی کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ”مؤسسة قرطبة“ سے طبع ہے۔

❶ الرسالة المستطرفة: ص ٢٦



ومسند الحافظ أبي بكر الإسماعيلي وهو مسند كبير جدا في نحو

مائة مجلد. ①

### ۱۳..... مسند أبي بكر عبد الله بن الزبير المكي

یہ امام بخاری رحمہ اللہ کے شیوخ میں سے ہیں، ان کی مسند (۱۱) اجزاء پر مشتمل ہے۔ ②

### ۱۴..... مسند أبي بكر أحمد بن عمرو البصري

ان کی دو مسندیں ہیں، ایک ”البحر الزخار“ دوسری ”المسند الصغير“ ③

### ۱۵..... مسند الشاميين

علامہ طبرانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۰ھ) نے اس میں شام میں مقیم صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی احادیث نقل کی ہیں، اس میں تمام روایات کا استیعاب نہیں ہے، صحابہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت معاویہ، حضرت معاذ بن جبل اور ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہم کی روایات ہیں۔ اس کتاب میں کل (۳۶۳۷) احادیث ہیں۔ یہ کتاب حمدی بن عبد المجید سلفی کی تحقیق کے ساتھ ۴ جلدوں میں ”مؤسسة الرسالة“ سے ۱۴۰۵ھ میں طبع ہوئی ہے۔

### ۱۶..... مسند الفردوس

امام ابو شجاع شیریہ بن شہر دار دیلمی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۹ھ) نے ”الفردوس بمأثور الخطاب“ کے نام سے کتاب لکھی، جس میں انہوں نے حروف تہجی کی ترتیب پر (۹۰۵۶) روایات نقل کیں، اس میں ہر روایت کی مکمل سند نہیں ہے، صرف صحابی کا نام ذکر ہے، اس میں مختصر روایات ذکر کی ہیں۔ اس کتاب میں موضوع روایات کثرت کے ساتھ

② الرسالة المستطرفة: ص ۶۷

① الرسالة المستطرفة: ص ۶۶

③ الرسالة المستطرفة: ص ۶۸

ہیں، اس لئے اس کتاب کی کسی حدیث کو بغیر تحقیق کے بیان نہیں کرنا چاہئے۔ واعظین کی اکثر من گھڑت روایات اسی کتاب سے ہوتی ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۹ھ) اس مصنف اور ان کی کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

امادراتقان معرفت و علم اوقصور است در سقیم و صحیح احادیث تمیز نمی کند ولہذا درین کتاب اوموضوعات وواہیات تودہ تودہ مندرج۔<sup>①</sup>

ترجمہ: اتقان، معرفت اور علم میں کمی تھی، صحیح اور سقیم حدیث میں تمیز نہیں کر سکتے تھے، اس لئے ان کی اس کتاب میں کثرت سے موضوعات اور واہیات موجود ہیں۔

علامہ احمد بن محمد بن صدیق غماری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۸۰ھ) فرماتے ہیں کہ یہ کتاب موضوعات اور منکرات سے بھری ہوئی ہے۔<sup>②</sup>

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

و کتاب الفردوس للديلمي فيه موضوعات كثيرة، أجمع أهل العلم

على أن مجرد كونه رواه لا يدل على صحة الحديث.<sup>③</sup>

کتابہ الفردوس يدل على أنه كان حاطب ليل جمع فيه من الأحاديث الشيء الكثير جداً مما لا سنام له ولا خطام، وفيها كثير من الموضوعات من رواية الكذابين والوضاعين والمتروكين.<sup>④</sup>

”الفردوس بمأثور الخطاب“ یہ کتاب سعید بن بسیونی زغلول کی تحقیق کے ساتھ پانچ جلدوں میں ”دار الکتب العلمیہ“ سے ۱۴۰۶ھ میں طبع ہوئی ہے۔ اگر کوئی صاحب

① بستان المحدثین: ص ۱۶۲ ② المداوی لعلل الجامع الصغیر وشرحی المناوی: ج ۵

ص ۳۲۲ ③ سلسلہ الأحادیث الضعیفہ والموضوعہ: ج ۱۰ ص ۵۴۰

④ سلسلہ الأحادیث الضعیفہ والموضوعہ: ج ۱۲ ص ۵۶۵

علم اس کتاب کی موضوع روایات کو الگ کر دے تو یہ عوام و خواص کے لئے مفید کاوش ہوگی، خصوصاً خطباء اور واعظین اس کے مطالعے سے موضوعات سے اجتناب کریں گے۔ اس کتاب کا اختصار مصنف کے صاحبزادے ابو منصور شہر دار بن شیروہ رحمہ اللہ (متوفی ۵۵۸ھ)

نے ”مسند الفردوس“ کے نام سے کیا۔<sup>①</sup>

موصوف نے ہر حدیث کو مکمل سند کے ساتھ بیان کیا اور صحابہ کی ترتیب پر اس کو مرتب کیا۔ مصنف علم حدیث کی معرفت میں اپنے والد سے بڑھ کر تھے، چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

در معرفت علم حدیث فہم آن از پدر بہتر بود چنانچہ سمعانی ہم در حق او بشہم و معرفت گواہی دادہ و نیز علم ادب را خوب می دانست و مرد سبک روح و عابد بود و در مسجد خود ملازمت داشت و غالباً بہ شغل سماع حدیث و نوشتن آن می گزارید۔<sup>②</sup>

ترجمہ: علم حدیث کی معرفت اور اس کے سمجھنے میں اپنے والد سے بہتر تھے، چنانچہ علامہ سمعانی بھی ان کی فہم اور معرفت کی شہادت دیتے ہیں، نیز علم ادب اچھا جانتے تھے، پاکباز اور عابد تھے، زیادہ تر اپنی مسجد میں رہتے تھے، اکثر اوقات سماع حدیث اور اس کے لکھنے میں مشغول رہتے تھے۔

اس اختصار کا اختصار حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے ”تسديد القوس

فی اختصار مسند الفردوس“ کے نام سے کیا۔<sup>③</sup>

فائدہ: اس کے علاوہ اور بھی بہت سی مسانید لکھی گئی ہیں، جن میں سے اکثر غیر مطبوعہ ہیں، اُن کی فہرست دیکھنی ہو تو ”الرسالة المستطرفة“ میں ”منہا کتب لیست علی الأبواب ولكنها علی المسانید“ کے تحت ص ۶۰ تا ۷۵ کا مطالعہ کریں۔

① الأعلام للزركلي: ج ۳ ص ۱۷۹ / كشف الظنون: ج ۲ ص ۱۲۵۴ ② بستان

المحدثين: ص ۱۶۲ ③ الأعلام: ج ۳ ص ۱۸۳ / الرسالة المستطرفة: ص ۷۵، ۷۶

## ۷۱..... جامع المسانید

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب پر ہے، اس میں ”حرف الالف“ ”حرف الباء“ اور ”حرف التاء“ کے عنوان قائم ہیں، پھر ہر حرف کے تحت حروفِ تہجی کے لحاظ سے ہر صحابی کی روایات نقل کی ہیں، اس میں صحابی کے اصل نام کا اعتبار کیا ہے، کنیت اور لقب کا اعتبار نہیں کیا، مثلاً حضرت ابو بکر کی روایات ”عبد اللہ بن عثمان“ کے تحت اور حضرت ابویوب انصاری کی روایات ”خالد بن زید“ حضرت ام ہانی کی روایات ”فاختہ“ کے تحت نقل کی ہیں۔ اس میں ہر صحابی کی مسند کے تحت نمبر شمار کے ساتھ ان کی روایات نقل کرتے ہیں، مثلاً حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی روایات ”الحديث الأول“ ”الحديث الثانی“ اس طرح پچیس (۲۵) احادیث نقل کی ہیں، اسی طرح تمام صحابہ کی روایات نمبر وار نقل کرتے ہیں، اس میں کل (۷۷۹) روایات ہیں۔ مسانید کی کتب میں اس کتاب کا اسلوب سب سے جدا ہے کہ انہوں نے حروفِ معجم کا لحاظ رکھا ہے، اور حروفِ معجم میں بھی نام کا۔ اس کتاب کا فائدہ یہ ہے کہ اگر صحابی کا نام یاد ہو تو اُن کی جملہ روایات بالترتیب معلوم ہو جاتی ہیں، اگر صحابی کا نام معلوم نہ ہو تو پھر روایت تلاش کرنا مشکل ہے۔ یہ کتاب دکتور علی حسین بواب کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ آٹھ جلدوں میں ”مکتبة الرشد“ ریاض سے طبع ہے۔

## ۸۱..... جامع المسانید والسنن

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) کو اللہ تعالیٰ نے تفسیر، حدیث، علم جرح و تعدیل اور تاریخ میں مہارتِ تامہ عطا کی تھی، آپ کے اساتذہ میں معروف علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہیں، امام مزنی رحمہ اللہ آپ کے شیخ بھی ہیں اور سسر بھی۔ رجال و حدیث اور علل میں آپ کی نظر دقیق تھی۔ علامہ ابن العماد حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۸ھ) آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

وانتهت إليه رئاسة العلم في التاريخ، والحديث، والتفسير. ①

ترجمہ: فن تاریخ، حدیث اور تفسیر میں آپ پر علمی قیادت ختم تھی۔

آپ کی تصنیفات میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

تفسیر میں ”تفسیر القرآن العظیم“ حدیث میں ”جامع المسانید والسنن“ اصول حدیث پر ”اختصار علوم الحديث“ تاریخ پر ”البداية والنهاية“ شوافع کے حالات پر ”طبقات الشافعي“ یہ تمام کتابیں مطبوعہ ہیں۔ آپ کی ایک تصنیف ”التكميل في معرفة الثقات والضعفاء والمجاهيل“ ہے، جس میں آپ نے ثقہ، ضعیف اور مجہول روایات کا تذکرہ کیا ہے، آپ نے اپنی اس تصنیف کا ذکر ”جامع المسانید والسنن“ کے مقدمہ میں ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے:

وقد جمعتُ في ذلك كتاباً حافلاً كافياً كافلاً لأشتات ما تفرق في غيره، وسميته (بالتكميل في معرفة الثقات والضعفاء والمجاهيل) في عدة عشر مجلدات.

یہ کتاب اب تک مطبوعہ نہیں ہے، اگر یہ کتاب طبع ہو جائے تو فن رجال اور علل میں بے مثال ہوگی۔ اس کتاب کی نویں جلد ”دار الکتب العلمیہ“ میں (۲۴۲۷) رقم کے تحت موجود ہے، دیگر جلدوں کا سراغ اب تک نہیں لگ سکا۔

”جامع المسانید والسنن“ میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے دس کتابوں کی احادیث کو صحابہ کرام کی مسانید کے مطابق حروفِ تہجی کی ترتیب پر جمع کیا ہے، اس کتاب میں کل (۲۳۹۷) صحابہ اور صحابیات سے مروی روایات یکجا ہیں، کل روایات کی تعداد (۱۳۵۴۷) ہے۔ وہ دس کتابیں یہ ہیں:

(۱) صحیح البخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن أبی داود (۴) سنن

الترمذی (۵) سنن النسائی (۶) سنن ابن ماجه (۷) مسند أبی یعلیٰ (۸) مسند أحمد (۹) مسند أبی بکر البزار (۱۰) المعجم الكبير للطبرانی مصنف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں ان دس کتابوں سے احادیث کو جمع کیا اور اس کے علاوہ دیگر کتب سے بھی کچھ اضافہ کیا ہے، بہت کم ایسی کوئی حدیث ہوگی جو دینی معرفت کے لئے ضروری ہو اور وہ اس کتاب میں نہ ہو:

وأذكر في كتابي هذا مجموع ما في هذه العشرة، وربما زدت عليها من غيرها، وقل ما يخرج عنها من الأحاديث مما يحتاج إليه في الدين. ①  
یہ کتاب عبدالمعطی قلجی کی تحقیق کے ساتھ ۳۷ جلدوں میں ”دار الفکر“ سے طبع ہے۔

## ۱۹ ..... المسند الجامع

یہ کتاب شیخ محمود محمد خلیل اور ان کے معاونین اصحاب علم نے مرتب کی ہے، مصنف نے ان میں سے چند کے اسماء مقدمہ میں ذکر کئے ہیں۔ اس کتاب میں اکیس (۲۱) کتابوں کی احادیث کو جمع کیا ہے، صحابہ کرام اور دیگر روایات کے ناموں میں حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق احادیث ذکر کی ہیں، اس کتاب میں (۱۲۳۷) روایات سے منقول (۱۷۸۰۲) احادیث ہیں۔ مسانید کے مجموعے میں سب سے جامع یہی کتاب ہے، مؤخر الذکر ہونے کی وجہ سے سابقہ تمام کتابوں سے اس میں استفادہ کیا گیا ہے، اس میں جن اکیس کتابوں کی احادیث یکجا ہیں، وہ یہ ہیں:

۱ ..... الموطأ

۲ ..... المسند لأبی بکر عبد الله بن الزبير الحمیدی

۳ ..... المسند لأبی عبد الله أحمد بن حنبل

۴ ..... المسند لأبی محمد عبد بن حمید

① جامع المسانید والسنن: مقدمة المؤلف، ج ۱ ص ۶۰

- ۵..... السنن لأبی محمد عبد الله عبد الرحمن الدارمی
  - ۶..... الجامع الصحيح لأبی عبد الله محمد بن إسماعیل البخاری
  - ۷..... الأدب المفرد للبخاری
  - ۸..... رفع الیدین للبخاری
  - ۹..... جزء القراءة خلف الإمام للبخاری
  - ۱۰..... خلق أفعال العباد للبخاری
  - ۱۱..... الجامع الصحيح: لأبی الحسن مسلم بن حجاج القشیری
  - ۱۲..... السنن لأبی داود
  - ۱۳..... السنن لابن ماجه
  - ۱۴..... الجامع لأبی عیسی محمد بن عیسی الترمذی
  - ۱۵..... الشمائل للترمذی
  - ۱۶..... الزوائد: وهی ما زاده عبد الله بن أحمد بن حنبل
  - ۱۷..... السنن لأبی عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائی
  - ۱۸..... عمل اليوم واللیلة للنسائی
  - ۱۹..... فضائل القرآن للنسائی
  - ۲۰..... فضائل الصحابة للنسائی
  - ۲۱..... صحيح ابن خزيمة
- اگر کسی کے پاس اس موضوع پر یہ ایک کتاب ہو تو اُسے فی الجملہ کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں ہوگی۔
- یہ کتاب ۲۲ جلدوں میں ”دار الجیل“ بیروت سے ۱۴۱۳ھ میں طبع ہوئی ہے، آخری دو جلدوں میں فہرست ہے۔

## ﴿۳۸﴾ کتب المعاجم

معاجم ”معجم“ کی جمع ہے، حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۹ھ) ”عجالہ نافعہ“ میں فرماتے ہیں: محدثین کی اصطلاح میں معاجم ان کتب حدیث کو کہا جاتا ہے جن کی تصنیف میں مشائخ کی ترتیب کا اعتبار کیا گیا ہو، یہ ترتیب کبھی تقدم فی الوفاۃ کے اعتبار سے ہوتی ہے، یعنی جن کی وفات پہلے ہوئی ان کی روایات پہلے ذکر کی جائیں، اور جن کی وفات بعد میں ہوئی ان کی روایات بعد میں ذکر کی جائیں، اور کبھی ترتیب میں مشائخ کے علم و فضل کا اعتبار کیا جائے اور کبھی اسمائے مشائخ کے حروف تہجی کا اعتبار کیا جاتا ہے، یعنی جن کے نام کا پہلا حرف ”الف“ ہو ان کا پہلے ذکر کیا جائے اور جن کے نام کے شروع میں ”ب“ ہے وہ بعد میں آئے، یہی طریقہ عام طور پر رائج ہے۔ ❶

لیکن حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معجم وہ ہے جس میں حروف تہجی کی ترتیب پر احادیث کو جمع کیا جائے، خواہ یہ ترتیب صحابہ کرام میں ہو یا شیوخ میں، اس طرح معجم اور مسند میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہوگی کہ مسند خاص مطلق ہے، اور معجم عام مطلق ہے، پھر ان کی تین قسمیں ہیں:

۱..... جس میں صحابہ کرام کی احادیث کو حروف تہجی کے مطابق جمع کیا جائے۔

۲..... شیوخ کی احادیث کو حروف تہجی کی ترتیب پر ذکر کیا جائے، اس میں اکابر کی روایات کو اصاغر پر مقدم کیا جائے گا۔

۳..... احادیث کے حروف میں حروف تہجی کا لحاظ کیا جائے یعنی جن احادیث کے شروع میں ہمزہ (الف) ہے ان کو پہلے لایا جائے اور جن احادیث کے شروع میں ”ب“ ہے ان کو ان کے بعد ذکر کیا جائے علیٰ ہذا القیاس، جیسے امام سیوطی رحمہ اللہ کی ”جامع الصغیر“ ہے۔ ❷



## ۱..... معجم أبی یعلی الموصلی

امام ابو یعلی موصلی رحمہ اللہ (متوفی ۳۰۷ھ) اس میں مصنف نے حروفِ معجم کی ترتیب پر اپنے شیوخ سے روایات نقل کی ہیں، سب سے پہلے ”محمد“ نام کے شیوخ سے روایات نقل کی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی مناسبت کی وجہ سے اسے مقدم کیا، پھر ”باب الألف“ میں سب سے پہلے ”أحمد“ نام کے شیوخ سے روایات نقل کیں۔ پھر حروفِ معجم کی ترتیب کے مطابق آخر تک۔ اس کتاب میں کل (۳۳۴) روایات ہیں۔ یہ کتاب استاذ ارشاد الحق اثری کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”إدارة العلوم الأثرية“ فیصل آباد سے طبع ہے۔

## ۲..... معجم ابن الأعرابی

امام ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری رحمہ اللہ (متوفی ۳۴۱ھ) اس میں مصنف نے حروفِ معجم کی ترتیب کے مطابق روایات ذکر کی ہیں، سب سے پہلے ”محمد“ نام کے شیوخ سے روایات نقل کیں، پھر ”حرف الألف“، پھر ”حرف الباء“ الی آخرہ۔ مصنف ہر شیخ کا نام، اس کے والد کا نام، دادا کا نام اور کنیت ذکر کرتے ہیں۔ بسا اوقات جس جگہ شیخ سے سماع کیا اُس کا بھی ذکر کرتے ہیں، اور کبھی سماع کی تاریخ بھی بتلاتے ہیں، اس کتاب میں کل (۲۳۹۵) روایات ہیں۔ مصنف نے اس میں صحت کا اہتمام نہیں کیا، اور نہ ہی روایت پر صحت و ضعف کے لحاظ سے اور روایات پر جرح و تعدیل کے لحاظ سے کوئی کلام کیا ہے۔ اس میں مصنف نے صرف مرفوع روایات پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ مرفوع، موقوف اور مقطوع تینوں قسم کی روایات ذکر کی ہیں۔ یہ کتاب عبد المحسن بن ابراہیم بن احمد کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں ”دار ابن الجوزی“ سعودی عرب سے طبع ہے۔

معاجم پر لکھی گئی کتابوں میں معروف کتابیں علامہ طبرانی رحمہ اللہ کی ہیں، موصوف کی ولادت ۲۶۰ھ ملک شام کے شہر ”بعکا“ میں ہوئی، آپ کی وفات ۳۶۰ھ میں ہوئی، آپ ۱۳

سال کی عمر میں طلب علم میں مصروف ہو گئے، آپ کے والد کو علم حدیث کے ساتھ بڑا شغف تھا، وہ انہیں کبار اساتذہ کے پاس لے جایا کرتے تھے، حصول علم کے لئے آپ نے حجاز، یمن، مصر، بغداد، کوفہ، بصرہ اور اصفہان کے سفر کئے، آپ نے امام علی بن عبدالعزیز، امام بغوی، امام بشر بن موسیٰ اور امام ابو زرعة دمشقی رحمہم اللہ سے احادیث کی سماعت کی۔ آپ نے معاجم پر تین کتابیں تصنیف کی ہیں:

۱..... المعجم الكبير ۲..... المعجم الأوسط ۳..... المعجم الصغير

ان کے علاوہ آپ کی درج ذیل تصانیف ہیں:

۱..... کتاب المناسک ۲..... الأوائل ۳..... مکارم الأخلاق ۴..... مسند

الشاميين ۵..... کتاب الدعاء ۶..... فضل عشر ذی الحجة

۷..... الأحادیث الطوال

مندرجہ بالا تمام کتابیں مطبوعہ ہیں۔ ①

### ۳..... المعجم الكبير

اس میں صحابہ کرام کی ترتیب سے احادیث کو جمع کیا گیا ہے، اس معجم کا مطبوعہ نسخہ مختلف مقامات سے ناقص ہے، اس لئے کہ یہ کتاب اب تک مفقود تھی، اب جو حصہ میسر آیا ہے وہ مطبوعہ ہے۔

حضرت شیخ الحدیث فرماتے ہیں کہ ۱۳۲۵ھ میں، میں نے مدینہ منورہ میں ”المعجم الكبير“ کا قلمی نسخہ دیکھا ہے، اس کی ترتیب مشائخ کے اعتبار سے ہے، لیکن مطبوعہ نسخہ میں

صحابہ کی ترتیب پر احادیث جمع ہیں۔ ②

موجودہ نسخہ میں حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق احادیث یکجا ہیں، سب سے پہلے اس میں خلفائے راشدین کی روایات اُن کی خلافت کی ترتیب کے مطابق پھر عشرہ مبشرہ کی

① تذکرة الحفاظ: ج ۳ ص ۸۳۰ / سیر أعلام النبلاء: ج ۱۳ ص ۲۶۳

② مقدمة لامع الدراری: ج ۱ ص ۱۴۹

احادیث ہیں۔ عموماً ہر صحابی کی روایت کے آغاز میں مختصراً اُن کے نام و نسب، کنیت اور لقب کا ذکر کرتے ہیں۔ اگر ایک موضوع کی بہت سی روایات جمع ہو جائیں تو اُس پر مناسب عنوان ”باب کذا“ لکھ کر ذکر کرتے ہیں۔ اگر کوئی صحابی کثیر الروایت ہو تو اُس کی بعض احادیث نقل کرتے ہیں اور قلیل الروایت ہو تو اس کی تمام احادیث نقل کرتے ہیں۔ اگر روات کے نام یکساں ہوں تو ”باب من اسمہ کذا“ کا عنوان قائم کر کے اس کی وضاحت کرتے ہیں۔ روایات کو ”حدثنا“ کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔ ان کی کتب میں سنداً و متنناً بہت کم احادیث میں تکرار ہوتا ہے۔ حدیث کا یہ عظیم انسائیکلو پیڈیا حمدی بن عبد المجید سلفی کی تحقیق کے ساتھ ۲۵ جلدوں میں ”مکتبة ابن تیمیة“ قاہرہ سے طبع ہوا ہے۔

## ۴..... المعجم الأوسط

اس میں امام طبرانی رحمہ اللہ نے شیوخ کی ترتیب پر احادیث کو جمع کیا ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ کتاب چھ ضخیم جلدوں میں شیوخ کی ترتیب پر ہے، موصوف نے اس میں اپنے ہر ایک شیخ سے غریب روایات اور وہ روایات جن میں شیخ متفرد ہیں انہیں ذکر کیا ہے، یہ کتاب امام دارقطنی رحمہ اللہ کی ”کتاب الأفراد“ کی طرح ہے، اس میں شیوخ کی فضیلت اور وسعت روایت کا بھی ذکر ہے۔ علامہ طبرانی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ یہ کتاب میری روح ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کتاب کی تصنیف میں ان کو بہت مشقت اٹھانی پڑی، اس کتاب میں نفیس، عزیز اور منکر ہر قسم کی روایات ہیں:

والمعجم الأوسط فی ست مجلدات کبار علی معجم شیوخہ یأتی فیہ عن کل شیخ بما لہ من الغرائب والعجائب، فهو نظیر کتاب الأفراد للدارقطنی بین فیہ فضیلتہ وسعة روايته، وکان یقول: هذا الكتاب روحی،

فإنه تعب عليه، وفيه كل نفيس وعزيز ومنكر. ①

علامہ طبرانی رحمہ اللہ نے اس میں تقریباً اپنے ایک ہزار شیوخ سے ایسی غریب روایات نقل کی ہیں جو دیگر محدثین کے پاس اُن عالی اسناد و متون کے ساتھ نہیں تھیں، موصوف کو ایسی غریب روایات کے جمع کرنے میں کافی مشقت اُٹھانی پڑی، اس کتاب میں مرفوع، موقوف، مقطوع تینوں قسم کی روایات ہیں۔ اگر کسی ایک شیخ سے ایک ہی سند سے متعدد روایات منقول ہوں تو پہلی جگہ سند ذکر کر کے پھر ”وبہ“ نقل کر کے متن نقل کرتے ہیں، دوبارہ سند ذکر نہیں کرتے۔ اس کتاب میں کل (۹۴۸۹) روایات ہیں۔ یہ کتاب طارق بن عوض اللہ کی تحقیق کے ساتھ ۱۰ جلدوں میں ”دار الحرمین“ قاہرہ سے طبع ہوئی ہے۔

## ۵..... المعجم الصغير

اس میں امام طبرانی رحمہ اللہ نے اپنے تمام شیوخ میں سے ہر ایک شیخ کی صرف ایک ایک روایت نقل کی ہے، امام طبرانی رحمہ اللہ اس کتاب کے شروع میں فرماتے ہیں کہ یہ پہلی کتاب میرے اُن مشائخ کے فوائد کے بیان میں ہے جن سے میں نے شہروں میں حدیث لکھی ہے، میں نے ہر شیخ سے ایک حدیث نقل کی ہے، اور شیوخ کے ناموں کو حروفِ معجم کی ترتیب پر مرتب کیا ہے:

هَذَا أَوَّلُ كِتَابِ فَوَائِدِ مَشَايِخِي الَّذِينَ كَتَبْتُ عَنْهُمْ بِالْأَمْصَارِ، خَرَجْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَدِيثًا وَاحِدًا وَجَعَلْتُ أَسْمَاءَهُمْ عَلَى حُرُوفِ الْمُعْجَمِ.

موصوف اختصار کے ساتھ روایات پر جرحاً و تعدیلاً گفتگو کرتے ہیں، اگر کسی راوی کی کثرت کا ذکر ہو تو نام ذکر کرتے ہیں، متشابہ ناموں میں التباس کی وضاحت کرتے ہیں، روایات کی جانب سے شیوخ الشیوخ کی جانب منسوب اوہام پر تنبیہ کرتے ہیں، غریب کلمات کی وضاحت کرتے ہیں، بسا اوقات بعض فقہی آراء بھی ذکر کرتے ہیں، بعض روایات کا سن وفات کا بھی بتاتے ہیں، اس کتاب سے موصوف کی فن رجال و حدیث میں تبحر کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ کتاب محمد شکور محمود الحاج کی تحقیق کے ساتھ ۲ جلدوں میں ”المکتب الاسلامی“ بیروت سے ۱۴۰۵ھ میں طبع ہوئی ہے۔

فائدہ: علامہ طبرانی رحمہ اللہ کے شیوخ کے تفصیلی حالات کے لئے ”إرشاد القاصی والدانی إلى تراجم شیوخ الطبرانی“ کا مطالعہ کریں، یہ کتاب نایف بن صلاح بن علی کی تصنیف ہے، اس میں امام طبرانی رحمہ اللہ کے (۱۱۶۹) شیوخ کا ذکر ہے، حروف معجم کی ترتیب پر مشتمل یہ کتاب ”دار الکیان“ ریاض سے طبع ہے۔

## ۶..... معجم ابن المقرئ

امام ابو بکر محمد بن ابراہیم بن علی بن عاصم اصہبانی المعروف علامہ ابن المقرئ رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۱ھ) نے اس کتاب میں حروف معجم کی ترتیب کے مطابق روایات نقل کی ہیں، مصنف نے سب سے پہلے اپنے ”محمد“ نام کے شیوخ کی روایات نقل کیں، پھر ”باب الألف“ پھر ”باب الباء“ الی آخرہ۔ اس کتاب میں کل (۱۳۴۸) روایات ہیں۔ مصنف نے اس کتاب میں ان شیوخ کی روایات نقل کی ہیں، جن سے مکہ، مدینہ، مصر، شام اور عراق میں سماع کیا ہے۔ مصنف نے صرف روایات نقل کرنے پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ انساب، جرح و تعدیل اور سن وفات بھی عموماً ذکر کی ہے۔ یہ کتاب ابو عبد الرحمن عادل بن سعد کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”مکتبة الرشد“ ریاض سے طبع ہے۔

## ﴿۳۹﴾ کتب المستدرکات

یہ مستدرک کی جمع ہے، مستدرک ان کتب حدیث کو کہا جاتا ہے جن میں کسی دوسری کتاب کو چھوٹی ہوئی احادیث کو جمع کیا جائے، جو مذکورہ کتاب کی شرائط کے مطابق ہو، جیسے ”المستدرک علی الصحیحین“ صحیحین پر متعدد علماء نے مستدرک لکھی ہے، ان میں سے دو معروف ہیں:

۱..... کتاب الإلزامات ۲..... المستدرک علی الصحیحین

## ۱..... الإلزامات والتتبع للدارقطنی

امام دارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) نے اس میں وہ احادیث جمع کی ہیں جو شیخین

کی شرائط کے مطابق ہیں لیکن وہ صحیحین میں موجود نہیں ہیں، امام دارقطنی رحمہ اللہ ان احادیث کو کتاب میں شامل نہ کرنے کی وجہ سے امام بخاری و امام مسلم کو مطعون کرتے ہیں، یعنی ان پر اعتراضات کرتے ہیں، حالانکہ یہ الزام عائد کرنا ان پر درست نہیں ہے، کیونکہ انہوں نے تمام صحیح احادیث کو اپنی کتابوں میں جمع کرنے کا التزام نہیں کیا ہے، خود امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں تمام صحیح احادیث کو جمع نہیں کیا، بہت سی صحیح روایات طوالت کی وجہ سے میں نے ذکر نہیں کیں:

ما أدخلت في كتابي الجامع إلا ما صح، وترك من الصحاح لحال

### الطول. ①

اسی طرح امام مسلم رحمہ اللہ سے جب اس روایت ”وَإِذَا قَرَأْتَ فَأَنْصِتُوا“ کے بارے میں ان کے شاگرد نے پوچھا کہ یہ روایت صحیح ہے؟ تو آپ نے کہا کہ صحیح ہے، تو پھر شاگرد نے پوچھا کہ آپ نے اپنی کتاب میں کیوں درج نہیں کی؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں ہر صحیح حدیث کو درج نہیں کرتا، بلکہ وہ حدیث جس پر اہل علم کا اجماع ہوا سے نقل کرتا ہوں:

هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ فَقَالَ: لِمَ لَمْ تَضَعْهُ هَا هُنَا؟ قَالَ: لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ

عِنْدِي صَحِيحٍ وَضَعْتُهُ هَا هُنَا، إِنَّمَا وَضَعْتُ هَا هُنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ. ②

تو ان دونوں حضرات کی صراحت سے پتہ چلا کہ ان حضرات نے تمام صحیح احادیث کو جمع کرنے کا التزام نہیں کیا، اس لئے ان پر طعن کرنا درست نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ کی یہ کتاب مسانید کے طور پر مرتب کی گئی ہے۔ یہ کتاب شیخ ابو عبد الرحمن مقبل بن ہادی کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”دار الکتب العلمیہ“ سے ۱۴۰۵ھ میں طبع ہوئی:

و کتاب الإلزامات لأبي الحسن علي بن عمر بن أحمد بن المهدی

(الدار قطنی) نسبة إلى دار القطن محلة كبيرة ببغداد البغدادی الشافعی صاحب

① تاریخ بغداد: ترجمة: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم، ج ۲ ص ۹

② صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، ج ۱ ص ۳۰۴، رقم: ۴۰۴

السنن والعلل وغیرہما، امیر المؤمنین فی الحدیث، ولم یر مثل نفسه المتوفی بغداد سنة خمس وثمانین وثلاثمائة وهو أيضا كالمستدرک علی الصحیحین، جمع فیہ ما وجدہ علی شرطہما من الأحادیث ولس بمذکور فی کتابیہما، وألزمہما ذکرہ، وهو مرتب علی المسانید فی مجلد لطیف. ①

## ۲.....المستدرک علی الصحیحین

### امام حاکم کی مختصر سوانح اور تصانیف

یہ کتاب محدث کبیر امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم الضبی الطہمانی النیسابوری رحمہ اللہ کی تصنیف ہے۔ آپ ابن البیع اور حاکم نیشاپوری کے نام سے مشہور ہیں۔ ابن البیع کا معنی اردو زبان میں بیوپاری کے بچہ کے ہیں۔ اور چونکہ آپ قاضی تھے اس لئے حاکم لقب پڑ گیا تھا۔ آپ کی ولادت ۳۲۱ھ کو نیشاپور میں ہوئی۔

آپ نے اپنے والد اور ماموں کی تاکید اور اہتمام سے صغریٰ ہی میں ۳۳۰ھ کو طلب حدیث کی ابتداء کر دی تھی، اور والد اور ماموں کی زیر نگرانی بچپن ہی میں پڑھنا شروع کر دیا۔ ②

بیس سال کی عمر میں عراق کا سفر کیا اور فریضہ حج ادا کیا، اس کے بعد خراسان اور ماوراء النہر کے علاقے کے مختلف شہروں میں تقریباً (۲۰۰۰) سے زیادہ شیوخ سے کسب فیض کیا۔ ③

موصوف نے اپنے والد صاحب اور محمد بن علی بن عمر المذکر، ابو العباس الاصم، محمد بن عبد اللہ الصفار، ابو عبد اللہ بن الاخرم، الحسن بن یعقوب البخاری رحمہم اللہ وغیرہم جیسے محدثین سے روایت حدیث کی ہے۔ اور آپ سے امام دارقطنی، ابو الفتح بن ابی الفوارس، ابو العلاء

① الرسالة المستطرفة: ص ۲۱ ② سیر أعلام النبلاء: ترجمة: الحاکم محمد بن

عبد اللہ بن محمد، ج ۱ ص ۱۶۳ ③ تذکرة الحفاظ: ج ۳ ص ۱۶۲

الواسطی، ابو ذر الہروی، ابو یعلیٰ الخلیلی، ابو بکر البیہقی، ابو القاسم القشیری، ابوصالح المؤذن

رحمہم اللہ وغیرہم جیسے ائمہ کرام روایت کرتے ہیں۔ ❶

اہل علم کے ہاں آپ ”حاکم“ کے نام سے مشہور ہیں، آپ کی معروف کتابوں میں

”المستدرک علی الصحیحین، معرفة علوم الحدیث، المدخل الی

معرفة کتاب الإکلیل، تاریخ نیسابور، کتاب مزکی الأخیار، العلل،

الأمالی، فوائد الشیوخ، تراجم الشیوخ، فضائل الإمام الشافعی“ ہیں۔ ❷

امام ذہبی رحمہ اللہ نے آپ کو محدثین کا امام اور اعلیٰ پائے کا حافظ قرار دیا ہے، امام ابو

عبد اللہ کا قول ہے کہ میں نے زمزم کا پانی پی کر خدا سے حسن تصنیف کی دعا کی تھی۔ ❸

امام حاکم رحمہ اللہ صفر ۴۰۵ھ میں وفات پا گئے، قاضی ابو بکر صیری رحمہ اللہ نے نماز

جنازہ پڑھائی۔ ❹

## مستدرک حاکم کا سبب تالیف

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ سَأَلَنِي جَمَاعَةٌ مِنْ أَعْيَانِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهَذِهِ الْمَدِينَةِ وَغَيْرِهَا أَنْ

أَجْمَعَ كِتَابًا يَشْتَمِلُ عَلَى الْأَحَادِيثِ الْمَرْوِيَّةِ بِأَسَانِيدٍ يَحْتَجُّ مُحَمَّدُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ، وَمُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بِمِثْلِهَا، إِذْ لَا سَبِيلَ إِلَى إِخْرَاجِ مَا لَا عِلَّةَ لَهُ،

فَإِنَّهُمَا رَحِمَهُمَا اللَّهُ لَمْ يَدْعِيَا ذَلِكَ لَأَنْفُسِهِمَا، وَقَدْ خَرَجَ جَمَاعَةٌ مِنْ عُلَمَاءِ

عَصْرِهِمَا وَمَنْ بَعْدَهُمَا عَلَيْهِمَا أَحَادِيثٌ قَدْ أُخْرِجَاجَا، وَهِيَ مَعْلُوءَةٌ، وَقَدْ

جَهَدْتُ فِي الذَّبِّ عَنْهُمَا فِي الْمَدْخَلِ إِلَى الصَّحِيحِ بِمَا رَضِيَهُ أَهْلُ الصَّنْعَةِ،

وَأَنَا أَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَى إِخْرَاجِ أَحَادِيثِ رَوَاتِهَا ثِقَاتٌ، قَدْ احْتَجَّ بِمِثْلِهَا

❶ تذكرة الحفاظ: ج ۳ ص ۱۶۲ ❷ وفيات الأعيان: ج ۲ ص ۲۸۰ / الرسالة

المستطرفة: ص ۱۹ ❸ سير أعلام النبلاء: ج ۱ ص ۱۷۱

❹ سير أعلام النبلاء: ج ۱ ص ۱۷۷ / تذكرة الحفاظ: ج ۳ ص ۱۶۳



الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَوْ أَحَدُهُمَا، وَهَذَا شَرْطُ الصَّحِيحِ عِنْدَ كَافَّةِ  
فُقَهَاءِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ أَنَّ الزِّيَادَةَ فِي الْأَسَانِيدِ وَالْمُتُونِ مِنَ الثَّقَاتِ مَقْبُولَةٌ. ❶

ترجمہ: مجھ سے اس شہر اور دوسرے شہروں کے بڑے بڑے علماء کی جماعتوں نے یہ درخواست کی کہ میں ایک ایسی کتاب کی تصنیف و تالیف کروں جو ایسی اسانید سے مروی احادیث پر مشتمل ہو کہ اُن جیسے روایات کی اسناد سے امام بخاری اور امام مسلم بھی احتجاج کرتے ہوں، اس لئے کہ ایسے معتمد روایات سے صحیح روایت کو تخریج کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ شیخین نے بھی اس سلسلہ میں اپنے لئے کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا، بلکہ شیخین اور ان کے زمانے کے بعد بہت سے علمائے کرام نے بخاری اور مسلم کی ایسی احادیث کی تخریج کی جو کہ معلول تھیں اور میں نے اپنی کتاب ”المدخل إلى الصحيح“ میں شیخین کی طرف سے ایسی مدافعت کی جسے محدثین اہل فن نے پسند کیا ہے۔ اور میں اس مستدرک کی تالیف میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت چاہتا ہوں کہ مجھے ایسے ثقہ روایات سے تخریج کرنے کی توفیق دے جن کے مثل سے شیخین یا ان میں سے ایک نے ان کو حجت اور دلیل بنایا ہو، اور اس شرط پر تو سب فقہاء اور محدثین متفق ہیں کہ اسانید اور متون میں ثقہ کی زیادتی مقبول ہے۔  
امام حاکم رحمہ اللہ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ مستدرک میں مندرجہ ذیل نوعیت کی روایات آئی ہیں:

۱..... وہ روایات جو شیخین کے معیار و شرائط کے مطابق ہوں لیکن انہوں نے اپنی کتابوں میں انہیں درج نہیں کیا۔  
۲..... وہ روایات جو شیخین میں سے کسی ایک کی شرائط کے مطابق تھیں لیکن درج ہونے سے رہ گئیں۔

۳..... وہ روایات جو شیخین میں سے کسی ایک کی شرائط کے مطابق نہیں تھیں لیکن امام حاکم رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق ان میں علت اور سقم نہیں تھا۔

امام حاکم رحمہ اللہ کی مستدرک کے بارے میں دو امور قابل ملاحظہ ہیں، انہوں نے صحیحین پر استدراک کیا ہے جبکہ ان کا یہ استدراک درست نہیں تھا، اس وجہ سے کہ استدراک اس شخص پر کیا جاتا ہے کہ جس نے احاطہ و تکمیل کا دعویٰ کیا ہو، امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ نے تمام صحیح روایات کو جو ان کی شرائط پر ہوں جمع کرنے کا دعویٰ نہیں کیا ہے تو پھر استدراک لکھنے کا کیا معنی، بلکہ ان مصنفین نے یہ واضح کیا ہے کہ جن صحیح روایات کو انہوں نے چھوڑا ہے ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔

دوسرا امر یہ ہے کہ نفس استدراک میں ان سے غلطیاں ہوئی ہیں، جن روایات کو انہوں نے بطور استدراک کے جمع کیا ہے ان میں سے بہت سی روایات صحیحین کی شرائط پر نہیں ہیں، اور بعض روایات ان میں ضعیف ہیں اور ان میں کئی ایک روایات موضوع بھی ہیں۔

### امام حاکم رحمہ اللہ کا اسلوب

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کی ترتیب، ابواب کی تبویب اور روایات کے نقل و انتخاب میں حسن و موزونیت کے علاوہ بعض مقامات میں جدت و اختراع سے کام لیا ہے، اس سے آپ کی محنت اور جانفشانی کا اندازہ بھی ہوتا ہے، اس ضمن میں آپ لکھتے ہیں جہاں تک تلاش و اجتہاد میں میری رسائی ہے میں نے خلفائے اربعہ کے فضائل سے متعلق وہ تمام حدیثیں جمع کر دی ہیں جو صحیح اسناد سے مروی ہیں اور جن کو شیخین نے ترک کر دیا ہے، پھر میں نے اس کتاب کے نظم و ترتیب کے لحاظ سے یہ مناسب سمجھا کہ ان بزرگوں کے مناقب کے بعد دیگر صحابہ کرام کے فضائل، وفیات کی ترتیب کے مطابق جمع کروں:

هَذَا آخِرُ مَا أَدَّى إِلَيْهِ اجْتِهَادُ مَنْ ذَكَرَ مَنَاقِبَ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَسَانِيدِ الصَّحِيحَةِ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجْهُ الشَّيْخَانِ الْإِمَامَانِ، وَقَدْ أُمْلِيتُ مَا أَدَّى إِلَيْهِ اجْتِهَادِي مِنْ فَضَائِلِ الْخُلَفَاءِ الْأَرْبَعَةِ وَأَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَصِحُّ مِنْهَا بِالْأَسَانِيدِ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْأَوَّلَى لِنَظْمِ هَذَا الْكِتَابِ التَّرْتِيبُ بَعْدَهُمْ عَلَى التَّوَارِيخِ لِلصَّحَابَةِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ مِنْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ إِلَى آخِرِ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ. ①

امام حاکم رحمہ اللہ نے احادیث کے بارے میں مختلف النوع وضاحتیں کی ہیں، ان سے احادیث کے متعلق مفید معلومات فراہم ہوتی ہیں، یہ وضاحتیں مختلف قسم کی ہیں:

۱..... کسی حدیث کے مشہور و متداول ہونے یا کسی خاص مقام میں مروّج ہونے کا ذکر۔  
۲..... بعض حدیثوں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ کسی خاص مسئلہ میں اساس و بنیاد اور حجت و دلیل ہیں۔

۳..... بعض روایات کے کسی باب میں نقل کرنے کی غرض و غایت بیان کی گئی ہے۔  
۴..... بعض روایات کی اپنے عہد کے حالات کے لحاظ سے خاص اہمیت و ضرورت واضح کی ہے، مثلاً احتکار کے سلسلے میں کہتے ہیں:

وَقَدْ رَوَى فِي الزَّجْرِ، عَنِ احْتِكَارِ الطَّعَامِ وَالتَّقَاعِدِ عَنْ مُوَاسَاةِ الْمُسْلِمِينَ فِي الضِّيقِ الْأَخْبَارُ لَا بُدَّ مِنْ ذِكْرِهَا فِي هَذَا الْمَوْضِعِ كَمَا دَفَعَ الْمُسْلِمُونَ إِلَيْهِ فِي الْوَقْتِ.

ترجمہ: عسرت اور تنگی کے موقع پر مسلمانوں کے مواسات سے احتراز پر زور و توجہ کے بارے میں جو روایات و آثار وارد ہیں ان کا بیان کرنا بہت ضروری ہے، کیونکہ اس وقت مسلمان ان حالات سے دوچار ہیں۔

اس کے بعد لکھتے ہیں:

هَذِهِ الْأَحَادِيثُ السَّتَّةُ طَلَبْتُهَا وَخَرَجْتُهَا فِي مَوْضِعِهَا مِنْ هَذَا الْكِتَابِ احْتِسَابًا لِمَا فِيهِ النَّاسُ مِنَ الضِّيقِ وَاللَّهُ يَكْشِفُهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ شَرْطِ هَذَا الْكِتَابِ. ②

ترجمہ: یہ چھ روایات نہایت تلاش و جستجو کے بعد یہاں نقل کی گئی ہیں، گو یہ ہماری اس

.....

① المستدرک: ج ۳ ص ۹۸، رقم: ۴۸۳۰

② المستدرک: کتاب البیوع، ج ۲ ص ۱۲، ۱۵

کتاب کی شرط کے موافق نہیں، تاہم چونکہ لوگ اس ضیق مبتلا ہیں اس لئے یہاں ہم نے ان کو نقل کر دیا ہے۔

۵..... امام حاکم رحمہ اللہ نے کہیں کہیں ابواب کے شروع میں یا درمیان میں نوٹ لکھے ہیں جو بڑی اہمیت کے حامل ہیں، مثلاً فضائل کے ابواب کے تحت لکھتے ہیں:

أَمَّا الشَّيْخَانِ فَإِنَّهُمَا لَمْ يَزِيدَا عَلَى الْمَنَاقِبِ، وَقَدْ بَدَأْنَا فِي أَوَّلِ ذِكْرِ الصَّحَابِيِّ بِمَعْرِفَةِ نَسَبِهِ وَوَفَاتِهِ، ثُمَّ بِمَا يَصِحُّ عَلَى شَرْطِهِمَا مِنْ مَنَاقِبِهِ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ فَلَمْ أَسْتَغْنِ عَنْ ذِكْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْوَاقِدِيِّ وَأَقْرَانِهِ فِي الْمَعْرِفَةِ. ①

ترجمہ: ہم نے صحابہ کے ذکر میں پہلے ان کے نسب و وفات کا ذکر کیا ہے، پھر ان کے مناقب میں وہ روایات درج کی ہیں جو شیخین کی شرط کے مطابق ہیں لیکن انہوں نے انہیں روایت نہیں کیا، ہم کو اعتراف ہے کہ ہم اس باب میں محمد بن عمر الواقدی اور ان جیسے روایت کی روایات سے صرف نظر نہیں کر سکے ہیں۔

۶..... اصحاب صفہ کے بیان میں امام حاکم رحمہ اللہ نے ان کے متعلق روایات کی مدد سے ان کے ناموں کی مفصل فہرست دی ہے، ان کے طبقات وغیرہ کا ذکر کیا ہے اور ان کے اشغال، معمولات اور امتیازی خصوصیات کے سلسلے میں ان سے اصحاب تصوف کے پہلو کو خاص طور پر نمایاں کیا ہے: ②

تَأَمَّلْتُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ الْوَارِدَةَ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ فَوَجَدْتُهُمْ مِنْ أَكْبَرِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرِعًا وَتَوَكُّلاً عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُلَازِمَةً لِحُدُومَةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اخْتَارَهُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُمْ مَا اخْتَارَهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُسْكِنَةِ، وَالْفَقْرِ، وَالتَّضَرُّعِ لِعِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ،

① المستدرک: کتاب معرفة الصحابة، ج ۳ ص ۶۴

② المستدرک: کتاب الهجرة، ج ۳ ص ۱۸، رقم: ۴۲۹۲

وَتَرَكِ الدُّنْيَا لِأَهْلِهَا، وَهُمْ الطَّائِفَةُ الْمُتَمِّمَةُ إِلَيْهِمُ الصُّوفِيَّةُ قَرْنَا بَعْدَ قَرْنٍ، فَمَنْ جَرَى عَلَى سُنَّتِهِمْ وَصَبَّرَهُمْ عَلَى تَرْكِ الدُّنْيَا وَالْأَنْسِ بِالْفَقْرِ، وَتَرَكَ التَّعَرُّضَ لِلسُّؤَالِ فَهُمْ فِي كُلِّ عَصْرِ بِأَهْلِ الصُّفَّةِ مُقْتَدُونَ وَعَلَى خَالِقِهِمْ مُتَوَكِّلُونَ.

## مستدرک حاکم پر امام ذہبی کی تلخیص کی اہمیت و نوعیت

جن علماء نے مستدرک پر کام کیا ہے ان میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) کا نام زیادہ مشہور ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے مستدرک کی تلخیص لکھی جو بہت مشہور ہے، اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود ان کی اور بعض دیگر علماء کی رائے میں اس تلخیص کو دیکھے بغیر مستدرک کی صحت پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ہے، کیونکہ اس میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے طویل احادیث اور اسناد کا اختصار ہی نہیں کیا بلکہ جابجا حاکم پر نقد کر کے احادیث کی تصحیح میں ان کے تساہل، روایات میں ضعف و نکارت اور روایات کے متعلق جرح و سقم کی بھی وضاحت کی ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی تلخیص میں بعض مواقع پر حاکم کی توثیق و تائید اور بعض مواقع پر سکوت اختیار کیا ہے، یہ امام حاکم رحمہ اللہ کی رائے سے اتفاق ہی ہے، رہا ان کا نقد تو اس کی مختلف نوعیتیں ہیں:

(۱) امام حاکم رحمہ اللہ نے کسی حدیث کو شیخین کی شرائط کے مطابق بتایا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے تردید کی ہے۔

(۲) امام حاکم رحمہ اللہ نے کسی حدیث کو شیخین کی شرائط کے مطابق قرار دیا لیکن حافظ ذہبی رحمہ اللہ کی تحقیق میں وہ صرف ایک ہی کی شرائط کے مطابق ہے۔

(۳) امام حاکم رحمہ اللہ نے احادیث کی صحت و رجال اور اسناد کی قوت کا ذکر کیا ہے تو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کا ضعف اور سقم ثابت کیا ہے۔

مستدرک کا وہ نسخہ پڑھنا چاہئے جس میں امام ذہبی رحمہ اللہ کی تلخیص ہو، موصوف نے

امام حاکم رحمہ اللہ کے حکم پر نظر ثانی کی ہے اور اگر کہیں ان سے تسامح ہوا ہے تو اس کی نشاندہی کی ہے، اس لئے اہل علم کے ہاں جس روایت کی تائید امام ذہبی رحمہ اللہ کرے وہ قابل قبول ہوگی، اور اگر امام ذہبی رحمہ اللہ اس پر وضع کا حکم لگا دیں تو اس سے اجتناب ضروری ہے۔

### امام حاکم رحمہ اللہ کی نقل کردہ روایت کا حکم

علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۳ھ) کی رائے یہ ہے کہ جن روایت پر حاکم نے صحت کا حکم لگایا ہے، اگر کسی دوسرے امام نے اس پر صحت کا حکم نہیں لگایا تو کم از کم وہ روایت حسن اور قابل حجت ہوگی اور اس پر عمل کیا جائے گا الا یہ کہ اس میں کوئی علت واضحہ پائی جائے جو ضعف پر دلالت کرے:

مَا حَكَمَ بِصَحَّتِهِ، وَلَمْ نَجِدْ ذَلِكَ فِيهِ لِغَيْرِهِ مِنَ الْأَثْمَةِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ قَبِيلِ الصَّحِيحِ فَهُوَ مِنْ قَبِيلِ الْحَسَنِ، يُحْتَجُّ بِهِ وَيُعْمَلُ بِهِ، إِلَّا أَنْ تَظْهَرَ فِيهِ عِلَّةٌ تَوْجِبُ ضَعْفَهُ. ①

علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) فرماتے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ جو روایت کے مناسب ہوگا وہ اس پر حکم لگایا جائے گا:

وَالْحَقُّ أَنْ يُحْكَمَ بِمَا يَلِيقُ.

علامہ عراقی رحمہ اللہ علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ کہنا کہہ (امام حاکم رحمہ اللہ نے جس روایت پر صحت کا حکم لگایا ہے، اگر کسی دوسرے امام نے اس پر صحت کا حکم نہیں لگایا تو کم از کم روایت حسن درجے کی ہوگی) اس پر صحت کا حکم لگایا جائے گا یہ تحکم ہے، حق بات یہ ہے کہ امام حاکم رحمہ اللہ اگر روایت کی تصحیح میں منفرد ہیں تو روایت کی سند و متن کی تحقیق کی جائے گی، پھر جو مناسب حال ہو اس کے مطابق اس پر صحت یا حسن یا ضعف کا حکم لگایا جائے گا (یعنی سند و متن سے قطع نظر ہو کر علی الاطلاق اس پر

صحت کا حکم نہیں لگے گا، بلکہ تحقیق کے بعد اس کے مناسب حکم لگایا جائے گا):

أَنَّ الْحُكْمَ عَلَيْهِ بِالْحَسَنِ فَقَطْ تَحْكُمُ، فَالْحَقُّ أَنَّ مَا انفَرَدَ بِتَصْحِيحِهِ  
يُتَّبَعُ بِالْكَشْفِ عَنْهُ وَيُحْكَمُ عَلَيْهِ بِمَا يَلِيقُ بِحَالِهِ مِنَ الصَّحَّةِ، أَوْ الْحُسْنِ، أَوْ  
الضَّعْفِ. ①

درست بات یہی ہے کہ روایت پر صحت و حسن یا ضعف وضع کا حکم تحقیق کے بعد لگے گا۔

کیا مستدرک میں موضوع روایات ہیں؟

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) نے مستدرک کے متعلق علامہ بلقینی رحمہ اللہ کا  
یہ قول نقل کیا ہے:

قال البلقيني: وفيه ضعيف وموضوع أيضا، وقد بين ذلك الحافظ

الذهبي وجمع منه جزء ۱ من الموضوعات يقارب مائة حديث. ②

ترجمہ: علامہ بلقینی فرماتے ہیں کہ اس میں ضعیف روایات ہیں (بلکہ) موضوع  
روایات بھی ہیں، امام ذہبی نے ایک جزء میں موضوع روایات کو جمع کیا ہے، جن کی تعداد  
ایک سو کے قریب ہے۔

امام ابوسعید احمد بن محمد مالینی (متوفی ۴۱۲ھ) کہتے ہیں:

طَالَعْتُ الْمُسْتَدْرَكَ الَّذِي صَنَفَهُ الْحَاكِمُ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ، فَلَمْ أَرِ  
فِيهِ حَدِيثًا عَلَى شَرْطِهِمَا.

ترجمہ: میں نے امام حاکم کی کتاب مستدرک کو شروع سے آخر تک مطالعہ کیا، لیکن میں  
نے کسی روایت کو شیخین کی شرائط پر نہیں پایا۔

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَهَذَا إِسْرَافٌ وَغُلُوٌّ مِنَ الْمَالِينِيِّ، وَإِلَّا فَفِيهِ جُمْلَةٌ وَافِرَةٌ عَلَى  
شَرْطِهِمَا، وَجُمْلَةٌ كَثِيرَةٌ عَلَى شَرْطِ أَحَدِهِمَا، لَعَلَّ مَجْمُوعَ ذَلِكَ نَحْوُ

نِصْفِ الْكِتَابِ، وَفِيهِ نَحْوُ الرَّبْعِ مِمَّا صَحَّ سَنَدُهُ، وَفِيهِ بَعْضُ الشَّيْءِ، أَوْ لَهُ عِلَّةٌ، وَمَا بَقِيَ وَهُوَ نَحْوُ الرَّبْعِ فَهُوَ مَنَاقِيرُ أَوْ وَاهِيَاتٌ لَا تَصِحُّ، وَفِي بَعْضِ ذَلِكَ مَوْضُوعَاتٌ. ❶

ترجمہ: انصاف کی بات یہ ہے کہ مستدرک حاکم کا کافی حصہ علی شرط شیخین ہے اور بہت سی روایات علی شرط احمد ہا بھی ہیں، ان دونوں کا مجموعہ تقریباً نصف کے قریب ہے، کتاب کا ایک ربع حصہ ایسا ہے جس میں احادیث کی سند اگرچہ صحیح ہے لیکن اس میں کچھ ضعف کی علت پائی جاتی ہے اور کتاب کا باقی ربع حصہ منکر اور غیر معتبر روایات پر مشتمل ہے، جن میں کچھ روایات موضوع بھی ہیں۔

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ولا ريب أن في المستدرک أحاديث كثيرة ليست على شرط الصحة بل فيه أحاديث موضوعة شأن المستدرک بإخراجها فيه. ❷

ترجمہ: اس میں شک نہیں کہ مستدرک میں ایسی حدیثیں بھی ہیں جو شرائط صحت کے خلاف ہیں، بلکہ موضوع حدیثیں بھی ہیں جو اس کے شایان شان نہیں (انہیں وہ روایات نہیں ذکر کرنی چاہئے تھیں)۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مستدرک میں موضوع روایات ہیں جیسا کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے مستدرک کے متعلق امام ابوسعید مالینی رحمہ اللہ کے موقف کے جواب میں لکھا ہے۔

### مستدرک کی احادیث پر اعتراضات

..... مستدرک کی ”حدیث الطیر“ پر سب سے زیادہ اعتراض کیا گیا ہے، اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بھونا ہوا پرندہ ہدیہ ملا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تیرا سب سے زیادہ محبوب بندہ آئے جو میرے ساتھ اس پرندے کو کھائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ



نے دعا کی کہ کوئی انصاری بندہ ہو، اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، تو میں نے انہیں یہ کہہ کر ٹال دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں، دوسری مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح دعا کی، دروازہ پر دستک ہوئی تو میں نے دروازہ کھولا تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، انہیں پہلے کی طرح کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں، اسی طرح تیسری اور چوتھی مرتبہ دعا کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی آتے رہے، چوتھی مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے دھکا دے کر اندر داخل ہوئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! ایسا کیوں کیا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تیسری یا چوتھی مرتبہ تھا، حضرت انس مجھے لوٹا رہے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے اللہ کے رسول! آپ کی دعا کے لئے میں نے بھی دعا کی تھی اور امید بھی رکھی کہ اس دعا کے مستحق انصاری شخص ٹھہرے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے معذرت کرنے کا حکم دیا۔ ❶

اس حدیث کے متعلق امام ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

ابن عیاض لا أعرفه، ولقد كنت زمانا طويلا أظن أن حديث الطير لم يجسر الحاكم أن يودعه في مستدرک کہ فلما علقت هذا الكتاب رأيت الهول من الموضوعات التي فيه فإذا حديث الطير بالنسبة إليها سماء، قال وقد رواه عن أنس جماعة أكثر من ثلاثين نفساء، ثم صحت الرواية عن علي وأبي سعيد وسفيانة. ❷

ترجمہ: ابن عیاض راوی کو میں نہیں جانتا ہوں، میں عرصے سے ”حدیث الطیر“ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ امام حاکم نے مستدرک میں کیوں نقل کی ہے، جب میں نے اس

❶ المستدرک: کتاب معرفة الصحابة، ج ۳ ص ۱۳۱، رقم: ۴۶۵۰

❷ تلخیص المستدرک مع المستدرک: ج ۳ ص ۱۳۱

کتاب پر حاشیہ لکھا اور اس کتاب کی تمام موضوع حدیثوں کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان احادیث کی بنسبت ”حدیث الطیر“ کا درجہ بلند ہے، اس حدیث کو حضرت انس سے تیس سے زیادہ لوگوں نے روایت کیا ہے، پھر یہ روایت حضرت علی، ابوسعید اور سفینہ سے صحیح مروی ہے۔

۲..... اسی طرح اس حدیث بھی اعتراض ہے:

أَنَا الشَّجَرَةُ وَفَاطِمَةُ فَرُعُهَا، وَعَلِيٌّ لِقَاحُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ  
ثَمَرَتُهَا، وَشِيعَتُنَا وَرَفُهَا، وَأَصْلُ الشَّجَرَةِ فِي جُنَّةٍ عَدْنٍ، وَسَائِرُ ذَلِكَ فِي  
سَائِرِ الْجَنَّةِ. ❶

اس حدیث کی وضاحت امام حاکم رحمہ اللہ نے ”هذا متن شاذ“ کہہ کر کی ہے، امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ بات امام حاکم رحمہ اللہ کے سوا کسی نے بیان نہیں کی ہے، اس میں میناء تابعی ہے، وہ ساقط ہے، امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے، امام ابن معین رحمہ اللہ نے غیر ثقہ قرار دیا ہے، لیکن میرا گمان ہے کہ یہ اسحاق دبری پر موضوع ہے کیونکہ حیوہ متہم بالکذب ہے اور مؤلف سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

أفما استحيت أيها المؤلف أن تورده هذه الأملوقات من أقوال  
الطريقة فيما يستدرک علی الشيخین. ❷

اس حدیث میں امام حاکم رحمہ اللہ نے میناء بن ابی میناء کو صحابی قرار دیا ہے، لیکن یہ تابعی ہے اور ساقط ہے، محدثین اس سے حدیث نہیں لیتے تھے۔

۳..... اسی طرح امام حاکم اور مستدرک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں حدیث ”مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ“ کی بناء پر بھی اعتراض کیا جاتا ہے اور اسے شیعہ قرار دیتے ہیں، یہ اعتراض صحیح نہیں ہے کیونکہ انہوں نے مستدرک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل سے زیادہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل بیان کئے ہیں۔

❶ المستدرک: ذکر مناقب فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج ۳

ص ۷۴، رقم: ۷۵۵ ❷ تلخیص المستدرک مع المستدرک: ج ۳ ص ۱۶۰

حضرت شیخین کے فضائل میں (۱۲۳) احادیث نقل کی ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں (۲۶) احادیث نقل کی ہیں۔

امام ذہبی رحمہ اللہ پہلی والی روایت ”حدیث الطیر“ اور اس تیسری روایت کے متعلق لکھتے ہیں کہ ”حدیث الطیر“ کے بہت زیادہ طرق ہیں، میں نے اس پر مستقل ایک رسالہ تصنیف کیا ہے ان کثرت طرق کو دیکھتے ہوئے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس روایت کی کوئی اصل ہے، اسی طرح ”مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ“ اس کے بعد بھی عمدہ طرق موجود ہیں، میں نے اس پر بھی ایک مستقل رسالہ لکھا ہے:

وأما حديث الطير فله طرق كثيرة جدًا قد أفردتها بمصنف ومجموعها هو يوجب أن يكون الحديث له أصل. وأما حديث: من كنت مولاه... فله طرق جيدة وقد أفردت ذلك أيضًا. ❶

۴..... ایک اعتراض اس حدیث پر ہے:

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلَيَّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

ترجمہ: میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہے، پس جو شخص شہر میں داخل ہونا چاہے وہ دروازے سے آئے۔

اس حدیث میں ابوصلت راوی ہے جس کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ثقہ مامون کہا ہے۔ ❷

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی تردید کی ہے اور اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے اور ابو

صلت کے بارے میں قسم کھاتے ہیں کہ نہ وہ ثقہ تھے نہ مامون۔ ❸

مستدرک میں غیر مستند روایات کے درج ہونے کے اسباب

مستدرک میں منکر اور موضوع روایات درج ہونے کا ایک سبب امام حاکم رحمہ اللہ کا

❶ تذكرة الحفاظ: ج ۳ ص ۱۶۴ ❷ المستدرک: کتاب معرفة الصحابة، مناقب

علی بن ابی طالب، ج ۳ ص ۱۳۷، رقم: ۴۶۳۷

❸ تلخیص المستدرک مع المستدرک: ج ۳ ص ۱۳۷

بڑھا پاتا تھا۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ السَّبَبَ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ صَنَفَهُ فِي أَوَاخِرِ عُمُرِهِ، وَقَدْ حَصَلَتْ لَهُ غَفْلَةٌ وَتَغْيِيرٌ، أَوْ أَنَّهُ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ تَحْرِيرُهُ وَتَنْقِيحُهُ، وَيَدُلُّ لَهُ أَنَّ تَسَاهُلَهُ فِي قَدْرِ الْخُمْسِ الْأَوَّلِ مِنْهُ قَلِيلٌ جَدًّا بِالنِّسْبَةِ لِبَاقِيهِ. ❶

ترجمہ: امام حاکم کی مستدرک میں موضوع روایات داخل ہونے کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے اس کتاب کو آخری عمر میں تصنیف کیا (یعنی بڑھاپے میں)، اس وقت ان کے حافظہ میں تغیر آچکا تھا اور کچھ غفلت بھی تھی، یا انہیں کانٹ چھانٹ اور تنقیح کا موقع نہیں ملا، اس بات کی دلیل یہ ہے کہ پہلے پانچ حصوں میں باقی حصوں کی بہ نسبت تساہل بہت کم ہے۔ دوسرا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے مطابق امام حاکم رحمہ اللہ نے مستدرک کا مسودہ تیار کیا تھا، جب کوئی شخص مسودہ تیار کرتا ہے تو اس میں غلطی رہ جاتی ہے، اس کے بعد مسودہ کی دوبارہ کانٹ چھانٹ کی جاتی ہے، اس کے بعد ہی کتاب درست ہو سکتی ہے، اس کتاب کے مصنف کو مسودہ کی تصحیح کرنے کا موقع نہیں ملا، اور آپ کا انتقال ہو گیا:

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ إِنَّمَا وَقَعَ لِلْحَاكِمِ التَّسَاهُلُ لِأَنَّهُ سَوَدَ الْكِتَابَ

لِيَنْقِحهَ فَعَالَجَتْهُ الْمَنِيَةُ وَلَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ تَحْرِيرُهُ وَتَنْقِيحُهُ. ❷

امام حاکم اور امام ترمذی رحمہما اللہ کی تصحیح میں فرق

امام حاکم رحمہ اللہ کی طرح امام ترمذی رحمہ اللہ بھی تصحیح کے باب میں تساہل ہیں، لیکن دونوں میں فرق ہے، چنانچہ کہا گیا ہے:

إِنَّ تَصْحِيحَهُ دُونَ تَصْحِيحِ التِّرْمِذِيِّ. وَالذَّارِقُطْنِيُّ، بَلْ تَصْحِيحُهُ كَتَحْسِينِ التِّرْمِذِيِّ، وَأَحْيَانًا يَكُونُ دُونَهُ، وَأَمَّا ابْنُ خُزَيْمَةَ. وَابْنُ حِبَّانَ فَتَصْحِيحُهُمَا أَرْجَحُ مِنْ تَصْحِيحِ الْحَاكِمِ بِلَا نِزَاعٍ. ❸

❶ فتح المغیث: الحدیث الصحیح، ج ۱ ص ۵۴ ❷ توجیہ النظر: المبحث الأول،

الفائدة السادسة، ص ۳۴۰ ❸ نصب الراية: کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱ ص ۳۵۲

ترجمہ: امام حاکم اگر کسی روایت کو صحیح کہتے ہیں تو اس کا درجہ امام ترمذی اور امام دارقطنی کی صحیح قرار دی ہوئی روایت سے کم ہوتا ہے، بلکہ حاکم جس روایت کو صحیح قرار دیتے ہیں وہ امام ترمذی کی حسن روایت کے درجہ میں ہوتی ہے، اور کبھی کبھار حسن سے بھی اس کا درجہ کم ہوتا ہے، البتہ ابن خزیمہ اور ابن حبان جس روایت کو صحیح قرار دیتے ہیں اس کا درجہ بغیر کسی نزاع کے حاکم کی صحیح قرار دی ہوئی روایت سے زیادہ ہوتا ہے۔ (ہاں اگر حاکم اور ترمذی نے کسی روایت کو صحیح کہا ہو اور دوسرے ائمہ فن میں سے کسی نے ان کی تائید و توثیق کی ہو تو پھر عدم اعتماد کی کوئی وجہ نہیں)۔

### کیا امام حاکم شیعہ تھے؟

امام حاکم رحمہ اللہ شیعہ تھے رافضی نہیں تھے، متقدمین کی اصطلاح میں شیعہ اسے کہتے تھے جو تمام اصول و فروع میں اہلسنت والجماعت سے متفق تھے، صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے تھے، وہ شیخین کی فضیلت اور خلافت کے قائل تھے، اور تمام صحابہ کی توقیر و تعظیم کرتے تھے۔

کسی امام یا راوی حدیث کے بارے میں کتب جرح و تعدیل میں شیعہ کا لفظ آجائے تو اس سے یہی مراد ہے (لیکن یاد رہے کہ آج کل متقدمین کی اصطلاح والے شیعہ موجود نہیں ہیں بلکہ یہ اثنا عشریہ اور رافضی ہیں)۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

فالتشیع فی عرف المتقدمین هو اعتقاد تفضیل علی علی عثمان،  
وأن علیا کان مصیبا فی حروبه وأن مخالفه مخطئ مع تقدیم الشیخین  
وتفضیلہما.... وأما التشیع فی عرف المتأخرین فهو الرفض المحض فلا

تقبل رواية الرافضی الغالی ولا کرامة. ①

ترجمہ: متقدمین کے عرف میں تشیع کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت علی کو حضرت عثمان پر

فضیلت دی جائے اور یہ کہ حضرت علی اپنی جنگوں میں حق بجانب تھے اور ان کے مخالف خطا پر تھے اور وہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کی تقدیم اور فضیلت کے قائل تھے۔ رہا متاخرین کے عرف میں تشیع کا مفہوم تو یہ خالص رفض ہے، نہ تو غالی رافض کی روایت قبول کی جائے گی اور نہ اس کی توقیر و تعظیم ہوگی۔

امام حاکم رحمہ اللہ متقدمین کی اصطلاح کے مطابق شیعہ تھے رافضی نہ تھے، آپ نے مستدرک میں ”کتاب معرفة الصحابة“ کے عنوان کے تحت خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام کے فضائل سے متعلق کل (۲۵۶۶) روایات نقل کی ہیں، دیکھئے تفصیلاً: ①

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۹ھ) لکھتے ہیں:

لیکن خطیب بغدادی در حال اونوشته است ”کان الحاکم ثقة و کان یمیل التشیع“، وبعضے از علماء گفته اند کہ معنی تشیع او آنست کہ قائل بود بہ تفضیل حضرت علی بر حضرت عثمان کہ مذہب جمیع از اسلاف ہم بود۔ ②

ترجمہ: خطیب بغدادی نے ان کے حال میں لکھا ہے کہ حاکم ثقہ تھے اور تشیع کی جانب میلان رکھتے تھے، اور بعض علماء نے ان کے تشیع کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فضیلت دیتے تھے اور اسلاف میں سے بھی ایک جماعت کا یہ مذہب تھا۔

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

قلت: أما انحرافه عن خصوم علی فظاهر، وأما أمر الشیخین فمعظم

لهما بكل حال فهو شیعى لا رافضى. ③

ترجمہ: امام حاکم کا حضرت علی کے مخالفین سے انحراف وہ تو ظاہر بات ہے، رہا شیخین

① المستدرک: کتاب معرفة الصحابة، ج ۳ ص ۶۴ تا ج ۴ ص ۸۸، رقم الحدیث:

② بستان المحدثین: ص ۱۰۹

③ ۴۴۰۳ تا ۶۹۶۹، ط: دار الکتب العلمیة

④ تذکرة الحفاظ: ج ۳ ص ۱۶۶

(حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کا معاملہ تو (امام حاکم رحمہ اللہ) بہر صورت ان کی تعظیم و تکریم کرتے تھے، اس لئے یہ شیعہ ہیں رافضی نہیں ہیں۔

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ ہرگز رافضی نہیں تھے بلکہ شیعہ تھے:

قُلْتُ: كَلَّا لَيْسَ هُوَ رَافِضِيًّا، بَلَى يَتَشَبَّعُ. ①

اس موضوع پر سیر حاصل بحث کے لئے دیکھیں: ②

فائدہ: مستدرک حاکم سے جب کوئی حوالہ لکھا جائے تو اس میں امام حاکم رحمہ اللہ کی بات کے ساتھ امام ذہبی رحمہ اللہ کی رائے بھی ذکر کی جائے، جیسے ”قال الحاکم: علی شرط البخاری“ تو اگر امام ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہو تو ”وافقه الذہبی“ بھی آگے لکھا جائے گا، اور اگر حاکم کی موافقت نہیں کی تو عدم موافقت کی وجہ بیان کرے، اور امام ذہبی رحمہ اللہ کا حکم بھی بیان کرے۔

فائدہ: امام حاکم رحمہ اللہ کے شیوخ کے حالات کے لئے ”الروض الباسم فی تراجم شیوخ الحاکم“ کا مطالعہ کریں، مصنف: ابوالطیب نایف بن صلاح بن علی، اس کتاب میں امام حاکم رحمہ اللہ کے (۱۱۷۸) شیوخ کی سوانح ہے۔ یہ کتاب ۲ جلدوں میں ”دار العاصمۃ“ ریاض سے ۱۴۳۲ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ❖ ۴۰ ❖ کتب الزوائد

کتب زوائد ان کتابوں کو کہتے ہیں جن میں کسی مخصوص کتاب (یا چند کتابوں) کے مقابلے میں کسی دوسری کتاب سے ان روایتوں کو یکجا ذکر کر دیا جائے جو اس مخصوص کتاب (یا مخصوص کتب) میں نہ ہو، جیسے ”مصحاح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ“ اس میں سنن ابن ماجہ کی ان روایتوں کو جمع کر دیا گیا ہے جو دیگر کتب خمسہ میں نہیں ہیں، گویا کہ ان سے زائد ہیں۔

کتب الزوائد أى الأحادیث التى یزید بها بعض کتب الحدیث علی

## بعض آخر معین منها۔ ۱

کتب زوائد پر لکھی گئی کتابوں میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

## ۱..... موارد الظمان إلی زوائد ابن حبان

یہ علامہ ابوالحسن نور الدین علی بن ابی بکر پیشمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۷ھ) کی تالیف ہے، اس میں انہوں نے ”صحیح ابن حبان“ کی اُن احادیث کو جمع کیا ہے جو کتب ستہ میں نہیں ہیں اور ان کو فقہی ابواب پر مرتب کیا ہے۔

مصنف مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ احادیث کی سند ذکر نہیں کروں گا، صرف صحابی کا نام ذکر کروں گا، امام ابن حبان رحمہ اللہ کی تصحیح پر اعتماد کرتے ہوئے لیکن جب انہوں نے اپنے استاذ علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) سے یہ بات ذکر کی، تو شیخ نے فرمایا کہ ان احادیث کی سندیں بھی ذکر کرو، اس لئے کہ اس کتاب کی بعض احادیث پر حفاظ حدیث (اورائمہ جرح و تعدیل) نے کلام کیا ہے، تو مصنف نے پھر احادیث کو سند کے ساتھ ذکر کیا۔ ۲

مصنف نے فقہی ترتیب کے مطابق اس کتاب میں (۲۶۴۷) احادیث ذکر کی ہیں، یہ کتاب محمد عبدالرزاق حمزہ کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”دار الکتب العلمیہ“ سے شائع ہوئی ہے۔

## ۲..... کشف الأستار عن زوائد البزار

یہ بھی علامہ پیشمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۷ھ) کی تالیف ہے، اس میں ”مسند البزار“ کی کتب ستہ سے زوائد روایات کو فقہی ابواب پر جمع کیا ہے۔

مصنف نے احادیث کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس کتاب میں مسند بزار کی وہ روایات جو کتب صحاح ستہ میں نہیں ہیں، انہیں فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا ہے، اس کتاب میں کل (۳۶۹۸) احادیث ہیں، موصوف روایت ذکر کرنے کے بعد امام بزار رحمہ اللہ کا کلام



بھی ذکر کرتے ہیں، یہ کتاب محقق العصر مولانا حبیب الرحمن اعظمی رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں ”مؤسسة الرسالة“ سے ۱۳۹۹ھ میں شائع ہوئی ہے۔

### ۳..... غایۃ المقصد فی زوائد المسند

یہ بھی علامہ بیٹمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۷ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے اس کتاب میں ”مسند أحمد“ کی ان روایات کو جمع کیا ہے کہ جو صحاح ستہ میں نہیں ہیں، اور ان احادیث کو فقہی ابواب پر مرتب کیا ہے، مصنف نے سند کے ساتھ اس کتاب میں (۵۱۵۳) احادیث کو جمع کیا ہے، یہ کتاب دکتور خلاف محمود عبد السمیع کی تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں ”دار الکتب العلمیۃ“ سے ۱۴۲۱ھ میں شائع ہوئی ہے۔

### ۴..... المقصد العلی فی زوائد أبی یعلی الموصلی

یہ بھی علامہ بیٹمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۷ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے اس کتاب میں ”مسند أبی یعلی“ کی ان احادیث کو جمع کیا ہے جو صحاح ستہ میں نہیں ہیں، یہ کتاب بھی فقہی ابواب پر مرتب ہے، اس کتاب میں (۲۰۲۹) احادیث ہیں، یہ کتاب سید حسن کسروی کی تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں ”دار الکتب العلمیۃ“ سے شائع ہوئی ہے۔

### ۵..... البدر المنیر فی زوائد المعجم الكبير

یہ بھی علامہ بیٹمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۷ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے اس کتاب میں علامہ طبرانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۰ھ) کی ”المعجم الكبير“ کی ان احادیث کو ذکر کیا ہے جو صحاح ستہ میں نہیں ہیں۔ ①

### ۶..... مجمع البحرين فی زوائد المعجمین

یہ بھی علامہ بیٹمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۷ھ) کی تصنیف ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں علامہ طبرانی رحمہ اللہ کی ”المعجم الأوسط“ اور ”المعجم الصغير“ کی ان

احادیث کو ذکر کیا ہے جو صحاح ستہ میں نہیں ہیں۔ ❶

## ۷..... مجمع الزوائد و منبع الفوائد

یہ بھی علامہ بیہقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۷ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے پہلے الگ الگ مندرجہ بالا چھ کتابوں کے زوائد کو الگ کیا، پھر اپنے استاذ علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) کے مشورہ سے ان چھ کی احادیث کو یکجا جمع کیا اور ان کی اسانید کو حذف کیا، ہر باب سے متعلق روایات کو ایک ساتھ ذکر کیا ہے، اس کتاب میں مصنف نے مسند بزار، مسند احمد، مسند ابویعلیٰ اور امام طبرانی رحمہ اللہ کی معاجم ثلاثہ کی ان زائد احادیث کو جمع کیا ہے، جو صحاح ستہ میں نہیں ہیں، نیز احادیث پر باعتبار صحت، حسن اور ضعف کے کلام کیا ہے، اور بعض روایات پر باعتبار جرح و تعدیل کے کلام کیا ہے، مصنف روایت کا حکم بھی بیان کرتے ہیں۔ اس کتاب کا فائدہ یہ ہے کہ اس میں بیک وقت چھ کتابوں کی زوائد فقہی ترتیب کے ساتھ اور حکم حدیث کے ساتھ معلوم ہو جاتی ہیں، محدثین کے ہاں روایت کے صحت و ضعف میں ان کے کلام کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ علامہ کتانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۵ھ) اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

وهو من أنفع كتب الحديث بل لم يوجد مثله كتاب ولا صنف نظيره

فی هذا الباب. ❷

اس کتاب میں کل (۱۸۷۷۶) احادیث ہیں۔ یہ کتاب حسام الدین قدسی رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ دس جلدوں میں ”مکتبۃ القدس“ قاہرہ سے ۱۴۱۴ھ میں شائع ہوئی ہے۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے اس کتاب پر ایک ذیل ”بغیۃ الرائد فی

الذیل علی مجمع الزوائد“ کے نام سے لکھا، لیکن یہ مکمل نہیں ہے۔ ❸

## ۸..... مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه

ابوالعباس شہاب الدین احمد بن ابی بکر بوسیری رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۰ھ) نے اس میں ”سنن ابن ماجہ“ کی اُن احادیث کو جمع کیا ہے جو کتب خمسہ (یعنی بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد، ترمذی) سے زائد ہیں۔ مصنف روایت کو سند کے ساتھ ذکر کر کے تخریج کرتے ہیں، روایت پر جرحاً و تعدیلاً کلام کرتے ہیں، روایت کا حکم بیان کرتے ہیں۔ اس کتاب میں کل (۱۵۵۱) احادیث ہیں۔ دکتور محمد المنثقی کشناوی کی تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں ”دار العربیۃ“ بیروت سے ۱۴۰۳ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۹..... فوائد المنتقى لزوائد البيهقي

امام ابوالعباس بوسیری رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۰ھ) نے اس کتاب میں امام بیہقی رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۶ھ) کی ”السنن الکبریٰ“ کی وہ روایات جمع کی ہیں جو صحاح ستہ میں موجود نہیں ہیں۔ ❶

## ۱۰..... إتحاف السادة المهرة الخيرة بزوائد المسانيد العشرة

امام ابوالعباس بوسیری رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۰ھ) نے اس کتاب میں دس کتب مسانید سے ان روایتوں کو الگ کیا ہے جو کتب ستہ میں نہیں ہیں، وہ دس مسانید یہ ہیں:

مسند الطیالسی، مسند الحمیدی، مسند مسدد، مسند اسحاق بن راہویہ، مسند ابن ابی شیبہ، مسند ابن ابی عمر العدنی، مسند أحمد بن منیع، مسند عبد بن حمید، مسند حارث بن محمد بن ابی أسامة، مسند أبی یعلیٰ۔  
اس کتاب میں مصنف نے مندرجہ بالا دس مسانید سے اُن احادیث کو جمع کیا ہے جو

صحاح ستہ سے زائد ہیں۔ ❷

❶ الرسالة المستطرفة: ص ۱۷۱

❷ كشف الظنون: ج ۱ ص ۴۷ / الرسالة المستطرفة: ص ۱۷۱

## ۱۱..... المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانية

یہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی تالیف ہے، جس میں انہوں نے ان روایتوں کو جو کتب ستہ اور مسند احمد سے زائد تھیں آٹھ مسانید سے جمع کیا ہے، اس میں انہوں نے انہیں کتابوں کی زائد حدیثیں جمع کی ہیں جو ”إتحاف السادة المهرة“ میں ہیں، چونکہ مسند اسحاق بن راہویہ اور ابویعلیٰ کی مسند کبیر یہ دونوں ناقص تھیں اس لئے انہوں نے ان اجزاء کا اعتبار نہیں کیا، بلکہ صرف آٹھ کتابوں کا اعتبار کر کے اس کو ”المسانید الثمانية“ سے موسوم کیا ہے، اور علامہ بوسیری رحمہ اللہ نے ان کو شمار کیا اس لئے کتاب کا نام ”المسانید العشرة“ رکھا۔ فرق دونوں کتابوں میں یہ ہے کہ ”إتحاف السادة“ میں صرف کتب ستہ کے زوائد کو جمع کیا ہے جبکہ ”المطالب العالیة“ میں کتب ستہ کے علاوہ مسند احمد کے زوائد کو بھی جمع کیا گیا ہے۔

حافظ نے اس کتاب میں مندرجہ ذیل آٹھ کتابوں کی مسانید کو جمع کیا ہے:

- (۱) مسند أبو داود الطيالسی (۲) مسند الحمیدی (۳) مسند ابن أبی عمرو العدنی (۴) مسند مسدد (۵) مسند أحمد بن منیع (۶) مسند أبو بکر بن أبی شیبہ (۷) مسند عبد بن حمید (۸) مسند الحارث.

یہ وہ مسانید ہیں جن کے تمام اجزاء پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ مطلع ہوئے اور تمام اجزاء کو پیش نظر رکھا اور اسی وجہ سے کتاب کا نام ”زوائد المسانید الثمانية“ رکھا۔ بعض مسانید ایسی ہیں جن کے بعض اجزاء پر موصوف مطلع ہوئے اور ان کے زوائد بھی اس کتاب میں ذکر کر دیئے، چونکہ یہ مسانید اور اجزاء ناقص تھیں اس لئے کتاب کے نام میں ان کا اعتبار نہیں کیا، اور انہیں تبعاً ذکر کیا، وہ مسانید ناقصہ یہ ہیں:

مسند إسحاق بن راہویہ، مسند الحسن بن سفیان، مسند محمد بن ہشام السدوسی، مسند محمد بن ہارون الرویانی، مسند الہشیم بن کلیب وغیرہ۔  
قال السخاوی: وفيه أيضا الأحاديث الزوائد من المسانيد التي لم

يقف عليها مصنفه أعنى شيخنا تامة كإسحاق بن راهويه والحسن بن سفيان ومحمد بن هشام السدوسي ومحمد بن هارون الروياني والهيثم بن كليب وغيرها. ❶

اس کتاب میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے مسانید ثمانیہ اور دیگر ناقص مسانید کی احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا ہے، مسانید کی بہ نسبت فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کتب سے احادیث تلاش کرنا آسان ہوتا ہے۔ اس کتاب میں کل (۴۶۲) احادیث ہیں، یہ وہ احادیث ہیں جو صحاح ستہ اور مسند احمد سے زائد ہیں۔ یہ کتاب دکتور سعد بن ناصر بن عبد العزیز کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ ۱۹ جلدوں میں ”دار العاصمة“ سے ۱۴۱۹ھ میں شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب محقق العصر حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ ”إدارة الشؤون الإسلامية“ بیروت سے ۱۳۹۳ھ میں شائع ہوئی ہے، یہ نسخہ نہایت محقق ہے۔

## ۱۲..... زوائد سنن الدار قطنی

یہ علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے اس میں ”سنن دار قطنی“ کی ان احادیث کو جمع کیا ہے جو صحاح ستہ میں نہیں ہیں۔ ❷

## ۱۳..... زوائد شعب الإیمان للبيهقي

یہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے اس میں ”شعب الإیمان“ کی ان احادیث کو یکجا کیا ہے جو صحاح ستہ میں نہیں ہیں۔ ❸

## ۱۴..... زوائد نوادر الأصول للحکیم الترمذی

یہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی تالیف ہے، مصنف نے اس میں حکیم ترمذی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۰ھ) کی ”نوادر الأصول“ کی ان احادیث کو یکجا کیا ہے جو صحاح ستہ میں نہیں ہیں۔ ❹

❶ الرسالة المستطرفة: ص ۱۷۱

❷ الرسالة المستطرفة: ص ۱۷۲

❸ الرسالة المستطرفة: ص ۱۷۱

❹ الرسالة المستطرفة: ص ۱۷۲

❺ الرسالة المستطرفة: ص ۱۷۲

## ﴿ ۴۱ ﴾ کتب علل الحدیث

معلل اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں ایسی علت خفیہ پائی جائے جو حدیث کی صحت کے لئے قاذح ہو، اگرچہ بظاہر وہ حدیث علت سے محفوظ نظر آئے۔  
یہ علت کبھی سند میں واقع ہوتی ہے اور کبھی متن میں۔ معلل حدیث کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ تمام طرق و اسانید کو جمع کر کے راویوں کے اختلاف اور ضبط و اتقان کو دیکھ لیا جائے:

والطریق إلى معرفته جمع طرق الحديث والنظر في اختلاف رواته،  
وضبطهم، وإتقانهم. ❶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

وهو من أغمض أنواع علوم الحديث وأدقها، ولا يقوم به إلا من رزقه  
الله تعالى فهما ثاقباً، وحفظاً واسعاً، ومعرفة تامة بمراتب الرواة، وملكة  
قوية بالأسانيد والمتون، ولهذا لم يتكلم فيه إلا القليل من أهل هذا الشأن:  
كعلي ابن المديني، وأحمد بن حنبل، والبخاري، ويعقوب بن شيبه، وأبي  
حاتم، وأبي زرعة، والدارقطني. وقد تقصّر عبارة المعلل عن إقامة الحجة  
على دعواه، كالصيرفي في نقد الدينار والدرهم. ❷

ترجمہ: یہ علوم حدیث کی بڑی دقیق و غامض قسموں میں سے ہے، علت کی پہچان میں صرف وہی شخص ماہر ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ روشن دماغ، قوتِ حافظہ اور معرفتِ تامہ عطا فرمائے، جس سے وہ راویوں کے مراتب کو جان لے، اور اُسے اسانید و متون پر کامل دسترس ہو۔ اسی وجہ سے اس پر بہت کم گفتگو ہوئی ہے، سوائے اس فن کے چند ائمہ کے، جن میں امام علی بن مدینی، امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام یعقوب بن ابی شیبہ، امام ابو حاتم، امام ابوزرعہ اور امام دارقطنی رحمہم اللہ اور اصحابِ علل کی عبارت اس امر سے کوتاہ ہے کہ وہ اپنے

دعوے پر کوئی دلیل پیش کر سکیں، جیسے صراف دراہم و دینار کے پرکھنے پر۔

امام عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں کہ یہ فن اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص الہام ہے، اگر تم کسی علل حدیث کے عالم سے کہو کہ فلاں علت کی کیا دلیل ہے؟ (تو ممکن ہے کبھی وہ) اس کا جواب نہ دے سکے:

قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: فِي مَعْرِفَةِ عِلَّةِ الْحَدِيثِ إِلْهَامٌ، لَوْ قُلْتُ لِلْعَالِمِ بِعِلَلِ الْحَدِيثِ: مِنْ أَيْنَ قُلْتَ هَذَا؟ لَمْ يَكُنْ لَهُ حُجَّةٌ. ①

اس فن کے دقیق اور مشکل ہونے کی وجہ سے اس پر تصنیفات دیگر علوم الحدیث کی انواع کی بہ نسبت کم ہیں۔

## ۱..... العلل

امام علی بن عبد اللہ مدنی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۴ھ) کی یہ کتاب فن کی ابتدائی کتابوں میں سے ہے، اس کتاب میں (۳۳) احادیث جنہیں موصوف نے معلول قرار دیا ہے۔ ۱۰۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب دکتور محمد مصطفیٰ اعظمی کی تحقیق کے ساتھ ”المکتب الاسلامی“ سے ۱۹۸۰ء میں طبع ہوئی ہے۔

## ۲..... العلل و معرفة الرجال

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) کے متعدد تلامذہ نے روایت اور روایات سے متعلق ان کے کلام کو جمع کیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے عبد اللہ (متوفی ۲۹۰ھ) نے اپنے والد کے کلام کو ”العلل و معرفة الرجال“ کے نام سے جمع کیا۔

امام ابو بکر احمد بن حجاج مروزی، امام ابو الحسن عبد الملک بن عبد الحمید میمون، امام ابو الفضل صالح بن احمد رحمہم اللہ، ان حضرات نے امام احمد رحمہ اللہ کے کلام کو ”الجامع فی العلل و معرفة الرجال“ کے نام سے یکجا کیا۔ یہ کتاب اس فن پر نہایت مہتمم بالشان ہے۔ اس کتاب میں امام احمد رحمہ اللہ کے رجال اور حدیث سے متعلق اقوال کو یکجا کیا ہے،

اس میں روایات پر جرحاً و تعدیلاً گفتگو ہے، راوی کے سماع اور اوصاف کا تذکرہ بھی کیا ہے، یہ کتاب مرتب انداز میں نہیں ہے بلکہ کیف ما اتفق جو سنا اسے ذکر کیا ہے۔ امام عبد اللہ رحمہ اللہ والی روایت کے نسخے میں (۶۱۶۱) روایات کا ذکر ہے، جبکہ دیگر تلامذہ والے نسخے میں (۱۷۷) روایات کا ذکر ہے، پہلا نسخہ ”دار الخانی“ ریاض سے تین جلدوں میں ۱۴۲۲ھ میں شائع ہوا ہے، دوسرا نسخہ ”مکتبۃ العارف“ ریاض سے ۱۴۰۹ھ میں شائع ہوا ہے۔

### ۳..... العلل الكبير

امام ترمذی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۹ھ) کی اس کتاب کو ”العلل المفرد“ بھی کہا جاتا ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ روایت اور راوی پر اختصار کے ساتھ گفتگو سنن ترمذی میں کرتے ہیں، اور تفصیلاً گفتگو آپ نے اپنی اس کتاب میں کی ہے۔ محدثین کے ہاں جب کہا جاتا ہے ”رواہ الترمذی فی العلل“ تو اس سے یہی کتاب مراد ہوتی ہے۔ ①

اس کتاب کو امام ابوطالب قاضی رحمہ اللہ نے سنن ترمذی کی ترتیب پر مرتب کیا، اور سنن ہی کی ترتیب کے مطابق کتب و ابواب قائم کر کے ہر باب کے تحت روایت ذکر کر کے اس سے متعلق جو کلام ہے اُسے ذکر کیا ہے، اس ترتیب کی بدولت کتاب سے استفادہ آسان ہوا ہے۔

سنن میں امام ترمذی رحمہ اللہ نے جابجا اپنے استاذ امام بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) سے روایات اور روایات کے متعلق سوالات کئے ہیں، یہ سوال و جواب اس کتاب میں بھی موجود ہیں اور الگ سے بھی دکتور یوسف محمد خیل کی تحقیق کے ساتھ ”سؤالات الترمذی للبخاری“ کے نام سے طبع ہیں۔ علل کبیر شیخ صحیحی سامرائی اور ابوالمعالی نوری کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”عالم الکتب“ سے ۱۴۰۹ھ میں شائع ہوئی ہے۔

### ۴..... العلل الصغير

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۹ھ) کی یہ کتاب سنن



ترمذی کا مقدمہ ہے، جو پاکستانی، ہندوستانی نسخوں کے آخر میں ہے، جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شمائل کی طرح یہ بھی امام ترمذی کی علیحدہ کتاب ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، بلکہ یہ سنن ترمذی کا مقدمہ ہے۔ اس میں اصول حدیث کی چند اہم مباحث کا بھی ذکر ہے۔ اس میں فقہائے ثلاثہ کے اقوال کی اسناد، کتاب میں موجود ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال کی اسناد، متکلم فیہ، ضعیف اور وضع روایات کا ذکر، روایت بالمعنی، کتابت حدیث، حدیث مرسل، نیز امام ترمذی رحمہ اللہ کی اصطلاحات ”صحیح، حسن“ اور ”غریب“ کی توضیح ہے۔ اس کے علاوہ بھی بعض اہم اور مفید مباحث کا اس میں ذکر ہے۔ اس مقدمہ کی شرح علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۵ھ) نے ”شرح علل الترمذی“ کے نام سے لکھی ہے۔ اس مقدمہ کو نہایت عمدہ انداز میں حسن ترتیب کے ساتھ مباحث کی صورت میں شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہ نے ”تحفۃ الالمعی شرح سنن الترمذی“ میں حل کیا ہے۔ اگر اس مقدمہ کو نظر ثانی کر کے الگ سے شائع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا، تاکہ صرف مقدمہ پڑھنے والوں پر پوری شرح خریدنے کا اضافی بوجھ نہ پڑے، جیسا کہ موصوف کی مقدمہ مسلم کی شرح ”فیض المنعم شرح اردو مقدمہ مسلم“ الگ سے طبع ہے۔ اس مقدمہ پر مولانا سلمان حسین ندوی صاحب نے عمدہ تعلیقات لکھیں، مولانا عبد الماجد غوری صاحب نے اس تعلیق کو مزید حواشی و تحقیق کے ساتھ ”المدخل إلى دراسة جامع الترمذی“ کے نام سے طبع کروایا ہے۔ یہ نسخہ ”دار ابن کثیر“ دمشق سے ۱۴۲۶ھ میں طبع ہوا ہے۔

## ۵..... العلل

امام ابواسحاق ابراہیم بن ابی طالب نیسابوری رحمہ اللہ (متوفی ۲۹۵ھ) امام حاکم رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ) نے علل سے متعلق ان کی تصنیف کا ذکر کیا ہے:

إمام عصره بنيسابور في معرفة الحديث والرجال، جمع الشيوخ والعلل. ①

## ۶..... العلل

امام ابوزکریا یحییٰ بن عبدالرحمن ساجی رحمہ اللہ (متوفی ۳۰۷ھ) کی علل سے متعلق تصنیف کا ذکر امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے کیا ہے:

وللساجی کتاب جلیل فی علل الحدیث یدل علی تبصرہ فی هذا الفن. ①

## ۷..... العلل

امام ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون خلّال رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۱ھ) کی تصنیف کا ذکر علامہ کتانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۵ھ) نے کیا ہے، اور لکھا ہے کہ یہ کئی جلدوں میں ہے:

هو فی عدة مجلدات. ②

راقم کی معلومات کے مطابق یہ تینوں کتابیں اب تک طبع نہیں ہوئیں۔ واللہ اعلم بالصواب

## ۸..... علل الحدیث

یہ امام عبدالرحمن بن ابی حاتم رازی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۷ھ) کی تصنیف ہے، جو امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۷ھ) کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اس کتاب میں اپنے والد امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ اور امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۴ھ) سے روایات اور روایات سے متعلق جو سوالات کئے، یا ان سے اس بارے میں جو کچھ سنا ہے تو انہیں یکجا کر دیا۔ اس میں معلول روایات اور ان کی اسانید پر گفتگو ہے۔ عموماً کتاب میں ان الفاظ کے ساتھ معلومات یکجا کرتے ہیں ”سألت أبا، سألت أبا زرعة، سألت أبا وأبا زرعة، سمعت أبا، سمعت أبا زرعة“ اور کبھی ان دونوں ائمہ کی بات ”قالا“ کہہ کر ذکر کرتے ہیں۔ یہ کتاب فقہی ابواب پر مرتب ہے، ”کتاب الطهارة“ سے آغاز ہے اور ”باب فی النذور“ پر اختتام ہے۔ اس کتاب میں (۲۸۴۰) روایات کی علل ذکر کی ہیں، یہ علل ارسال، انقطاع، منکر، موضوع اور ضعیف سب کو شامل ہیں۔ یہ کتاب دکتور سعد

بن عبد اللہ اور خالد بن عبد الرحمن کی تحقیق کے ساتھ سات جلدوں میں ”مطابع حمیضی“ سے ۱۴۲۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

اس کتاب پر حواشی و تعلیقات علامہ ابن الہادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۴۷ھ) نے ”تعلیقہ علی العلل لابن ابی حاتم“ کے نام سے لکھیں۔ یہ کتاب سامی بن محمد بن جاد اللہ کی تحقیق کے ساتھ ”اضواء السلف“ ریاض سے طبع ہے۔

## ۹..... العلل الواردة فی الأحادیث النبویة

امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) نے یہ کتاب خود تصنیف نہیں کی، بلکہ آپ کے شاگرد امام ابوبکر برقانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۵ھ) آپ سے سوالات پوچھتے تو آپ ان کے جوابات دیتے، کبھی طویل اور کبھی مختصر، ان کے شاگرد نے ان سوالات و جوابات کو مسانید کی ترتیب پر مرتب کیا۔ فقہی ابواب پر مرتب نہیں کیا۔ پہلے عشرہ مبشرہ پھر دیگر صحابہ اور اس کے بعد صحابیات کی مسانید نقل کیں۔ ”سئل“ کہہ کر سوال اور ”قال“ کہہ کر جواب نقل کیا ہے۔

علامہ کتانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۵ھ) اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

وهو أجمع کتاب فی العلل مرتب علی المسانید فی اثنی عشر مجلدا

ولیس من جمعه بل الجامع له تلمیذہ الحافظ أبو بکر البرقانی. ①

ترجمہ: یہ علل کے موضوع پر جامع ترین کتاب ہے، جو بارہ جلدوں میں مسانید کی ترتیب پر ہے، یہ کتاب مصنف کی اپنی ترتیب دی ہوئی نہیں ہے بلکہ اس کے جامع و مرتب ان کے شاگرد ابوبکر برقانی ہیں۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ کی اس فن میں جلالتِ شان اور مقام کو دیکھنا ہو تو ان کی اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے، جو قاری کو حیرت میں مبتلا کر دیتی ہے:

وإذا شئت أن تبين براءة هذا الإمام الفرد فطالع العلل له فإنك

## تندہش و یطول تعجبک. ۱

اس میں کل (۴۱۲۸) سوال و جواب ہیں، یہ اس فن کی جامع کتابوں میں سے ہے۔ اس کتاب کی شروع کی دس جلدیں محفوظ الرحمن سلفی کی تحقیق کے ساتھ ”دار الطیبة“ ریاض سے ۱۴۰۵ھ میں شائع ہوئی ہیں، اور آخر کی پانچ جلدیں محمد بن صالح بن محمد دبامی کی تحقیق کے ساتھ ”دار ابن جوزی“ دمام سے ۱۴۲۷ھ میں شائع ہوئی ہیں۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ کا اس کتاب میں نقد حدیث میں کیا منہج رہا، اس پر سیر حاصل بحث کے لئے ابو عبد الرحمن یوسف بن جودہ کے اس تحقیقی مقالہ کا مطالعہ کریں ”منہج الإمام الدار قطنی فی نقد الحدیث فی کتاب العلل“

فائدہ: امام ابو بکر برقانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۵ھ) کی ایک تالیف کا نام ”سؤالات البرقانی للدار قطنی“ ہے، یہ ”العلل الواردة“ کے علاوہ ہے۔ اس میں صرف روات کے متعلق کلام ہے، روایات پر گفتگو نہیں ہے۔ (۷۹) صفحات پر مشتمل اس رسالہ میں (۶۲۱) روات کے متعلق مختصراً امام دارقطنی رحمہ اللہ کا جرحاً و تعدیلاً کلام ذکر کیا ہے۔ یہ رسالہ ”کتب خانہ جمیلی“ لاہور سے ۱۴۰۴ھ میں شائع ہوا ہے۔

## ۱۰..... العلل المتناہیة فی الأحادیث الواہیة

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) کی یہ کتاب فقہی ابواب پر مرتب ہے، اس کتاب کا موضوع نہایت ضعیف روایات اور ان کے علل اور طرق کا ذکر کرنا ہے، موصوف کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

وقد جمعت فی هذا الكتاب الأحادیث الشدیة التزلزل الکثیرة العلل ورتبته کتباً علی نحو ترتیب کتب الفقہ یسهل المأخذ منه علی الطالب.

ترجمہ: میں نے اس کتاب میں نہایت کمزور روایات جن میں کثرت سے علتیں پائی جاتی ہیں ان کو جمع کیا ہے، میں نے اس کتاب کو فقہی ابواب پر مرتب کیا تاکہ طالب کے

لئے استفادہ میں آسانی ہو۔

کتاب کا آغاز ”کتاب التوحید“ سے اور اختتام ”المستشبع من الروایات الواہیة عن الصحابة“ پر ہوتا ہے۔ مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ روایت نقل کر کے وہ روایت جن صحابہ سے مروی ہے ان کے اسماء ذکر کرتے ہیں، پھر ترتیب سے ایک ایک روایت جمیع طرق کے ساتھ نقل کر کے اس پر کلام کرتے ہیں، مثلاً ”باب فرض طلب العلم“ کے تحت ”طلب العلم فریضة علی کل مسلم“ اس روایت کے تحت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کے تین طرق، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے چار طرق، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے چودہ طرق، اور دیگر جن صحابہ سے یہ روایت منقول ہے ان کے ایک ایک طرق ذکر کر کے آخر میں کلام کیا ہے۔

اس میں مصنف نے موضوع روایات کی بھی نشاندہی کی ہے۔ تقریباً چالیس کتب پر مشتمل اس کتاب میں (۱۵۷۹) روایات پر گفتگو کی ہے، مصنف نے ہر روایت کا حکم بھی بیان کیا ہے، یہ کتاب حسن ترتیب کی وجہ سے سابقہ تمام کتابوں پر فائق ہے۔ فقہی ترتیب کی وجہ سے اس سے استفادہ بھی آسان ہے، نیز اس میں اسناد و روایات دونوں کے متعلق کلام موجود ہے، یہ کتاب مولانا ارشاد الحق اثری مدظلہ کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ”ادارۃ العلوم الاثریہ“ فیصل آباد سے ۱۴۰۱ھ میں شائع ہوئی ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے اس کتاب کی تلخیص ”تلخیص العلل المتناہیة لابن الجوزی“ کے نام سے کی ہے۔ یہ تلخیص ”مکتبۃ الرشید“ ریاض سے طبع ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ کی موافقت کے بغیر ”العلل المتناہیة“ سے حکم نقل نہیں کرنا چاہئے، اس لئے کہ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کے کلام میں افراط و تفریط اور تشدد پایا جاتا ہے۔

## ۱۱..... بیان الوہم والإیہام فی کتاب الأحکام

امام ابوالحسن ابن القطان فاسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۸ھ) (علامہ عبدالحق اشبیلی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۱ھ) نے احادیث احکام پر تین کتابیں لکھیں ”الأحکام الکبری، الأحکام

الوسطی، الأحکام الصغریٰ“ ”الأحکام الکبریٰ“ نہایت طویل ہے اس میں احادیث کو اسانید کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور ”الأحکام الوسطی“ میں اسانید کو حذف کیا ہے اور اس کے عوض روایت پر علل کے لحاظ سے تفصیلی کلام کیا ہے، مقدمہ میں مصنف نے بیان کیا ہے کہ جس روایت پر میں خاموش رہوں یہ اُس کی صحت کی علامت ہے اور اگر روایت میں کوئی علت ہوگی تو میں اُسے بیان کروں گا۔ ”الأحکام الوسطی“ میں چونکہ روایات کے علل پر کلام ہے اس لئے محدثین اس کتاب کی طرف زیادہ متوجہ ہوئے۔ ”الأحکام الصغریٰ“ ”الأحکام الوسطی“ کا اختصار ہے، لیکن یہ نہایت مختصر کتاب ہے، مصنف نے اس میں زیادہ تراحمات سے متعلق انہی روایات کو نقل کیا ہے جو موطا مالک اور صحیحین میں موجود ہیں)۔ علامہ ابن القطان رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں ”الأحکام الوسطی“ کا نقد کیا ہے اور مصنف کے اوہام کو ذکر کیا ہے۔ اس میں ”قسم فی بیان الوہم“ کے عنوان کے تحت مصنف سے جو اوہام، تصحیفات، تحریفات ہوئی ہیں انہیں ابواب پر تقسیم کیا ہے، مثلاً ”باب الزیادۃ فی الأسانید، باب النقص فی الأسانید، باب نسبة الأحادیث إلى غیر روايتها“ وغیرہ۔ اور ایک عنوان قائم کیا ”قسم فی بیان الإیہام“ اس میں مصنف سے جو احادیث کی صحت و ضعف میں اوہام ہوئے ہیں انہیں ذکر کیا ہے، مثلاً انہوں نے کسی صحیح حدیث کو ضعیف کہا، یا ضعیف حدیث کو صحیح کہا، اس قسم کو بھی انہوں نے ابواب پر تقسیم کیا ہے، مثلاً ”باب أحادیث أوردھا علی أنها متصلة وھی منقطعة“ ”باب أحادیث ردھا بالانقطاع وھی متصلة“ وغیرہ۔ تو گویا اس کتاب میں مصنف نے علامہ عبدالحق اشبیلی رحمہ اللہ کے اوہام اور خطاؤں کو جمع کیا ہے۔ یہ کتاب دکتور حسین آیت سعید کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ چھ جلدوں میں ”دار طيبة“ ریاض سے طبع ہے۔

امام ابن قطان رحمہ اللہ سے اس کتاب میں جو اوہام اور خطائیں ہوئیں ان کی نشاندہی پر امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے ”الرد علی ابن القطان فی کتابہ بیان الوہم والإیہام“ اس کتاب میں امام ذہبی رحمہ اللہ نے ترتیب

وار امام ابن قطان رحمہ اللہ کی (۹۱) خطاؤں کو جمع کیا ہے۔ یہ کتاب ایک جلد میں مکتبہ ”الفاروق الحدیثیہ“ قاہرہ سے طبع ہے۔

## ۱۲..... الزهر المطلول فی الخبر المعلول

یہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی تالیف ہے، مصنف نے امام دارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) کی ”العلل الواردة“ کی تلخیص کی ہے۔ یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے۔ ❶

معاصر علماء کی علل حدیث پر لکھی گئی چار مفید کتابیں

اس نوع کے متعلق تفصیلات کے لئے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں:

## ۱..... علم علل الحدیث و دورہ فی حفظ السنة النبویة

دکتور وصی اللہ بن محمد عباس، یہ کتاب ”دار الإمام أحمد“ قاہرہ سے ۱۴۲۶ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۲..... قواعد العلل وقرائن الترجیح

یہ دکتور عادل بن عبد الشکور بن عباس کی تالیف ہے، ”دار المحدث“ سے ۱۴۲۵ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۳..... جهود المحدثین فی بیان علل الحدیث

یہ ابو عمرو علی بن عبد اللہ بن شدید صباح کی تالیف ہے، ”مجمع الملك فهد“ مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

## ۴..... المیسر فی علم علل الحدیث

مولانا عبد الماجد غوری صاحب مدظلہ کی تالیف ہے، یہ کتاب ”زمزم پبلشرز“ کراچی سے طبع ہے۔

## ﴿ ۴۲ ﴾ کتب التخریج

تعریف التخریج لغة: فی أصل اللغة اجتماع أمرین متضادین فی شیء واحد.

ترجمہ: تخریج لغت میں کہتے ہیں دو متضاد امرین کا ایک چیز میں جمع ہونا۔

تعریف التخریج اصطلاحاً: هو الدلالة على موضع الحديث في مصادره الأصلية التي أخرجته بسنده ثم بيان مرتبته عند الحاجة. ①

ترجمہ: تخریج اصطلاح میں کہتے ہیں کہ مصادرِ اصلیه سے حدیث کے مقام کی طرف دلالت کرنا، جس میں اس کو سند کے ساتھ بیان کیا گیا ہو، پھر ضرورت کے وقت اس کا مرتبہ بیان کرنا۔

کتب تخریج ان کتابوں کو کہا جاتا ہے جن کتابوں میں کسی دوسری کتاب کی معلق یا بے حوالہ احادیث کی سند اور اس کا حوالہ بیان کیا جائے، اور اگر ضرورت ہو تو روایت کی فنی حیثیت کی بھی وضاحت کی جائے، جیسے ہدایہ میں جو احادیث ہیں وہ بلا حوالہ ہیں، ان احادیث کی سند اور حوالہ تلاش کرنے کی غرض سے جو کتابیں لکھی گئی ہیں وہ ہدایہ کی تخریج کہلائیں گی۔ حدیث کی تخریج سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کو کن کن محدثین نے اپنی کتابوں میں کن مقامات پر نقل کیا ہے۔ تخریج حدیث سے روایت کی متعدد سندوں کا علم ہوتا ہے، مختلف سندوں کے تقابل سے روایت کے اتصال و انقطاع کا علم ہوتا ہے، کثرتِ طرق سے احادیث کے شواہد اور متابعات کا علم ہوتا ہے۔ روایت کی تخریج، معلق و مرسل روایات کی اسناد کا باقاعدہ آغاز علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) کی ”التمہید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید“ سے ہوا، اس میں موطا کی احادیث کو سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) نے صحیح بخاری میں ترجمۃ الباب میں بعض معلق



روایات ذکر کیں، ان کی اسناد و تحقیق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے ”تغلیق التعلیق“ کے نام سے کی۔

تخریج حدیث پر لکھی گئی معروف مطبوعہ کتب درج ذیل ہیں:

## ۱..... نصب الراية في تخریج أحادیث الهداية

علامہ جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف بن محمد زیلعی (متوفی ۷۶۲ھ) مسلک کے اعتبار سے ایک مستند حنفی عالم ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو رجال و حدیث میں نمایاں مقام عطا کیا تھا، آپ کے مزاج میں اعتدال تھا، آپ کی تصانیف میں دو کتابیں ”(۱) نصب الراية (۲) تخریج أحادیث الکشاف“ اہل علم کے درمیان معروف ہیں۔ ”نصب الراية“ میں ہدایہ میں موجود احادیث، روایات، آثار کی تخریج کی گئی ہے، ہدایہ میں موجود ہر روایت کے لئے اس کا حوالہ ذکر کرتے ہیں، اور روایت کی فنی حیثیت بھی بتاتے ہیں، اور اگر روایت میں کوئی ضعف ہو تو اس کی بھی نشاندہی کرتے ہیں، روایت حدیث پر ائمہ جرح و تعدیل کا کلام نقل کرتے ہیں، روایت کے طرق نقل کرتے ہیں، روایت کا صحت، حسن اور ضعف کے اعتبار سے درجہ بتاتے ہیں، روایت کے اتصال و انقطاع کی وضاحت کرتے ہیں، متعارض فیہ روایات میں تطبیق ذکر کرتے ہیں، ہر قول کو اس کے قائل کی طرف منسوب کرتے ہیں، جس کتاب میں وہ قول موجود ہو اُس کی بھی نشان دہی کرتے ہیں، یہ صرف ہدایہ کی تخریج ہی نہیں بلکہ احکام کی روایات اور آثار کا ایک انسائیکلو پیڈیا ہے۔ احادیث احکام سے واقفیت کے لئے دو کتابوں کا مطالعہ نہایت مفید ہے: ”نصب الراية، التلخیص الحبیر“

اس کتاب میں احادیث کی بڑی خدمت کی گئی ہے، تعصب سے ہٹ کر تمام روایات جمع کی ہیں، اس کتاب کی ضرورت فقیہ اور محدث دونوں کو ہے:

يحتاج إلى الفقيه المتمسك بالمذهب كذلك يحتاج إليه المحدث.

اس میں کتب حدیث سے حدیث کے طرق اور حدیث پر حکم ذکر کیا گیا ہے، اپنی آراء

کے بجائے ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال ذکر کئے ہیں، معروف کتب حدیث سے روایت کی تخریج کی ہے۔ اگر وہ روایت متعدد صحابہ سے مروی ہو تو جس صحابی سے جو روایت جس کتاب میں مروی ہے اس کی نشاندہی کی ہے۔ صاحب ہدایہ نے جو الفاظ ذکر کئے ہیں اگر وہ روایت بالمعنی کے قبیل سے ہوں تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، اگر کوئی روایت واثر نہ ملے تو اُس کی بھی صراحت کرتے ہیں۔

امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۲ھ) فرماتے ہیں:

إن الشيخ ابن الهمام كل ما ذكره في فتحه من أدلة مذهبنا، مستفاد من تخریج الإمام الزيلعي، ولم يزد عليه دليلاً، إلا في ثلاثة مواضع، منها مسألة المهر وقدر ما يجب. ①

ترجمہ: شیخ ابن ہمام نے ”فتح القدیر“ میں ہمارے مذہب کے جو دلائل نقل کئے ہیں وہ تمام امام زیلعی کی تخریج ”نصب الراية“ سے ماخوذ ہیں، انہوں نے اس پر کسی دلیل کا اضافہ نہیں کیا سوائے تین مقامات کے، ان میں ایک مسئلہ مہر اور اس کی مقدار کے وجوب کا۔

یہ کتاب علامہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی تصحیح و حواشی اور علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ کی تقدیم کے ساتھ چار جلدوں میں ”مؤسسة الريان“ سے ۱۴۱۸ھ میں شائع ہوئی ہے، ”قدیمی کتب خانہ“ کراچی سے بھی پانچ جلدوں میں محقق نسخہ شائع ہوا ہے۔

فائدہ: علامہ زیلعی کے نام سے دو علماء مشہور ہیں:

(۱) صاحب ”نصب الراية“ علامہ جمال الدین زیلعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ)

(۲) صاحب ”تبیین الحقائق شرح كنز الدقائق“ علامہ فخر الدین زیلعی رحمہ اللہ

(متوفی ۷۴۳ھ)

اول الذکر محدث ہیں اور ثانی الذکر فقیہ ہیں۔

فائدہ: شیخ ثناء اللہ زاہدی نے ”نصب الراية“ میں جن روایات کا تذکرہ آیا ہے انہیں حروفِ معجم کی ترتیب پر ”تحقیق الغایة بترتیب الرواة المترجم لهم فی نصب الراية“ میں ذکر کیا ہے، یہ کتاب ”دار اہل حدیث“ کویت سے ۱۴۰۸ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۲..... تخریج أحادیث الکشاف للزیلعی

علامہ جمال الدین زیلعی رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۷ھ) نے کشاف میں موجود احادیث کی تفصیل کے ساتھ تخریج اور حکم بیان کیا ہے۔

موصوف کو اللہ تعالیٰ نے علم حدیث میں تبحر عطا فرمایا تھا، آپ وسیع النظر اور معتدل مزاج عالم تھے، آپ کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے مختصراً حکم بیان کرتے ہیں، پھر روایت کی تخریج کرتے ہیں، اولاً صحیحین سے پھر دوسرے مصادر حدیث یعنی سنن، مصنفات، مسانید و معاجم سے، روایت میں کوئی علت ہو تو اس کی وضاحت کرتے ہیں، روایت کے دیگر طرق نقل کرتے ہیں، شواہد و متابع کا ذکر بھی کرتے ہیں، البتہ اس میں وہ مرفوع روایات جو صراحئاً بیان ہوئی ہیں ان کی تو مکمل تخریج ہے لیکن جو روایات اشارتاً ذکر ہوئی ہیں ان کی تخریج نہیں ہے، اسی طرح موقوف روایات و آثار کی بھی تخریج نہیں کی، چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

استوعب ما فیہ من الأحادیث المرفوعة، فأكثر من تبیین طرقها، وتسمیة مخرجیها، علی نمط ما فی أحادیث الهدایة. لکنہ فاتہ کثیر من الأحادیث المرفوعة، التی یذکرها الزمخشری بطریق الإشارة، ولم یتعرض غالباً لشیء من الآثار الموقوفة. ❶

ترجمہ: اس کتاب میں مرفوع احادیث کا استیعاب ہے، احادیث ہدایہ کی تخریج کی نہج پر اس میں روایت کے کثرت سے طرق اور روایت ذکر کرنے والے مآخذ کا ذکر کیا ہے،

لیکن ان سے بہت ساری وہ مرفوع احادیث رہ گئی ہیں جنہیں علامہ زنجشیری نے اشارتاً ذکر کیا، اسی طرح انہوں نے اکثر موقوف روایات کی طرف تعرض نہیں کیا (یعنی ان کی تخریج نہیں کی)۔

اس کتاب میں کل (۱۵۷۰) احادیث کی تخریج ہے۔ یہ کتاب عبد اللہ بن عبد الرحمن سعد کی تحقیق کے ساتھ ۴ جلدوں میں ”دار ابن خزیمہ“ ریاض سے ۱۴۱۲ھ میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کی تلخیص حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”الکافی الشافی فی تخریج أحادیث الکشاف“ کے نام سے کی، حافظ نے اختصار کے ساتھ کشاف میں موجود روایات کی تخریج اور حکم بیان کیا ہے۔ موجودہ کشاف کے نسخوں میں یہ تخریج حاشیہ میں طبع ہے، یہ اختصار اسی طرح ہے جیسے انہوں نے مصنف کی ”نصب الراية“ کا اختصار ”الدراية“ کے نام سے کیا تھا۔

### ۳..... البدر المنیر فی تخریج الأحادیث والآثار الواقعة

#### فی شرح الكبير

یہ علامہ سراج الدین عمر بن علی بن احمد المعروف ابن الملقن رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۴ھ) کی تالیف ہے، امام غزالی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۵ھ) نے فقہ میں ایک متن ”الوجیز“ کے نام سے لکھا، اس متن کی شرح علامہ عبد الکریم بن محمد قزوینی رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۳ھ) نے ”فتح العزیز بشرح الوجیز“ کے نام سے لکھی۔ پھر اس کتاب میں موجود احادیث، روایات اور آثار کی تخریج علامہ ابن الملقن رحمہ اللہ نے ”البدر المنیر“ کے نام سے کی۔ جو نسخہ ”دار الهجرة“ سے ۹ جلدوں میں شائع ہوا ہے، اس کے شروع میں ایک شاندار علمی مقدمہ ہے، جو ۳۴۳ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں تعریف تخریج، تاریخ تدوین تخریج اور اہمیت تخریج کے عنوانات کے تحت فن تخریج اور اس پر لکھی گئی کتابوں کا مختصر تعارف ذکر کیا ہے۔ مصنف کی تفصیلی سوانح اور تصنیفات کا بھی ذکر کیا ہے، اس مقدمہ کے مطالعہ سے علم

تخریج کی اہمیت اور اس فن پر اہل علم کی خدمات کا اندازہ ہوتا ہے۔ مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ یہ حدیث نقل کر کے جملہ طرق بالاستیعاب ذکر کرتے ہیں، ہر ہر سند پر نقد و جرح کرتے ہیں، سوال و جواب کی صورت میں اعتراضات کے جوابات دیتے ہیں، ایک ایک روایت پر کئی کئی صفحات پر مباحث ہیں، جو ان کی فن حدیث میں مہارت کی واضح دلیل ہے، مثلاً پہلی روایت ”هو الطهور ماؤه والحل ميتته“ اس حدیث پر صفحہ ۳۲۸ سے ۳۸۱ تک بحث کی ہے، پہلے سند کے ساتھ مکمل حدیث نقل کی، پھر یہ حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس وقت بیان کی؟ اس کا سبب کیا بنا؟ سائل کون تھا؟ سائل کے جواب میں حضور نے دو احکامات کیوں ارشاد فرمائے؟ حالانکہ سوال تو ایک چیز سے متعلق تھا، ان روایات کو بھی نقل کیا ہے جس میں ایک حکم کا ذکر ہے۔ پھر شارحین کے اقوال ذکر کئے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے، پھر امام حاکم، امام بیہقی، امام دارقطنی، امام ابو بکر بن خزیمہ رحمہم اللہ کے حوالے سے روایت کی تخریج کی، پھر ”الوجه الثانی من التعلیل: الاختلاف فی اسم سعید بن سلمة“ پھر ”الوجه الثالث من التعلیل، التعلیل بالإرسال“ پھر ”الوجه الرابع: التعلیل بالاضطراب“ تمام اضطرابات نقل کر کے جوابات دیئے ہیں، پھر طرق حدیث کا ذکر کیا ہے، اور اس حدیث کے نو طرق نقل کئے ہیں۔ پھر الفاظ حدیث پر بحث کی ہے، پھر اس پر بحث کی ہے کہ ”میتة“ سے کون سامیتہ مراد ہے، اور میت (بالتخفیف) اور میت (بالتشدید) میں کیا فرق ہے، لفظ ”إلا طهور“ پر بحث ہے، پھر لفظ ”الحل“ پر بحث ہے، ”بحر“ کس کو کہتے ہیں، اور بحر سے کیا مراد ہے، اس حدیث سے متعلق پندرہ فوائد نقل کئے ہیں، ”إن ركوب البحر جائز، إن ميتات البحر كلها حلال“ (مسلك شافعی کی وضاحت کی ہے) یہ تمام تفصیلات صرف ایک حدیث کی بحث میں ہیں، اسی طرح حدیث قلین اور بئر بضاعة والی روایت پر بھی تفصیلی گفتگو کی ہے۔ یہ کتاب مصطفیٰ ابو الغیط و عبد اللہ بن سلیمان کی تحقیق کے ساتھ ۹ جلدوں میں ”دار الهجرة“ سے ۱۴۲۵ھ میں شائع ہوئی۔ علامہ ابن الملقن رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب کا اختصار ”خلاصة البدر المنير“

کے نام سے کیا، یہ خلاصہ دو جلدوں میں ”مکتبۃ الرشید“ سے ۱۴۱۰ھ میں شائع ہوا ہے۔

## ۴..... المغنی عن حمل الأسفار فی الأسفار فی تخریج

### ما فی الإحیاء من الأخبار

یہ علامہ زین الدین عبدالرحیم بن حسین بن عبدالرحمن المعروف علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) کی تصنیف ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۵ھ) نے ایک معروف کتاب لکھی ”إحیاء علوم الدین“ کے نام سے جو پانچ جلدوں میں طبع ہے، اس کتاب میں بہت سی روایات ایسی ہیں جو غیر مستند تھیں، اس کتاب میں روایات اور آثار کثرت کے ساتھ ہیں لیکن نہ اس کی تخریج کی گئی ہے اور نہ اس میں صحت کا التزام کیا گیا ہے، چونکہ یہ کتاب اہل علم اور عوام دونوں میں مقبول و متداول ہے، اس لئے ضرورت تھی کہ اس کتاب کی تخریج کی جائے، چنانچہ حافظ کے استاد علامہ عراقی رحمہ اللہ نے اس کتاب کی روایات کی تخریج کی، جن روایات میں ضعف تھا ان کی نشاندہی کی، اور جن کی سند پر کلام تھا اس کی وضاحت کی، مختصراً روایات کے طرق ذکر کئے، روایت کی تخریج کی، اگر روایت کے بعینہ الفاظ نہیں ملے تو ہم معنی الفاظ کی نشاندہی کی، جن روایات کا سرے سے وجود نہیں تھا، یا اس کی سند نہیں تھی، یا وہ غیر مستند تھی تو اس کی بھی وضاحت کی، علامہ عراقی رحمہ اللہ عموماً تین چیزوں کا اہتمام کرتے ہیں، روایت کس نے نقل کی ہے، راوی حدیث کون ہے اور روایت کا حکم کیا ہے، جیسے ”أخرجه الدارمی من حدیث أبی ہریرۃ بسند ضعیف“

یہ کتاب ایک جلد میں ”دار ابن حزم“ سے ۱۴۲۶ھ میں شائع ہوئی ہے۔ ”مکتبہ رشیدیہ“ کوئٹہ سے ”إحیاء علوم الدین“ کا جو نسخہ شائع ہوا ہے اس کے حاشیہ میں یہ تخریج موجود ہے۔

جو روایات علامہ عراقی رحمہ اللہ سے رہ گئیں ان کی تخریج علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے ”تحفة الأحياء فیما فات من تخریج أحادیث الإحياء“

کے نام سے کی، موصوف نے اس میں ان جملہ روایات کا ذکر کیا جو علامہ عراقی رحمہ اللہ سے رہ گئی تھیں یا ان کو نہیں ملی تھیں، موصوف نے بڑی محنت، تلاش اور جستجو کے ساتھ تمام روایات کو جمع کیا ہے، اس سے ان کی علم حدیث و رجال میں مہارت اور اس فن کے نشیب و فراز سے واقفیت کا علم ہوتا ہے۔

## ۵..... الابتهاج بتخریج أحادیث المنهاج

قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۵ھ) نے اصول فقہ پر ”منهاج الوصول إلى علم الأصول“ لکھی، اس کتاب میں موجود احادیث کی تخریج علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) نے ”الابتهاج بتخریج أحادیث المنهاج“ کے نام سے لکھی، اس کتاب میں بترتیب تمام احادیث و آثار کی تخریج ہے۔ یہ کتاب سمیر طہ مجذوب کی تحقیق کے ساتھ ”عالم الکتب“ بیروت سے ۱۴۰۵ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۶..... الدراية في تخریج أحادیث الهداية

امام ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد المعروف حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ)

حافظ نے علامہ زیلعی رحمہ اللہ کی دو کتابوں کی تلخیص کی ہے ”نصب الراية“ کی تلخیص ”الدراية“ کے نام سے، اور ”تخریج أحادیث الکشاف“ کی تلخیص ”الکافی الشافی فی تخریج أحادیث الکشاف“ کے نام سے۔

علامہ زیلعی رحمہ اللہ نے روایات پر جو تفصیلی مباحث ذکر کی ہیں یہ ان میں سے منتخب مباحث اور طرق کو اختصار کے ساتھ نقل کرتے ہیں، اگر کہیں صاحب ہدایہ کے الفاظ بعینہ انہیں نہیں ملتے تو یہ ”لم أجد“ کہتے ہیں، اب اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حدیث ہی نہیں ہے بلکہ بسا اوقات وہ روایت ہوتی ہے، البتہ اس کے الفاظ مختلف ہوتے ہیں، لیکن مفہوم وہی ہوتا ہے جو صاحب ہدایہ نے نقل کیا ہے۔ صاحب ہدایہ اکثر روایات بالمعنی نقل کرتے ہیں، اگر بعینہ الفاظ نہ ملیں تو یہ حکم فوراً انہیں لگانا چاہئے کہ وہ روایت نہیں ہے، عموماً

اس روایت کے ہم معنی الفاظ یا اس کا مفہوم کسی روایت یا اثر میں موجود ہوتا ہے۔ علامہ زیلعی رحمہ اللہ نے جو کثرت طرق نقل کئے ہیں حافظ نے ان میں سے بہت سے طرق کا ذکر نہیں کیا ہے۔ یہ کتاب اس اعتبار سے بہت مفید ہے کہ اس میں مختصر وقت میں روایت کی تخریج، طرق اور حکم جلد معلوم ہو جاتا ہے، مثلاً علامہ زیلعی رحمہ اللہ نے پہلی حدیث ”اُتِیَ سِبَاطَةُ قَوْمٍ“ کے طرق و شواہد طبرانی، ابوداؤد، منذری، المستدرک اور ابن ماجہ سے نقل کئے ہیں، پھر ان کے الفاظ میں فرق بیان کیا، اور یہ روایت کن صحابہ سے مروی ہے اور روایات میں کون کون اسے نقل کرتے ہیں اس کی نشاندہی کی ہے۔ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ اور علامہ علاء الدین کے اوہام کی نشان دہی کی ہے۔ اب اس ایک روایت پر تقریباً دو صفحوں پر بحث ہے، جبکہ حافظ نے اس روایت کو ابن ماجہ سے نقل کر کے مختصر کلام کیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر اختصار کے ساتھ ہدایہ کی روایات اور آثار کی تخریج و حکم دیکھنا ہو تو ”الدراية“ کا مطالعہ مفید ہے اور اگر تفصیلی مباحث اور اس فن کے ساتھ مناسبت اور عمق پیدا کرنا ہو تو ”نصب الراية“ کا مطالعہ مفید ہے۔

اس کتاب میں کل (۱۰۸۵) روایات و آثار کی تخریج ہے، یہ کتاب سید عبد اللہ ہاشم یمانی کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ و جلدوں میں ”دار المعرفة“ سے شائع ہوئی ہے۔ ”مکتبہ رحمانیہ“ لاہور سے ہدایہ کا جو نسخہ طبع ہے اس کے حاشیہ میں علامہ لکھنوی رحمہ اللہ کے حواشی کے ساتھ بھی طبع ہے۔

## ۷..... التلخیص الحبر فی تخریج أحادیث الرافعی الكبير

یہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی تصنیف ہے، یہ کتاب علامہ ابن الملقن رحمہ اللہ کی ”البدر المنیر“ کی نہایت عمدہ تلخیص ہے، اس کتاب کی ترتیب میں حافظ نے منہج وہی رکھا ہے جو ”البدر المنیر“ کا ہے، حافظ کا اسلوب یہ ہے کہ سب سے پہلے الفاظ حدیث ذکر کرتے ہیں، پھر اس کی تخریج کرتے ہیں، سند پر گفتگو کرتے ہیں، روایات کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال ذکر کرتے ہیں، ضبط کلمات، روایت کے



طرق اور ان پر جرحاً و تعدیلاً گفتگو کرتے ہیں، حدیث سے متعلق فوائد و نکات ذکر کرتے ہیں۔ اس میں شوافع کے احکام کی روایات نہایت تفصیل کے ساتھ آئی ہیں، ”تنبیہ“ اور کہیں ”فائدہ“ کا عنوان ڈال کر موضوع سے متعلق کوئی بحث رہ گئی ہو تو اس کو ذکر کرتے ہیں۔ کوئی روایت ایسی نہیں ہے جس پر کلام کی ضرورت ہو اور حافظ نے نہ کیا ہو، اس لئے بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ اگر حافظ ”فتح الباری“ اور ”التلخیص الحبیر“ میں کسی روایت کو ذکر کر کے کلام نہ کریں تو یہ کم از کم حسن درجہ کی ضرور ہوتی ہے، دیکھئے: ❶

جو شخص فن حدیث اور رجال پر دسترس چاہے اور احکامات سے متعلق جملہ روایات پر مطلع ہونا چاہے تو وہ ان تین کتابوں کا مطالعہ کرے ”نصب الرایۃ، التلخیص الحبیر، إعلاء السنن“

## ۸..... نتائج الأفكار فی تخریج أحادیث الأذکار

یہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی تصنیف ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) نے ”الأذکار“ کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دن و رات کے اذکار اور مختلف مواقع پر آپ سے منقول مسنون دعاؤں کا تذکرہ کیا ہے:

جمع فیہ أذکار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی أحوالہ کلہا محذوفۃ الأسانید مبینا الصحیح من الضعیف فیہا مستمداً ذلک من کتب المعتمد الأصول عند العلماء المسلمین فی أسلوب جزیل وعبارة سهل و بیان لما یشکل من معانی الکلمات الغریبۃ فی الأحادیث النبویۃ.

یعنی امام نووی نے احادیث کو بغیر اسناد کے ذکر کیا تھا اور حدیث کی صحت اور ضعف کو بیان نہیں کیا تھا، البتہ جو روایات ذکر کی تھیں وہ عموماً معتبر کتابوں سے لی تھیں، کتاب میں ان کا اسلوب یہ رہا ہے کہ مختصر الفاظ اور واضح عبارت کے ساتھ کلمات غریبہ کی تشریح بیان

کرتے ہیں اور مشکل الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں۔

حافظ نے اس کتاب پر تخریج کا انتخاب اس لئے کیا کہ یہ اذکار پر لکھی گئی کتابوں میں جامع اور مستند کتاب ہے، کتاب کے مصنف امام نووی رحمہ اللہ کا اس فن میں ایک نمایاں مقام ہے۔ حافظ کا تخریج میں اسلوب یہ رہا ہے کہ وہ مختصر الفاظ میں حدیث کی تخریج ذکر کرتے ہیں، مثلاً ”أفضل الذكر لا إله إلا الله وأفضل الدعاء الحمد لله“ اس کی تخریج یوں بیان کی ہے ”أخرجه الترمذی والنسائی عند يحيى بن حبيب، وأخرجه ابن حبان على محمد بن علي، وأخرجه ابن ماجه عن عبد الرحمن بن إبراهيم“ پھر روایت کا حکم بیان کرتے ہیں، جیسے ”قال الترمذی حسن غریب“، بعض مواقع پر اپنی رائے بھی ذکر کرتے ہیں، ان کی یہ تخریج نہایت ہی مفید ہے، اس لئے کہ اس میں بیک وقت اصل ماخذ سے تخریج، راوی کا نام اور حکم معلوم ہو جاتا ہے، یہ کتاب دو جلدوں میں ”دار الكتب العلمية“ سے شائع ہوئی ہے۔

## ۹..... هداية الرواة إلى تخریج أحادیث المصابيح والمشكاة

یہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی تصنیف ہے۔ امام بغوی رحمہ اللہ (متوفی ۵۱۶ھ) نے ”المصابيح“ کے نام سے کتاب لکھی، علامہ ولی الدین تبریزی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۱ھ) نے ”مشكاة المصابيح“ لکھی، یعنی اس کتاب میں جو روایات امام بغوی رحمہ اللہ سے رہ گئی تھیں ان کا اضافہ کیا اور دو فصلوں کے بجائے تین فصلیں ذکر کیں، فصل اول میں صحیحین اور فصل ثانی میں عموماً سنن اربعہ اور فصل ثالث میں دیگر کتب حدیث سے اس باب کی مناسبت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بغوی رحمہ اللہ نے صحابی کا نام اور حوالہ ذکر نہیں کیا تھا، انہوں نے یہ دونوں چیزیں ذکر کیں اور فصل ثالث کا اضافہ بھی کیا، گویا انہوں نے تین کام کئے، راوی کی نشاندہی، کتاب کی نشاندہی، فصل ثالث کا اضافہ۔ چونکہ خطیب تبریزی رحمہ اللہ نے صرف اتنا حوالہ دیا تھا کہ یہ روایت بخاری یا مسلم میں ہے، آگے یہ وضاحت نہیں کی تھی کہ یہ روایت کس کتاب اور کس باب میں ہے، اور روایت کی فنی حیثیت

کیا ہے، اور حوالہ بھی بسا اوقات ایک ہی نقل کیا، تو حافظ نے کتاب کی افادیت اور جامعیت کی وجہ سے اس کا انتخاب کیا اور اس کی تخریج کی۔ حافظ کا اسلوب یہ ہے کہ روایت نقل کر کے اصل مخرج سے حدیث کا حوالہ دیتے ہیں، مثلاً اگر وہ روایت ترمذی میں ہے تو امام ترمذی نے کس باب میں اس کو نقل کیا اور کس صحابی سے نقل کیا، اور روایت کس درجہ کی ہے، اور اگر دیگر کتب میں وہ حدیث بعینہ یا اس کے ہم معنی الفاظ موجود ہوں تو اس کی بھی نشاندہی کرتے ہیں، اگر وہ روایت مکمل صحاح ستہ میں ہے تو اس کی بھی تخریج کرتے ہیں، مثلاً یہ حدیث ”إذا اشتد الحر فأبردوا عن الصلاة“ یہ روایت بخاری، مسلم، ابو داود اور نسائی میں ہے، تو حافظ نے تخریج کے دوران ان سب کا حوالہ دیا ہے۔ اسی طرح ”غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم“ اس فن سے مناسبت اور عمق کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہے، خصوصاً مشکوٰۃ پڑھنے پڑھانے والوں کے لئے۔ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) نے اس کتاب پر مزید اضافات کئے ہیں، اگر کوئی بات حافظ سے رہ گئی تھی تو انہوں نے اُسے ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کے آخر میں علامہ صلاح الدین علانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۱ھ) کا رسالہ ہے، جس میں انہوں نے مصابیح کی وہ روایات جن کو علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) نے موضوع قرار دیا تھا، علامہ علانی رحمہ اللہ نے ان روایات کے جوابات دیئے ہیں۔ کتاب کے مقدمہ میں ہے کہ امام بغوی رحمہ اللہ کی مصابیح کی چند احادیث کے بارے میں سوال کیا گیا جنہیں بعض متاخرین علماء نے علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے موضوع کہا، حالانکہ ان میں سے اکثر احادیث اس طرح نہیں ہیں:

فقد وقع السؤال عن عدة أحاديث مما عده الإمام أبو محمد البغوي رحمه الله في كتابه الموسوم بالمصابيح من الحسان أوردھا عليه بعض المتأخرين اعتماداً على ذكر الإمام أبو الفرج بن الجوزي لها في كتابه الذي جمع فيه على زعمه الأحاديث الموضوعة، وحكم بأنها كذلك،

فنظرت فیہا، فإذا غالبها لیس کما ذکر۔

اس کتاب میں (۱۹) روایات کے جوابات ہیں۔ رائج یہی ہے کہ یہ تصنیف علامہ علائی رحمہ اللہ کی ہے، علامہ سخاوی رحمہ اللہ ”أنا مدينة العلم“ والی روایت کے تحت علامہ علائی رحمہ اللہ کا کلام اس سے نقل کیا ہے۔<sup>①</sup>

اسی طرح علامہ زرکشی رحمہ اللہ نے ”المعتبر“ (ج ۲ ص ۴۵۴) اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے سنن ابی داود کی شرح میں روایات کی تحقیق میں علامہ علائی کا کلام اسی سے نقل کیا ہے۔<sup>②</sup>

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس رسالہ سے استفادہ کر کے معمولی اضافات کے ساتھ مصابیح کی روایات کے جوابات دیئے ہیں، اس رسالہ کا تذکرہ حافظ نے خود امام نووی رحمہ اللہ کی ”الأذکار“ کی تخریج میں صلاة التبیح کی بحث میں کیا ہے۔ اسی طرح علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ”اللائی المصنوعة“ (ج ۱ ص ۳۳۴) میں حافظ کے رسالہ کا ذکر کیا ہے۔ اس رسالہ کا نام ”الأجوبة على أحاديث المصابيح“ ہے۔

مصابیح اور مشکوٰۃ کی روایات کی یہ تخریج چھ جلدوں میں ”دار ابن قیم“ سے طبع ہے۔

۱۰..... منية الألمعی فیما فات من تخریج أحادیث

## الهدایة للزیلعی

علامہ زین الدین قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) یہ ایک مختصر رسالہ ہے، جس میں مصنف نے ان روایات کی تخریج کی ہے جو علامہ زیلعی رحمہ اللہ سے رہ گئی تھیں، جو روایات و آثار انہیں نہیں ملے تو مصنف نے نہایت جستجو اور تلاش کے ساتھ ان روایات اور آثار کی تخریج کی ہے۔ یہ کتاب ”الرحیم اکیڈمی“ کراچی سے طبع ہے۔ اسی طرح علامہ قاسم رحمہ اللہ نے ”إحياء علوم الدين“ جو امام غزالی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۵ھ) کی

① المقاصد الحسنة: ص ۱۷۰، رقم: ۱۸۹

② عون المعبود وحاشیة ابن قیم: ج ۱۲ ص ۳۹

کتاب ہے، اس کتاب کی روایات کی تخریج علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) نے کی ہے، ان کو جو روایات نہیں ملیں تو علامہ قطلوبغا رحمہ اللہ نے اُن کی بھی تخریج ”تحفة الأحياء فيما فات من تخریج أحادیث الإحياء“ کے نام سے کی ہے۔

## ۱۱..... مناهل الصفا فی تخریج أحادیث الشفا

یہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی تصنیف ہے، قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۴ھ) نے ”الشفاء بتعريف حقوق المصطفى“ کے نام سے سیرت پر ایک لا جواب کتاب تصنیف کی، کتاب کی مقبولیت کی وجہ سے کئی اہل علم نے اس کی شروحات لکھیں، جن میں دو شروحات معروف ہیں ”شرح الشفاء“ ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) ”نسیم الرياض فی شرح الشفاء للقاضی عیاض“ علامہ خفاجی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۹ھ)۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ”الشفاء“ میں موجود روایات کی اختصار کے ساتھ تخریج کی ہے، یہ صرف حوالہ بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت فلاں فلاں کتاب میں ہے، کتاب اور باب کی تعیین نہیں کرتے، اور کہیں کہیں حکم بھی بیان کرتے ہیں، لیکن انہوں نے اس کا التزام نہیں کیا۔ یہ کتاب ایک جلد میں مصر سے شائع ہوئی ہے۔

## ۱۲..... تخریج شرح العقائد للنسفية

یہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی تصنیف ہے، علامہ تفتازانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۲ھ) نے ”عقائد“ متن کی ”شرح العقائد“ کے نام سے شرح لکھی، جو علم عقائد پر معروف و متداول کتاب ہے، اس کتاب میں موجود روایات کی تخریج علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے کی۔ یہ مختصر چھ صفحات پر مشتمل رسالہ ہے، جو بعض شرح عقائد کے نسخوں کے آخر میں ملحق ہے۔

شرح عقائد میں بعض روایات علامہ تفتازانی رحمہ اللہ نے موضوع ذکر کی ہیں، مثلاً

”القرآن کلام اللہ غیر مخلوق“ موصوف کو علوم عقلیہ میں اللہ تعالیٰ نے بلند مقام عطا کیا تھا، لیکن علوم نقلیہ کے ساتھ آپ کی مناسبت کم تھی، جیسے امام غزالی اور امام رازی رحمہما اللہ کی۔

علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے بھی شرح عقائد کی احادیث کی تخریج کی ہے، ان کی تصنیف کا نام ”بغیۃ الراشد فی تخریج أحادیث شرح العقائد“ ہے۔ ❶

علامہ وحید الزمان بن مولانا مسیح الزمان رحمہ اللہ نے اس کتاب کی نہایت عمدہ تخریج ”أحسن الفوائد فی تخریج أحادیث شرح العقائد“ کے نام سے کی، یہ تخریج مطبوعہ ہے، شرح عقائد کے پاکستانی نسخوں کے آخر میں ملحق ہے۔

### ۱۳..... الفتح السماوی بتخریج أحادیث القاضی البیضاوی

یہ علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۳۱ھ) کی تصنیف ہے، قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۵ھ) کی مشہور تفسیر ”أنوار التنزیل وأسرار التأویل المعروف تفسیر البیضاوی“ کو اللہ تعالیٰ نے کافی مقبولیت عطا فرمائی، یہ تفسیر علامہ زنجشیری رحمہ اللہ کی ”الکشاف“ اور امام رازی رحمہ اللہ کی ”التفسیر الکبیر“ سے ماخوذ ہے، تفسیر بالدرایہ میں اس کا نمایاں مقام ہے۔ اس میں اختصار کے باوجود تمام اہم مباحث کا ذکر ہے۔ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ نے ہر سورت کے آخر میں جو روایات نقل کی ہیں وہ اکثر موضوع ہیں، عموماً یہ روایات تفسیر کشاف سے منقول ہیں۔ تفسیر میں غیر مستند روایات کی وجہ سے ضرورت تھی کہ اس کی تخریج کی جائے، تو علامہ مناوی رحمہ اللہ نے یہ کتاب تصنیف کی، آپ کی تصنیفات میں مشہور کتب یہ ہیں ”فیض القدیر شرح جامع الصغیر، الفتح السماوی، الکواکب الدریۃ فی تراجم السادة الصوفیة، الیواقیت والدرر فی شرح نخبة ابن حجر“

”الفتح السماوی“ کے شروع میں ایک مقدمہ ہے، جس میں قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کے تفصیلی سوانح ذکر کی ہے اور ان کی ۹۱ تصنیفات کا بھی ذکر کیا ہے، تصنیفات کا ذکر نمبر شمار کے ساتھ کیا ہے، مطبوعہ غیر مطبوعہ کی وضاحت بھی کی ہے، قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کی سوانح اور تصنیفات کے تعارف کے لئے یہ ایک مفید مقدمہ ہے۔ علامہ مناوی رحمہ اللہ میں تعصب نہیں تھا، اس لئے بعض مقامات پر شوافع کے مستدلات پر نقد کیا ہے، بعض مقامات پر قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کے تسامحات کی بھی نشاندہی کی ہے، مثلاً ”غیر المغضوب علیہم ولا الضالین“ کی تفسیر میں قاضی بیضاوی رحمہ اللہ نے صیغہ تمریض کے ساتھ ذکر کیا کہ مغضوب سے مراد یہود ہیں، پھر درایت کی روشنی میں اس طرف میلان ظاہر کیا کہ مغضوب سے مراد ”العصاة“ یعنی نافرمان ہیں اور ضالین سے مراد ”الجاهلون باللہ“ یعنی اللہ تعالیٰ سے ناواقف لوگ مراد ہیں۔ جب مستند مرفوع احادیث کی روشنی میں مغضوب سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں، تو پھر قیل وقال اور درایت کی طرف جانے کی آخر ضرورت ہی کیا ہے۔ علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَيَرِدُ ذَلِكَ فِي حَدِيثٍ صَحِيحٍ أَوْ حَسَنٍ، وَهُوَ مَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ، وَابْنُ حَبَانَ فِي صَحِيحِهِ. وَهَكَذَا فَسَّرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ مَسْعُودٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ عَنْهُمْ، وَعَنْ غَيْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابِ وَالتَّابِعِينَ فَالْعَدُولُ عَنْهُ إِلَى الْآخِرِ بِالرَّأْيِ غَيْرُ قَوِيمٍ. ①

ترجمہ: مغضوب سے یہود مراد لینے پر صحیح یا حسن روایت موجود ہے، اس روایت کو امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کیا ہے، امام ترمذی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے، امام ابن حبان نے اس روایت کو صحیح میں نقل کیا ہے۔ علامہ ابن جریر نے یہی تفسیر حضرت ابن عباس، حضرت ابن مسعود اور زید بن اسلم سے نقل کی ہے۔ ان کے علاوہ بھی (بہت سے) صحابہ و تابعین سے یہی تفسیر منقول ہے۔ اس تفسیر کو چھوڑ کر رائے کی طرف عدول کرنا درست نہیں ہے۔

اسی طرح ”فَمَا فَوْقَهَا“ کی وضاحت صحیح مسلم کی اس روایت میں موجود ہے:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً، فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ،  
وَمُحِيتُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ.

قاضی بیضاوی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صیغہ مجہول ”رُوی“ کے ساتھ نقل کیا، تو امام مناوی رحمہ اللہ نے اس پر گرفت کرتے ہوئے فرمایا:

وَقَوْلُهُ رُويَ إِيرَادُ لَمَّا هُوَ فِي مَرْتَبَةٍ عَلِيَا مِنَ الصَّحَّةِ بِلَفْظِ رُويَ وَهُوَ صِيغَةُ تَمْرِیضٍ وَذَلِكَ مَنَافٍ لَطَرِيقِ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

ترجمہ: قاضی بیضاوی رحمہ اللہ نے صحت کی عالی مرتبہ روایت کو صیغہ تمریض کے ساتھ نقل کیا، یہ محدثین کے طریقہ کے منافی ہے۔

اسی طرح قاضی بیضاوی رحمہ اللہ نے ”لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ“ کی تفسیر میں صیغہ مجہول کے ساتھ ذکر کیا کہ ”حسنى“ سے مراد جنت اور ”زیادة“ سے مراد لقاء ہے، حالانکہ صحیح مرفوع حدیث میں اس آیت کی تفسیر موجود ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار اور لقاء ہے، مصنف نے علامہ زنجشیری معتزلی سے متاثر ہو کر مستند مرفوع حدیث سے ثابت تفسیر کو صیغہ تمریض کے ساتھ ذکر کیا۔ وہ مرفوع روایت یہ ہے:

عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ:  
(لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ) وَقَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ  
النَّارِ النَّارَ، نَادَى مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا يُرِيدُ أَنْ  
يُنْجِزَ كُمُوهُ، فَيَقُولُونَ: وَمَا هُوَ؟ أَلَمْ يُثَقِّلِ اللَّهُ مَوَازِينَنَا، وَيُبَيِّضْ وَجُوهَنَا،  
وَيُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ، وَيُنْجِنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ،  
فَوَاللَّهِ مَا أَعْطَاهُمُ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ يَعْنِي إِلَيْهِ وَلَا أَقَرَّ  
لَا غَيْرُهُمْ. ①



ترجمہ: صہیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بھلائی کی، ان کیلئے بھلائی ہے اور زیادہ ہے، اور فرمایا جب جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا اے جنت والو! تمہارے لئے اللہ کے ہاں ایک وعدہ ہے، وہ ارادہ کرتا ہے کہ اس کو تم سے پورا کر دے۔ وہ کہیں گے کہ وہ کیا ہے؟ کیا اللہ نے ہمارے ترازوؤں کو وزنی نہیں کیا اور ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا۔ ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں آگ سے نجات نہیں دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دیں گے وہ اس کی طرف دیکھیں گے، اللہ کی قسم! اللہ نے کوئی چیز ان کو اس نظر یعنی اپنی جانب نظر سے زیادہ پسندیدہ عطا نہیں کی ہوگی، اور نہ اس سے زیادہ آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی چیز عطا کی ہوگی۔

قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کی عبارت یہ ہے:

وقيل الحسنی الجنة والزيادة هي اللقاء.

علامہ مناوی رحمہ اللہ نے ان کی گرفت ان الفاظ میں کی ہے:

هَذَا هُوَ الثَّابِتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ، وَعَنْ أَصْحَابِهِ: أَبِي بَكْرٍ وَصَحَابَتُهُ وَأَبِي مُوسَى وَعِبَادَةُ وَغَيْرُهُمْ، وَالْأَحَادِيثُ فِيهِ كَثِيرَةٌ فَحِكَايَةُ الْمُؤَلَّفِ لَهُ تَغْفِلُ غَيْرَ جَيِّدٍ وَلَعَلَّهُ مَشَى عَلَى قَوْلِ الزَّمَخْشَرِيِّ. ①

خلاصہ کلام یہ ہے کہ علامہ مناوی رحمہ اللہ کی یہ تخریج نہایت عمدہ ہے، اس میں جہاں روایت کی تخریج ملے گی وہاں مصنف کے تسامحات کی نشاندہی بھی کی ہے، اس کا موجودہ حاشیہ بھی بہت مفید ہے، علامہ مناوی رحمہ اللہ نے کتاب میں جو حوالہ جات دیئے ہیں محشی نے جلد اور صفحہ نمبر کے ساتھ اس کی تخریج کی ہے اور مزید طرق بھی نقل کئے ہیں، اس کتاب کا حاشیہ بھی افادیت میں تخریج سے کم نہیں ہے، اگر علامہ مناوی رحمہ اللہ نے کوئی حوالہ اشارتاً دیا ہے تو اس کی بھی حاشیہ میں تخریج کی ہے۔ یہ کتاب تین جلدوں میں احمد مجتبیٰ کی تحقیق کے ساتھ ”دار العاصمۃ“ سے طبع ہے۔

## ۱۴..... الهدایة فی تخریج أحادیث البدایة

یہ علامہ احمد بن محمد بن صدیق الغماری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۸۰ھ) کی تصنیف ہے، علامہ ابن رشد مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۵ھ) کی مشہور و معروف کتاب ”بدایة المجتهد“ ہے، علامہ غماری رحمہ اللہ نے اس کتاب میں موجود روایات، احادیث اور آثار کی تخریج کی ہے۔ مالکی علماء میں علامہ ابن رشد مالکی رحمہ اللہ کا مقام بہت بلند ہے، ان کی تصنیفات میں معروف ”بدایة المجتهد“ ہے، اس کتاب میں فقہ کے امہات مسائل کا ذکر ہے، فقہاء کے مذاہب و دلائل کا بھی ذکر ہے، فقہ مقارن میں یہ کتاب نہایت اہمیت کی حامل ہے، مصنف نے بغیر کسی تعصب کے مذاہب، آراء اور ادلہ ذکر کئے ہیں۔ اس کتاب میں جا بجا احادیث و آثار کا ذکر ہے، کتاب کے مہتمم بالشان ہونے کی وجہ سے تخریج کی ضرورت تھی، تو علامہ غماری رحمہ اللہ نے نہایت تحقیق کے ساتھ اس کا حق ادا کیا۔ علامہ غماری رحمہ اللہ کا اس کتاب میں اسلوب یہ ہے کہ حدیث نقل کرتے ہیں اور جس محدث نے اس حدیث کو بالسند نقل کیا ہے اس کی نشان دہی کرتے ہیں، اور جن الفاظ کے ساتھ محدثین نے اس روایت کو ذکر کیا ہے اس کی بھی وضاحت کرتے ہیں۔ اگر روایت کے الفاظ بعینہ نہ ملیں تو صراحت کر کے بتلاتے ہیں کہ یہ الفاظ مجھے نہیں ملے۔ البتہ دیگر کتب حدیث میں یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے، روایت کے دیگر طرق بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً ”رفع عن أمتی الخطأ والنسیان“ اب اس کی تخریج ان الفاظ میں کی ہے ”أخرجہ ابن ماجہ والطحاوی والطبرانی وابن حبان والدارقطنی والحاکم والبیہقی“ پھر طحاوی اور دارقطنی نے کن الفاظ کے ساتھ روایت نقل کی ہے اُسے ذکر کیا ہے۔ البتہ موصوف نے صرف مرفوع روایات کی تخریج کی، موقوف اور مقطوع روایات و آثار کی تخریج نہیں کی، موصوف مقدمہ میں لکھتے ہیں:

وَأَقْتَصَرْتُ فِيهِ عَلَى الْأَحَادِيثِ الْمَرْفُوعَةِ، وَلَمْ أَتَعَرَّضْ لِتَخْرِيجِ الْآثَارِ

المَوْقُوفَةِ، إِذْ لَا نَرَى حُجَّةً فِي مَوْقُوفٍ ①

ترجمہ: میں نے اس کتاب میں مرفوع احادیث کی تخریج پر اکتفا کیا ہے، میں نے موقوف روایات و آثار کی تخریج کی طرف تعرض نہیں کیا، اس لئے کہ ہم موقوف روایت کو حجت نہیں سمجھتے۔  
(در حقیقت موقوف و مقطوع روایات اور آثار کی تخریج مرفوع روایات کی تخریج سے کہیں زیادہ مشکل ہے، اس فن سے وابستہ حضرات پر یہ بات مخفی نہیں) اس کتاب میں کل (۱۷۹۹) مرفوع روایات کی تخریج ہے۔ یہ کتاب ۸ جلدوں میں ”عالم الکتب“ سے ۱۴۰۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

فائدہ: مصنف نے اپنا نام و نسب اور اپنے آباء و اجداد کے حالات ”التصور والتصدیق بأخبار الشیخ سیدی محمد بن الصدیق“ میں نقل کئے ہیں۔

## ۱۵..... إرواء الغلیل فی تخریج أحادیث منار السبیل

محدث کبیر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ)

هو من أمهات كتب مذهب الإمام أحمد الذي جمع من الأحاديث مادة غزيرة حتى بلغ عددها ثلاثة آلاف حديث أو زادت الباعث على هذا التخریج أنه لا يوجد بين أيدي أهل العلم والطلاب كتاب مطبوع في تخریج كتاب في الفقه الحنبلي كما للمذاهب الأخرى مثلاً نصب الراية وتلخيص الحبير وغيرهما.

یعنی امام احمد کی مذاہب پر لکھی گئی کتابوں میں ”منار السبیل“ کے نام سے ہے، یہ کتاب نہایت جامع ہے، اس اعتبار سے کہ اس میں کثرت سے احادیث اور روایات ذکر کی گئی ہیں، جن کی تعداد ایک اندازے کے مطابق تین ہزار سے زیادہ ہے، یہ وہ روایات اور آثار ہیں جن سے فقہ حنبلی میں استدلال کیا گیا ہے، ضرورت اس بات کی تھی کہ اس کتاب کی بھی تخریج کی جائے جس طرح فقہ حنفی کے دلائل کی تخریج ”نصب الراية“ کی صورت میں، اور فقہ شافعی کی ”تلخیص الحبير“ کے نام سے ہے، توفیق حنبلی کی بھی مستدلات کی تخریج ہونی چاہئے تھی، تو علامہ البانی رحمہ اللہ نے ”إرواء الغلیل“ کی تخریج کی۔ اس

کتاب میں ان کا اسلوب یہ ہے کہ روایت نقل کرنے کے بعد اولاً روایت کا حکم بیان کرتے ہیں، پھر تخریج اور روایت کے طرق ذکر کرتے ہیں، تخریج حدیث میں یہ ایک ایک روایت کی تخریج متعدد کتب سے کرتے ہیں، روایت کے متابع و شواہد ذکر کرتے ہیں، اور جس طرق میں کلام ہو اس کی نشاندہی بھی کرتے ہیں، اور اگر وہ روایت مختلف الفاظ اور مختلف روایات کے ساتھ مروی ہو تو اس کی بھی وضاحت کرتے ہیں، روایت پر صریح الفاظ میں حکم بیان کرتے ہیں۔ تخریج میں انہوں نے نے جلد، صفحہ، حدیث نمبر اور مخطوطات کے اوراق کا نمبر بھی بیان کیا ہے تاکہ مراجعت میں آسانی ہو، مثلاً تخریج میں ان کے انداز کی وضاحت اس روایت پر کلام سے ہوتی ہے ”المؤمن لا ینجس“ اس پر انہوں نے حکم بیان کیا ”صحیح“ پھر فرمایا کہ یہ روایت دو صحابہ سے مروی ہے، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما۔ پھر ان دونوں صحابہ کی روایت کی تخریج ان الفاظ میں کی:

أما حدیث أبی ہریرۃ فأخرجه البخاری (۸۰ / ۱، ۸۲، ۸۱) ومسلم (۱۹۴ / ۱) وأبو عوانۃ (۲۷۵ / ۱) وأبو داود (۲۳۱) والنسائی (۵۱ / ۱) والترمذی ۲۰۷ / ۱، ۲۰۸ طبع أحمد شاكر وابن ماجه (۵۳۴) والطحاوی (۷ / ۱) وأحمد (۲۳۵ / ۲، ۳۸۲، ۴۷۱) من طریق أبی رافع عنه أنه لقيه النبي صلى الله عليه وسلم في طريق من طرق المدينة وهو جنب، فأنسل، فذهب فاعتسل، ففقدته النبي صلى الله عليه وسلم، فلما جاءه قال: أين كنت يا أبا هريرة؟ قال: يا رسول الله لقيتني وأنا جنب، فكرهت أن أجالسك حتى اغتسل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سبحان الله إن المؤمن لا ينجس. وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح .

وأما حدیث حذیفۃ: فأخرجه مسلم وأبو عوانۃ وأبو داود (۲۳۰) والنسائی وابن ماجه (۵۳۵) والبيهقي (۱۸۹ / ۱، ۱۹۰) وأحمد (۳۸۴ / ۵) من طریق أبی وائل عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم لقيه،

وہو جنب، فأهوى إلی، فقلت: إنی جنب فقال: فذکره.

ولہ طریق أخرى بلفظ أتم عند النسائی عن أبی بردة عنه قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا لقی الرجل من أصحابہ ماسحہ ودعا لہ، قال: فرأیتہ یوما بکرة فحدث عنه، ثم أتیتہ حین ارتفع النهار، فقال: إنی رأیتک فحدث عنی؟ فقال: إنی کنت جنبا فخشیت أن تمسنی! فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: فذکره.

وإسناده صحیح علی شرط الشیخین وأخرجه ابن حبان فی صحیحہ

کما فی ”فتح الباری“ (۱/۳۱۰). ①

یہ کتاب نہایت مفید ہے، البتہ چونکہ علامہ البانی رحمہ اللہ کے مزاج میں کچھ تعصب اور تشدد تھا، اس لئے صرف اس کتاب کو دیکھ کر روایت پر حکم نہیں لگانا چاہئے جب تک کہ دیگر معتدل محدثین کی آراء سامنے نہ آجائیں، لیکن ان کا یہ کام بڑا ہی قابل قدر، بے مثال اور لا جواب ہے، اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے ”کل أحد یؤخذ من قوله ویترک إلا صاحب

هذا القبر“

یہ کتاب ۹ جلدوں میں ”المکتب الإسلامی“ بیروت سے ۱۴۰۵ھ میں شائع ہوئی ہے۔ جن روایات کی تخریج علامہ البانی رحمہ اللہ سے چھوٹ گئی تھی ان کی تکمیل شیخ صالح بن عبدالعزیز نے ”التکمیل لما فات تخریجه من إرواء الغلیل“ کے نام سے کی، یہ کتاب کے حاشیہ میں موجود ہے۔

فائدہ: علامہ مرعی بن یوسف مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۳۳ھ) نے فقہ حنبلی میں ایک مختصر

اور جامع کتاب تصنیف کی، جس کا نام ”دلیل الطالب لنیل المطالب“ رکھا، اس میں فقہ حنبلی کے رائج اور مفتی بہ مسائل کو ذکر کیا، یہ کتاب اہل علم کے حلقہ میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھی گئی، کئی ایک اہل علم نے اس کی شرح لکھی، جن میں معروف و متداول شرح علامہ ابراہیم

بن محمد بن سالم ضویان رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۳ھ) کی ”منار السبیل فی شرح الدلیل“ ہے۔ اس شرح میں استدلال کے دوران جا بجا احادیث ذکر کی ہیں، ان احادیث کی تخریج علامہ البانی رحمہ اللہ نے ”إرواء الغلیل فی تخریج أحادیث منار السبیل“ کے نام سے کی۔

## ۱۶..... غایۃ المرام فی تخریج أحادیث الحلال والحرام

یہ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) کی تصنیف ہے، اس میں حلال و حرام سے متعلق (۲۸۴) روایات کو ذکر کر کے صرف اس پر حکم بیان کیا ہے، روایت کی تخریج نہیں کی، اس لئے نام سے دھوکہ نہ کھائیں۔ یہ کتاب ”المکتب الإسلامی“ بیروت سے ۱۴۰۵ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۱۷..... تخریج الأحادیث الواردة فی مدونة مالک بن أنس

یہ دکتور طاہر محمد دردیری کی تصنیف ہے، موصوف نے اس میں فقہ مالکیہ کی مستدل احادیث کی تخریج کی ہے، ”المدونة الكبرى“ فقہ مالکیہ کی بنیادی کتاب ہے، جس کو قاضی عبدالسلام سخون بن سعید تنوخی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۰ھ) نے عبدالرحمن بن قاسم رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۱ھ) کے واسطے سے امام مالک رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، اس میں امام مالک رحمہ اللہ کی آراء، آپ کے بعض تلامذہ کی آراء اور بعض آثار کا ذکر ہے، اس میں فقہی ترتیب پر سوال و جواب کی صورت میں (۶۲۰۰) مسائل کا ذکر ہے، فقہ مالکیہ میں موطا مالک کے بعد یہ کتاب نہایت مہتمم بالشان ہے۔ مصنف نے جامعہ ام القری سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لئے مدونہ کی احادیث و آثار کی تخریج کی۔ موصوف ہر روایت کو اولاً جلد و صفحہ نمبر کے ساتھ نقل کرتے ہیں، پھر بنیادی طور پر تین عناوین قائم کرتے ہیں:

(۱) رجال اسناد (۲) تخریج حدیث (۳) حکم حدیث

فقہ مالکی کی مستدل احادیث کی تخریج کے لئے یہ نہایت مفید کتاب ہے، جس طرح فقہ حنفی کی مستدل احادیث کی تخریج کے لئے ”نصب الرایۃ“ فقہ شافعی کی مستدل احادیث

کی تخریج کے لئے ”التلخیص الحیر“ فقہ حنبلی کی مستدل احادیث کی تخریج کے لئے ”إرواء الغلیل“ ہے۔

ان چار تخریج کی کتابوں سے مذاہب اربعہ کے مستدلات محقق انداز میں معلوم ہو جائیں گے۔

## ۱۸..... تخریج أحادیث اللمع

علامہ ابواسحاق شیرازی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۷ھ) نے اصول فقہ میں ایک کتاب ”اللمع فی أصول الفقہ“ لکھی، اس کتاب میں موجود احادیث کی تخریج شیخ عبداللہ بن محمد صدیق حسنی نے کی۔ یہ کتاب ایک جلد میں ”عالم الکتب“ بیروت سے ۱۴۰۲ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۱۹..... النفیس فی تخریج أحادیث تلیس إبلیس

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۵ھ) نے ایک معروف کتاب ”تلیس إبلیس“ تصنیف کی، اس میں انہوں نے شیاطین کے دھوکہ دینے کے مختلف طریقے ذکر کئے کہ شیطان کس کس طرح انسان کو ورغلا تا ہے، علماء، صوفیاء، تاجروں، زاہدوں، عورتوں اور دیگر ہر طبقہ کے لوگوں کو شیطان کی گمراہی کے کیا کیا طریقے ہیں، اس میں جا بجا روایات و آثار موجود ہیں۔ شیخ یحییٰ بن خالد بن توفیق نے ان روایات اور آثار کی تخریج کی ہے اور حکم بھی ذکر کیا ہے۔ کتب مشہورہ سے تخریج ذکر کرتے ہیں، مثلاً ”من فارق الجماعة فمات مات میتة جاهلیة“ اب اس کی تخریج ان الفاظ میں کی ”أخرجه مسلم فی کتاب الإمارة وأخرجه النسائی“ پھر حدیث کے معانی بیان کئے اور اس کے متعدد طرق نقل کر کے روایت کا حکم بھی بیان کیا ہے۔

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوع روایات پر ”الموضوعات“ اور ”العلل المتناہیة“ کے نام سے کتابیں لکھیں، لیکن ان کی اس کتاب میں بعض روایات موضوع اور معلل بھی ہیں، اسی طرح ان کی کتاب ”ذم الهوی“ میں بھی۔ یہ تخریج ایک جلد میں

”مکتبة الرسالة الإسلامية“ سے شائع ہوئی ہے۔

## ۲۰..... تخريج الأحاديث المرفوعة المسندة في

### كتاب التاريخ الكبير للبخارى

یہ محمد بن عبدالکریم کی تصنیف ہے، امام بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) کی معروف کتاب ”التاریخ الكبير“ ہے، اس میں انہوں نے تقریباً چالیس ہزار روایات کا تذکرہ کیا ہے، روایات کے تذکرے کے دوران کہیں کہیں مرفوع روایات بھی ذکر کی ہیں۔ اس کتاب میں انہوں نے انہی روایات کی تخریج کی ہے، کتاب کے شروع میں مفصل مقدمہ ہے، جس میں امام بخاری رحمہ اللہ کے حالات، ان کے شیوخ اور تلامذہ کا ذکر، اہل علم کی ان کے متعلق آراء، ائمہ جرح و تعدیل میں ان کا مقام و مرتبہ، امام بخاری رحمہ اللہ کی عادات و اطوار، خلق قرآن کے مسئلے میں امام بخاری رحمہ اللہ کی رائے اور آپ کی سوانح و تصنیفات کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ اس کتاب میں روایت نقل کر کے اس کی مکمل تخریج کرتے ہیں، ”درجة الحديث“ کا عنوان قائم کرتے ہیں، پھر حدیث کا حکم بیان کرتے ہیں، اگر روایت ضعیف ہو تو وجہ ضعف بیان کرتے ہیں، روایت کے متعدد طرق ہوں تو ان کو ذکر کرتے ہیں، راوی کے بارے میں ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال نقل کرتے ہیں، راوی کس درجہ کا ہے اس کی وضاحت کرتے ہیں اور اس سے مروی روایت کی تخریج اور حکم بھی بیان کرتے ہیں۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ”مکتبة الرشيد“ سے ۱۴۲۰ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۲۱..... تخريج أحاديث مجموعة الفتاوى لشيخ

### الإسلام ابن تيمية

یہ کتاب شیخ مروان کجک کی تصنیف ہے، شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) کے مشہور و معروف فتاویٰ ”مجموع الفتاوى“ کے نام سے ۳۲ جلدوں میں طبع ہیں، اس کتاب میں مصنف نے ان تمام احادیث اور روایات کی تخریج کی ہے جن کا علامہ



ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا تھا، اگرچہ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا ذکر کر دینا ہی کافی ہے اس لئے کہ انہیں علم حدیث میں تبحر حاصل تھا، لیکن تخریج کی وجہ سے اس کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔ مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ حدیث کا پورا متن ”مجموع الفتاویٰ“ سے نقل کرتے ہیں، اس کے حوالہ میں جلد اور صفحہ نمبر بتلاتے ہیں، پھر حدیث کی تخریج کرتے ہیں، مثلاً بخاری کے کس باب وہ روایت ہے مکمل حوالے کے ساتھ اُسے ذکر کرتے ہیں، جیسے:

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا، وَكُلُّ بَدْعٍ ضَلَالَةٌ.

اس کی تخریج اس انداز سے کی ہے ”صحیح مسلم، الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ۲ / ۵۹۲“ ”النسائي، العيدين، باب كيف الخطبة، ۳ / ۵۸“

ہر حدیث کی تخریج میں موصوف نے دو سے تین حوالے دیئے ہیں اور تخریج میں کتاب کا نام، باب، جلد، صفحہ اور رقم بتلایا ہے اور اگر یہ روایت فتاویٰ میں متعدد مقام پر آئی ہے تو اس کی بھی نشاندہی کی ہے۔ یہ کتاب چھ جلدوں میں ”دار ابن حزم“ سے شائع ہوئی ہے۔

۲۲ ..... عَجَالَةُ الرَّاعِبِ الْمُتَمَنِّي فِي تَخْرِيجِ كِتَابِ عَمَلِ

الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ لِابْنِ السُّنِّيِّ

یہ ابواسامہ سلیم بن عبد الہلالی کی تصنیف ہے، مصنف نے اس کتاب میں علامہ ابن سنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۴ھ) کی معروف کتاب ”عمل الیوم واللیلة“ جس میں دن اور رات کے اذکار سے متعلق روایات ہیں ان کی تخریج کی ہے۔ ان کا اسلوب یہ ہے کہ روایت نقل کر کے پھر اس کی تخریج کرتے ہیں کہ اس حدیث کو فلاں فلاں محدث نے فلاں فلاں کتاب میں نقل کیا ہے، مثلاً ”إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ“ اس کی تخریج ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں:

إسناده صحيح، أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۲۴۳/۲۳۲) بسنده سواء.

وأخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار (۳۰۲/۴) من طریق يحيى بن حسان به.

وأخرجه البخاری فی صحيحه (۶۰۸/۱۰ / ۶۲۲۴) والأدب المفرد (۹۲۷) ومن طريقه البغوی فی شرح السنة (۳۰۸/۱۲ / ۳۳۴۱) عن مالك بن إسماعيل عن عبد العزيز به

وأخرجه أبو داود (۳۰۷/۴، ۳۰۸، ۵۰۳۳) ومن طريقه البيهقي في شعب الإيمان (۲۷/۲ / ۹۳۳۴)، وأحمد (۳۵۳/۲)، والبخاری في الأدب المفرد (۲ / ۵۰۱ / ۹۲۱) تحقيق الزهيري)، والإسماعيلي وأبو نعيم الأصبهاني في المستخرج، وعمل اليوم والليلة، كما في فتح الباري (۶۰۸/۱۰) بطرق عن عبد العزيز بن أبي سلمة به.

قلت: وقد زاد أبو داود في روايته: إذا عطس أحدكم، فليقل: الحمد لله على كل حال ... وهي زيادة شاذة، كما فصل ذلك شيخنا أسد السنة العلامة الألباني رحمه الله في إرواء الغليل (۳ / ۲۴۴، ۲۴۵، ۷۸۰) وقد قال الحافظ ابن حجر: ولم أر هذه الزيادة من هذا الوجه في غير هذه الرواية.

تمام کتابوں سے صفحہ نمبر اور جلد نمبر کے ساتھ حوالہ نقل کرتے ہیں، اگر الفاظ مختلف ہوں تو اس کی بھی نشان دہی کرتے ہیں، اگر اس کے ہم معنی الفاظ دیگر کتب میں ہوں تو اس کی بھی وضاحت کرتے ہیں، گویا انہوں نے حدیث کا حکم بھی بیان کیا اور تخریج بھی کی ہے، چونکہ اذکار کی کتابوں میں عموماً غیر مستند روایات آجاتی ہیں، اس لئے تخریج کے ساتھ ان کا مطالعہ زیادہ مفید ہوتا ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ”دار ابن حزم“ سے ۱۴۲۲ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۲۳..... تخریج أحادیث الواردة فی کتاب الأموال

### لأبی عبید

یہ امام عبید قاسم بن سلام ہروی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۲ھ) کی تصنیف ”کتاب الأموال“ کی تخریج ہے، دکتور عبد الصمد بکر عابد نے دکتورہ کی ڈگری کے لئے اس کتاب میں موجود احادیث کی نہایت عرق ریزی کے ساتھ تخریج کی، یہ کتاب ”جامعة أم القرى“ مکہ مکرمہ سے ۱۴۰۳ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۲۴..... تخریج أحادیث أحكام القرآن لابن العربی

امام ابو بکر بن العربی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۳ھ) نے ”أحكام القرآن“ کے نام سے ۴ جلدوں میں قرآنی آیات احکام کی تفسیر لکھی ہے، موصوف چونکہ محدث بھی تھے اس لئے جا بجا احادیث و آثار بھی نقل کیں، موصوف کی علم حدیث میں سنن ترمذی کی شرح ”عارضۃ الأحمودی“ اہل علم کے درمیان معروف ہے۔ آپ کی تفسیر میں موجود احادیث کی تخریج محمد مصطفیٰ بلقات نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لئے کی، یہ کتاب ”دار الحديث الحسینیة“ سے ۱۴۰۲ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۲۵..... تحقیق المقال فی تخریج أحادیث فضائل الأعمال

یہ مولانا لطیف الرحمن صاحب مدظلہ کی تصنیف ہے، اس میں مصنف نے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ کی معروف کتاب ”فضائل اعمال“ کی روایات کی تخریج کی ہے، یہ کتاب نہایت تحقیقی کتاب ہے، اس میں ہر ہر حدیث کو مختلف طرق کے ساتھ بیان کیا ہے اور روایات کی محقق تخریج بھی کی ہے، جن روایات کی اسناد پر اشکالات تھے ان کے جوابات بھی ذکر کئے ہیں، فضائل میں شرائط کے ساتھ ضعیف حدیث پر عمل کرنے پر مدلل بحث کی ہے، متقدمین متاخرین محدثین کے حوالے ذکر کئے ہیں کہ فضائل

میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے اور یہی جمہور کا مذہب ہے، احکامات میں ضعیف حدیث سے استدلال درست نہیں ہے۔ اس کا مقدمہ نہایت مفید ہے، اس میں انہوں نے فضائل اعمال کے ساتھ ساتھ حضرت شیخ الحدیث کی دیگر کتب میں جن روایات پر اعتراضات ہیں ان کے بھی جوابات دیئے ہیں، اہل علم کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

### ﴿۲۳﴾ کتب غریب الحدیث

غریب الحدیث حدیث کی وہ کتابیں ہیں جن میں احادیث میں وارد ہونے والے کلمات کی لغوی و اصطلاحی تحقیق و تشریح کی گئی ہو، یعنی حدیث میں اگر کوئی مشکل لفظ آئے تو اس کی وضاحت عرب کے اقوال، اشعار یا دیگر ہم معنی لفظ سے کی جائے، اس موضوع پر سب سے پہلے لکھنے والے بقول علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۶ھ) کے امام ابو عبیدہ معمر بن ثنی تمیمی رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۰ھ) ہیں، پھر امام ابو الحسن نصر بن شمیل رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۳ھ) ہیں، ان کے بعد امام عبد الملک بن قریب الصمعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۳ھ) ہیں، ان کے بعد امام محمد ابن الممتیر رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۶ھ) ہیں، ان کے بعد امام ابو عبیدہ قاسم بن سلام رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۲ھ) ہیں۔ ①

اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں جو کتابیں مطبوعہ ہیں ان میں سب سے پہلی کتاب امام ابو عبیدہ قاسم بن سلام رحمہ اللہ کی ”غریب الحدیث“ ہے۔

### ۱..... غریب الحدیث

یہ امام ابو عبیدہ قاسم بن سلام رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۲ھ) کی تصنیف ہے، اس فن پر لکھی گئی مطبوعہ کتابوں میں یہ قدیم ترین کتاب ہے، اس کتاب کو انہوں نے چالیس سال کے عرصے میں تصنیف کیا:

انی جمعت کتابی هذا فی أربعين سنة، وهو كان خلاصة عمري. ①  
یہ کتاب مسانید کے اعتبار سے مرتب ہے، مصنف احادیث کو سند کے ساتھ نقل کرتے  
ہیں، موصوف غریب الفاظ کی وضاحت عوام و خواص سے زبانی معلوم کر کے اُس کو جمع  
کرتے تھے، چونکہ یہ فن کی ابتدائی کتابوں میں سے تھی اس لئے اس میں جامعیت نہیں ہے،  
لیکن جس قدر محنت سے انہوں نے معلومات کو یکجا کیا ہے یہ قابلِ داد ہے۔

اس کتاب میں ان کا اسلوب یہ ہے کہ مکمل حدیث نقل کرتے ہیں، پھر ائمہ لغت میں  
سے کسی ایک کے قول سے غریب لفظ کی وضاحت کرتے ہیں، عام طور پر امام اصمعی رحمہ اللہ  
کا قول نقل کرتے ہیں اور بعض مقامات پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں، اگر یہ لفظ عرب  
میں کسی معنی میں استعمال ہوا ہے تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، محاورات عرب سے بھی  
وضاحت کرتے ہیں، اور کہیں کہیں استشہاد میں اشعار بھی نقل کرتے ہیں۔ مصنف کا  
اسلوب و انداز یہ ہے:

فِي حَدِيثِهِ عَلَيْهِ السَّلَام: كُلُّ صَلَاةٍ لَيْسَتْ فِيهَا قِرَاءَةٌ فَهِيَ خِدَاجٌ. قَالَ  
الْأَصْمَعِيُّ: الْخِدَاجُ النُّقْصَانُ مَثَلُ خِدَاجِ النَّاقَةِ إِذَا وَلَدَتْ وَلَدًا نَاقِصَ الْخَلْقِ  
أَوْ لَغِيرِ تَمَامٍ.

یہ کتاب محمد عبد المعید خان کی تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں ”دائرة المعارف  
العثمانية“ سے ۱۳۸۴ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۲..... غریب الحدیث

یہ علامہ ابن قتیبہ دینوری رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۲ھ) کی تصنیف ہے، مصنف کی  
تصنیفات میں ”أدب الكاتب، المعارف، الشعر والشعراء، تأویل مختلف  
الحدیث، تأویل مشکل القرآن“ معروف ہیں۔

مصنف اس کتاب میں امام ابو عبید رحمہ اللہ کے نہج پر چلے ہیں، اور ان کی تصنیف سے

صرف وہی چیز اخذ کی جس کی شدید ضرورت تھی، مثلاً کہیں شرح کا اضافہ یا لفظ کی وضاحت کر دی۔ امام ابو عبید رحمہ اللہ سے جن الفاظ کی وضاحت چھوٹ گئی تھی انہوں نے اسی کو جمع کیا، چنانچہ کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ میں عرصے سے، ابو عبید کی کتاب ”غریب الحدیث“ کو اس فن پر کافی سمجھتا تھا، لیکن جب میں نے غور و فکر اور دقت نظر سے دیکھا اور پرکھا تو معلوم ہوا کہ جتنا انہوں نے ذکر کیا ہے، اتنا یا اس سے زیادہ ان سے رہ گیا ہے:

وَقَدْ كُنْتَ زَمَانًا أَرَى أَنَّ كِتَابَ أَبِي عُبَيْدٍ قَدْ جُمِعَ تَفْسِيرُ غَرِيبِ الْحَدِيثِ وَأَنَّ النَّاطِرَ فِيهِ مُسْتَفْنٍ بِهِ ثُمَّ تَعَقَّبْتُ ذَلِكَ بِالنَّظَرِ وَالتَّفَتِيشِ وَالْمَذَاكِرَةِ فَوَجَدْتُ مَا تَرَكَهُ نَحْوًا مِمَّا ذَكَرَ أَوْ أَكْثَرَ مِنْهُ.

اس لئے مصنف نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور بقیہ ماندہ الفاظ کی وضاحت جمع کی۔ ابتداء میں فقہی ابواب کی ترتیب پر وضو، استنجا، اذان، نماز وغیرہ کے غریب الفاظ کی وضاحت ہے۔ پھر جس صحابی سے روایت مروی ہے اس کا نام ذکر کر کے اُس روایت کے غریب الفاظ کی تشریح کرتے ہیں۔ مصنف نے الفاظ کے مشتقات، مصادر، اشعار، محاورات، واقعات، امثلہ اور ائمہ لغت کے اقوال سے غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے۔ البتہ ابتدائی کتاب ہونے کی وجہ سے اس میں جامعیت نہ آسکی اور بہت سی اہم چیزیں اور الفاظ کی وضاحت ان سے بھی چھوٹ گئی۔ یہ کتاب عبد اللہ جبوری کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں ”مکتبۃ العانی“ بغداد سے ۱۳۹۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

### ۳..... غریب الحدیث

امام ابراہیم بن اسحاق الحر بنی رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۵ھ) نے صحابہ کی مسانید کی ترتیب پر احادیث کو ذکر کیا ہے، ہر صحابی کی مسند کو الگ الگ ذکر کیا ہے، پھر اس صحابی سے جو روایات مروی ہیں انہیں ”الحدیث الاول، الحدیث الثانی، الحدیث الثالث“ کا عنوان لگا کر اس میں موجود غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے۔ پہلے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے (۴۴) روایات نقل کر کے ان کے غریب الفاظ کی توضیح کی، پھر حضرت عبد اللہ

بن عباس رضی اللہ عنہ کی (۷۸) روایات میں موجود غریب الفاظ کی تشریح کی ہے۔ اسی طرح حضرت ثوبان، حضرت عمار، حضرت سفینہ، حضرت مقداد اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے مروی روایات ترتیب سے نقل کر کے اُن کے غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے۔ مصنف محدثین کے طریقے کے مطابق ہر حدیث کو مکمل سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں اور روایت کے طرق بھی نقل کرتے ہیں، اس لئے کتاب میں کافی طوالت آگئی۔ موصوف الفاظ کی توضیح امام خلیل، امام ابو عبیدہ، امام فراء اور امام اسمعی رحمہم اللہ سے نقل کرتے ہیں۔ اس کتاب کا پہلا باب ”سحر“ ہے، مصنف نے حدیث کو سند کے ساتھ نقل کیا، پھر غریب لفظ کی تشریح کرتے ہوئے ان آیات واحادیث کو پیش کیا جس میں وہ لفظ موجود ہے۔ اسی طرح پھر دوسرا باب ”جوس“، تیسرا ”جسر“ اور چوتھا ”رجس“ قائم کیا اور اسی طرح وضاحت کی۔ مصنف غریب الفاظ کی وضاحت میں مفسرین کے اقوال بھی نقل کرتے ہیں، زیادہ تر امام قتادہ، امام مجاہد اور محمد بن کعب قرظی رحمہم اللہ کے اقوال نقل کئے ہیں۔ یہ کتاب سلیمان ابراہیم محمد کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں ”جامعة أم القرى“ مکہ مکرمہ سے ۱۴۰۵ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۴..... غریب الحدیث

یہ امام ابوسلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم المعروف علامہ خطابی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۸ھ) کی تصنیف ہے، مصنف کی مطبوعہ تصنیفات میں بخاری کی شرح ”أعلام الحديث“ سنن ابوداؤد کی شرح ”معالم السنن“ محدثین کی اغلاط کی نشان دہی پر ”إصلاح غلط المحدثین“ اور حدیث کے غریب الفاظ کی وضاحت پر ”غریب الحديث“ معروف ہیں۔ مصنف اس کتاب میں امام ابو عبیدہ رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۴ھ) اور امام ابن قتیبہ دینوری رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۶ھ) کے نہج پر چلے ہیں، آپ نے اس کتاب میں ان غریب الفاظ کی وضاحت نقل کی ہے جو ان مذکورہ بالا دونوں حضرات سے رہ گئے تھے، اب یہ تینوں کتابیں غریب الحدیث کی امہات کتابوں میں شمار ہوتی ہیں۔ ان تین کتابوں میں زیادہ مقبولیت

وشہرت علامہ خطابی رحمہ اللہ کی ”غریب الحدیث“ کو ملی۔ بعد میں آنے والے محدثین اور شارحین اس کتاب سے غریب الفاظ کی توضیح نقل کرتے ہیں۔

امام ابو منصور ثعالبی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۹ھ) لکھتے ہیں:

كَانَ يَشْبَهُ فِي عَصْرِنَا بِأَبِي عُبَيْدِ الْقَاسِمِ بْنِ سَلَامٍ فِي عَصْرِهِ عُلَمَاءُ  
وَأَدْبَاءُ وَزُهَدَاءُ وَوَرَعَاءُ وَتَدْرِيسَاءُ وَتَأْلِيفَاءُ إِلَّا أَنَّهُ يَقُولُ شِعْرًا حَسَنًا وَكَانَ أَبُو  
عُبَيْدٍ مَفْحَمًا وَلَأَبَى سُلَيْمَانَ كُتِبَ مِنْ تَأْلِيفِهِ وَأَشْهَرُهَا كِتَابُ فِي غَرِيبِ  
الْحَدِيثِ وَهُوَ فِي غَايَةِ الْحَسَنِ وَالْبَلَاغَةِ. ①

ترجمہ: خطابی کو ہمارے زمانے میں علم، ادب، زہد و ورع، درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں ابو عبید قاسم بن سلام سے تشبیہ دی جاتی ہے، مگر فرق اتنا ہے کہ خطابی اچھے شعر کہتے تھے اور ابو عبید شعر کہنے پر قادر نہیں تھے، امام ابو سلیمان (خطابی) کی تصنیفات میں زیادہ مشہور اور نہایت عمدہ کتاب ”غریب الحدیث“ ہے، اور بلاغت کے اعتبار سے بھی خوب ہے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ نے ”تفسیر غریب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ کا عنوان قائم کر کے تفصیلاً ارشادات نبویہ میں موجود غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے۔ موصوف ایک ایک حدیث نقل کر کے الفاظ غریبہ کی توضیح کرتے ہیں۔ پھر ”احادیث الصحابة“ کا عنوان قائم کر کے پہلے حضرت ابو بکر پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم پھر عشرہ مبشرہ پھر دیگر صحابہ کے ارشادات میں موجود غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں۔ اس طرح اس کتاب میں احادیث مرفوعہ کے ساتھ احادیث موقوفہ میں موجود غریب الفاظ کی بھی وضاحت ہے۔ موصوف الفاظ غریبہ کی وضاحت قرآنی آیات، احادیث، اقوال صحابہ و تابعین، لغت عرب، جاہلیت کے اشعار و محاورات سے کرتے ہیں۔ موصوف چونکہ ایک جید محدث بھی ہیں اس لئے جاہل احادیث کے معانی بھی



ذکر کرتے ہیں، گویا لغت کے ساتھ ساتھ مختصر اُشرح حدیث بھی ہے۔ اس کتاب کا اچھا نسخہ وہ ہے جو ”دار الفکر“ سے طبع ہے، اس کے حاشیہ میں مزید غریب الفاظ کی وضاحت ہے اور احادیث کی بالتحقیق نہایت عمدہ تخریج بھی ہے۔ یہ شیخ عبدالکریم ابراہیم کی تحقیق اور شیخ عبدالکریم عبد رب النبی کی تخریج حدیث کے ساتھ تین جلدوں میں ”دار الفکر“ سے ۱۴۰۲ھ میں شائع ہوئی ہے۔

## ۵..... غریب الحدیث

امام احمد بن محمد الہروی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) نے اس کتاب میں قرآن کریم اور حدیث کے غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے، مصنف نے اس کتاب کو حروف تہجی پر مرتب کیا ہے، اس سے قبل کسی مصنف نے اپنی کتاب کو اس طرح مرتب نہیں کیا، چاہے وہ قرآن کے غریب الفاظ کی وضاحت ہو یا حدیث کے۔ مصنف کی غرض اس تصنیف سے یہ تھی کہ کلمات غریبہ کی لغت، اعراباً اور معناً وضاحت ہو جائے۔ اس میں متون، اسانید، روایات اور رجال کا تذکرہ نہیں کیا، اس لئے کہ یہ مستقل علم ہے جو محدثین کے درمیان مشہور ہے۔ سابقہ کتاب میں جو غریب الحدیث کے متعلق مواد تھا اس کو یکجا کیا اور اضافات کئے، حدیث و آثار کے غریب الفاظ کے معانی کے لئے یہ کتاب ایک اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کا مطبوعہ نسخہ مجھے نہیں ملا۔ ①

## ۶..... الفائق فی غریب الحدیث

علامہ جار اللہ زنجشیری رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۸ھ) مسلک کے اعتبار سے عقائد میں معتزلی اور فروع میں حنفی تھے، ان کی معروف تصانیف میں ”الکشاف، الفائق فی غریب الحدیث، ربیع الأبرار، المفصل فی النحو، أساس البلاغة“ ہیں۔ علامہ زنجشیری رحمہ اللہ نے اس کتاب کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا ہے، اس میں غریب الفاظ کو تلاش کرنا کافی دشوار ہے، اگرچہ یہ دشواری سابقہ کتب کے مقابلے میں کم

ہے، علامہ زنجشیری رحمہ اللہ پوری حدیث یا حدیث کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں اور پھر اس کے غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، اس طرح ایک حدیث کے تمام غریب الفاظ کی شرح ایک ہی لفظ کے تحت آجاتی ہے، اب حروفِ معجم کی ترتیب کے مطابق جہاں شرح کرنا چاہئے تھا وہاں شرح نہیں ہوئی اس لئے اس سے استفادہ کچھ دشوار ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں احادیث و آثار کے غریب الفاظ کی وضاحت حروفِ معجم کی ترتیب پر کی ہے، مثلاً ”الهمزة مع الباء، الهمزة مع التاء، الهمزة مع الثاء، الهمزة مع الجيم، إلى آخره“ مصنف حروف کا مادہ نکال کر ان کے مشتقات و مصادر کی بھی وضاحت کرتے ہیں، الفاظِ غریبہ کی توضیح ائمہ لغت اور عرب کے اشعار سے کرتے ہیں۔ موصوف چونکہ علوم عربیہ کے امام ہیں اس لئے ادبی الفاظ کا استعمال نمایاں ہے، ادنیٰ استعداد والوں کے لئے اس کتاب سے استفادہ کچھ دشوار ہے۔ کتاب کا نام ”الفائق“ ہے، فائق کا معنی فوقیت لے جانے والا۔ یہ کتاب اسمِ بامسمیٰ ہے، علامہ ابن اثیر جزری رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۶ھ) اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

ولقد صادف هذا الاسم مُسَمًى، وكشف من غريب الحديث كل

مُعَمًى. ①

یہ کتاب علی محمد البجاوی اور محمد ابو الفضل ابراہیم کی تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں ”دار المعرفۃ“ لبنان سے شائع ہوئی ہے۔

## ۷..... مشارق الأنوار علی صحاح الآثار

یہ قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۴ھ) کی تصنیف ہے، مصنف کی تصنیفات میں مشہور مطبوعہ کتابیں یہ ہیں ”ترتیب المدارک“ یہ مالکیہ کے حالات پر ہے، ”الإلماع إلى معرفة أصول الرواية وتقييد السماع“ یہ فنِ اصول حدیث پر ہے، ”مشارق الأنوار“ اس میں تین کتابوں (بخاری، مسلم، موطا مالک) کے غریب الفاظ کی وضاحت ہے۔

”الشفاء بتعريف حقوق المصطفى“ یہ حضور کی سیرت پر نہایت مفید کتاب ہے۔  
 ”إكمال المعلم في شرح صحيح مسلم“ یہ صحیح مسلم کی شرح ہے۔ ”الغنية في  
 شيوخ القاضى عياض“ اس میں قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اپنے شیوخ کے حالات لکھے  
 ہیں۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کی ”مشارك الأنوار“ کے متعلق علامہ کتابی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هو كتاب لو وزن بالجواهر أو كتب بالذهب كان قليلا منه. ❶

ترجمہ: اس کتاب کا اگر قیمتی موتیوں کے ساتھ وزن کیا جائے، یا اسے سونے کے پانی  
 سے لکھا جائے تب بھی یہ اس کی شان سے بہت کم ہے۔  
 حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

مشارك الأنوار على صحاح الآثار في تفسير غريب الحديث المختص  
 بصحاح الثلاثة. وهي الموطأ و البخاري و مسلم للقاضى عياض وهو كتاب  
 مفيد جدا. ❷

ترجمہ: ”مشارك الأنوار“ حدیث کے غریب الفاظ پر لکھی گئی کتاب ہے، اور یہ  
 کتاب مختص ہے حدیث پر لکھی گئی تین صحیح کتابوں (موطأ، بخاری، مسلم) کے غریب الفاظ کی  
 وضاحت پر، قاضی عیاض کی یہ کتاب بہت مفید ہے۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اپنی اس تصنیف میں صرف ان تین کتابوں کے غریب  
 الفاظ کی وضاحت کی کہ جن کی صحت پر امت کا اجماع ہے، یعنی موطأ مالک، بخاری، مسلم۔  
 یہ کتاب حروف تہجی کی ترتیب پر ہے، ہر غریب لفظ لکھ کر اختصار کے ساتھ اس کی وضاحت  
 کرتے ہیں، مغلق اور مشکل مقامات کی تشریح کرتے ہیں، اور بڑے چچے تلے الفاظ میں  
 حدیث کی تشریح کرتے ہیں، مثلاً ”نهی عن الكالى بالكالى أى الدين بالدين وبيع  
 الشئء المؤخر بالثمن المؤخر“ اس میں روایت کے اسماء کا ضبط، اور ان کے اوہام  
 اور تصحیفات کی بھی نشاندہی ہے۔ اس میں الفاظ حدیث کے ضبط کا خاص اہتمام ہے۔

مصنف حرفِ تہجی کی ہر نوع کے بعد ”فصل الاختلاف والوہم“ قائم کر کے اس نوع سے متعلق اوہام اور تصحیفات کی نشاندہی کرتے ہیں۔

یہ کتاب دو جلدوں میں ”المکتبۃ العتیقۃ“ سے شائع ہوئی ہے۔

اس کتاب کا اختصار حافظ ابواسحاق ابراہیم بن یوسف وہرانی المعروف ابن قرقول رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۹ھ) نے ”مطالع الأنوار علی صحاح الآثار“ کے نام سے کیا۔ یہ قاضی عیاض رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے ہیں، انہوں نے اختصار کے ساتھ بعض اضافات بھی کئے، اور مصنف کے بعض تسامحات کی نشاندہی بھی کی۔ ❶

قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ کی تفصیلی حالات کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں ”أزہار الریاض فی أخبار القاضی عیاض“ یہ علامہ شہاب الدین احمد بن محمد تلمسانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۴۱ھ) کی تصنیف ہے۔

”مشارق الأنوار“ کے ہم نام ایک دوسری کتاب اور اس

## کی شروحات

”مشارق الأنوار“ کے نام سے ایک کتاب علامہ رضی الدین حسن بن محمد صغانی لاہوری رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۰ھ) کی ہے۔ اس کتاب کا پورا نام ”مشارق الأنوار النبویۃ من صحاح الأخبار المصطفویۃ“ ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے صحیحین کی صرف قولی حدیثوں کو جمع کیا ہے۔ علامہ کا زونی رحمہ اللہ کے شمار کے مطابق اس میں (۲۲۴۶) احادیث ہیں۔ اس میں مصنف نے صحیح بخاری کے لئے ”حاء“ اور صحیح مسلم کے لئے ”میم“ اور متفق علیہ روایت کے لئے ”قاف“ کا رمز اختیار کیا ہے۔ ❷

ان کی مطبوعہ تصنیفات میں معروف ”الموضوعات“ ہے، جس میں انہوں نے

❶ کشف الظنون: ج ۲ ص ۱۶۸ / الرسالة المستطرفة: ص ۱۵۷

❷ کشف الظنون: ج ۲ ص ۱۶۸۹

موضوع روایات کو جمع کیا ہے، لیکن موصوف نے ان میں بہت ساری ایسی احادیث ذکر کیں جو موضوع نہیں تھیں، پس اس وجہ سے انہیں متشددین علماء میں شمار کیا جاتا ہے، جس طرح علامہ ابن جوزی اور صاحب ”سفر السعادة“ یعنی علامہ مجدد الدین فیروز آبادی رحمہما اللہ اور ان کے علاوہ دیگر محدثین کو:

قال الشيخ عبد الحی بن عبد الحلیم اللکھنوی فی الفوائد البہیة:  
أدرج فیہما کثیراً من الأحادیث غیر الموضوعة فعد لذلك من المشددين  
کابن الجوزی وصاحب سفر السعادة وغيرهما من المحدثين. ❶  
علامہ صغانی رحمہ اللہ کی ”مشارق الأنوار“ کی کئی اہل علم نے شروحات لکھیں، ان میں معروف شروحات درج ذیل ہیں:

(۱) علامہ سعید بن محمد کازونی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۷ھ) نے ”المطالع المصطفویہ“ لکھی۔

(۲) علامہ اکمل الدین بابر ترقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۷ھ) نے ”تحفة الأبرار فی شرح مشارق الأنوار“ لکھی۔

(۳) علامہ عبد اللطیف بن عبد العزیز المعروف ابن الملک رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۷ھ) نے ”مبارق الأزهار فی شرح مشارق الأنوار“ لکھی۔

(۴) علامہ مجدد الدین فیروز آبادی رحمہ اللہ (متوفی ۸۱۷ھ) نے ”شوارق الأسرار العلیة فی شرح مشارق الأنوار النبویة“ لکھی۔ ❷

ان شروحات میں مطبوعہ شرح علامہ ابن الملک رحمہ اللہ کی ہے۔

## ۸..... غریب الحدیث

علامہ جمال الدین ابوالفرج عبد الرحمن بن علی المعروف علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ

❶ نزہة الخواطر: ترجمة: حسن بن محمد الصغانی، ج ۱ ص ۹۳

❷ كشف الظنون: ج ۲ ص ۱۶۸۹

(متوفی ۵۹۷ھ) مصنف نے اس کتاب میں وہ اسلوب اختیار کیا ہے جو امام ہروی رحمہ اللہ کا ہے، اس کتاب میں غریب الفاظ کی وضاحت حروف تہجی کے اعتبار سے ہے، پہلا عنوان ”کتاب الألف“ پھر ”باب الألف مع الباء“ پھر ”باب الألف مع التاء“ اسی طرح مکمل حروف تہجی پر انہوں نے کتاب کو مرتب کیا ہے۔ اس کتاب میں غریب لفظ کو تلاش کرنا بنسبت پہلے والی کتابوں کے آسان ہے، غریب لفظ کا مادہ دیکھ کر اختصار کی وجہ سے حروف تہجی میں باسانی مل جاتا ہے۔ یہ مکمل حدیث نقل نہیں کرتے بلکہ صرف حدیث کا ایک جزء نقل کرتے ہیں، جس میں وہ غریب لفظ موجود ہو تو اس کی وضاحت کرتے ہیں، اس کتاب میں انہوں نے استشہاد میں عرب کے اشعار کم نقل کئے ہیں، حالانکہ سابقہ کتب میں کافی موجود تھا۔ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے صرف غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے کوئی غیر مقصود بات نقل نہیں کی، اور معانی حدیث بھی مختصر اور بڑے بچے تلے الفاظ میں نقل کئے ہیں ”فحج آدم موسى أى غلبه بالحجة“ اسی طرح ”عليكم بالسواد الأعظم“ وہی جملة الناس التي تجمعت على طاعة الإمام“

یہ کتاب دکتور عبد المعطی امین قلعجی کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ”دار الکتب العلمية“ سے طبع ہے۔

## ۹..... النهاية في غريب الحديث

علامہ مجد الدین مبارک بن محمد بن محمد المعروف ابن الاثير جزری رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۶ھ) کی تصنیفات میں معروف ”جامع الأصول، النهاية في غريب الحديث“ اور ”الشافی فی شرح مسند الشافعی“ ہے۔ ابن الاثير کے نام سے دو مصنف مشہور ہیں، یہ دونوں آپس میں بھائی ہیں، علامہ ابو السعادات ابن الاثير رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۶ھ) ان کی مندرجہ بالا کتب ہیں۔ اور ان کے بھائی علامہ ابو الحسن ابن الاثير رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۰ھ) ان کی تصنیفات میں ”أسد الغابة في معرفة الصحابة، الكامل في التاريخ“ اور ”اللباب في تهذيب الأنساب“ ہیں، بعض اہل علم کو یہ تسامح ہوا ہے کہ

انہوں نے دونوں کو ایک سمجھا ہے، حالانکہ یہ دونوں الگ الگ شخصیات ہیں، البتہ دونوں مشہور ”ابن اثیر“ کے نام سے ہیں۔

علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے اس کتاب میں امام ابو عبید، امام ابن قتیبہ، علامہ خطابی، امام ہروی اور علامہ زحشری رحمہم اللہ کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے، غریب حدیث پر لکھی گئی کتابوں میں یہ کتاب سب سے جامع ہے اور یہ اس فن کی معتبر ترین کتابوں میں سے ہے، علامہ ابن خلکان رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۱ھ) مصنف کے متعلق فرماتے ہیں:

وكان إماماً في حفظ الحديث ومعرفة ما يتعلق به، وحافظاً للتواريخ المتقدمة والمتأخرة، وخبيراً بأنساب العرب وأخبارهم وأيامهم ووقائعهم. ①

یہ کتاب حروف تہجی کی ترتیب پر ہے مثلاً ”باب الهمزة مع الباء، باب الهمزة مع التاء، باب الهمزة مع الشاء، إلى آخره“ یہ اسلوب اس اعتبار سے بہت مفید ہے کہ اگر اس میں حدیث کے مادہ کا پتہ ہو تو تلاش کرنا آسان ہوتا ہے، مصنف کا اسلوب یہ ہے، مثلاً ”أَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالشَّجُّ الشَّجُّ: سِيلَانِ دِمَاءِ الْهَدْيِ وَالْأَضَاحِي“ اسی طرح ”مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيَجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَيْ يَجْرِي مَعَهُمْ فِي الْمُنَاطَرَةِ وَالْجِدَالِ لِيُظْهِرَ عِلْمَهُ إِلَى النَّاسِ رِيَاءً وَسُمْعَةً“ اسی طرح ”الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ“ اس حدیث کی بڑی عمدہ تشریح کی ہے، (ص ۲۶۵) اسی طرح ”لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ“ کے دو معانی بیان کئے، (ص ۲۸۱) اسی طرح ”إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنَحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ“ اس حدیث کی بھی بڑی مفید توضیح کی ہے، اور ”أَجْنَحَةُ“ کا عرف کے اندر مصداق مقرر کیا۔ (ص ۳۰۵)

خلاصہ یہ ہے کہ یہ کتاب سابقہ لکھی گئی تمام کتابوں میں سب سے جامع کتاب ہے، اس میں تقریباً تمام غریب الفاظ کی وضاحت موجود ہے، غریب الفاظ کی وضاحت کے ساتھ ساتھ یہ اس حدیث کے معانی اور مفہوم کی بھی وضاحت کرتے ہیں۔ مصنف نے اس کتاب میں کتب حدیث میں خواہ وہ صحیح ہوں یا سنن یا جوامع و مصنفات و مسانید، جو

احادیث مل سکیں، ان سب کے مشکل الفاظ کی وضاحت کی ہے، گویا اس میں ذخیرہ حدیث کے تقریباً تمام الفاظ غریبہ کی وضاحت ہے۔ یہ کتاب طاہر احمد الزواہی اور محمود محمد طناحی کی تحقیق کے ساتھ پانچ جلدوں میں ”المکتبة العلمية“ بیروت سے ۱۳۹۹ھ میں شائع ہوئی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے اس پر دو طرح کے کام کئے، ایک اس کتاب کا اختصار ”الدر النیر فی تلخیص النہایۃ لابن الاثیر“ کے نام سے کیا۔ نیز ”النہایۃ“ پر مزید اضافات کئے ہیں، اور وہ باتیں جو صاحب نہایہ سے چھوٹ گئی تھیں ان کو الگ کر کے ذکر کیا، اور نام ”التذیل والتذیب علی نہایۃ الغریب“ رکھا۔ علامہ اسماعیل بن محمد رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۷ھ) نے ”النہایۃ“ کو نظم کی صورت میں پیش کیا ہے ”الکفایۃ فی نظم النہایۃ“ کے نام سے۔ علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ کا ”النہایۃ“ میں کیا منہج رہا، اس کے متعلق تفصیلات کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں ”منہج ابن الاثیر الجزری فی مصنفہ النہایۃ فی غریب الحدیث“ شیخ احمد بن محمد الخراط کی۔

#### ۱۰..... مجمع بحار الأنوار فی غرائب التنزیل ولطائف الأخبار

علامہ محمد طاہر بن علی صدیقی پٹنی رحمہ اللہ (متوفی ۹۸۶ھ) کی تصنیفات میں معروف مطبوعہ تین کتابیں ہیں ”مجمع بحار الأنوار، تذکرۃ الموضوعات، المغنی فی ضبط أسماء الرجال“ مصنف کی یہ کتاب اس فن پر لکھی گئی تمام کتابوں میں سب سے زیادہ جامع کتاب ہے، اس میں انہوں نے سابقہ تمام کتابوں سے استفادہ کیا ہے، خصوصاً علامہ زمخشری رحمہ اللہ کی ”الفائق“ اور علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ کی ”النہایۃ“ سے۔

اس کتاب میں انہوں نے صحاح ستہ کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے غریب الفاظ کی بھی وضاحت کی ہے، تو اس کتاب میں بیک وقت قرآن و حدیث دونوں کے غریب الفاظ کی تشریح ہے۔ غریب الفاظ کی وضاحت کے ساتھ یہ اہم نکات اور رموز بھی نقل کرتے ہیں، یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے ہے۔ اس کتاب کے متعلق علامہ نواب صدیق حسن



خان رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں:

بالجملہ ایں کتاب مستطاب جامع غریب سنت و کتاب است بروجہے کہ باوجود ایں حاجت بکتاب دیگر دریں نمی شود، گویا شرح صحاح ستہ است۔<sup>①</sup>

ترجمہ: خلاصہ یہ ہے کہ یہ کتاب مستطاب قرآن و سنت کے مشکل الفاظ کی جامع ہے، اس طور پر کہ اس کے ہوتے ہوئے اس موضوع پر دوسری کتاب کی ضرورت نہیں، گویا یہ صحاح ستہ کی شرح ہے۔

مصنف لفظ کا مادہ نکال کر اس کی مختصر تشریح کرتے ہیں اور اگر بلاغت کا نکتہ ہو تو اس کی بھی وضاحت کرتے ہیں۔ اکثر کتب حدیث کے حواشی میں غریب الفاظ کی وضاحت کے لئے اس کتاب سے اقتباس نقل کئے جاتے ہیں، خصوصاً صحاح ستہ کے حواشی میں۔ الفاظ حدیث کی وضاحت کے ساتھ ساتھ معنی حدیث کی بھی وضاحت کرتے ہیں، اگر کسی روایت پر اشکال ہو رہا ہو تو اُس کی بھی وضاحت کرتے ہیں، جیسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ”قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدی“ اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں ”هذا ناظر إلى نزول عيسى عليه السلام“ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی طرف دیکھتے ہوئے آپ نے یہ فرمایا، مصنف نے مختصر جملہ میں اس روایت کی پوری وضاحت کر دی۔ بہر حال یہ کتاب اگر کسی کے پاس ہو تو اسے فی الجملہ اس فن پر کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں رہتی، حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے مؤلف نے الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے کتب لغت کے علاوہ تمام شروح حدیث کو بھی سامنے رکھا ہے۔ موصوف کی یہ تصنیف صحاح ستہ کی شرح کا کام دیتی ہے، ان کی نظر قرآن و حدیث دونوں پر تھی اور انہوں نے بیک وقت دونوں کے غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے، یہ کتاب دیگر کتابوں سے مستغنی کر دیتی ہے۔ یہ کتاب پانچ جلدوں میں مکتبہ ”دار الایمان“ مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

## ﴿۴۴﴾ کتب ناسخ الحدیث و منسوخہ

اس نوع کا مطلب یہ ہے کہ وہ کتابیں جن میں ناسخ و منسوخ روایات کا ذکر ہو، یعنی پہلے یہ حکم تھا بعد میں اس کی جگہ کوئی دوسرا حکم آ گیا، اب پہلا والا حکم منسوخ اور دوسرا ناسخ کہلائے گا۔ نسخ لغت میں زائل کرنے اور نقل کرنے کے معنی میں آتا ہے، گویا ناسخ منسوخ کو زائل کر دیتا ہے اور اس کو دوسرے حکم کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔ اصطلاح میں نسخ کہتے ہیں کہ شارع کا اپنے کسی سابق حکم کو بعد کے حکم کے ذریعے ختم کرنا:

أَنَّ النَّسْخَ رَفْعُ الشَّارِعِ حُكْمًا مِنْهُ مُتَقَدِّمًا بِحُكْمٍ مِنْهُ مُتَأَخِّرٍ. ①

امام زہری رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۴ھ) فرماتے ہیں کہ ناسخ و منسوخ احادیث کی معرفت کے علم نے فقہاء کو تھکا دیا اور عاجز کر دیا:

أَعْيَا الْفُقَهَاءَ وَأَعْجَزَهُمْ أَنْ يَعْرِفُوا نَاسِخَ الْحَدِيثِ مِنْ مَنْسُوحِهِ. ②

ناسخ و منسوخ روایات جیسے پہلے خروج منی سے غسل لازم ہوتا تھا، بعد میں صرف شرمگاہوں کے ملنے سے غسل کو لازم قرار دیا گیا ”إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ“ ③ اسی طرح ”عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَيَأْمُرُ بِصِيَامِهِ“ کہ پہلے عاشوراء کا روزہ فرض تھا بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا:

”عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُورَاءَ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ“ ④

اسی طرح ”نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُوزُوهَا“ کہ پہلے زیارت قبور سے آپ

نے منع فرمایا تھا بعد میں اجازت دے دی۔ ⑤

① تدریب الراوی: النوع الرابع والثلاثون، ج ۲ ص ۶۴۴ ② تدریب الراوی: النوع

الرابع والثلاثون، ج ۲ ص ۶۴۴ ③ سنن الترمذی: ج ۱ ص ۱۸۰، رقم الحدیث:

۱۰۸ ④ صحیح البخاری: ج ۳ ص ۲۴، رقم الحدیث: ۱۸۹۲

⑤ صحیح مسلم: ج ۲ ص ۶۷۲، رقم الحدیث: ۹۷۷

نسخ کا علم کبھی حضور کی صراحت سے ہوتا ہے، جیسا کہ مندرجہ بالا روایت میں، اور کبھی صحابی کی صراحت سے معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

كَانَ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوءِ  
مِمَّا غَيَّرَ النَّارُ. ①

اور کبھی نسخ کا علم تاریخ کے ذریعے ہوتا ہے، اس طور پر کہ دو متعارض احادیث کو جمع کرنا ممکن ہو، اور معلوم ہو جائے کہ یہ حکم و بیان پہلے کا ہے اور یہ بعد کا ہے، تو پہلا حکم منسوخ اور بعد کا نسخ ہوگا، جیسے حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث:

أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. ②

ترجمہ: پچھنا لگانے والا اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے منسوخ ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ. ③

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام کچھنے لگوائے۔

حضرت شہاد رضی اللہ عنہ کی حدیث فتح مکہ کے زمانے کی ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جو واقعہ نقل کیا ہے وہ حجۃ الوداع کا ہے، جو فتح مکہ کے دو سال بعد ہوا ہے، اس وجہ سے حضرت شہاد رضی اللہ عنہ کی حدیث منسوخ ہے۔ ④

جس طرح قرآن کریم کے نسخ و منسوخ آیات کی پہچان پر کتابیں لکھی گئی ہیں، اسی طرح احادیث میں بھی نسخ و منسوخ کی پہچان پر کئی اہل علم نے مفید تالیفات کیں۔

## ۱..... الناسخ والمنسوخ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ)

① سنن أبی داود: ج ۱ ص ۴۹، رقم الحدیث: ۱۹۲ ② سنن أبی داود: ج ۲ ص ۳۰۸،

رقم الحدیث: ۲۳۶۹ ③ سنن أبی داود: ج ۲ ص ۱۶۷، رقم الحدیث: ۱۸۳۵

④ تدرب الراوی: النوع الرابع والثلاثون، ج ۲ ص ۶۴۵،

## ۲..... الناسخ و المنسوخ

امام ابو بکر اثرم رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۱ھ)

## ۳..... الناسخ و المنسوخ

امام ابو داؤد رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۵ھ)

## ۴..... الناسخ و المنسوخ

امام ابوالشیخ اصہبانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۹ھ)

## ۵..... الناسخ و المنسوخ

حافظ ابو علی اسفرائینی رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۲ھ) ❶

راقم کی معلومات کے مطابق مذکورہ بالا کتابوں میں سے کوئی مطبوعہ نہیں ہے۔

## ۶..... ناسخ الحدیث و منسوخہ

امام ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان المعروف علامہ ابن شاہین رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ)

یہ کتاب پانچ کتب پر مشتمل ہے:

(۱) کتاب الطہارۃ (۲) کتاب الصلاۃ (۳) کتاب الجنائز (۴) کتاب

الصیام (۵) کتاب جامع

مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے سند کے ساتھ منسوخ روایت ذکر کرتے ہیں، روایت کے دیگر طرق بھی نقل کرتے ہیں، پھر عموماً ”الحدیث فی خلافہ“ کا عنوان قائم کر کے سند کے ساتھ ناسخ روایت ذکر کرتے ہیں۔ مصنف نے نسخ سے زیادہ اہتمام رفع تعارض کا کیا ہے۔ اس میں کل (۶۷۶) روایات ہیں۔ بسا اوقات روایت کا حکم بھی بیان کرتے ہیں، غریب الفاظ کی وضاحت اور روایات پر حسب ضرورت جرحاً و تعدیلاً کلام بھی

کرتے ہیں۔ موضوع کے لحاظ سے یہ کتاب مفید ہے، لیکن مصنف نے اس میں تساہل سے کام لیا ہے اور اکثر احادیث کو منسوخ قرار دیا، حالانکہ ان کے درمیان تطبیق ممکن ہے، محدثین کے ہاں یہ بات ثابت ہے:

لا یصار إلى النسخ إلا حیث یتعذر الجمع.

یہ کتاب سمیر بن امین زہیری کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”مکتبۃ المنار“ قاہرہ سے طبع ہے۔

## ۷..... الاعتبار فی بیان الناسخ والمنسوخ من الآثار

امام ابو بکر محمد بن موسیٰ حازمی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۴ھ) متون و اسانید کے حافظ تھے، فن حدیث میں آپ کا نمایاں مقام تھا۔ مصنف کی مطبوعہ تصنیفات میں چار کتابیں ہیں:

(۱) الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار

(۲) ما اتفق لفظه وافترق مسماه من الأمکنة

(۳) عجالة المبتدی وفضالة المنتهی فی النسب

(۴) شروط الأئمة الخمسة

اس نوع پر لکھی گئی تمام کتابوں میں یہ کتاب سب سے جامع ہے، اس سے زیادہ مفصل، مدلل اور محقق کتاب اس موضوع پر نہیں لکھی گئی، علامہ ابن العمد حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۸ھ) اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

الناسخ والمنسوخ فی الحدیث لم یصنف فی فنہ مثله. ①

کتاب کے شروع میں مقدمہ ہے، جس میں اس فن کی اہمیت، نسخ و منسوخ کی تعریف، نسخ کی شرائط و علامات، نسخ اور تخصیص کے درمیان فرق اور ”وجوہ الترجیحات“ کے عنوان کے تحت ۵۰ وجوہ کا ترتیب کے ساتھ ذکر ہے۔ فن حدیث کے طالب علم کے لئے ان وجوہ ترجیح کا مطالعہ نہایت مفید ہے، ان میں ۲۳ نمبر وجہ

ترجیح یہ ہے:

الْوَجْهُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ: أَنْ يَكُونَ رِوَاةُ أَحَدِ الْحَدِيثَيْنِ مَعَ تَسَاوِيهِمْ فِي الْحِفْظِ وَالِاتِّقَانِ فَقَهَاءَ عَارِفِينَ بِاجْتِنَاءِ الْأَحْكَامِ مِنْ مُثْمِرَاتِ الْأَلْفَاظِ، فَلَا سِتْرَ وَاحٍ إِلَى حَدِيثِ الْفُقَهَاءِ أَوَّلَى.

وَحَكَى عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: قَالَ لَنَا وَكِيعٌ: أَيُّ الْإِسْنَادَيْنِ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَوْ سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ؟ فَقُلْنَا: الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: يَأْسُبُحَانَ اللَّهِ، الْأَعْمَشُ شَيْخٌ وَأَبُو وَائِلٍ شَيْخٌ. وَسُفْيَانُ فَقِيهٌ، وَمَنْصُورٌ فَقِيهٌ، وَإِبْرَاهِيمُ فَقِيهٌ، وَعَلْقَمَةُ فَقِيهٌ، وَحَدِيثُ يَتَدَاوَلُهُ الْفُقَهَاءُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَدَاوَلَهُ الشُّيُوخُ. ①

یہ کتاب فقہی ابواب کی ترتیب پر ہے، ہر کتاب کے تحت متعدد ابواب ہیں، ”کتاب الطہارۃ“ کے تحت آٹھ ابواب ذکر کئے ہیں۔ نسخ منسوخ روایات کو سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، روایت کی تخریج کرتے ہیں، متن و سند سے متعلق ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔ بعض مواقع پر فقہاء کے مذاہب و دلائل بھی تفصیلاً بیان کرتے ہیں، جیسے مسنن ذکر کے مسئلہ میں۔

موصوف کا اس کتاب میں اسلوب یہ ہے کہ پہلے منسوخ احادیث ذکر کرتے ہیں پھر اس کے بعد نسخ روایات ذکر کرتے ہیں، روایات، یا آثار صحابہ و تابعین یا ائمہ حدیث کے حوالے سے نسخ کی تعیین کرتے۔

اس کتاب کے صفحہ (۱۱۹) پر پہلے ”إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ“ ذکر کی ہے، پھر اس روایت کے متعدد طرق نقل کئے ہیں، اور پھر صفحہ (۱۲۴) پر ”ذَكَرُ مَا يَدُلُّ عَلَى النَّسْخِ“ کا عنوان قائم کر کے پھر یہ حدیث ذکر کی ہے ”إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ“

اسی طرح صفحہ (۱۵۴) پر ”توضؤ و امما مست النار“ یہ حدیث ذکر کی ہے پھر اس کے طرق نقل کئے ہیں، پھر عنوان ”ذکر ما يدل على النسخ“ قائم کر کے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث نقل کی ہے ”كَانَ آخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الْوُضُوءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ“

اسی طرح صفحہ (۳۳۰) پر ”كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ“ اسی طرح صفحہ (۳۸۳) پر ”عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمٍ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ“ اس کے بعد نسخ روایت صفحہ (۳۸۵) پر ”نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ لَا تَأْكُلُوا بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَكُلُوا وَانْتَفِعُوا بِهَا فِي أَسْفَارِكُمْ“

اسی طرح ان کا یہ اسلوب پوری کتاب میں رہا ہے کہ پہلے منسوخ روایات ذکر کرتے ہیں پھر عنوان ”ذکر ما يدل على النسخ“ قائم کر کے نسخ احادیث ذکر کرتے ہیں۔ اس موضوع پر یہ جامع کتاب ہے، اس کتاب کے بعد کسی اور کتاب کی فی الجملہ ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہ کتاب ”دائرة المعارف العثمانية“ حیدرآباد دکن سے ۱۳۵۹ھ میں طبع ہوئی ہے۔

## ۸..... إعلام العالم بعد رُسُوخه بحقائق ناسخ الحديث ومنسوخه

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) کی یہ کتاب فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب ہے، اس میں کل اٹھارہ کتابیں ہیں، مثلاً ”كتاب الطهارة، والمساجد، المواقيت، الأذان، اللباس، العلم، السفر، الجهاد“ وغیرہ۔ مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ ہر کتاب کے تحت متعدد ابواب قائم کرتے ہیں، مثلاً ”كتاب الطهارة“ کے تحت ”باب البول قائما“ قائم کر کے منسوخ روایت سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، پھر نسخ حدیث کے لئے ”ذکر ما يخالف هذا“ کا عنوان قائم کر کے روایات سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور نسخ کی وضاحت کرتے ہیں۔ فقہی ترتیب اور سہل اسلوب کی وجہ سے اس

کتاب سے استفادہ بہت آسان ہے۔ اس کتاب میں نسخ اور منسوخ روایات کی کل تعداد (۴۰۱) ہے۔ یہ کتاب احمد بن عبد اللہ عمار کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”دار ابن حزم“ بیروت سے طبع ہے۔

## ۹..... إخبار أهل الرسوخ في الفقه والتحديث بمقدار

### المنسوخ من الحديث

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) نے اس میں اختصار کے ساتھ ۲۱ منسوخ روایات ذکر کی ہیں ”الحديث الأول، الحديث الثاني“ کا عنوان قائم کر کے پہلے منسوخ پھر نسخ حدیث ذکر کرتے ہیں۔ بعض مقامات پر رفع تعارض کے لئے تطبیق بیان کرتے ہیں۔ یہ کتاب مصنف کی ”إعلام العالم“ کی تلخیص ہے۔ ۶۱ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ ”مکتبۃ ابن حجر“ مکہ مکرمہ سے ۱۴۰۸ھ میں شائع ہوا ہے۔

## ۱۰..... الناسخ والمنسوخ في الحديث

امام ابوالمؤید محمد بن محمود بن محمد خوارزمی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۵ھ) یہ مخطوطہ ہے۔ ①

## ۱۱..... رسوخ الأخبار في منسوخ الأخبار

امام ابواسحاق برہان الدین ابراہیم بن محمد جمعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۲ھ) کا اسلوب یہ ہے کہ فقہی ابواب کی ترتیب پر باب قائم کر کے منسوخ روایت نقل کرتے ہیں، پھر نسخ حدیث بیان کرتے ہیں، جابجائیں کی تعیین میں محدثین اور ائمہ فقہاء کے اقوال ذکر کرتے ہیں، اس کتاب میں نسخ منسوخ روایات کی کل تعداد (۶۲۳) ہے۔ یہ کتاب دکتور حسن محمد مقبولی اہل کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”مؤسسة الكتب الشافية“ بیروت سے طبع ہے۔



## ۱۲..... الناسخ والمنسوخ فی الحدیث

ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) یہ کتاب مخطوطہ ہے۔ ①

## ۱۳..... إفادة الشيوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ

یہ علامہ نواب صدیق حسن خان قنوجی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) کی تصنیف ہے، یہ کتاب فارسی میں ہے، یہ ایک مقدمہ، دو ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، مقدمہ نسخ کے معانی اور احکامات سے متعلق ہے، پہلے باب میں سورتوں کی ترتیب کے مطابق قرآن کریم میں جو نسخ منسوخ آیات ہیں ان کا ذکر ہے۔ دوسرے باب میں نسخ منسوخ احادیث کا ذکر ہے اور خاتمہ میں اس فن سے متعلق اہم فوائد و نکات کا ذکر ہے۔ موصوف کے نزدیک منسوخ احادیث کی تعداد اکیس ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

ومجموع آن بحسب استقراء شیخ امام ابی الفرج عبد الرحمن بن علی جوزی ودیگر اجلہ اہل

حدیث و اکابرین فن بست و یک حدیث است۔ ②

ترجمہ: امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی جوزی اور دیگر کبار محدثین و اکابرین کے نزدیک منسوخ احادیث کی تعداد اکیس ہے۔

یہ رسالہ مکمل علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی تصنیف ”إخبار أهل الرسوخ فی الفقه والتحدیث بمقدار المنسوخ من الحدیث“ سے ماخوذ ہے۔ علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ کے کتب و رسائل کے اردو تراجم کا سلسلہ تخریج و تحقیق کے ساتھ شروع ہوا ہے، جو عوام و خواص دونوں کے لئے مفید ہے۔ مصنف کے عقائد سے متعلق ۱۵ رسائل کا اردو ترجمہ ”مجموعہ رسائل عقیدہ“ کے نام سے تین جلدوں میں ”دار ابی الطیب“ سے شائع ہوا ہے۔ قرآن کریم سے متعلق آپ کے چار رسائل کا ترجمہ ”مجموعہ علوم قرآن“ کے نام سے ہوا ہے۔ وہ چار رسائل یہ ہیں:

(۱) فصل الخطاب فی فضل الکتاب (۲) تذکیر الکمل بتفسیر الفاتحة وأربع قل (۳) إفادة الشيوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ (۴) إکیسر فی أصول التفسیر

اس مجموعہ میں زیر تبصرہ کتاب ”إفادة الشيوخ“ کا ترجمہ بھی شامل ہے، یہ کتاب بھی ”دارابی الطیب“ سے شائع ہوئی ہے۔

## ۱۴..... عدة المنسوخ من الحديث

یہ علامہ حسین بن عبد الرحمن یمنی کی تصنیف ہے، موصوف نے علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی کتاب کو ماخذ بنایا اور انہی کے نہج پر منسوخ روایات ذکر کرنے کے بعد ناسخ روایات کا ذکر کیا۔ اس میں تفصیلی مباحث نہیں ہیں، صرف اختصار کے ساتھ منسوخ روایات کا تذکرہ ہے، اختصار کے باوجود یہ کتاب مفید ہے کہ اس میں کم وقت میں ناسخ و منسوخ احادیث کی تعیین اور پہچان ہو جاتی ہے۔ یہ کتاب ”دار البشائر“ سے طبع ہوئی ہے۔

## ﴿ ۴۵ ﴾ کتب الجوامع

یہ ”جامع“ کی جمع ہے، جامع اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں ان آٹھ مضامین کی احادیث جمع کر دی گئی ہوں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، اشراط الساعة، احکام اور مناقب۔  
 ”سیر“ سیرت کی جمع ہے، یعنی وہ مضامین جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے واقعات پر مشتمل ہیں۔

”آداب“ ادب کی جمع ہے، مراد ادب المعاشرت یعنی کھانے پینے کے آداب۔

”تفسیر“ وہ احادیث جو تفسیر قرآن سے متعلق ہیں۔

”عقائد“ وہ احادیث جن کا تعلق عقائد کے ساتھ ہو۔

”فتن“ فتنہ کی جمع ہے، وہ بڑے بڑے واقعات جن کی پیشین گوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔

”اشراف“ قیامت کی علامات مراد ہیں۔

”احکام“ احکام عملیہ جن کو سنن کہا جاتا ہے۔

”مناقب“ منقبت کی جمع ہے، یعنی صحابہ کرام، صحابیات اور مختلف قبائل اور طبقات کے فضائل۔

خلاصہ یہ ہے کہ وہ کتاب جو ان آٹھ مضامین پر مشتمل ہو اُسے جامع کہا جاتا ہے، جامع کتب میں جو کتاب سب سے پہلے لکھی گئی اور وہ مطبوعہ بھی ہے وہ ”جامع معمر بن راشد“ ہے۔

## ۱..... جامع معمر بن راشد

امام معمر بن راشد رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۳ھ) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ہم عصر ہیں، امام معمر رحمہ اللہ سے امام عبد الرزاق رحمہ اللہ نے ”مصنف عبد الرزاق“ میں اکثر روایات ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہیں۔ امام عبد الرزاق رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۱ھ) حضرت معمر سے، حضرت معمر رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۳ھ) ہمام بن منبہ سے، حضرت ہمام بن منبہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۱ھ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (متوفی ۵۷ھ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

جامع معمر بن راشد میں جو روایات ہیں اس جامع کی اکثر روایات ”مصنف عبد الرزاق“ میں موجود ہیں، جامع معمر بن راشد میں ۲۵۰ کے قریب ابواب ہیں، شروع میں تین ابواب استنذ ان سے متعلق ہیں اور پھر دس ابواب سلام سے متعلق ہیں۔

## ۲..... جامع سفیان الثوری

امام ابو عبد اللہ سفیان بن سعید بن مسروق ثوری کو فی رحمہ اللہ (متوفی ۱۶۱ھ) کو اللہ تعالیٰ نے علم حدیث، رجال اور فقہ میں ایک نمایاں مقام عطا کیا گیا تھا۔ آپ امیر المؤمنین فی الحدیث کہلاتے ہیں، ان کی یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے، صرف اس کا تذکرہ ملتا ہے، علامہ

کتانی رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

جامع أبي عبد الله سفيان بن سعيد بن مسروق (الثوري) نسبة إلى  
ثور أبي قبيلة من مضر، شيخ الإسلام وسيد الحفاظ المتوفى بالبصرة سنة  
ستين أو إحدى وستين ومائة. ①

### ۳..... جامع سفيان بن عيينة

امام سفيان بن عيينہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ) علم حدیث اور رجال کے امام ہیں۔  
ان کے شیوخ میں امام جعفر صادق، عبد اللہ بن دینار اور صالح بن کیسان رحمہم اللہ جیسے  
اکابر اہل علم ہیں اور آپ کے تلامذہ میں مشہور ائمہ امام اعظم، امام مسعر بن کدام، عبد اللہ  
بن مبارک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام علی بن مدینی رحمہم اللہ ہیں۔ آپ ۱۶۳ھ  
میں کوفہ سے مکہ مکرمہ منتقل ہوئے اور آپ اہل حجاز کو قرآن و حدیث کی تعلیم دیتے تھے،  
امام شافعی رحمہ اللہ آپ کے متعلق فرماتے ہیں: اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے تو  
اہل حجاز کا علم رخصت ہو جاتا۔ امام سفيان بن عيينہ رحمہ اللہ کی یہ جامع مطبوعہ نہیں ہے، اس  
کا تذکرہ بھی امام کتانی رحمہ اللہ نے ”الرسالة المستطرفة“ ص ۳۶ پر ان الفاظ میں  
کیا ہے:

جامع أبي محمد سفيان بن عيينة بن ميمون الهلالي مولا هم الكوفي،  
ثم المكي المتوفى بها سنة ثمان وتسعين ومائة، وله أيضا التفسير.

### ۴..... صحيح البخاری

امام بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) کی ”صحیح بخاری“ میں آٹھوں قسم کے مضامین کی  
احادیث موجود ہیں، اس لئے اس کو بھی جامع کہتے ہیں۔ (اس کا تعارف ماقبل میں گزر

چکا ہے)

## ۵..... صحیح مسلم

امام مسلم بن حجاج قشیری رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۱ھ) کی یہ کتاب ”صحیح مسلم“ کے نام سے معروف ہے، (اس کا تعارف ماقبل میں گزر چکا ہے) البتہ اس کے بارے میں اختلاف یہ ہے کہ بعض اہل علم نے صحیح مسلم کے جامع ہونے سے انکار کیا ہے، اس وجہ سے کہ جامع ہونے کے لئے آٹھوں مضامین کی روایات کا ہونا ضروری ہے اور اس میں ”کتاب التفسیر“ بہت کم ہے، اسی لئے بعض اہل علم نے اس کو صحیح مسلم کہا لیکن جامع نہیں کہا، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ کتاب جامع بھی ہے، کیونکہ جامع ہونے کے لئے کسی کتاب کا مفصل ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ اس کا وجود ہی کافی ہے، اور صحیح مسلم کے اندر ”کتاب التفسیر“ کا وجود ہے، اگرچہ روایات کم ہیں، امام مسلم رحمہ اللہ نے تفسیر کی بہت سی احادیث کو دیگر ابواب کے تحت بھی نقل کیا ہے، اس لئے اس میں تفسیر کی روایات ہیں۔ ملا چلی رحمہ اللہ نے ”کشف الظنون“ میں مسلم کو جامع قرار دیا ہے۔ ❶

اسی طرح علامہ مجد الدین فیروز آبادی رحمہ اللہ نے بھی مسلم کو جامع قرار دیا ہے۔ ❷

علامہ کتانی رحمہ اللہ نے بھی صحیح بخاری اور مسلم کو جامع شمار کیا ہے۔ ❸

## ۶..... سنن الترمذی

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۹ھ) کی اس کتاب کو ”سنن ترمذی“ بھی کہا جاتا ہے، اور اس کو ”جامع ترمذی“ بھی کہا جاتا ہے، جامع اس لئے کہ اس میں مندرجہ بالا آٹھ مضامین کی روایات موجود ہیں، اور سنن اس وجہ سے کہ ابواب فقہیہ کی ترتیب پر لکھی گئی ہے (سنن ترمذی کا تعارف ماقبل میں گزر چکا ہے۔)

مندرجہ بالا تمام جامع کتابوں میں سب سے زیادہ قبولیت بخاری اور ترمذی کو حاصل ہے۔

## ﴿۴۶﴾ کتب أسباب ورود الحديث

وہ کتابیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی احادیث کا شانِ ورود بیان کیا جائے کہ آپ نے یہ ارشاد کس وقت اور کن حالات میں فرمایا، اس نوع پر بہت کم کام ہوا ہے، اس نوع کی معروف دو کتابیں مطبوعہ ہیں۔

### ۱..... أسباب ورود الحديث

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے اختصار کے ساتھ اس کتاب میں ان احادیث کو یکجا کیا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاص موقع پر کسی خاص سبب کی وجہ سے ارشاد فرمائیں۔ مصنف پہلے حدیث ذکر کرتے ہیں پھر شانِ ورود بتلاتے ہیں، اختصار کے باوجود یہ اس فن کی مفید کتاب ہے، اس فن کی مطبوعہ کتابوں میں یہ پہلی کتاب ہے۔ اس کتاب میں فقہی ابواب کی ترتیب پر (۹۸) احادیث کا شانِ ورود بیان کیا ہے۔ ۹۵ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ”دار الفکر“ سے ۱۴۱۶ھ میں طبع ہوئی ہے۔

### ۲..... البیان والتعریف فی أسباب ورود الحديث الشریف

علامہ ابراہیم بن محمد بن محمد المعروف ابن حمزہ حسینی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۲۰ھ) کا اسلوب یہ ہے کہ حدیث کو پہلے ذکر کرتے ہیں پھر ”سببہ“ کہہ کر اس کا شانِ ورود ذکر کرتے ہیں، یہ اس فن پر لکھی جانے والی کتابوں میں نہایت مفید ہے، اور کافی حد تک اس میں جامعیت بھی ہے، یہ چھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے، مصنف نے اس میں بڑی عرق ریزی کے ساتھ متون حدیث اور شروح حدیث کا مطالعہ کر کے اس قسم کی احادیث کو یکجا کیا ہے، ان کی یہ محنت قابلِ داد ہے، اور بعد میں آنے والوں کے لئے یہ کتاب اس موضوع پر ایک مشعلِ راہ ہے، انداز نہایت عام فہم ہے، حروفِ تہجی کی ترتیب پر انہوں نے (۱۸۳۴) احادیث کا سببِ ورود بیان کیا ہے۔ مصنف پہلے متن حدیث ذکر کرتے ہیں، پھر روایت کی تخریج

کرتے ہیں، جس صحابی سے روایت مروی ہے ان کا نام ذکر کرتے ہیں، پھر اس کا سبب بیان کرتے ہیں۔ اگر کسی موقع پر احادیث کے شانِ ورود کو تلاش کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو اس کتاب کی طرف مراجعت کی جائے، یہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب سے جامعیت اور افادیت میں بہت فائق ہے۔ یہ کتاب سیف الدین الکاتب کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ”دار الکتاب العربی“ سے طبع ہوئی ہے۔

### ۳..... أسباب ورود الحديث: ضوابط ومعال

یہ دکتور محمد عصری زین العابدین کی تصنیف ہے، جس پر آپ کو دکتورہ کی ڈگری ملی۔

### ۴..... علم أسباب ورود الحديث وتطبيقاته عند المحدثين

#### والأصوليين وجمع طائفة مما لم يصنف من أسباب الحديث

یہ دکتور اسعد علمی اسعد کی تصنیف ہے، مصنف نے اس کتاب میں موضوع سے متعلق ماہر و ماہرین تمام تفصیلات کو حسن ترتیب کے ساتھ جمع کیا ہے، سابقہ تمام کتب کا مواد اس میں موجود ہے، اس کتاب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام روایات کو تخریج و تحقیق کے ساتھ فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا ہے، اس لئے اس سے استفادہ آسان ہے۔ (۵۴۵) صفحات پر مشتمل یہ کتاب ”دار ابن حزم“ سے طبع ہے۔



مؤلف کی کاوشوں پر ایک طائرانہ نظر



Designed &amp; Printed By: Shafaq Urdu Bazar Karachi. 0321-2037721

(احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی، کوئٹہ ایئر سٹرل ایریا - کراچی)  
 021-35123161, 021-35032020, 0300-2831980  
 (جامعہ سراج الاسلام، پانچوٹی، مردان)  
 0334-8414660, 0313-1991422

